آٹھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

www.KitaboSunnat.com

مُصنّف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی ◎ غلام ربانی عزیز

المیزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

(الحجرات)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

(المجادلہ)

وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر

اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی

ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیس بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمہ اللہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی

فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد

فاضل وفاق المدارس

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

غلام ربانی عزیز

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۳۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المیزان

248،81
اب ن۔۱

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ کے تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید کے
جملہ حقوق اشاعت "المیزان" کے نام محفوظ ہیں۔

اس کا کوئی حصہ "المیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جاسکتا۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15708

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۳۳

سن اشاعت ۲۰۰۶ء
محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ سوم

مصنف
عزالدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاء

حضرت حزابہؓ بن نعیم

حضرت حزابہؓ بن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضبیب۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ جنگ تبوک کے سال اسلام لائے ان کی اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھوں نے اپنے والد (طریف) سے انھوں نے والد (عمرو) سے انھوں نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) تبوک حاضر ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حضرت حزامؓ بن خویلد

حضرت حزامؓ بن خویلد۔ والد ہیں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے۔ قرشی ہیں اسدی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے اپنی سند سے علی بن یزید صدائی سے انھوں نے ابوموسیٰ مولی عمرو بن حریث سے انھوں نے بن حزام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! (آپ اجازت دیجیے) تو میں روزہ رکھوں؟ پھر میں نے (تیسری بار) عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شش عید کے) روزے رکھو اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھو پس (تم ایسا کروگے تو) گویا تم نے تمام سال کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابوموسیٰ اصفہانی نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے جو ابونعیم نے ابوموسیٰ یعنی ہارون بن سلیمان فراء مولی عمرو بن حریث سے انھوں نے مسلم بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اس کے پوری حدیث بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگوں نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہے مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبیداللہ بن مسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

۱۱۔ حضرت حزمؓ بن عبد

حضرت حزمؓ بن عبد۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے نافع بن مالک سے انھوں نے بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں پر واجب ہیں اللہ عزوجل اور اس

۱؎ یعنی تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ قوت ویسی ہی قائم رہے گی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہ ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے رسول کی اور اولی الامر [1] کے احکام کا سننا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اس کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۵۰۔ حضرت حزمؓ بن عمرو

حضرت حزمؓ بن عمرو۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ انکا نام حزم بن عبد عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو خثعمی ہیں مدنی ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابو سہیل نے روایت کی ہے۔ ابو سہل کا نام نافع بن مالک ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہ دونوں تذکرے یعنی یہ اور جو اس سے پہلے ہے ایک ہوں گے اور یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ صحابہ میں (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خثعمی ہیں۔

۱۱۵۱۔ حضرت حزمؓ بن ابی کعب

حضرت حزمؓ بن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) ان کا گزر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ! رات کو حزم نے ایک نئی بات کی میں نہیں جانتا کہ کیوں؟ اتنے میں حزم بھی آ گئے اور انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل میرا گزر معاذ کی طرف ہوا انھوں نے سورہ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہٰذا میں نے اچھی طرح اپنی نماز علیحدہ پڑھ لی بعد اس کے میں لوٹ گیا (جماعت میں شریک نہ ہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ! فتنے میں ڈالنے والے نہ ہو تمہارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت بھی نماز پڑھتے ہیں (تم کو اتنی بڑی بڑی سورتیں نماز میں نہ پڑھنی چاہئیں) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے اور ابو صالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام میں گزر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۲۔ حضرت حزنؓ بن ابی وہب

حضرت حزنؓ بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم۔ قرشی مخزومی۔ سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین میں سے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی ہیں جنھوں نے حجر اسود کو کعبہ سے اُٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سرنو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جس نے اُٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہے ان کے بھائی ہبیرہ اور یزید ہیں جو ابو وہب کے بیٹے ہیں اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اب اس میں اختلاف ہے کہ صاحب اختیار سے کیا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں خلفائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں بعض کہتے ہیں علماء مجتہدین مراد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہے اس مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے جن میں خلیفہ وقت کی اطاعت کی تاکید ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن میتب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حزن تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمھارا نام سہل ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ بدلوں گا سعید کہتے تھے کہ وہ حزن (بمعنی رنج) کی کیفیت ہم میں ابھی تک موجود ہے پس ان کی اولاد میں بھی ایک کج خلقی تھی۔ یہ حدیث سعید بن میتب سے مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ زبیری مصعب نے ان کی ہجرت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے میتب فتح مکہ کے مسلمانوں میں ہیں۔ حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بزاخہ کے دن شروع خلافت ابوبکر صدیقؓ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔

عائذ: یاء کے ساتھ ہے اور آخر میں ذال ہے۔

باب الحاء والسین

۱۱۵۳۔ حضرت حسانؓ بن ثابت

حضرت حسانؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ پھر بنی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے۔ کنیت ان کی ابوالولید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحسام (حسام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت) بوجہ اس کے (رکھی گئی) کہ یہ رسول اللہ کی طرف سے (زبانی لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکوں کی آبروریزی کرتے تھے ان کی ماں فریعہ بنت خالد بن خنس ابن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاری ہیں۔ انکا لقب شاعر رسول اللہ ﷺ ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی تھیں تو انھوں نے کہا خدا کی قسم آپؐ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپ کی شان میں کہا ہے۔

متی یبد فی الداجی البھیم جبینہ — یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان اومن ذا یکون کاحمد — نظام لحق اونکال لملحد

جب شب تاریک میں ان کی پیشانی کھل جاتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے اندھیرے میں روشن چراغ۔ پس مثل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا منتظم اور کجرو کو سزا دینے والا کون ہوا ہے یا کون ہوگا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے مسجد اقدس میں منبر رکھ دیتے تھے کہ یہ اُس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسان کی تائید کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ مشرکین قریش میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے۔ وہ یہ لوگ تھے۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اُن لوگوں کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہیں حضرت علی نے کہا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں ایسا کروں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میں وہ بات نہیں جس (اس کام میں) ضرورت ہے پھر کسی نے کہا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلواروں سے مدد کی انہیں اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے آپ کی مدد کریں حسان نے کہا کہ میں اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہوں چنانچہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے لگے اور کہا کہ مجھے اس کے بدلے [1] میں بصریٰ سے صنعاء تک کوئی کلام خوش نہیں آتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی ہجو کس طرح کرو گے میں بھی تو اُسی خاندان سے ہوں تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کرو گے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہیں چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ ان کو انساب قریش پر مطلع کریں تو حضرت ابوبکر ان سے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نہ کرنا اور فلانے فلانے کا ذکر کرنا پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہیں کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہیں کہے گئے۔ ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھوں نے کہے تھے ان میں سے چند شعر یہ ہیں:

وان سنام المجد من آل هاشم — بنو بنت مخزوم و والدک العبد
ومن ولدت ابناء زهرة منهم — كرام و لم يقرب عجائزک المجد
ولست كعباس ولا كابن امه — ولكن لئيم لا يقام له زند
وان امرء كانت سمية امه — و سمراء مغموز اذا بلغ الجهد

ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جس کو ہم نے اصل کتاب میں نہیں رکھا اور اب اس کے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لیں گے: "یہ تحقیق بزرگی کی عزت ہاشم کی اولاد سے ہے۔ جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مراد ہیں جو ابوطالب' حضرت عبداللہ اور زبیر صاحبزادگان عبدالمطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھیں) اور تیرا باپ تو غلام ہے۔ اور ان میں سے جو زہرہ کی اولاد ہیں وہ بھی بزرگ ہیں۔ (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اور صفیہ ہیں ان دونوں کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں) اور بزرگی تیری بڑھیوں کے قریب ہو کے بھی نہیں نکلی اور تو عباس اور ان کے اخیافی بھائی کے مثل نہیں۔ (عباس کے اخیافی بھائی سے مراد ضرار بن عبدالمطلب ہیں ان دونوں کی والدہ نتیلہ تھیں جو نمر بن قاسط کے خاندان کی تھیں۔ بلکہ تو ایسا لئیم ہے جس کی مدد کے لیے کسی کا ہاتھ نہیں اٹھتا۔ بے شک وہ شخص جس کی ماں سمیہ اور سمراء ہو۔ وہ ہمت کے کاموں میں پست ہو جاتا ہے (سمیہ ابوسفیان کی ماں تھیں یہ سمراء ان کی دادی تھیں) جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ یہ شعر تو بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہیں کہے گئے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لئے مشرکوں میں سے وہ لوگ مستعد تھے جن کا ہم نے ذکر کیا اور اُن کے علاوہ

1 بصریٰ اور صنعاء دونوں مقامات کے نام ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہیں سمجھتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے اور مشرکوں کی ہجو کے لئے انصار میں سے تین آدمی مستعد ہوئے تھے حسان' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ۔ حسان اور کعب تو اُنھیں (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان میں مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ انھیں کفر اور ایسی چیزوں کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں لہٰذا عبداللہ بن رواحہ کا کلام انھیں نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھیں بہت گراں گزرتا مگر جب کفار قریش مسلمان ہوئے اور سمجھ ان کی درست ہوئی تو عبداللہ کا قول انھیں سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) انصار اور مشرکین قریش کے باہم ردوقدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اس میں زندہ اور مردہ لوگوں کی برائی ہے اور (پرانے) کینوں کا از سرنو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملات کو منہدم کر دیا ہے (لہٰذا اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھوں نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا حسان میں بہ نسبت اور شعرا کے تین باتیں فضیلت کی تھیں (۱) زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔ (۲) زمانہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ (۳) زمانہ (اشاعت) اسلام میں تمام یمن کے شاعر تھے۔ ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحرا ئے اعرب) کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعرا اچھے ہوتے ہیں پھر قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہے) کہ اہل مدینہ میں سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہے کہ شعر ایک بُری چیز ہے ہمیشہ وہ بُرے مضامین (یعنی جھوٹ اور مبالغہ) میں عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین میں شعر کہا جائے گا تو کمزور ہو جائے گا یہی حسان ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بڑے نامور شعراء میں تھے مگر جب (ان کے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو ان کا شعر اپنے مرتبہ سے گر گیا کسی نے حسان سے پوچھا کہ اے ابوالحسام! آپ کا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اس کا کیا سبب؟) انھوں نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے! اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے یعنی عمدگی شعر کی یہی ہے کہ جو مضمون اس میں بیان کیا جائے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جائے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اسلام اُس سے منع کرتا ہے لہٰذا شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو جنھوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی اُسی اُسی درے لگوائے تھے[1] اُن لوگوں کے نام یہ ہیں: حسان بن ثابت' مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش۔ حسان بھی انہی لوگوں میں تھے جنھوں نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہٰذا بقول بعض ان کے بھی درے لگائے گئے تھے اور بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے کہ ان کے دُرے نہ لگے تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف میں تھیں اور انکے ہمراہ ام حکیم بنت خالد بن عاص کی والدہ تھیں اور ام حکیم بنت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھیں انہوں نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھیں بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں ان کے لئے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں جنت میں داخل فرمائے اس لئے کہ وہ اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تم کو یاد) نہیں ہے:

[1] کسی پر جھوٹی تہمت لگانے کی شرعاً یہی سزا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فــان ابــی و والــده و عــرضــی　　لـعـرض مـحـمـد مـنـکـم وقـاء

''پس بہ تحقیق میری والد' دادا اور میری آبرو۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے تم لوگوں کے سامنے سپر (ڈھال) ہے''۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھوں نے ان پر افترا کیا ہو ان دونوں عورتوں نے کہا کہ کیا انھوں نے آپ کی نسبت (کچھ) نہیں کہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ نہیں کہا بلکہ انھوں نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہیں:

حـصـان رزان مـا تـزن بـريـة　　و تـصـبـح غـرثـیٰ من لـحوم الغوافل

فـان كـان مـاقـد قـيـل عـنـي قـلـتـه　　فلا رفـعـت سـوطـي الـى انا ملی

پاکدامن اور خوبیوں والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے)۔پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہے کہ میں نے کہا ہے۔اگر میں نے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیاں میرا کوڑا نہ اٹھائیں۔(یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائیں)۔

حضرت حسان بزدل لوگوں میں تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں ان کو عورتوں کے ہمراہ ٹیلوں پر بٹھا دیا تھا۔ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ خندق میں) صفیہ بنت عبدالمطلب ایک بلند مقام پر تھیں جس کو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنا لیا تھا وہ کہتی تھیں کہ حسان بن ثابت بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ میں تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی تھی صفیہ کہتی تھیں ایک یہودی کا گزر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیوں کو جو ہمارے پیچھے ہیں آگاہ کر دے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمارے حال سے بے خبر اپنے کام میں مشغول ہیں لہٰذا تم اترو اور اسے قتل کر دو حسان نے کہا کہ اے عبدالمطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ میں اس کام کا نہیں ہوں صفیہ کہتی تھیں جب انھوں نے یہ کہا تو میں نے قلعہ میں سے ایک ستون اُٹھا لیا اور میں قلعہ سے اُتر کے اس کے پاس گئی اور میں نے ستون سے اُسے مارا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا پھر میں قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور میں نے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اس کا لباس وغیرہ اُتار لو حسان (سے یہ بھی نہ ہو سکا اور انھوں) نے کہا اے عبدالمطلب کی بیٹی مجھے اس کے سامان کی کچھ حاجت نہیں ہے۔یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے۔ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھیں عطا فرمائی تھی انھیں سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبدالرحمٰن اور ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عبداللہ بن عثمان سے نقل

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خبر دی نیز عبداللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبیصہ نے بھی سفیان سے انہوں نے ابن خثیم سے انہوں عبدالرحمٰن بن مہران سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبوروں کی زیارت کریں۔ حضرت حسان کی وفات ۴۰ھ سے پہلے حضرت علی خلافت میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ھ میں۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی ان کی عمر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور ان کی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ برس اسلام میں اسی طرح ان کے والد ثابت اور ان کے دادا منذر اور ان کے دادا کے والد حرام ان سب لوگوں کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی سوا ان عرب میں چار پشتیں ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جن کی عمر ایک سو بیس برس ہو۔ (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے ان کے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹے رہے اور ہنسے بعد اس کے مر گئے اُس وقت ان کی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۔ حضرت حسانؓ بن جابر

حضرت حسانؓ بن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ طائف میں شریک تھے۔ بقیہ ولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھوں نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں سرخ اور زرد خضاب لگایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا[1] بالمحمرین والمصفرین ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے، ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن العطوف حرانی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمراہ طواف میں تھے آپ نے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین و المصفرین۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۔ حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی

حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ آئے تھے ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[2] (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انھیں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن حارث سے انھوں نے یحییٰ بن حسان سے انھوں نے ابن رسیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی۔

---

[1] یعنی خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والوں کو۔

[2] یہ اشارہ ہے دباء حنتم وغیرہ نام کے ظروف کی طرف ان ظروف میں پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سد باب کے لیے حضرت نے ان ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرما دی تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۶۔ حضرت حسانؓ بن خوط

حضرت حسانؓ بن خوط۔ ذہلی ثم البکری۔ اپنی قوم میں شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وافد (قاصد) بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے۔ انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے۔

انا ابن حسان بن خوط وابی رسول بکر کلها الی النبی

"میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔"

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا ان کے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوئے تو ان کے حق میں کسی نے یہ اشعار کہے۔ انعی الرئیس الحارث بن حسان ! الی آخر الابیات اور ان کے بھائی بشر نے یہ اشعار کہے۔ انا ابن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

۱۱۵۷۔ حضرت حسانؓ بن ابی سنان

حضرت حسانؓ بن ابی سنان۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے عمر بن حفص عبدی سے انھوں نے ہیثم بن حکیم سے انہوں نے ابو عاصم حبلی سے انھوں نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلوں کے درمیان میں ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردوں کے درمیان میں۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۱۵۸۔ حضرت حسانؓ بن شداد

حضرت حسانؓ بن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تمیمی طہوی۔ ان سے ان کے بیٹے نہشل نے روایت کی ہے۔ یہ اور اُن کی والدہ دونوں شرف صحبت سے مشرف ہیں ان کا شمار بصرہ کے دیہاتیوں میں ہے۔ ان کے بیٹے نہشل نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میری والدہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اس میں برکت دے اور اللہ اُس کو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت بنا دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے (بیٹے یعنی میرے) چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کو اس میں برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم۔

! میں رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۹۔ حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی

حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی۔ عسکری نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھوں نے ابوداؤد طیالسی سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسان بن عبدالرحمٰن ضبعی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتوں پر فرض ہے) دشوار ہو جاتا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبیؐ سے مرسلاً (یعنی بلاواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۰۔ حضرت حسانؓ بن قیس

حضرت حسانؓ بن قیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن (غدانہ) بن عبداللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت ان کی ابوسود ہے۔ ابوعمر نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوسود بن ابی وکیع تمیمی ہے اور ان کا نام ذکر نہیں کیا ہے جبکہ ابن قانع نے انکا نام ونسب ہماری طرح ذکر کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

۱۱۶۱۔ حضرت حسحاسؓ بن بکر

حضرت حسحاسؓ بن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن بن ازد۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ ابوالفیض بن حسحاس بن بکر انھیں کی اولاد میں سے ہیں اس کو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث ان کی نقل نہیں کی۔ ہاں ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد ان کی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ (کلمات) کے ساتھ ملے گا وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا وہ پانچ (چیزیں) یہ ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچویں چیز اس روایت میں چھوٹ گئی جو آئندہ تذکرہ میں معلوم ہوگی)۔

۱۱۶۲۔ حضرت حسحاسؓ

حضرت حسحاسؓ۔ یہ ایک اور دوسرے شخص ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن جارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زافر بن سلیمان نے ابومحمد سے انھوں نے یونس بن زہران سے انھوں نے حسحاس سے روایت کی جو کہ صحابی تھے انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزوں کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چیزیں یہ ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر (اور پانچویں چیز) فرزند صالح۔ ابومحمد کا نام بقیہ بن ولید ہے۔ یہ عبارت ابوموسیٰ کی تھی اور ابوعمر نے کہا ہے کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ---- الی آخر الحدیث' کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے اور ابن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابی حاتم کے علاوہ اور لوگوں نے خائے نقطہ دار میں ذکر کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہے تو ان کا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ جو کہ خائے منقوطہ اور شین کے ساتھ ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث سے جدا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہیں پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گزر چکا اور ان کا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور دوسرا تذکرہ یہی ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے حسحاس ہیں اس دوسرے تذکرہ میں سبحان اللہ کی حدیث بھی انھوں نے روایت کی ہے اور پہلا تذکرہ انھوں نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور اُن کے متعلق کوئی حدیث نہیں روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ میں لکھا تھا جس کو ابو موسیٰ نے ان سے روایت کیا ہے مگر ابو موسیٰ نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ میں لکھ دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُس کو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۶۳۔ حضرت حسلؓ بن خارجہ

حضرت حسلؓ بن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں اور بعض لوگ حنبل کہتے ہیں۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور جنگ خیبر میں شریک ہوئے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے اُس دن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

حسل: حاء پر زبر ہے اور آخر میں لام ہے۔

۱۱۶۴۔ حضرت حسلؓ عامری

حضرت حسلؓ عامری۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ زمانہ حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا حج ختم ہو چکا؟ اُس نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ (اچھا اب) جلدی جلدی کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلیں)۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۶۵۔ (سیدنا و ابن سیدنا) حضرت حسنؓ بن علی فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ والدہ ان کی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہیں (صورت میں بھی) آپ کے مشابہ تھے۔ ان کا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا (اور ان کی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی) اور ولادت کے ساتویں دن آپ نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کے بال منڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی جائے۔ اہل کساء [1] کے پانچویں شخص ہیں۔

---

[1] اہل کساء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو آیۂ تطہیر کے نازل ہونے کے بعد ایک چادر اوڑھائی تھی اور ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ! ان کو میرے اہل بیت میں داخل فرما دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا' اور انکی کنیت ابومحمد رکھی اور یہ نام جاہلیت میں (کسی کا) معلوم نہیں ہوتا اور انھوں نے ابن اعرابی سے انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے (یہ دونام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔ ابن اعرابی کہتے ہیں میں نے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن میں تھے؟ (ان کا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا ان کا نام حسن ساکن سین اور حسین بفتح حاو کسر سین تھا۔ ان دونوں صاحبزادوں سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤں بلاد ضبہ میں ہے (جس کی نسبت) ابن عنمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہے:

غـــداۃ اضر بـالحسن الـسـبـيـل

"اس صبح کو جبکہ مقام حسن میں راہ تاریک ہوگئی۔"

اسی مقام میں بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی احمد بن عبدالواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوبکر بن عبدالرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جن کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں نصف رمضان ۳ھ کو پیدا ہوئے تھے اور مدینہ (منورہ) میں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی ولادت نصف شعبان ۳ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہیں دو سال بعد پیدا ہوئے ہجرت اور غزوۂ احد کے درمیان میں دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا وقفہ تھا۔

دولابی نے کہا ہے کہ ہم سے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھوں نے قابوس بن مخارق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا ایک عضو آپ کا میرے گھر میں ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کو تم قثم [1] کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوئے اور ام فضل نے ان کو قثم کا دودھ پلایا۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا نام حرب رکھا ہے حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے ان کا نام بھی حرب رکھا' جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے حرب رکھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسین ہے پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے

[1] ام فضل حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں قثم ان کے بیٹے کا نام ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اس کو پلاؤ گی یعنی وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا آپؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) محسن ہے بعد اس کے آپ نے
فرمایا کہ میں ان تینوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو پیغمبر ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے (یعنی) شبر اور شبیر اور مشبر۔
حضرت حسن سے ام المومنین سیدہ عائشہ اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مسیب بن نجبہ اور اصبغ
بن نباتہ اور ابوالحوراء اور معاویہ بن حدیج اور اسحق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابوجعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی
عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے ابواسحاق سے انھوں نے یزید بن ابی مریم
سے انھوں نے ابوالحوراء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چند کلمات تعلیم فرمائے ہیں جن کو میں وتر (کی دعائے قنوت) میں پڑھ لیا کرتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں):

اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی و لا یقضی علیک و انہ لایذل من والیت تبارکت ربنا و تعالیت

''اے اللہ! مجھے ہدایت کر ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے
عافیت دی اور مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان چیزوں میں جو تو نے
مجھے دی ہیں اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو سب پر حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس
سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اے ہمارے پروردگار! تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے۔''

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الصقر نے خبر
دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی نیز وہ
کہتے تھے ہم سے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں یزید بن ابی مریم نے ابوالحوراء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہوں؟ (تو بیان کیجیے) انھوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یاد ہے
کہ میں نے (ایک مرتبہ) صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی آنحضرت ﷺ نے اُس کو (میرے
منہ سے) نکال لیا اس حال میں کہ اُس میں میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اُس کو صدقہ کی کھجوروں میں ملا دیا کسی نے کہا یا
رسول اللہ ﷺ! ایک کھجور کی کیا بات تھی؟ (آپ نے کھا لینے دیا ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنی آل محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں تم کو شک ہو اُس کو ترک کر دو کیونکہ
سچائی اطمینان کا نام ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور آنحضرت ﷺ ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُس کے بعد انھوں نے
کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاری نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھوں نے عمیر بن ماموں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلّی پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائے گا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائے گا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبدالرحمٰن ابن (ابی نعم) بجلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابوسعید خدری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین [1] جوانانِ جنت کے سردار ہیں سوا دو خالہ زاد بھائیوں یعنی عیسیٰ [2] اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید بن مہاجر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن (ابی سہل) زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اُٹھائے ہوئے (چادر میں چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اُٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہے جس کو آپ اُٹھائے ہوئے ہیں؟ آپ نے چادر کھول دی تو معلوم ہوا کہ وہ حسن اور حسین تھے جن کو آپ اپنی گود میں لئے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور جو شخص ان سے محبت [3] رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عبدالملک نے حسن (بصری) سے انھوں نے ابوبکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنی حسن) سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو بریدہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت میں حسن اور حسین گھر سے

---

[1] جوانانِ اہل جنت کے سردار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو نیک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے ان سب کے یہ سردار ہوں گے ورنہ جنت میں تو جتنے لوگ ہوں گے سب جوان ہوں گے بوڑھا کوئی نہ ہوگا۔

[2] حضرات حسنین کو ان دونوں پر فضیلت نہیں ہے یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہو سکتی۔

[3] ان سے محبت رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف زبان سے محبت کا دعویٰ کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے محبت قابل اعتبار وہی ہے کہ اپنے محبوب کی پیروی بھی کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باہر آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آ رہے تھے اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر پڑے اُن کو گود میں اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا بعد اُس کے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ۔ ''سوا اس کے نہیں کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہیں''۔

اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت اولاد وغیرہ غالب تھی ہرگز نہیں آنحضرت کو جس سے بھی محبت تھی محض اللہ کے لیے۔

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آ رہے ہیں اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے ہیں تو مجھ سے نہ رہا گیا یہاں تک کہ میں نے بات قطع کر دی اور اُن کو اُٹھا لیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے اور ابو بکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان اصفہانی نے یحییٰ بن عبید سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[1] نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے''۔[2]

یہ آیت ''آیۂ تطہیر'' کے نام سے مشہور ہے۔

---

[1] ربیب اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ماں سے اس کی صغر سنی کی حالت میں نکاح کر لیا جائے ان کی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی تھیں اس وجہ سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہوئے۔

[2] اس آیت کی تفسیر میں اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اہل بیت سے مراد ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لغت عرب بلکہ تمام دنیا کی لغت میں اہل بیت اہل خانہ اور گھر کے لوگ بیوی ہی کو کہتے ہیں اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلی کی آیتوں میں تمام خطاب ازواج سے ہے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین اور حضرت مرتضٰی اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت میں داخل فرمایا یا داخل فرمانے کی دعا کی۔ ازواج کا اس آیت میں اصالۃً وحقیقتاً داخل ہونا اس جواب سے بھی سمجھا جاتا ہے جو حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ؐ نے (حضرات) فاطمہؓ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان کو چادر اوڑھادی اور انکے پیٹھ کے پیچھے
)علی (رضی اللہ عنہ) تھے پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور فرما اور ان کو خوب پاک فرما۔
ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بھی ان لوگوں میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو۔ محمد
ہے ہم سے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے عطیہ سے
نے ابو سعید سے اور اعمش سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو گرانقدر چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان کے ساتھ تمسک [1] کرتے
ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک چیز ان میں سے دوسرے کے نسبت بڑی ہے (وہ دونوں یہ ہیں) کتاب اللہ جو مثل ایک رسی کے
ان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عزت یعنی میرے اہل بیت اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی
کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہنچ جائے گی۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونوں [2] سے کیا
رتے ہو؟
ز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن معین
وزی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے انھوں نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت
خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ اُن نعمتوں کے جو روزانہ تم پر فائض ہوتی ہیں
اللہ کی محبت کے مجھ سے محبت رکھو اور بوجہ میری [3] محبت کے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ
حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کئے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں اس حال میں اس سے ملوں
اس کے گھر تک پیادہ پا نہ جاؤں اور تین مرتبہ انھوں نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں دیا نصف بھی اس طرح کہ ایک جوتی
تے اور ایک جوتی دے دیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دے دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط [4]
ے ایک سبط ہیں حضرت حسن بہت ہی بردبار کریم اور پرہیزگار تھے ان کی پرہیزگاری ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ
نے اللہ کے یہاں کی ناز و نعیم پر قناعت کر کے دنیا اور اُس کی سلطنت چھوڑ دی اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنوں اور میری حکومت میں کسی کا خون پچھنے سے بھی گرایا جائے۔
حضرت عثمان بن عفان کی مدد میں سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے
حضرت علی ۱۷ رمضان ۴۰ھ میں شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے جان دے دینے
قرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے ان کے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کی زیادہ اطاعت

---

[1] قرآن کے ساتھ تمسک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اہل بیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے۔
[2] الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام میں جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن اہل بیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہیں ہوا۔
[3] یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے محبت کرے گا تو اس محبوب کے جس قدر محبوب ہوں گے یا اس سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں گے سب اس کی
محبوب ہو جائیں گے۔ مگر صرف زبانی محبت بھی کام نہیں دیتی۔
[4] سبط کے معنی اولاد اور اسباط اس کی جمع ہے مراد یہاں پیغمبروں علیہم السلام کی اولاد ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اور ان سے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن تقریباً سات مہینہ عراق اور اس کے ماسوا یعنی خراسان، حجاز یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ شام سے اُن کی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہؓ کی طرف چلے جب دونوں لشکر میں آگئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہیں مل سکتی جب تک کہ دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہ ہو لہٰذا انھوں نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ میں تمہیں خلافت دیے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر میں خلیفہ کیا جا اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے اُن چیزوں کو طلب نہ کرنا جو میرے والد کے وقت میں انھیں مل چکی ہیں اس علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بزرگی ہو گی کہ رسول اللہ اللہ علیہ وسلم نے ان کو سردار فرمایا؟

ہمیں ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے ہمیں محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المو (علی مرتضی) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمیں اہل شام (کی لڑائی) کسی شک یا ندامت نے نہیں روکا بلکہ ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اس وقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر تمھاری دنیا تمھارے دین سے مقدم ہو گئی ہے آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے ویسے نہیں رہے جیسے تھے اس وقت دو قسم کے لوگ تمہارے مقتول ہو چکے ہیں کچھ تو صفین میں مقتول ہو چکے ہیں جن کے لیے رہے ہو اور کچھ لوگ نہرواں میں مقتول ہوئے ہیں جن کا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو ر ہیں وہ پریشان ہیں سنو معاویہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جس میں نہ عزت ہے نہ انصاف۔ پس اگر تم موت خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دیں اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خوا ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لیں اور جس بات پر تم راضی ہو اسی کو اختیار کریں تو سب لوگوں نے ہر طرف سے انھیں آواز دی باقی رہنے کے خواہشمند ہیں جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن فضل حرانی (حدانی) یوسف بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھوں نے حض معاویہ سے بیعت کر لی اُس شخص نے کہا کہ تم نے مومنوں کے منہ میں کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنوں کے روسیاہ کرنے وا حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آ منبر پر کھڑے ہیں یہ بات آپ کو بہت ناگوار ہوئی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴾(القدر: ۱ - ۳)
نے قرآن کو نازل کیا ہے شب قدر میں۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر
"(ترجمہ شیخ محمد جالندھری)
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار مہینوں سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں) جن میں میرے بعد بنی امیہ بادشاہت کریں

وقت کی تعیین میں اختلاف ہے جس میں حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہیں نصف الاولی ۴۱ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیع الاول کے آخر میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں۔ پہلے قول کے حسن کی خلافت چھ مہینے بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں ربیع الآخرہ میں یہ واقعہ ہوا ان کے قول کے موافق چھ مہینے اور رہی اور جو لوگ کہتے ہیں جمادی الاولیٰ میں یہ واقعہ ہوا اُن کے نزدیک تقریباً آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال میں ان کا قول صحیح ہے جو کہتے ہیں ۴۱ھ میں یہ صلح ہوئی اور جن لوگوں کا قول ۴۰ھ ہے ان سے وہم ہو گیا ہے۔
جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اس کے کہ حضرت معاویہ کوفہ میں آئیں حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور اے لوگو! ہم تمہارے سردار اور تمہارے مہمان ہیں اور ہم تمہارے نبی کے اہل بیت سے ہیں جن سے اللہ نے ناپاکی کو دور ہے اور انھیں خوب پاک کر دیا ہے اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور اُن کے رونے کی آواز کانوں جب معاویہ کوفہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے خطبہ پڑھیں حضرت معاویہ نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا میں اس کو مناسب سمجھتا ہوں تا کی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اُٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو اور تمہارے درمیان میں واقعات گزر رہے ہیں ان کو ظاہر کرو پس حضرت حسن اُس بات کے بیان کرنے کو کھڑے ہو گئے کے متعلق انھوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فی البدیہہ فرمایا کہ اے لوگو! اللہ ہیں ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے ے جانوں کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیزگاری ہے اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہے اور یہ جس کے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہیں) یا تو مجھ سے زیادہ اس کے حق دار ور یا یہ میرا حق ہے جو میں نے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمہاری جانوں کی ت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا: وان ادری لعلہ فتنۃ لکم و متاع الی
۔ "میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمہارے لیے فائدہ ہو۔"
تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (اب منبر سے) اُتر پڑیے اور عمرو (ابن عاص) سے کہا کہ تمہارا یہی مقصود تھا۔
حسن کی وفات کے وقت میں بھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں ۵۰ بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں۔ وہ خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث انھیں نے انھیں زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوئے اور یہ حالت ہوئی کہ) ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیا جاتا تھا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اٹھایا جاتا تھا قریباً چالیس دن تک یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہوگئی۔ جب ان کا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی
رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی! مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اب کی مرتبہ کا ایسا کبھی نہیں پلایا گیا۔ میرے جگر کے
کٹ کٹ کر گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپ کو زہر کس نے پلایا ہے؟ حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیوں پو
کیا تم اُن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو؟ میں انھیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہوں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو
عائشہؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤں۔ حضرت
نے اس کو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا کہ میں نبی
علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اُن سے اجازت طلب کی تھی اور انھوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انھوں نے
مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہٰذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دیں تو تم مجھے ان کے گھر میں دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا
بنی امیہ تمھیں روکیں گے لہٰذا اگر وہ ایسا کریں تو تم اُن سے اس کے متعلق مزاحمت نہ کرنا اور مجھے جنت البقیع میں دفن
چنانچہ جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حسین' حضرت عائشہ کے پاس اس کی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت
نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا خدا کی قسم! وہ وہاں ہرگز دف
کیے جا سکتے۔

حضرت حسین کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے اور ان کے ساتھ والوں نے ہتھیار اٹھا لیے مروان نے بھی ہتھیار ا
حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کا سنا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ بڑا ظلم ہے کہ حسن کو ان کے باپ کے پاس دفن ہونے س
جاتا ہے۔ واللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا اور اللہ کا واس
اور کہا کہ کیا آپ کے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانوں کے مقبرہ میں
حضرت حسین نے مان لیا اور انہیں جنت البقیع میں اُٹھا لے گئے۔ بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سعید بن عاص کے ان
جنازے کے ساتھ نہ تھا۔ سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے۔ حضرت حسین خود ان کے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جناز
دیں اور ان سے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں ہرگز تمھارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے جناز
خالد بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انہوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھوں نے ان کو اجازت د
تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دو
خدا ہمارے گھر میں جمع نہ کرے گا لہٰذا اہل کوفہ تمھیں دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نہ کریں۔ فضل بن دکین کہتے تھے جب
حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھیں جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ
محمد یہ جزع کیسی! جس وقت آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہوگئی اُس وقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموؤں یعنی قاسم' طیب' طاہر' ابراہیم اور اپنی خالہ
اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہنچیں گے یہ سن کر ان کی وہ حالت دور ہوگئی۔ جب حضرت حسن کی وفات ہوئی تو بنی
عورتوں نے ایک مہینے تک ان کے لئے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

ابو الحوراء: حا اور راء کے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ حضرت حسیلؓ بن جابر

حضرت حسیلؓ بن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق ان کے بیٹے حذیفہ کے بیان بحث ہو چکی ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور ان کے دونوں بیٹے حذیفہ اور صفوان احد میں نبی صلی لیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانوں ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے حسیل بن جابر کو جن کا نام یمان ہے اور حذیفہ بن یمان کے ہیں اور ثابت بن وقش بن زعوراء کو عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونوں بہت بوڑھے تھے ان میں سے ایک دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہ گئی ہے جیسے گدھے کی پیاس [۱] ہم تم آج یا کل مر ں گے پس کیوں نہ ہم اپنی تلواریں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں شاید اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں اُٹھا لیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانوں کی ت میں شامل ہو گئے ان کو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے سلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانوں نے ہ ہم ان کو پہچانتے نہ تھے اُن لوگوں کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھیں معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔ رسول اللہ اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کی دیت ادا کر دیں مگر حذیفہ نے ان کی دیت مسلمانوں پر خیرات کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھیں اور زیادہ مال دے دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۔ حضرت حسیلؓ بن خارجہ

حضرت حسیلؓ بن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حسل ہے (بغیر یاء کے۔) یہ (اوپر) گذر چکا ہے۔ اور ابن مندہ عیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حسین ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم ریں گے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور انھوں نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ل غنیمت سے دو حصے گھوڑے کو دیئے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں یں کچھ مویشی بیچنے کے لئے لے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے حسیل! کیا تم اس بات کو تے ہو کہ میں تمھیں بیس صاع کھجوریں دوں اس بات کے عوض میں کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتا دو؟ حسیل کہتے تھے ے منظور کر لیا چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع کھجوریں دیں اور میں (اُسی مسلمان ہو گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہیں کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ حسل کے نام میں کیا ہے اور کہا لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں بس اسی پر انھوں نے اکتفا کی ہے۔

ویہ بفتح حائے مہملہ وکسر واؤ ہے اور بعد واؤ کے یائے تحتانیہ ہے اور آخر میں "ہ" ہے۔ یہ امیر (ابونصر) کا قول ہے اور انھوں

ام جانوروں کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہٰذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ حنین میں شریک تھے انھوں نے حنیناً الف کے
ہے الف نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اس کی مخالفت کی ہے

۱۱۶۸۔ حضرت حسیلؓ بن نویرہ

حضرت حسیلؓ بن نویرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر
ابو عمر نے ان کا تذکرہ حسل (بغیریا کے نام) لکھا ہے اور ان کو حسل بن خارجہ اشجعی لکھا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام
اور فتح خیبر میں شریک ہوئے اور انھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لئے دو حصے دیئے
دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ ان کے نسب میں علما کا اختلاف ہے جیسا کہ اور لوگوں کے نسب میں اختلاف ہے اس تذکرہ کو نہ
نے لکھا ہے اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ ان دونوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر میں شریک ہونے والا
خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین
کیا ہے کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

۱۱۶۹۔ حضرت حسینؓ بن خارجہ

حضرت حسینؓ بن خارجہ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ
سیار نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہم سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف
کر چکے تھے مگر ان کی حدیث حسن ہے اُس میں سننے والے کے لیے عبرت ہے۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ نے
خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو حسین لکھا ہے اور ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جن سے ان کا صحابی ہو
ہوتا ہے پس گویا یہ کوئی اور ہیں۔ ابو موسیٰ نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت
خواب دیکھا تھا جس سے ان دونوں گروہوں میں سے کسی کے ساتھ ہو کے لڑنے کی برائی ظاہر ہوتی ہے جنھوں نے حضرت
کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۰۔ حضرت حسینؓ بن ربیعہ

حضرت حسینؓ بن ربیعہ احمسی۔ یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں ان کا ذکر کیا ہے
لوگ ان کا نام حصین کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم ان کا تذکرہ حصین کے اور ابو ارطاۃ کے
انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔

۱۱۷۱۔ حضرت حسینؓ بن سائب

حضرت حسینؓ بن سائب انصاری۔ رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب
عقبہ کی یا غزوۂ بدر کی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑو گے تو
ثابت ابن ابی اقلح کھڑے ہو گئے اور انھوں نے تیر کمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب لوگ دو سو گز یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاصلے پر ہوں گے تو تیروں سے ماریں گے پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہنچ سکے تو پتھروں سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ ان تک پہنچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہوگی یہاں تک کہ جب نیزے ٹوٹ جائیں گے تو ہم ان کو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لیں گے پھر تلواروں سے لڑائی ہوگی۔ حسین کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۷۲۔ حضرت حسین ؓ بن عرفطہ

حضرت حسین ؓ بن عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن خزیمہ۔ ان کا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسین نون کے ساتھ رکھا۔ دار قطنی نے احمد بن سعید سے انھوں نے داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العلمین یہاں تک کہ آپ نے پوری سورت ختم کر دی (پھر اُس کے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد آخر تک۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۳۔ (سیدنا ابن سیدنا) حضرت حسین ؓ بن علی ؓ

فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسین ؓ بن علی ؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ کنیت ابوعبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی کی بہار اور سینے سے لے کر نیچے تک آپ کے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی۔ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور اہل کساء کے پانچویں شخص ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سوا مریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتوں کی سردار تھیں۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن یوسف فراء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی فضل بن دکین اور عبداللہ بن موسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اُس کا نام بھی حرب رکھا پھر نبی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے کہا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ محسن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں ان بچوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو (پیغمبر) ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے تھے یعنی شبر اور شبیر اور مشبر۔

ابو احمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو شیبہ یعنی ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غسان یعنی مالک بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ نام نہ تھے۔

ابو احمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صالح یعنی عبداللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث بن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین بن علی شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے اور زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ حسین ۵ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور جعفر بن محمد نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان میں صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوئے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔

ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھوں نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی انھوں نے اپنے والد حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی ہو گو اُس کو بہت زمانہ گزر چکا ہو اور وہ از سر نو اُس کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو از سر نو اُسی قدر ثواب عنایت فرماتا ہے جس قدر اُس مصیبت کے دن کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ام المجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علاء نے مروان بن سالم سے انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے انھوں نے حسین بن علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہے جب وہ دریا کا سفر کریں تو یہ آیت پڑھ لیا کریں:

بسم اللہ مجرا ھا و مرسا ھا ان ربی لغفور رحیم

''اللہ کے نام سے اس کی روانگی اور اس کا قیام ہے بیشک میرا پروردگار غفور رحیم ہے۔''

ہمیں ابو منصور بن مسلم بن علی بن محمد بن سکی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ حسن! جلدی کرو حضرت فاطمہ نے آپ یہ کیوں فرماتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو ہمیں بن عبید اللہ، ابراہیم بن محمد بن مہران اور ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بن اکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن ابی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے؟) حضرت ابن عمر نے فرمایا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کردیا (اُس وقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے تھے الحسن و الحسین ریحانتای من الدنیا! (حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہیں) قسم کی حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے جو ان کے بھائی حضرت حسن کے بیان میں گزر چکی یہ حدیثیں دونوں ن کے درمیان میں مشترک ہیں لہٰذا دوبارہ اُن کے لکھنے کی حاجت نہیں۔

عیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عرفہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل ش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انہوں نے سعید بن راشد سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے علی سے روایت خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لے کر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لے کر نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ تھے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی حالانکہ میں حاضر تھا اور سن رہا تھا وہ تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سیرین ں بن مالکؓ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اور میں رکھا گیا۔ ابن زیاد اُس کو کونچنے لگا اور ان کے حسن میں کچھ کلام کیا حضرت انسؓ نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری کہہ دیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اس وقت حضرت حسین کے بالوں میں خضاب لگا ہوا یث صحیح ہے متفق علیہ ہے۔

اوزاعی نے شداد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر تو اہل شام میں سے ایک شخص نے ان پر اور ان کے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو واثلہ (ابن اسقع) کھڑے ہوگئے انہوں نے نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ اللہ کی قسم! میں علی، حسن، حسین اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہوں جیسے میں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق حدیثیں سنیں میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں حضرت حسن آئے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو
آپ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئیں تو انھیں آپ نے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلا
اُس کے فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے۔''

(راوی کہتا ہے) میں نے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہے؟ انھوں نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابواحمد عسکری
تھے کہ کہا جاتا ہے کہ اوزاعی نے سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل میں روایت نہیں کی واللہ اعلم۔ وہ کہتے تھے کہ
نے بھی فضائل میں صرف ایک حدیث روایت کی ہے ان دونوں کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ مجھ سے
نے بیان کیا کہ حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھوں نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے مدینہ (
میں ہوتے ہوئے کیے عراق سے انھوں نے کوئی حج نہیں کیا عراق سے آنے کے بعد صرف انیس سال اور چند مہینے زندہ ر
مدینہ سے عراق ۴۱ھ میں آئے تھے اور شروع ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت حسین اُس بات کو برا سمجھتے تھے جو ان کے بھائی
نے حضرت معاویہ کو خلافت دی تھی۔ حضرت حسین نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ معاویہ کے دعویٰ کو ما
اپنے باپ کے دعویٰ کی تکذیب نہ کیجیے۔ حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو میں اس بات کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت حسین
اللہ عنہ بہت ہی بزرگ' زیادہ روزے رکھنے والے' نماز پڑھنے والے' حج' صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔
کے دن اور بعض لوگ کہتے ہیں ہفتہ کے دن دسویں محرم ۶۱ھ میں بمقام کربلا جو مضافات عراق سے ہے شہید ہوئے۔ ان
مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

ان کی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والوں نے حضرت حسین
علی کو خط لکھ لکھ کر ان سے بیعت کرنے کے لیے انھیں بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ
اس کی ولیعہدی کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر' عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکر بھی بیعت
رُکے ہوئے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی میں
کوفہ کے خطوط اُن کے پاس پہنچے۔ لہٰذا انھوں نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگوں نے انھیں منع کیا ان منع کرنے والوں میں
کے بھائی محمد بن حنفیہ' ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اُس کو میں ضرور کروں گا چنانچہ وہ عراق چلے گئے۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو
حاکم بنایا تھا اُسے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اُسے رَے
حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی بعد اس کے کہ ان سے اس بات کی درخواست
عبیداللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئیں اور انھوں نے اس کو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ خود شہید ہوئے اور ا
آدمی ان کے گھر کے شہید ہوئے۔ حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کو شمر بن ذی الجوشن
شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے ان پر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سنان بن انس نخعی نے انھیں شہید کیا اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا ان کی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگوں کو ان کے شہادت کی ترغیب دی تھی اور ان سے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہٰذا یہ قتل اُسی کی طرف منسوب کیا گیا۔ جب خولی نے ان پر حملہ کیا تو ان کا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے

اوقــر ركــابــي فـضـة و ذهـبـا ۔۔۔ فـقـد قـتـلـت السيد المحجبا

قتـلـت خيـر الـنـاس امـا و ابـا ۔۔۔ و خيـر هـم اذيـنـسـبـون نسـبـا

"میں اپنی رکاب کو سونے سے منڈھوں گا۔ میں نے ایک بڑے سردار کو قتل کیا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ماں باپ تمام آدمیوں سے افضل تھے۔ اور جس کا نسب سب سے بہتر تھا۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن علی کو قتل کیا وہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھوں نے یہ چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت زائل کر دیں پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدیں تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہے۔ پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُس نے پڑھے۔ عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتیں کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ابن زیاد ان باتوں کو سنے گا تو تجھے قتل کر دے گا۔ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کریں۔ حضرت حسین کے ہمراہ ۷۲ آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے ان کا اور ان کے ساتھیوں کے سر ابن زیاد کے پاس بھیج دیے۔ ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی کو چبھونے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہیں تو انھوں نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا۔ قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں۔ آپ ان ہونٹوں کو بوسہ دیتے تھے یہ کہہ کے وہ روئے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھوں کو روتا ہوا رکھے۔ خدا کی قسم! اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوئے نہ ہوتے تو میں تمھاری گردن مار دیتا۔ پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے گروہ عرب! آج کے بعد سے تم غلام ہو تم نے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تم نے ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور برے لوگوں کو غلام بناتا ہے۔ لوگوں نے حضرت حسین کے مرثیہ بہت لکھے ہیں منجملہ اُن کے سلیمان بن قتہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے۔

مـررت عـلـى ابيات آل مـحـمـد ۔۔۔ فـلـم ارهـا امـثـالهـا حيـن حلت

فـلا يـبـعـد الـلـه البيوت واهـلـهـا ۔۔۔ وان اصـبـحـت منهم برغمي تخلت

و كـانـو ارجـاء ثـم عـادوا رزية ۔۔۔ لـقـد عـظـمـت تلك الرزايا و جلت

اولـئـك قـوم لـم يشيـمـو اسيو فهم ۔۔۔ ولـم تـنـك فـي اعـدائهـم حين سلت

و ان قتيـل الـطـف مـن آل هـاشـم ۔۔۔ اذل رقـابًـا مـن قـريـش فـذلـت

الـم تـران الارض اضـحـت مـريضة ۔۔۔ لـفـقـد حسـيـن والـبلا دافشعـرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقد اعولت تبكي السماء لفقده　　　وانجمها ناحت عليه وصلت

میں آل محمد کے گھروں پر گزرا۔ تو میں نے ان کو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے۔ اللہ گھروں کو ان کے لوگوں سے جدا نہ کرے۔ اگرچہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے۔ پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے۔ اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور ظاہر تھیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنی تلواروں کو میان سے باہر نکالا۔ اور جب وہ نکالی گئی تو ان کے دشمنوں کو قتل نہ کیا۔ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے۔ قریش میں ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ زمین بیمار ہو گئی۔ حسین کے نہ رہنے سے اور ملک کانپ اٹھے۔ اور آسمان اُن کی جدائی سے رونے لگا۔ اور اس کے ستاروں نے نوحہ کیا اور فرشتوں نے دعائے رحمت مانگی۔

اس (مرثیہ) میں بہت اشعار ہیں اور (مرثیہ) منصور نمری نے کہا ہے۔

ويلك يا قاتل الحسين لقد　　　بوءت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في　　　حفرته من حرارة الشاكل
تعال فاطلب غدا شفاعته　　　وانهض فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي بحال قاتله　　　لكنني قد اشك بالخاذل
كانما انت تعجبين الا　　　تنزل بالقوم نقمة العاجل
لا يعجل الله ان عجلت وما　　　ربك عما ترين بالغافل
ما حصلت لامرء سعادته　　　حقت عليه عقوبة الاجل

"تیری خرابی ہو اے قاتل حسین بیشک۔ تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اپنے اُٹھانے والے کو تھکا دیتا ہے۔ تو نے کیا کام کیا؟ تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر میں رلایا۔ آج اور کل ان کی شفاعت طلب کر۔ اُٹھ اور پینے والوں کے ساتھ ان کے حوض (کوثر) پر جا۔ مجھے ان کے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہیں ہے۔ شک تو مجھے اُن کے حال پر ہے جنھوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اے آنکھ! تو کیوں تعجب کرتی ہے؟ اس بارے کہ ان لوگوں پر فوراً عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟ اللہ جلدی نہیں کرتا گو تو جلدی کرے۔ اور تیرا پروردگار ان باتوں سے غافل نہیں۔ اُس شخص کو نیک بختی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جس پر آئندہ عذاب آنے والا ہو۔"

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے ابوخا[لد] احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت ام سلمہ [کے] پاس گیا وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں د[یکھا] آپ کے سر پر اور داڑھی پر غبار تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت دیکھ رہا تھا۔ حماد ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے دوپہر کو خوا[ب] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے آپ کے چہرہ پر پراگندگی اور غبار تھا۔ آپ کے ہاتھ میں خون [کی] ایک شیشی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ خون کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن ہے میں آج صبح سے اس کو اُٹھا رہا ہوں حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسی دن شہید ہوئے تھے۔ نیز وہ کہتے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واصل بن عبد الاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انھوں عمارہ بن عمیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لا گیا اور یہ سب سر تلے اوپر مسجد رکھے گئے میں وہاں گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان میں سا یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیادہ کے نتھنوں میں گھس گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہرا بعد اُس کے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر ں نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اس نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء مع الشین المعجمۃ ومع الصاد

۱۱۷۔ حضرت حشرج

حضرت حشرج۔ یہ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا پھر ان کے اوپر پھیرا اور اُن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۷۔ حضرت حصیب

حضرت حصیب۔ آخر میں بائے موحدہ ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) تھا اور اُس کے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُس نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی تھی بعد اس کے اُس نے سات آسمان پیدا (حصیب کہتے تھے) اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہے میں (اُس کی تلاش میں) چلا ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو عمر کا وہم ہے اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا میں نے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلہ بنی اسد کے کچھ لوگ ئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابتدائے خلقت کی حالت ہمیں بتایئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُس کے ساتھ کچھ نہ تھا اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے شاید بعض راویوں نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھ دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۱۷۔ حضرت حصن بن قطن

حضرت حصن بن قطن۔ بعض لوگ ان کو حصین کہتے ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان میں گزر چکا ہے۔ کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حصن: حاء پر کسرہ صاد پر جزم جبکہ آخر میں نون ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۷۷۔ حضرت حصینؓ بن اوس

حضرت حصینؓ بن اوس اور بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں۔ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن اوس بن ... صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی ہے۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ان کی کنیت ابوزیاد تھی ان سے ان کے ... نے روایت کی ہے۔ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک روا... کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن مستمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غسان بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ... کے حضور میں مدینہ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ... بالوں پر رکھ دیا اور انہیں دعا دی۔اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ اونٹ لے کر گیا تھا اور ان سے یہ بھی ... ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گندم تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصین: حصن کی تصغیر ہے۔

۱۱۷۸۔ حضرت حصینؓ بن بدر

حضرت حصینؓ بن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم، تمیمی معر... زبرقان۔نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔زبرقان کے نام میں ان کے حالات اس سے زیاد... گے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے ... ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب سے امرء القیس کو نکال ڈالا ہے حالانکہ صحیح اس کا باقی رکھنا ہے۔

۱۱۷۹۔ حضرت حصینؓ بن جندب

حضرت حصینؓ بن جندب۔کنیت ان کی ابوجندب۔ان سے ان کے بیٹے جندب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ... کے ہمراہ تھے آپ سے کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔آنحضرتﷺ نے انہیں حکم دیا ک... دیں اور نماز پڑھیں۔کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہے اور یہ بھی حکم دیا کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ان کا ... ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۸۰۔ حضرت حصینؓ بن حارث

حضرت حصینؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہیں یہ اور ان کے دونوں بھائی بد... شریک تھے عبیدہ جنگ بدر میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی ... طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی تمام مشاہد میں شریک تھے۔ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذ... ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن حارث ہے ابوالوفاء بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الكهف: ۱۱۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔"

...کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علی' حمزہ' جعفر' عبیدہ' طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ان کا ...تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

...میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ایسا لکھا ہے جیسا ...نے بیان کیا۔ واللہ اعلم

...۔ حضرت حصینؓ بن ام حصین

...حضرت حصینؓ بن ام حصین۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زہیر نے ابواسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے ...نے اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری ...تھے اور حصین میری گود میں تھے۔ آنحضرت ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر چادر اوڑھی تھی۔ اس حدیث کو اسرائیل اور ابو ...وغیرہما نے ابواسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حصین میری گود میں تھے اس کو صرف زہیر نے روایت کیا ...ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

...۔ حضرت حصینؓ بن حمام انصاری

...حضرت حصینؓ بن حمام انصاری۔ لوگوں نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کنیت ان کی ابومعیہ ہے ان کا تذکرہ ابوعمر ...نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہیں وہ بدری ہیں۔ انصاری نہیں ہیں۔ یہ حصین بیٹے ہیں حمام بن ...بن مساب ابن حرام بن واثلہ بن سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور ...سوار تھے واللہ اعلم

...ا۔ حضرت حصینؓ بن ربیعہ

...حضرت حصینؓ بن ربیعہ۔ بعض لوگ ان کو حصن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن ازور ...ازور کا نام مالک ہے۔ بجلی ہیں' احمسی ہیں کنیت ان کی ابوارطاۃ ہے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے ذی الخلصہ کے جلا دینے کی ...کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں بھیجا تھا۔ قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ...اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے کیوں نہیں چین دلا دیتے؟ پس میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو ...گیا ان سب لوگوں کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہم نے اسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابوارطاۃ یعنی حصین بن ربیعہ نبیؐ کے ...میں آئے اور انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس حالت میں ذی الخلصہ کو چھوڑ ...ہوں کہ وہ خارشتی (خارشی) اونٹ کے مثل (جل کر داغ دار) ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور ...وں کے لیے دعائے برکت فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ام حصین قبیلہ احمس کی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(عورت) ہیں جنہوں نے نبیؐ سے "خلع کرنے والی عورت" کی حدیث روایت کی ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنی ابوارطاۃ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مستقل طور پر لکھا ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ حصین بن ام حصین ہے۔ ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا بیان (اوپر) ہو چکا ہے ابونعیم نے اس میں یہ بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہے کیونکہ حص ابوارطاۃ کی والدہ یحییٰ بن حصین کی دادی ہیں جن کی نسبت ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے روا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کو دیکھا اور حصین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود میں جس کے راوی صرف زہیر ہیں قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۱۸۴۔ حضرت حصین خطمیؓ (ابوعبداللہ)

حضرت حصین خطمیؓ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ خطمی ہیں۔ دادا ہیں ملیح بن عبداللہ کے انہوں نے نبی ﷺ سے پچھنے لگا متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ (او چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ خطمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں: حیا۔ حلم۔ خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔ (پانچویں بات کا ذکر نہیں کیا۔) اور ابوموسیٰ نے عبدان سے انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حصین سے اس طرح روایت کی انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کا نام حصین صرف اسی روایت میں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بدر ہے۔ ابن من ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اگرچہ ابوموسیٰ نے کچھ حا زیادہ لکھے ہیں مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوئے نام پر کیا جاتا ہے اور حالات وروایات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ ہے نہ کسی اور نے۔ اور اگر وہ اور تذکروں میں بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم

۱۱۸۵۔ حضرت حصینؓ بن عبید

حضرت حصینؓ بن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔ والد ہیں عمران حصین کے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اور مسلمان ہونے میں اخت ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ ک ہمیں ابومعاویہ نے شبیب بن شیبہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ک رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آج کل کتنے خداؤں کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا سات کی چھ زمین میں اور ایک آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب میں کس کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا اس آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا اے حصین! اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمہیں دو باتیں ایسی بتاتا جو تمہارے لیے مفید ہو عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وہ دونوں باتیں بتائیے جن کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو: اللھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔ ''اے اللہ! مجھے کاالہام کراور مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے''۔

ی بن حراش نے عمران بن حصین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا (یہ کہا کہ) اے محمد! عبدالمطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر تھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا اور آپ تو انہیں ذبح کیے ڈالتے ہیں۔ پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ میں کیا کہا کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرو: اللھم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری۔ ''اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے معاملات میں عمدہ بات پر مجھے قائم کر۔'' پس وہ چلے گئے اور مسلمان نہ ہوئے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یارسول ب میں پہلے آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا کہا پ نے فرمایا یہ کہا کرو: اللھم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری اللھم اغفرلی ما اسررت وما ما اخطاءت وما عمدت وما جھلت۔ ''اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم ا! بخش دے وہ گناہ جو میں نے پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بقصد یا دانستگی میں کیے ہوں''۔

ذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضرت حصینؓ بن عوف

ت حصینؓ بن عوف۔ کنیت ابوحازم بجلی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء ت کے باب میں آئے گا۔

حضرت حصینؓ عرجی

ت حصینؓ عرجی۔ والد ہیں ابوالغوث کے جب ان کی وفات ہوئی تو ان پر حج فرض تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالغوث کو حکم دیا کہ ان کی طرف سے حج کرلیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ ابوالغوث کے نام میں کیا ہے یہاں کسی نے نہیں لکھا۔

حضرت حصینؓ بن عوف

ت حصینؓ بن عوف خثعمی۔ یہ اور ان کے باپ دونوں صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے انہوں بن عوف خثعمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اس کو انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔ پس تم ان کی طرف سے حج کرلو چنانچہ اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عوف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے مگر وہ سفر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو
تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۸۹۔ حضرت حصینؓ بن قطن

حضرت حصینؓ بن قطن۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حصن ہے۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی حارث اور میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۹۰۔ حضرت حصینؓ بن محصن

حضرت حصینؓ بن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہے میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں محصن بن نعمان بن بن کعب بن عبدالاشہل کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کی پھوپھی کسی کام سے نبیؐ کے حضور میں گئی۔ نبی صلی اللہ ان سے پوچھا کہ تمہارے شوہر ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی عرض کیا کہ میں ان کی خدمت میں تقصیر نہیں کرتی۔ سوائے اس کے جو میں نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کا تم سے راضی ہیں یا نہیں کیونکہ یہ تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے (عبدان اور ابن شاہین) کے سوا اور کسی نے صحابہ میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ہم نہیں جانتے کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

بشیر: با پر پیش اور شین پر زبر کے ساتھ۔
یسار: یائے تحتانی اور سین مہملہ کے ساتھ۔

۱۱۹۱۔ حضرت حصینؓ بن مروان

حضرت حصینؓ بن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ حصین بن مروان بن عبدالاحد بن الجس، نبی ﷺ کے حضور ہوئے تھے الجس کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن اسود ہجرت کی تھی اور مدینہ میں اقامت اختیار کی تھی بعد اس کے لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۹۲۔ حضرت حصینؓ بن مشمت

حضرت حصینؓ بن مشمت بن شداد بن زہیر بن نمر بن مرہ بن جمان بن عبدالعزیٰ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ جمانی صحابی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی پیش کیا تھا رسول اللہ نے کئی چشمے پانی کے انہیں معافی میں دیئے تھے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عاصم نے ان سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حضور میں گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ [1] کے آپ کے حضور میں پیش کیا تھا اللہ نے انہیں چند چشمے بطور معافی کے دیئے تھے منجملہ ان کے جراد' اسیب' ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبیؐ نے ان چشموں کے متعلق یہ شرط کر لی تھی کہ ان کی گھاس نہ کاٹی جائے اور ان کا پانی نہ بیچا جائے اور ان کے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انہیں سے مروی ہے اور طلحہ بن براء کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہیں۔ اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان میں بھی لکھا ہے۔ منذر بن عاصم نے کہا ہے ؎

ان بـلادی لـم تـکـن املاسـا بهـن خـط الـقـلـم الانـقـاسـا

مـن الـنـبـی حیـث اعـطـی الـنـاسـا فـلـم یـدع لبـسـا ولا الـتـبـاسـا

"میرے شہر ویران نہ تھے۔ ان کے متعلق نبی نے قلم سے لکھا۔ جب آپ نے لوگوں کو انعام دیا۔ پس آپ نے کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رکھا۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے:

حضرت حصینؓ بن معلّٰی

حضرت حصینؓ بن معلّٰی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں حصین بن معلّٰی بن ربیعہ بن عقیل کے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حضرت حصینؓ بن نضلہ

حضرت حصینؓ بن نضلہ اسدی۔ انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم — هذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلة الاسدی ان له ارمنًا و کنیفا لا یحاقه فیها احد—

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ شرمد اور کنیف (دو مواضع) ان کو دیے گئے کہ کوئی شخص اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔"

یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

[1] اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اس کو محتاجوں پر تقسیم فرما دیں نہ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کے لیے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۹۵۔ حضرت حصینؓ بن وحوح

حضرت حصینؓ بن وحوح انصاری اوسی۔ ان کا نسب ان کے والد وحوح کے نام میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کی حد
سعید نے اپنے والد سے انہوں نے حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول اللہؐ سے ملتے تو وہ آ
جاتے تھے اور آپ کے پیروں کو چومتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی با
کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اس وقت نوجوان کمسن تھے۔ آنحضرتؐ
فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وہ چلے تاکہ وہ اس کی تعمیل کریں۔ نبیؐ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ (میں نے ا
تھا)۔ میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اس کے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول اللہؐ سخت سردی اور ابر کے دن ان ک
تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہے۔ لہٰذا تم لو
اطلاع مجھے دینا تاکہ میں ان کی نماز پڑھاؤں۔ اور ان کے دفن کرنے میں جلدی کرنا۔ رسول اللہؐ قبیلہ بنی سلیم تک
پائے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انہوں نے (مرتے وقت جو باتیں کہیں تھیں) ان میں ایک بات یہ بھی
دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں آپ پر یہو
سے خوف رکھتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچے۔ لہٰذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی ﷺ کو اس
گئی آپ تشریف لائے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی)۔
آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انہیں دیکھ کے ہنسے اور وہ
ہنسیں۔ حصین اور ان کے بھائی محصن جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ان دونوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے طلحہ بن براء کی
روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۹۶۔ حضرت حصینؓ بن یزید کلبی

حضرت حصینؓ بن یزید بن جری بن قطن بن زنکل کلبی۔ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں کنیت ان کی ابو رجاء ہے۔ ان سے ا
غلام جبیر یعنی ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اس وقت ان کی عمر ایک سو چونتیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ
کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہاں! آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی ﷺ (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہو کر) اپنے
پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۹۷۔ حضرت حصینؓ بن یزید

حضرت حصینؓ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ
ذو الغصہ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ذو والے ناموں میں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جا
ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ یہ بہت دنوں تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...انہ مرغ کی طرح ایک چیز تھی اسی وجہ سے ان کو ذوالغصہ کہتے تھے۔ اور انہیں کے سبب سے یحییٰ بن سعید بن عاص کی اولاد ...یہ چیز پیدا ہوگئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی ...یں۔ انہیں سے یحییٰ بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انہیں حصین کی اولاد میں سے قیس بن حصین ہیں جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے ...کرہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے باب میں کیا جائے گا۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ وہ شخص جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے قیس بن ...تھے (نہ خود حصین۔)

...یں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے وفد بنی حارث ...کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ بنی حارث بن ...کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قنان یعنی ذوالغصہ بھی تھے۔ قیس کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا ...۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

...حضرت حصینؓ بن یعمر

...حضرت حصینؓ بن یعمر۔ بنی ربیعہ بن عبس سے ہیں۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں ...ئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ میں نے یہ مضمون اشیری کے مخطوطے سے نقل کیا ہے جس میں انہوں نے ابوعمر پر استدراک ...۔ واللہ اعلم

...حضرت حصینؓ

...حضرت حصینؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس[1] آدمیوں پر بھی ...کرے گا۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ زنجیروں میں کسا ہوا ہوگا اب یا اس پر عذاب ہو رہا ہوگا یا معاف کر دیا ...۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والضاد المعجمة والطاء المهملة

...حضرت حضرمیؓ بن عامر

...حضرت حضرمیؓ بن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قین بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ...ابن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابوہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی ...خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرمی بن عامر اور ...بن ازور اور ابومکعت اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور ان کے ہمراہ کچھ لوگ بنی زنیہ کے تھے۔ زنیہ لقب ہے سلمی بنت مالک بن

---

[1] ...مطلب یہ ہے کہ وہ زنجیروں میں جکڑا لایا جائے گا پھر اگر اس نے انصاف کیا ہے تو معاف کر دیا جائے گا ورنہ اس پر عذاب ہوگا۔ مقصود حضرت کا ...لوگ حکومت و امارت کی خواہش نہ کریں اور اس سے خائف رہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غنم بن دودان بن اسد کا۔ وہ مالک بن مالک کی ماں تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد کو بنی زنیہ کہتے ہیں۔ حضرمی بھی انہیں میں تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مآب ﷺ میں پہنچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں شب کو قطع کرتے ہوئے سردی کے زمانہ میں آپ نے ہمیں بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہیں) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہیں میں جا کے ہمارا اور آپ کا نسب مل جاتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہیں اور ہماری عورتیں مالدار ہیں اور ہماری اولاد شریف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی ترغیب دی ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہیں کہ ہمارے صدقہ ہمارے ہی یہاں کے فقیروں کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک میں قحط پڑ جائے تو ہم کہیں اور چلے جائیں۔ یہ سب مسلمان ہو گئے اور انہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زنیہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ ان لوگوں نے کہا بنی زنیہ ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدہ ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑیں گے ہم ویسے نہیں ہیں جیسے محولہ یعنی بنی عبداللہ بن غطفان ان کا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو شعر کہتا ہو حضرمی ہاں یہ اشعار میرے ہیں

حی ذوی الاضغان تسب عقولھم — تحیتک الحسنی فقد یرقع النغل
و ان دحسوا بالکرہ فاعف تکرما — و ان خنسوا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یوذیک منہ سماعہ — و ان الذی قالوا و راء ک لم یقل

"کینہ ور قبیلے کے لوگ ہیں ان کی عقلیں گالی سمجھتی ہیں۔ تمہاری عمدہ دعا کو کیونکہ کینہ قابل جو ہے۔ اگر انہوں نے شہر میں فساد ڈالا تو تم ازراہ کرم معاف کر دو۔ اور اگر تمہاری بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے۔ اور جو بات انہوں نے تمہارے پیچھے کہی وہ گویا نہیں کہی گئی۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی وہ لوگ چند روز قرآن پڑھنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے اور وہ سب مر گئے اور حضرمی ان کے مال کے وارث ہوئے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کر باہر نکلے تو ان کی قوم کے ایک شخص نے جس کا نام جزء تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیوں کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب ان کے مال کا وارث ہو گیا انہیں کا لباس پہنتا ہے۔ حضرمی اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا

ان کنت ازنتنی بھا کذبا — جزء فلاقیت مثلھا عجلا
افرح ان ارزا الکرام و ان — اورث زود اشصائضا نبلا
کم کان فی اخوتی اذا اختلج — الابطال تحت الغمامۃ الاسلا
من ماجد و اجد اخی ثقۃ — یعطی جزیلا و یقتل البطلا

"اے جزء اگر تو مجھے ناحق اس کا طعنہ دیتا ہے۔ تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے۔ کیا میں خوش ہوتا ہوں کہ اچھے لوگ مر جائیں۔ اور میں حرص اور چالاکی سے ان کے مال کا وارث بنوں۔ میرے بھائیوں میں بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے۔ تو بڑے بڑے بہادر ان کے نیزہ کے سائے میں آتے تھے۔ بڑے بزرگ' مالدار اور معتبر تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادروں کو قتل کرتے تھے۔"

...ی کہتا ہے کہ جزء ایک دن اپنے بھائیوں کے ہمراہ باہر نکلے کنواں کھود رہے تھے دیوار ان پر گر پڑی اور وہی کنواں ان کی قبر ...یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری بددعا ان کی موت سے مطابق ہوگئی۔ اور مجھے ان کی ...سے کینہ پیدا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

...حضرت حطاب ؓ بن حارث

...حضرت حطاب ؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ ان کی اور ان کے بھائی حاطب کی ماں ...عنس بن وہبان بن حذافہ بن جمح ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت ...اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی۔ حطاب کا انتقال راستے ہی میں ہوگیا حبش تک پہنچے نہیں ...بعض لوگ کہتے ہیں حبش سے لوٹتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ...نے خطاب کے نام میں کیا ہے خائے معجمہ کے ساتھ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابن ماکولا وغیرہ نے ان کا ذکر حائے مہملہ ...ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

...حضرت حطیہ ؓ شاعر

...حضرت حطیہ ؓ شاعر۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ...ابن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمرو نے اسحق بن ابی فروہ سے نقل کرکے خبر دی کہ انہوں نے کہا حطیہ نے ...بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیہ کی شکایت ان سے کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ...اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اسلام میں ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔ لہٰذا تم جاؤ اور ان کی زبان کاٹ لو۔ حطیہ بھاگ ...زمین ان پر تنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے کھڑے ہوگئے اور دو شعر ان کی مدح ...ے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمہیں امن دیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

...میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہاں ممکن ہے کہ رسول اللہ ...کے زمانہ میں اسلام لائے ہوں پھر آپ کے بعد مرتد ہوگئے ہوں پھر اسلام لے آئے ہوں۔ اور ان کے صحابی نہ ہونے کی ...س سے بھی ہوتی ہے کہ یہ عبسی ہیں اور قبیلہ عبس سے جو لوگ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے ان کے نام ...یاں۔ یہ ان میں سے نہیں ہیں کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بن کے وہی لوگ آتے تھے جو اس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیہ ...اپنی قوم میں کم درجے کے رہے ان کو یہ مرتبہ کبھی نہیں ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جا سکیں۔ واللہ اعلم

...ا۔ حضرت حطیم ؓ حدانی

حضرت حطیم ؓ حدانی۔ ان کو ابن ابی علی نے حائے مہملہ میں ذکر کیا ہے اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے ان کو خائے معجمہ میں ...ہے۔ ان سے شعیب حدانی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والفاء

۱۲۰۴۔ حضرت حفشیش ؓ کندی

حضرت حفشیش ؓ کندی۔ اس کا نام حاء کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے' جیم کے ساتھ بھی اور خاء کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں پس اب یہاں زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۰۵۔ حضرت حفص ؓ بن ابی جبلہ

حضرت حفص ؓ بن ابی جبلہ فزاری۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ میں کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ ہمارے بعض اصحاب نے مسند میں ان کا نام لکھا ہے۔ یہ بنی تمیم کے مولیٰ ہیں۔ بشار بن مزاحم تمیمی نے حفص بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولیٰ تھے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اللہ عزوجل کے قول:

يَآَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا -

''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو''۔

کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہے وہ اپنی ماں کے کاتنے سے کھایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۶۔ حضرت حفص ؓ بن سائب

حضرت حفص ؓ بن سائب۔ ابوحفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ا... بیاج نے محمد بن حفص بلخی سے انہوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۷۔ حضرت حفص ؓ بن مغیرہ

حضرت حفص ؓ بن مغیرہ۔ بعض لوگ ان کو ابوحفص کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابواحمد کہتے ہیں۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک لفظ میں تین طلاقیں دی تھیں۔ اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ احمد بن حفص (کے نام) میں گزر چکا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الحاء والکاف

۱۲۰۔ حضرت حکمؓ بن حارث

حضرت حکمؓ بن حارث سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور نبیؐ کے ہمراہ سات غزوے کئے آخری غزوہ ان کا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں تین غزوے کئے۔ ان سے عطیہ بن سعد دعاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی اس وقت بیٹھ گئی تھی اٹھتی نہ تھی اور میں اسے مار رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نہ مارو پھر آپ نے فرمایا حل[1] وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگی ان سے حبیب نے جوان کے پوتے ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوٰۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب ان کی زکوٰۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے تھے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہیں ان کو ادا کر دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اسے ایک داغ دیا جائے گا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اس کو دو داغ دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خلات: یعنی اَڑ گئی تھی اونٹ کے اڑنے کو ''خلاء'' کہا جاتا ہے جیسا کہ گھوڑے کے اڑنے کو ''حران'' کہا جاتا ہے۔

۱۲۱۔ حضرت حکمؓ بن حزن

حضرت حکمؓ بن حزن کلفی۔ کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یہ کلفہ بیٹے ہیں حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام حکیم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آنحضرتؐ نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے دعائے خیر کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے دعائے خیر کی اور ہمارے ٹھہرائے جانے کا حکم دیا اور ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا اس وقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دن وہاں رہے اور جمعہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے آنحضرتؐ ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد و ثنا مختصر، پاکیزہ اور پیارے الفاظ میں بیان فرمائی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو! تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جو کچھ تمہیں حکم ملے ہیں ان سب کی تعمیل کرو لہٰذا تم راہ راست اختیار[2] کرو اور خوشخبری سناؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

[1] یہ ایک کلمہ ہے جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے۔
[2] یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنی ترغیبی احکام لوگوں سے بیان کرو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱۰۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ ان کا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث میں ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۲۱۱۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول (شخص) ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ (سے قتل کر) دیں چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہم نے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تہامہ میں جس قدر پہاڑ ہیں وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے (اس آواز کو سن کر) ہم بے ہوش ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہیں نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن حبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث آئے گی۔

حبتر: حا اور باء کے ساتھ۔

۱۲۱۲۔ حضرت حکمؓ بن رافع

حضرت حکمؓ بن رافع بن سنان انصاری اوسی۔ اہل مدینہ سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت بچہ تھا میں کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اس طرف سے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے لڑکے! اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہے۔ نبیؐ جب کھانا کھاتے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۳۔ حضرت حکمؓ بن سعید

حضرت حکمؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حکم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں عبداللہ تو ہوں ہی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ کے نام میں کیا گیا ہے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے، بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۴۔ حضرت حکمؓ بن سفیان

حضرت حکمؓ بن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ سفیان بن حکم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (ان کی کنیت) ابوالحکم ثقفی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سفیان ہے۔ ہمیں ابواحمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی عبدالوہاب ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہبند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور روح بن قاسم' شعبہ' شیبان' معمر' ابوعوانہ' زائدہ' جریر بن عبدالحمید' اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ' ابوعوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابوالحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردوں نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے سوائے عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونوں کی روایت میں صرف حکم بن سفیان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب بن خالد نے منصور سے انہوں نے حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور مسعر نے اس کو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انہوں نے ان کا نام نہیں بتایا۔ اور سلام بن ابی مطیع' قیس بن ربیع اور شریک نے بھی روایت میں شک نہیں کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ حکم بن سفیان سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۵۔ حضرت حکمؓ (ابوشبث)

حضرت حکمؓ (ابوشبث)۔ کنیت ان کی ابوشبث بن حکم ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا تو نبی ﷺ نے اس پر پڑھ کر دم فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے ان کی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی کہ شبث شین' با موحدہ اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ لفظ شبیث ہے بضم شین و فتح باء معجمہ اور بعد اس کے یاء معجمہ پھر ثائے معجمہ ہے۔ پس ان کا نام شبیث ہے بیٹے ہیں حکم بن میناء کے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۔ حضرت حکمؓ بن صلت

حضرت حکمؓ بن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ ان کو صلت بن حکیم کہتے ہیں۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ ان کا نام حکیم بن صلت ہے قریشی ہیں مطلبی ہیں۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے تیس وسق دیئے تھے یہ قریش کے لوگوں میں سے تھے انہیں محمد بن ابی حذیفہ نے مصر میں اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش میں گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبدالعزیز بن حیان قریشی سے انہوں نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم (پنج وقتی) نماز میں یا جنازہ (کی نماز) میں بے عقل لوگوں کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام صلت بن حکیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱۷۔ حضرت حکیمؓ بن ابی العاص

حضرت حکیمؓ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت ان کی ابو مروان بن حکم۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ فتح (مکہ) کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن جبیر سے انہوں نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ! میں نے کسی قوم کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بداندیش اور نا کام نہیں دیکھا۔ حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی! مجھے ملامت نہ کرو میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھی ہے۔

ایک روز ہم نے باہم گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ یہ صابی (یعنی آنحضرت ﷺ روحی فداہ) ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے لیے کچھ بندوبست کرو چنانچہ ہم لوگوں نے باہم اس کے لیے عہد کیا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کریں) تو ہم نے ایک ایسی (مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ میں کوئی پہاڑ نہیں بچا جو ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ بے ہوش ہو گئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ پھر ہم نے ایک دوسری رات میں ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپؐ تشریف لائے اور ہم لوگ آپ کی طرف اٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیاں) ایک دوسرے سے مل گئیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئیں۔ پس قسم اللہ کی! ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں ابو العاص کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں ان کو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن سلمان بن اشعث نے یعنی ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے اور ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گزر ہوا نبیؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی۔[1]

یہ (حکم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انہیں رسول اللہؐ نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول اللہؐ نے ان کو نکلوایا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انہیں کی نسبت رسول اللہؐ نے ارادہ کیا تھا کہ ان کی آنکھ اس چاقو سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دیں۔ جبکہ انہوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے رفتار کی اور آپ کی بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تم

[1] چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ان کے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پھیلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...سے ہی ہو جاؤ چنانچہ ان کی رفتار میں اس وقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن حکم کی ہجو میں ...ن کا ذکر کیا ہے ۔

ان اللعین ابوک فارم عظامہ — ان ترم ترم مخلجا مجنونا
یمسی خمیص البطن من عمل التقی — ویظل من عمل الخبیث بطینا

بے شک لعین تیرا باپ ہے اس کی ہڈیوں کو پھینک دے۔ اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیوں) کو پھینکے گا۔ وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہے۔ اور بُرے کاموں سے ہمیشہ اس کا پیٹ بھرا رہتا ہے۔

عبدالرحمٰن نے جو حکم کو لعین کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ...ن کو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اس نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی ...ر سے ناملائم گفتگو کی۔ یزید کی ولیعہدی کی بیعت نہ کرنے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول اللہؐ نے ...رے باپ پر لعنت کی اور اس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی ...یثیں مروی ہیں جن کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہے کہ نبیؐ نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں پر ...ت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی ﷺ کی زندگی بھر حکم مدینہ ...ے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ ان کو مدینہ میں واپس بلالیں۔ مگر ...وں نے کہا کہ میں اس گرہ کو نہیں کھول سکتا جس کو رسول اللہؐ نے باندھا ہے۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر ...ب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حکم کو واپس بلالیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول اللہؐ سے کی تھی اور ...پ نے مجھ سے ان کے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ...وں نے لکھا ہے۔

۱۲...۔ حضرت حکمؓ بن ابی العاص

حضرت حکمؓ بن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت ان کی ابو عثمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالملک بھائی ہیں ...ن بن ابی العاص ثقفی کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ...کے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر ان کے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنادیا حکم نے عراق میں ۱۹ھ یا ...ھ میں بہت فتوحات کیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اور بعض لوگ ان کی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی ان کو صحابی نہیں ...تے) مگر ان کے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہؓ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ...ے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے۔ عنقریب صدقہ[1] اس کو فنا کردے گا۔ پس کیا ...رے پاس کوئی تجارت ہے؟ یہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا ہاں چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھے دس ہزار دیے میں ان کو لے کر چلا گیا ...میں لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا وہ یہ ہے ایک لاکھ تک پہنچ گیا

[1] اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہے نہ کہ زکوٰۃ۔ صدقہ فطر نابالغ بچوں کے مال پر بھی واجب ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے کہ بشیر "ے" کے ساتھ ہے حالانکہ صحیح بشر ہے۔اور انہوں نے وہمان کا بیٹا کہا ہے حالانکہ وہ عبد وہمان کے بیٹے ہیں۔اور ہمارے تذکرے کی طرح ابو عمر نے بھی ان کا تذکرہ انکے بھائی "عثمان" کے تذکرے میں کیا ہے۔اور پورا نسب کچھ یوں ہے: عبد وہمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن بن ثقیف۔اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ شخص جس نے (قیموں کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہی ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۱۹۔حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی۔ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے اس کو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوئے آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے اس بچے کو پیش آیا ہے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔اس حدیث کو عبداللہ بن یعلی بن مرہ نے اپنے والد یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے۔نیز اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انہوں نے ابن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے رویت کیا ہے اور نیز یہ حدیث کئی سندوں سے یعلی بن مرہ سے مروی ہے اور حکم کا ذکر اس میں بالکل بے اصل ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۰۔حضرت حکمؓ انصاری (ابو عبداللہ)

حضرت حکمؓ انصاری۔کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے انصاری ہیں۔دادا ہیں مطیع یعنی ابو یحییٰ کے۔ان کی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حکم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔یہ مطیع یعنی ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہیں۔ان کے دادا حکم احد میں شریک تھے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۲۲۱۔حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی۔ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے۔بدر میں شریک تھے ان سے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثیں مروی ہیں۔جو صحیح نہیں ہیں۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمیر ثمالی کے۔ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۲۲۲۔حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید

حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔محمد بن مثنی نے عبداللہ بن حمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شرید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے.....الی آخر الحدیث۔ابن المثنی نے ان کا نام حکم بتایا ہے۔ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۳۔ حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری

حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہیں رافع بن عمرو کے۔ یہ دونوں بھائی قبیلہ غفار کی نسبت سے مشہور ہیں مگر علمائے نسب اس کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں نعیلہ بن ملیل کے خاندان سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے۔ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے حقیقی بھائی زیاد نے انہیں خراسان کا حاکم بنایا تھا ان کو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنی کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش میں آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے ان کے پاس چلا گیا اور ان کو لے کر آیا جب زیاد نے ان کو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہیں اصحاب نبی ﷺ سے پھر ان کو خراسان کا حاکم بنا دیا انہوں نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے ان کو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنی معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی ان کے لیے رہنے دیا جائے لہٰذا غنیمت میں سونا چاندی ملے تو تم لوگوں میں تقسیم نہ کرنا۔ حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تم نے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے اللہ کی کتاب مجھے مل چکی ہے (اس میں اس کے خلاف ہے لہٰذا میں امیر المومنین کے حکم کو نہیں مان سکتا (اور مجھے بالکل خوف نہیں) کیونکہ بے شک اللہ کی قسم! اگر آسمان اور زمین دونوں کسی بندے پر جھک پڑیں اور وہ اللہ سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی خلاصی کی کوئی صورت نکال دے گا۔ والسلام۔ اور انہوں نے غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا بعد اس کے حکم نے کہا کہ اے اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے پس ان کی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو میں ۵۰ھ میں ہوئی جب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے انس بن ابی اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ ان سے حسن (بصری)' ابن سیرین' عبداللہ بن صامت' ابوالشعثاء' دلجہ بن قیس اور ابوحاجب وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی اور ابوجعفر بن سمین وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوحاجب سے انہوں نے بنی غفار کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوحاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ عمران بن حصین (ان کی ملاقات کو گئے اور) دارالامارۃ میں لوگوں کے مجمع میں ان سے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ (سنو! اس لیے آیا ہوں۔) کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپ کے (مقرر کیے ہوئے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ میں گر پڑ اور وہ شخص آگ میں

[1] یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے ہے نہ کہ حرمت کے لیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبیؐ نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں گر پڑتا تو دوزخ میں جاتا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حکم نے کہا ہاں۔ (مجھے یہ حدیث یاد ہے۔) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ میں تم کو یہ حدیث یاد دلا دوں (تا کہ تم اپنی حکومت کے زمانے میں اس کا لحاظ رکھو۔) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اس وقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہیں رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا ہی قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مجدع: میم پر پیش، جیم پر زبر، دال پر شد اور آخر میں عین کے ساتھ ہے۔ یہ امیر ابونصر کا قول ہے۔

۱۲۲۴۔ حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب

حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب۔ ثقفی۔ یہ اس وفد میں تھے جو عبد یالیل کے ہمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر (نبی ﷺ کے حضور میں) آیا تھا۔ یہ حکم احلاف سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثقیف میں دو قبیلے ہیں احلاف اور مالک۔ احلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں یہ انہیں میں سے ہیں کیونکہ معتب بیٹے ہیں مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

۱۲۲۵۔ حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے صرف موسیٰ بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ (رات کو) نماز شب میں اور نماز صبح میں اور نماز جمعہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسیٰ بن ابی حبیب نے ان سے اس حدیث کے سوا اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابو عمر نے ان کا ذکر ایک دوسرے نام میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (اسکا نام) حکم بن عمرو جن کا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن ابراہیم نے موسیٰ بن ابی حبیب سے انہوں نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھ اور ایسا شر جو منقطع نہ ہو اظہار بدعات ہے۔

۱۲۲۶۔ حضرت حکمؓ بن کیسان

حضرت حکمؓ بن کیسان۔ غلام ہیں ہشام بن مغیرہ کے۔ ہشام والد تھے ابوجہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ میں ان کو ایک سریہ ملا جس کے سردار عبداللہ بن جحش تھے۔ ان میں باہم لڑائی ہوئی پس واقد تمیمی نے جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو گرفتار کر لیا عبداللہ بن جحش نے ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا اس کو چھوڑ دو ہم اس کو رسول اللہؐ کے حضور میں لے گئے چنانچہ وہ لوگ ان کو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لائے اور یہ مسلمان ہو گئے۔ان کا اسلام اچھا ہوا۔عروہ بن زبیر اور موسیٰ نے کہا ہے کہ حکم بن کیسان بیر معونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ا۔حضرت حکمؓ بن مرہ

حضرت حکمؓ بن مرہ۔نبیؐ کے صحابی ہیں۔شیبہ بن مساور نے حکم بن مرہ صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو تھے دیکھا کہ اس نے اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھی اور چلے جانے کا ارادہ کیا انہوں نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اس نے ں پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انہوں نے کہا (اور اس نے یہی جواب دیا) پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تجھے نماز پڑھنی ہوگی۔ قسم! کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہیں کی جا سکتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ا۔حضرت حکمؓ ابو مسعود زرقی

حضرت حکمؓ۔کنیت ان کی ابو مسعود زرقی ہے۔ان سے ان کے بیٹے مسعود نے روایت کی ہے۔ان کی حدیث میں اختلاف ہے کو میمون بن یحییٰ اشج نے مخرمہ بن بکیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن یسار سا وہ کہتے تھے میں ابن حکم زرقی سے جن کا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد مجھ سے بیان کرتے تھے کہ وہ سب منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار! (آج کل) کوئی روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور انہوں حکم کا ذکر کیا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابن وہب نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان بن یسار سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اس کے انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اس کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان انہوں نے مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور محمد بن اسحٰق نے اس حدیث کو عبداللہ بن سلمہ سے انہوں مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ سعید انصاری سے انہوں نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بجماء کے ہمراہ موسم حج میں منیٰ میں تھیں بدیل بن ورقاء ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی فرمایا ہے (یعنی کوئی شخص آج کل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ تے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنی ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۲۹۔ حضرت حکمؓ بن مسلم

حضرت حکمؓ بن مسلم عقیلی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے روایت بھی کی ہے۔

۱۲۳۰۔ حضرت حکمؓ بن مینا

حضرت حکمؓ بن مینا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب یعنی ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوالحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبیؐ (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جس قدر لوگ یہاں ہوں ان کو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ان کے پاس جائیں گے یا وہ آپ کے پاس آئیں گے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان کے پاس جاؤں چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش! کیا تم میں کچھ لوگ تمہارے خاندان کے علاوہ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ صرف ہمارے بھانجے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بھانجا بھی انہی میں سے ہے۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! مجھ لوگ کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار لوگ ہیں پس خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ اور لوگ قیامت میں اپنے اپنے اعمال لائیں اور تم لوگ دنیا کو لاد کر لے جاؤ اور میں تم سے اپنا منہ پھیر لوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔

"بے شک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانوں کا دوست ہے۔"

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن یحییٰ شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن منہال سے سنا اور انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انہوں نے ابوالحویرث کے بدلہ ابوالجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا کہہ دیا ہے اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہے۔ امام بخاری نے بھی حکم بن مینا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنی ابوشبث کے نام میں ابن ماکولا کا قول نقل ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کنیت ابوشبیث ہے وہاں دیکھنا چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت حکیمؓ اشعری

رت حکیمؓ اشعری۔ ہاء کے اضافہ کے ساتھ۔ یہ حکیم اشعری ہیں۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ اشعری کی حدیث میں ہے۔ ابوعلی
نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود
ثقفی اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے
کہتے تھے ہمیں یزید نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں
لوگوں کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہوں۔ جب وہ شب کو اٹھتے ہیں انہیں میں سے حکیم بھی ہیں جب یہ دشمن سے ملتے ہیں
ے کہتے ہیں کہ میرے اصحاب تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کو (ذرا) مہلت دو۔

حضرت حکیمؓ بن امیہ

رت حکیمؓ بن امیہ بن حارثہ بن اوقص۔ سلمی۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں مکہ میں پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انہوں نے
ار کہے تھے جن میں اپنے قوم کو رسول اللہ ﷺ کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن
نانی جاتی تھی انہیں میں سے چند اشعار یہ ہیں

تبرات هلا وجه من يملك المبا واهجركم مادام مدل و نازع

واسلم وجهى للانام و منطقى ولو راعنى من الصديق روائع

ں ہر چیز سے بیزار ہوں سوائے اس کی ذات کے جو صبا کا مالک ہے۔ اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا
م ہے۔ اور میں اپنا منہ اور اپنی گفتگو لوگوں کی صلح میں رکھتا ہوں۔ گو میرے اس دوست سے موانع مجھے روکیں۔
ن کا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور میں نے اس کو اشیری اندلسی کے مخطوطے سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ

حضرت حکیمؓ بن جبلہ

رت حکیمؓ بن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن
ی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ ان کو حکیم بضم حاء کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض
ن کو ابن جبل کہتے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ (کا زمانہ) پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت ان کی معلوم نہیں اور نہ
ی حدیث معلوم ہوتی ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم میں ذی وجاہت تھے۔
جن کو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں گئے بعد اس کے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے۔ حضرت عثمان
ے سندھ کی حالت پوچھی تو انہوں نے بیان کیا کہ پانی وہاں کمیاب ہے اور چور وہاں کے بہت دلیر ہیں اور وہاں کی ہموار
ی پہاڑ ہے اگر وہاں زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہیں مل سکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا حضرت عثمان
عنہ نے کسی کو نہ بھیجا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اس کے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ میں حضرت زبیر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طلحہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ میں عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلہ عبدالقیس اور بکر بن وائل کے سات سو سواروں کے ہمراہ بھیجا انہوں نے بصرہ کے قریب زابوقہ میں حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور ان سے سخت جنگ کی اور شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر بصرہ پہنچے تو ان کے اور عثمان بن حنیف کے درمیان میں یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد عبداللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) پر شب خون مارا یہاں تک کہ انہیں محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو ربیعہ کے سات سو سواروں کے ہمراہ نکلے اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر ان سے لڑتے رہے یہاں تک کہ ان کا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انہوں نے اس پیر کو اٹھا کے اس شخص پر مارا جس نے اس کو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے:

یا ساق لن تراعی ان معی ذراعی احمی بھا کراعی

''اے میرے پیر خوف نہ کر۔ (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہے۔ اس سے میں اپنے پیر کو بچاؤں گا''۔

یہاں تک کہ خون بہت جاری ہوا تو انہوں نے اسی شخص سے تکیہ لگا لیا جس نے ان کا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہارا پیر کس نے کاٹا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ ان سے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا ان کو یحیم حدانی نے قتل کیا۔ ابوعبیدہ یعنی معمر بن مثنی نے کہا ہے کہ کوئی شخص جس نے ایسا کام کیا ہو نہ زمانہ جاہلیت میں معلوم ہوتا ہے نہ زمانہ اسلام میں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی تقریباً ایسا ہی کام جنگ بدر میں کیا تھا جبکہ ان کا ہاتھ (کلائی) سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر ان کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۳۴۔ حضرت حکیمؓ بن حزام

حضرت حکیمؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ ہیں۔ یہ حکیم حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور حضرت زبیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہیں۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ یہ اس طرح ہوا کہ ان کی والدہ قریش کی دوسری عورتوں کے ہمراہ کعبہ میں گئی تھیں ان کی والدہ حاملہ تھیں وہیں ان کو دردزہ ہونے لگا اور وہیں حکیم پیدا ہوئے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلموں میں ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام میں قریش کے اشراف اور ذی وجاہت لوگوں میں تھے پہلے مؤلفۃ القلوب [1] میں سے تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین میں سو اونٹ دیئے تھے پھر بعد اس کے ان کا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور ۵۴ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۸ھ میں۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اس کی جس

---

[1] ابتدائے اسلام میں جو مسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے ان کو کچھ دیا کرتے تھے انہیں لوگوں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ر کے دن بچا دیا۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں جس قدر نیک کام کیے تھے اسی قدر زمانہ اسلام میں بھی کیے۔ دارالندوہ [1]
کے قبضے میں تھا انہوں نے اس کو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچا تھا ان سے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش
ت کی چیز بیچ ڈالی اس کا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب پرہیزگاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہیں رہی اور انہوں نے اس کی
خیرات کر دی۔ ایک مرتبہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بتایئے جو نیک کام میں
جاہلیت میں کرتا تھا کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مسلمان ہو جانے پر تمہاری تمام
ں قائم رہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ زمانہ اسلام میں حج کیا اور ان کے ہمراہ سو اونٹ تھے۔ ان کو حبرہ [2] کی جھولیں انہوں نے
ڈالی تھیں ان سب اونٹوں کو انہوں نے ہدی بنایا تھا (یعنی قربانی کی تھی)

جب عرفہ میں انہوں نے وقوف کیا تو ان کے ساتھ سو غلام تھے جن کی گردنوں میں چاندی کے طوق پڑے ہوئے تھے اور ان پر
ت منقوش تھی: عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام – "یہ اللہ کے لیے آزاد کیے گئے ہیں حکیم بن حزام کی طرف سے"۔ اور
نے ہزار بکریاں بھی قربانی کی تھیں۔ بڑے سخی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے حزام' سعید بن مسیب' عروہ' موسیٰ بن طلحہ' صفوان بن
مطلب ابن حطب' عراک بن مالک' یوسف بن ماہک' محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی
نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابو بشر سے انہوں نے
بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ
ے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہے کیا میں بازار سے خرید کر کے ان کے ہاتھ بیچ
۔ حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو۔ اور زہری نے ابن مسیب اور عروہ سے انہوں نے حکیم بن
سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے دے دیا پھر میں نے آپ
آپ نے پھر مجھے دیا بعد اس کے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے
کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو حرص کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ
اس شخص کے ہو جاتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے
کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اب میں نہ آپ سے کبھی
اور نہ آپ کے بعد اور کسی سے کچھ لوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے
رہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں
ان کا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ نہیں لیتے الغرض انہوں نے پھر کسی سے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ دنیا سے چلے
وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کو انہوں نے وصیت کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ یہ جوان لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے اور ۵۴ھ میں وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ

[1] دارالندوہ ایک مکان تھا۔ جس میں اہل عرب باہم بیٹھ کر مشورہ کرتے تھے۔
[2] حبرہ یمن کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں زندہ رہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے ان کی عمر حالت شرک میں چوہتر برس گزری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول اللہ ﷺ تیرہ برس مکہ میں ہجرت تک بر بنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ ۷۴ برس ہوا اور زمانہ میں ان کی عمر ۴۶ سال ہوئی اور اگر ہم ان کی عمر اسلام میں اس وقت سے رکھیں جب سے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو بھی نہیں کیونکہ نبیؐ مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک ۵۴ برس ہوتے ہیں اس کا بھی مجموعہ ہوتا ہے اور ان کی عمر زمانہ جاہلیت میں بعثت تک ۵۳ برس رہتی ہے نبیؐ کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس شاید یہ صحیح ہو کہ ان کی پوری عمر ۱۲۰ برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہیں (کہ ۶۰ برس ان کے زمانہ جاہلیت میں گزرے اور ۶۰ برس میں) بہر حال میں ان کی عمر میں اس قول کو صحیح نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم

۱۲۳۵۔ حضرت حکیمؓ بن حزن

حضرت حکیمؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت سائب عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ یہ چچا ہیں سعید بن مسیب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوئے۔ یہ قول ابن اسحٰق اور زبیر کا ہے۔ اور ابو معشر نے کہا کہ جنگ یمامہ میں حزن بن ابی وہب اور ان کے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوئے تھے انہوں نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۳۶۔ حضرت حکیمؓ بن طلیق

حضرت حکیمؓ بن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ پہلے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ سو اونٹ دیے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام مہاجر تھا اس کا انتقال ہوا تو اس کی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا ان کا ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۱۲۳۷۔ حضرت حکیمؓ بن قیس

حضرت حکیمؓ بن قیس بن عاصم بن سنان۔ تمیمی منقری۔ ان کے نسب کا ذکر انکے باپ کے تذکرہ میں آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کی (مبارک) زندگی میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ مطرف بن شخیر نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۳۸۔ حضرت حکیمؓ بن معاویہ

حضرت حکیمؓ بن معاویہ نمیری۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کی حدیث اہل حمص کے پاس ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہیں سب نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...سے بہت حدیثیں مروی ہیں منجملہ اُن کے یہ ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نحوست (کسی چیز میں) ...تی (ہاں) کبھی گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں برکت ہو جاتی ہے۔ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے ...وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل ...ن نے سلیمان بن سلیم سے انھوں نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا حکیم بن ...سے روایت کر کے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہے ...تھے۔ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشیر کے ان سے روایت کی ہے۔ ...عمر کا تھا۔اور انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اس میں اعتراض ہے۔مگر ...اسی طرح وارد ہوئی ہے۔اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے ان کے والد سے یہی روایت کی گئی ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ...ر میں وہی حدیث روایت کی ہے جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور ...یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس چیز کے ساتھ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس ...کہ گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور فرض نمازیں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔اور مسلمان کی ہر چیز ...ن، مال اور عزت) مسلمان کے لیے حرام ہے۔

...نے حکیم بن معاویہ! یہی تمہارا دین ہے جہاں تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہے۔اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ ...پنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہوں گے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہے۔ابو عمر ...حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔اس تذکرہ کو تینوں نے لکھا ہے۔ابو عمر نے اس ...بو بحر بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے۔اس کا ذکر وہیں کیا جائے گا۔

...ا۔حضرت حکیمؓ ابو معاویہ

حضرت حکیمؓ۔کنیت ان کی ابو معاویہ ہے۔ان کا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں کیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک ...غلط ہے۔یہ شخص صحابہ میں نہیں معلوم ہوتے نہ میرے علم میں سوائے ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ...حدیث ان کے متعلق ذکر کی ہے وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان ...معاویہ بن حیدہ ہیں۔اور انھوں نے اپنی سند سے سعید بن سنان اور یحییٰ بن جابر طائی سے، انھوں نے معاویہ بن حکیم سے ...نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ...آخر الحدیث۔ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور اسی حدیث پر انھوں نے اعتماد کیا ہے حالا ...سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دھوکا ہوا۔صحیح وہ ہے جو عبدالوارث بن سعید نے بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ ...سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ...میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ ...نے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اس لیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنی ابومعاویہ کی۔ معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں یہ (سند کیسی ہے؟) انھوں نے کہا صحیح ہے اور اُن کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض جو ابوعمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اس میں خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ میں اس حدیث کی سندوں کا اختلاف بیان کر چکے ہیں۔ کیونکہ بعض راویوں نے تو اس کو معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور بعض راویوں نے اس کو معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہو گے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں یحیٰی بن محمود ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سنان نے یحیٰی بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے ابن ابی خیثمہ کے قول کی تائید ہوئی جو ان (حکیم) کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت کرنا اس کی قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

حکیم: بضم حاء۔ یہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض لوگ ان کا نام حکیم بفتح حاء کہتے ہیں اور وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ میں ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

۱۲۴۰۔ حضرت حلیسؓ بن زید

حضرت حلیسؓ بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد ضبی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے موافق بیان ابن شاہین کے لکھا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنے بھائی حارث بن صفوان کے وفد میں جانے کے بعد گئے تھے نبیؐ نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انھوں نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو مل جاتا ہے (ایسی حالت میں میں کیا کروں؟) آنحضرتؐ نے فرمایا معاف کر دینا تمام کاموں سے افضل ہے پھر انہوں نے عرض کیا کہ میں حسد کرتا ہوں اور احسان کی برابری کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دولت مندوں کی کون برابری کرسکتا ہے اور جو شخص لوگوں پر حسد کرتا ہے اس کی سوزش کبھی کم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۱۔ حضرت حلیسؓ

حضرت حلیسؓ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے ابوزاہریہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تے ہوئے سنا کہ قریش کو وہ چیزیں دی گئی ہیں جو اور کسی کو نہیں ملیں۔ قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہے اور جو میں بہتی ہے اور جو نالوں میں رواں ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۔ حضرت حمادؓ

حضرت حمادؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی م نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہل ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یقظان بن عمار بن یاسر نے خبر دی تھے ہمیں زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی ﷺ اپنے حاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے آئے اور انہوں نے نبیؐ اور آپ کے کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا اے حماد! بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ آپ نے ا اے ابوالحسن! جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اسی کو عمر کہتے ہیں۔ تو اللہ اس کو تین باتوں سے محفوظ کر دیتا جذام جنون اور سفید داغ سے اور جب اس کی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو دہر کہتے ہیں تو اللہ اس سے حساب میں کر دیتا ہے اور جب اس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو وقف کہتے ہیں ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام مرغوب چیزوں سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق دیتا اور جب اس کی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو حقب کہتے ہیں تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اس اسی سال ہو جاتی اور اس کی عقل صحیح نہیں رہتی تو اس کی نیکیاں قائم رکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جب کی عمر نوے برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو فنا کہتے ہیں اور اس عمر میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور آسمان والے اس کو اسیر اللہ فی الارض کہتے اور جب سو برس کی عمر ہو جاتی ہے تو اس کو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حق ہے کہ اپنے حبیس کو عذاب نہ کرے حدیث کو ابوبکر یعنی عبداللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۲۔ حضرت حمارؓ

حضرت حمارؓ۔ ان کے نام کے آخر میں "راء" ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حمار ایک شخص ہیں صحابہ میں سے ان کا نام عبداللہ ۔ اس کو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن حسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ ے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص تھے جن کا لقب حمار تھا وہ نبی ﷺ کو کبھی گھی کی کپی اور کبھی شہد کی کپی ہدیہ میں بھیجا کرتے تھے جب گھی یا شہد کا مالک ان کے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اسے نبیؐ کے پاس لے آتے تھے اور کہتے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کو اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے مال کی قیمت دے دیجیے۔ رسول اللہؐ تبسم [1] فرماتے تھے اور اس کو قیمت دیئے جانے کا حکم دے دیتے تھے ایک دن وہ رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے انہوں نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول اللہؐ کے پاس لایا جاتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو لعنت نہ کرو یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

۱۲۴۴۔ حضرت حماس ؓ لیثی

حضرت حماس ؓ لیثی۔ واقدی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے یہ والد ہیں ابوعمر بن حماس کے۔ ان کا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۲۴۵۔ حضرت حمام ؓ

حضرت حمام ؓ۔ ان کے نام کے آخر میں میم ہے۔ اسلمی ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانہ جاہلیت کا ہے پھر میرے چچا رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول اللہؐ سے گفتگو کی رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ جہاں تک تمہارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرالو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول اللہؐ کے حضور میں لے آئے اس لڑکے کا مالک رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے دو غلام اس کے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ ان میں سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اس کے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا جس کا نام رافع تھا۔ اور ان کے بیٹے کو ان کے لیے چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اس کو لے کر اس کے بدلے میں ایک غلام دے دے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۶۔ حضرت حمام ؓ بن جموح

حضرت حمام ؓ بن جموح بن زید انصاری۔ سلمی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۴۷۔ حضرت حمامہ ؓ اسلمی

حضرت حمامہ ؓ اسلمی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی حمامہ کہتے ہیں اور (بعض لوگ) ابن حاطہ۔ ہم نے ان کا تذکرہ حبیب کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] غالباً اس کی صورت یہ ہوتی ہوگی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہوں گے پھر قرض کے ادا کرنے کی صورت نہ ہوتی ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۸۔ حضرت حمران ؓ بن جابر

حضرت حمرانؓ بن جابر حنفی یمامی۔ (کنیت ان کی) ابوسالم ہے۔ یہ دادا ہیں عبداللہ بن بدر کے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھیں عبداللہ بن بدر کی اور انہوں نے ابوسالم یعنی حمران بن جابر سے جو منجملہ ان سات آدمیوں کے تھے جو قبیلہ بنی حنیفہ سے وفد بن کے آئے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۴۹۔ حضرت حمران ؓ بن حارثہ

حضرت حمرانؓ بن حارثہ۔ فزاری۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی انہیں میں سے حمران بھی ہیں اور وہ بیعۃ الرضوان میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ہند کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۵۰۔ حضرت حمزہ ؓ بن حمیر

حضرت حمزہؓ بن حمیر۔ بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہیں۔ واقدی نے ان کا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ہم بھی ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ خارجہ کے نام میں کریں گے۔ بعض لوگ ان کا نام حارثہ بن خمیر بھی کہتے ہیں۔ یعنی خاء پر پیش کے ساتھ۔ یہ (نام) اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۵۱۔ حضرت حمزہ ؓ بن عبدالمطلب سید الشہداء عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔ (کنیت ان کی) ابویعلی ہے اور بعض لوگ ابوعمارہ کہتے ہیں یعلی اور عمارہ دونوں ان کے صاحبزادے تھے جن کی وجہ سے انکی کنیتیں رکھی گئیں۔ ان کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف بن زہرہ تھیں۔ وہ حضرت آمنہ بنت وہب والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں اور وہ صفیہ بنت عبدالمطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں ان کو اور نبی ﷺ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابولہب کی لونڈی تھی اور ابوسلمہ بن عبدالاسد کو بھی اسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہؐ سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے ان کا لقب سید الشہداء ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے ان کے اسلام کا سبب وہ ہے جو ہم سے ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابوجہل ایک روز رسول اللہؐ کے سامنے آیا اور اس نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کو گالیاں دیں اور اس قسم کے معائب آپ میں بیان کیے جو دیانت کے خلاف ہوں مگر رسول اللہؐ نے اس سے بات نہیں کی۔ عبداللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اس کو سن رہی تھی بعد اس کے ابوجہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ بھی اپنی کمان لیے ہوئے شکار سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے تھے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (ان کی عادت تھی) کہ جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش میں ان کا گزر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور ان لوگوں کو سلام کرتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے قریش میں بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اس وقت وہ مشرک تھے اپنی قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اس لونڈی پر ان کا گزر ہوا رسول اللہؐ اپنے گھر لوٹ آ چکے تھے اس لونڈی نے ان سے کہا کہ اے ابوعمارہ کاش! تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جوان کو ابھی ابوالحکم سے پہنچی۔ ابوالحکم یعنی ابوجہل نے ان کو اسی مقام پر پایا اور انہیں ستایا اور انہیں گالی دی اور بہت نامناسب باتیں کیں اور بعد اس کے لوٹ گیا۔ محمد (ﷺ) نے ان سے کچھ بات نہیں کی یہ سن کے حضرت حمزہ کو غصہ آ گیا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان کو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہیں نہیں ٹھہرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کر کے گئے کہ جا کے ابوجہل سے لپٹ پڑیں چنانچہ جب مسجد میں پہنچے تو ابوجہل کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے پس وہ اس کی طرف چلے اور اسے کمان ماری اور بہت زخمی کر دیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حمزہ! ہم سمجھتے ہیں کہ تم بے دین ہو گئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون سی چیز مانع ہے؟ مجھے ان کی سچائی معلوم ہو گئی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں ﷺ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ہے حق ہے۔ خدا کی قسم! میں اسے نہ چھوڑوں گا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابوجہل نے کہا ابوعمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم! میں نے ان کے بھتیجے کو بہت سخت گالیاں دی ہیں۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہو گئے اور اب حمزہ ان کی طرف داری کریں گے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آ گئے اس کے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوہ میں ان کی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو مشہور ہے۔ انہوں نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑ کر قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انہوں نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔

ابوالحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا کیا وہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپ نے ان کو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ میں قبیلہ جہینہ کی سرزمین میں بھیجا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپ نے باندھا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ جنگوں میں شترمرغ کے پر سے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے سامنے دونوں ہاتھ میں تلواریں لے کر جنگ کی کفار کے بعض قیدیوں نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو شترمرغ کے پر لگائے ہوئے تھے؟ لوگوں نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انہوں نے ہمارے اوپر بہت سختیاں کیں حضرت حمزہ احد میں بھی شریک تھے اور اسی غزوۂ احد میں ہفتہ کے دن ۱۵ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہید ہونے سے پہلے انہوں نے اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔ سباع خزاعی بھی انہیں لوگوں میں تھا اس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مقطعۃ البظور[1] کے بیٹے! ادھر آ اس کی ماں ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اسے قتل کیا۔ ابن اسحٰق نے کہا

1. اس کے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

…ہ حمزہ اس دن دو تلواروں سے لڑ رہے تھے۔ کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہے؟
یہ حمزہ ہیں ناگاہ اسی حالت میں ان کا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ ان کے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی نامی ایک حبشی جو جبیر بن معطم کا غلام تھا ان کو نیزہ مارا اور ان کو شہید کیا مشرکوں نے ان کے ساتھ اور نیز تمام شہدائے مسلمین کے ساتھ مثلہ کیا تھا …ئے حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ ان کے باپ مشرکوں کی طرف سے تھے ان کی خاطر سے مشرکوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا …ان کی عورتوں یعنی ہند اور اس کی ساتھ والیوں نے مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے اور ان کے پیٹ چاک کیے۔ ہند نے …رت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور ان کا جگر نکالا اور اس کو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اس نے تھوک دیا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر …کا جگر اس کے پیٹ میں پہنچ جاتا تو وہ دوزخ میں نہ جاتی۔ جب نبیؐ نے ان کی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا اور …یا کہ اگر مجھے قابو ملا تو میں کافروں کے ستر آدمیوں کے ساتھ مثلہ کروں گا اس پر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ

"اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے اور تمہارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حمزہ کے پاس جا کے کھڑے ہوئے ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا …پ نے کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ آپ کے دل کو صدمہ پہنچائے پھر آپ نے فرمایا کہ اے چچا! اللہ تم پر رحم کرے …شک تم بڑے صلہ رحمی کرنے والے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے …رت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپ نے یہ دیکھا کہ ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا ہے تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر …رنجیدہ نہ ہوتیں تو میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ دیتا تاکہ (پرند اور درندان کا گوشت کھائیں اور) یہ پرندوں اور درندوں کے …ے حشر کے دن نکلیں یہ صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہیں اور حضرت حمزہ کی بہن ہیں۔ اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت …ہے کہ جب نبیؐ نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپؐ چلا اٹھے۔ اور جب آپ نے خود ان کی حالت ملاحظہ …ائی تو آپ پر غشی سی طاری ہو ہونے لگی۔ جب نبی ﷺ مدینہ لوٹ کر آئے تو آپ نے سنا کہ شہدائے انصار کے لیے عورتیں رو …ہی ہیں آپ نے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہیں ہے انصار نے جو اس کو سنا تو انہوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے …ردوں سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ واقدی نے لکھا ہے کہ اب تک برابر زنان انصار مرثیوں …حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہے اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ …عار عبداللہ بن رواحہ کے ہیں:

بكت عينی وحق لها بكاها — وما يغني البكاء ولا العويل
على اسد الاله غداة قالوا — لحمزة ذاكم الرجل القتيل
اصيب المسلمون به جميعا — هناك وقد اصيب به الرسول
ابا يعلى لك الاركان هدت — وانت الماجد البر الوصول
عليك سلام ربك في جنان — يخالطها نعيم لا يزول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الایا ہاشم الاخیار صبرا — فکل فعالکم حسن جمیل
رسول اللہ مصطبر کریم — بامر اللہ ینطق اذیقول
الامن مبلغ عنی لؤیا — فبعد الیوم دائلۃ تدول
وقبل الیوم ماعرفوا وذاقوا — وقائعنا بہ یشفی العلیل
نسیتم ضربنا بقلیب بدر — غداۃ اتاکم الموت العجیل
غداۃ ثوی ابوجہل صریعا — علیہ الطیر حائمۃ تجول
وعتبۃ و ابنہ خرًا — جمیعًا و شیبۃ عضہ السیف الصقیل
الایا ہند لا تبدی شماتا — بحمزۃ ان عزکم ذلیل
الایا ہند فابکی لاتملی — فانت الوالہ العبری الثکول

"میری آنکھ رو رہی ہے اور اس کو رونا سزاوار ہے۔ اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ (آنکھ روئی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ تمہارے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا۔ اور اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا۔ اے ابو یعلیٰ تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے۔ تم بڑے بزرگ نیکوکار صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں۔ جن میں ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہ ہو۔ اے ہاشمی نیکوکار صبر کرو۔ کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہیں۔ خدا کے حکم سے بولتے ہیں جب وہ کچھ کہتے ہیں۔ میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے کہ آج کے بعد اس کا انتقام لیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہیں جانتے۔ ہمارے ان واقعات کو جو بیمار کے لیے باعث شفا ہیں۔ کیا تم لوگ جنگ بدر میں ہماری مار بھول گئے۔ جب جلدی جلدی تم کو موت آتی تھی۔ جب ابوجہل گرا تھا۔ اور اس پر (گوشت خوار) پرندے اڑ رہے تھے۔ اور عتبہ اور ان کا بیٹا گرا تھا۔ اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا۔ اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش نہ ہو۔ تمہاری عزت ذلت سے بدل جائے گی۔ اے ہند پے در پے روؤ۔ کیونکہ تو (عنقریب) پریشان ہو کر چلا چلا کر روئے گی۔"

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵ شوال ۳ھ کو ہوئی اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی موافق ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول سے عمر میں دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۹ برس کی تھی موافق قول ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ سے چار برس بڑے تھے۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۴ برس کی تھی یہ ان لوگوں کا قول ہے جو نبی ﷺ کا قیام نبوت کے مکہ میں دس برس کہتے ہیں۔ پس نبی ﷺ کی عمر اس وقت ۵۲ برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی ۵۴ برس۔ اس باب میں کا اختلاف نہیں ہے کہ حضرت حمزہ نبی سے عمر میں بڑے تھے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے روایت کر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے اصحاب میں سے ایک شخص نے مقسم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے ا روایت پائی تھی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں سات تکبیریں آپ نے کہیں۔ پھر آپ ماس، جو شہید لایا گیا آپ نے اس پر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپ نے ان پر ۷۲ نمازیں پڑھیں۔ ہمیں فتیان بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سودان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ
تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عیسیٰ ابن علی بن عیسیٰ بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
محمد بن جعفر ورکانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ
جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیریں کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز میں آپ نے ستر تکبیریں کہیں اور ابواحمد عسکری نے
ہے کہ حمزہ پہلے شہید ہیں جن پر رسول اللہ نے نماز پڑھی۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاہد نے اور مسمار بن ابی بکر بن عولیس
رہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن یوسف
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن شہاب نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن
عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ احد کے دو دو شہیدوں کو ایک ساتھ قبر میں دفن کر دیتے تھے۔ آپ پوچھتے تھے
ان دونوں میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر میں پہلے اسی کو رکھتے تھے اور
جب آپ سب کو دفن کر چکے تو) آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپ نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے
ان کے ساتھ دفن کر دیے جائیں ان کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت حمزہ اور ان کے بھانجے عبداللہ بن جحش ایک قبر میں دفن کیے گئے۔ حضرت حمزہ کو کفن میں صرف ایک چادر دی گئی تھی وہ
ایسی چھوٹی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تو ان کے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اس سے ان کے پیر بند کیے جاتے تھے ان کا سر کھل
تھا لہٰذا اس چادر سے ان کا سر بند کر دیا گیا تھا اور پیروں پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی
وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولوں کو مدینہ لے جا کر وہاں دفن کریں مگر رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا
فرمایا کہ جہاں وہ شہید ہوئے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبیؐ سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔ ہمیں عمر بن محمد
طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد
غیلان بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب میں عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک
ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عمر بن شبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سری بن عیاض بن معقد بن سلمی بن مالک سے (یہ مالک
ہیں فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے) بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معقد بن سلمی نے اپنے دادا ابومرثد سے انہوں نے
حلیف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا یہ دعا
پڑھا کرو: اللھم انی اسالک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر - ہمیں ابومحمد ابن ابوالقاسم دمشقی نے اپنی
ب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسن نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے
سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن منیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ذہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن
بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انہوں نے
حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہؓ نے نہر کھدوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدوں کے لیے
گئے (کیونکہ اس نہر میں ان کی قبریں کھدی تھیں) ہم نے ان کو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمٰن نے اس اس
حدیث میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ یہ واقعہ ۴۰ھ کی ابتداء کا ہے وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھ سے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھینٹیں اڑیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمی: میم پر پیش اور لام لمہ کے ساتھ ------ حازم: حاء کے ساتھ

۱۲۵۲۔ حضرت حمزہؓ بن عمرو

حضرت حمزہؓ بن عمرو بن عویمر بن حارث اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ۔ اسلمی۔ کنیت ان کی ابو صالح اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو محمد ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے دی وہ اپنی سند سے امام ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہؐ سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔ اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ حمزہ ---- (نے یہ سوال کیا تھا۔) ان ائمہ میں سے یحییٰ بن سعید انصاری' ابن جریج' ایوب سختیانی' ابن عجلان شعبہ' ثوری اور دونوں حماد وغیرہم ہیں اور دراوردی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اور محمد ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابو اسود نے عروہ سے انہوں نے ابو مراوح سے اور انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ مگر پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا۔ ان کی وفات ۶۱ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۱ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عمرو: عین پر زبر' میم پر جزم اور آخر میں واؤ کے ساتھ۔

۱۲۵۳۔ حضرت حمزہؓ بن عمر

حضرت حمزہؓ بن عمر۔ عین پر پیش اور میم پر زبر کے ساتھ۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ وہم ہے اور انہوں نے طرح سے انہوں نے مطین سے انہوں نے مخاجب سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو۔ مطین کہتے تھے میں نے مخاجب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس میں شریک سے غلطی ہوگئی ہے۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابو نعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہے جو اوپر گزر چکا ہے اور کہا ہے

۱۔ شہداء چونکہ زندہ رہتے ہیں لہٰذا زندوں کی طرح ان کے جسم میں خون بھی رہتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ وہم ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابونعیم سے بھی اس میں وہم پر وہم ہو گیا ہے کیونکہ طبرانی نے ان کا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے اخیر میں کیا ہے کوئی تذکرہ مستقل ان کا نہیں لکھا۔ ابونعیم سے اس میں یہ وہم ہو گیا کہ انہوں نے عمرو سے واؤ نکال ڈالا اور اوران کا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انہوں نے دو غلطیاں کیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۔حضرت حمزہؓ بن عمار

حضرت حمزہؓ بن عمار بن مالک بن خنساء بن مبذول۔ انصاری۔ احد میں اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے دباغ اندلسی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۔حضرت حمزہؓ بن عوف

حضرت حمزہؓ بن عوف۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے یزید بھی تھے دونوں نے آپ سے کی۔ نبیؐ نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یزید کے نام میں کیا ہے کوئی مستقل تذکرہ ان کا قائم نہیں کیا۔

۔حضرت حمزہؓ بن مالک

حضرت حمزہؓ بن مالک بن ذی معسار۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبد بن عمر بن ہارون نے ابوبکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ازہری نے اور ابومحمد جوہری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویوں سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلہ ہمدان کا وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا اس وفد میں حمزہ بن مالک بن ذی معشار بھی تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہے! کس قدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انہیں کیسا صبر آ گیا ان میں ابدال اور اسلام کے اوتاد ہیں پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے قبیلہ ہمدان کے مخلاف خارف[1] یام[2] شاکر[3] اہل ہضب[4] اور ارل کے مسلمانوں کے لیے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

[1] خارف: خاء الف کے بعد راء اور آخر میں فاء کے ساتھ۔

[2] یام: یاء کے ساتھ

[3] شاکر: شین، الف، کاف اور آخر میں راء کے ساتھ۔

[4] یہ سب ہمدان کے قبیلے ہیں۔ مخالیف کی نسبت اس لیے ان کو کی گئی کہ یہ لوگ وہاں رہتے تھے۔ اور ہضب مشہور ہے۔

۔حضرت حمزہؓ بن نعمان

حضرت حمزہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ۔ اہل حجاز میں سب

یہ سب نام قبائل ہمدان کے نام ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے یہی قبیلہ عذرہ کا صدقہ لے کر نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔انہیں نبیؐ نے وادی قریٰ میں اتنی زمین معافی میں
میں یہ تیر اندازی کر سکیں اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔(بالآخر) یہ وادی قریٰ میں جاکے رہے یہاں تک کہ (وہیں) وفات
تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا
رائے مہملہ کے ساتھ ہے ہم اس کو وہاں ذکر کر چکے ہیں۔

۱۲۵۸۔حضرت حمطظؓ بن شریق

حضرت حمطظؓ بن شریق بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔قریشی عدوی
نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتوحات میں بھی شریک تھے۔طاعون عمواس میں وفات پائی۔ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا
عبید و عویج: میم پر زبر کے ساتھ۔

۱۲۵۹۔حضرت حمل ؓ بن سعدانہ

حضرت حمل ؓ بن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف
بن زید لات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان کے لیے ایک جھنڈا
کر دیا تھا اس جھنڈے کو لے کر یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے یہ کلام انہیں کا ہے
لبث قليلا يلحق الهيجا حمل ۔اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ان کے تمام جنگوں میں شریک رہے اور سعد
کلام جو انہوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے۔

لبث قليلا يلحق الهيجا حمل   ما احسن الموت اذا حان الاجل

"تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ حمل بھی جنگ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔موت کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جب وقت آجائے"
ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے۔کئی علماء نے
کیا ہے۔

حارثہ: حاء اور ثاء کے ساتھ۔

۱۲۶۰۔حضرت حمل ؓ بن مالک

حضرت حمل ؓ بن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل
ہذلی۔بصرہ میں رہتے تھے۔وہاں ان کا ایک گھر بھی ہے کنیت ان کی ابونضلہ ہے۔مسلم بن حجاج نے ان کا ذکر ان اہل
میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن صوفی
کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے مناولۃً اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ
سے محمد بن مسعود مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے
نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارے میں نبیؐ کا فیصلہ (لوگوں سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان میں تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو مسطح سے مارا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا تو رسول اللہؐ نے اس کے بچے کے بارے میں ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اور (یہ کہ وہ قاتلہ) عورت قتل کر دی جائے ابو عبید نے کہا ہے کہ مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۔حضرت حممہؓ بن ابی حممہ

حضرت حممہؓ بن ابی حممہ دوسی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے داؤد اودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص اصحاب نبیؐ سے جن کا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اصفہان میں جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہے اے اللہ اگر وہ سچا ہے تو اس کی سچائی کو پورا کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگر چہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اس کے اس سفر سے واپس نہ کر چنانچہ اصفہان میں ان کی وفات ہو گئی۔ اشعری نے کہا ہے کہ اے لوگو! ہم نے نبیؐ سے نہیں سنا مگر ہم یہی جانتے ہیں کہ حممہ شہید ہیں۔ یہ اصفہان ہی میں دفن ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں ہرم بن حیان عبدی سے انہوں نے حممہ صحابی رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ ہرم ایک شب کو ان کے یہاں رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر روتے رہے۔ ہرم نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے اس رات کو یاد کیا جس کی صبح کو لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے پھر وہ دوسری شب کو ان کے پاس رہے تو اس رات بھی وہ روتے رہے۔ ہرم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آ گئی جس کی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائیں گے الی آخر الحدیث میں ان کو یہی حممہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم

۱۲۶۔حضرت حمنؓ بن عوف

حضرت حمنؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب۔ قریشی زہری عبدالرحمٰن بن عوف زہری کے بھائی ہیں۔ زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہجرت نہیں کی نہ مدینہ میں آئے۔ زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔ انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے۔

فیا عجبا اذا لم تفتق عیونها نساء بنی عوف و قدمات حمن

”تعجب ہے کہ بنی عوف کی عورتوں نے اپنی آنکھیں کیوں نہ پھاڑ ڈالیں جب حمن مرے۔“

ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمن ان کی اولاد میں سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں تھے۔

۱۲۶۴۔حضرت حمیدؓ انصاری

حضرت حمیدؓ انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کر کے خبر دی کہ حمید نے جو انصار میں سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے نالہ حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت سی سندیں ہیں مگر حمید کا ذکر سوائے اس سند کے اور کسی سند میں میں نے نہیں دیکھا۔ حمید: حاء پر پیش اور آخر میں دال کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۶۴۔ حضرت حمیدؓ بن ثور

حضرت حمیدؓ بن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ ان کو حمید بن عبداللہ بن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور پہلا قول کلبی کا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہے۔ کنیت ان کی ابوالمثنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاخضر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخالد۔ انہوں نے یعلی بن اشدق سے روایت کی ہے کہ یہ غزوۂ حنین میں کفار کے ساتھ تھے بعد اس کے مسلمان ہو گئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے

اضحی فوادی من سلیمی مقصدا ان خطأ منها و ان تعمدا

اور آخر میں یہ اشعار ہیں:

حتی ارانا ربنا محمدا یتلو امن اللہ کتابا مرشدا
فلم تکذب و خررنا سجدا نعطی الزکوۃ و نقیم المسجدا

"میرا دل سلیمی کے مقصود سے بھرا رہتا تھا۔ خطاً یا عمداً۔ یہاں تک کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں محمد کو دکھایا۔ وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان کی تکذیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے۔ ہم زکوۃ دیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔"

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعراء کو یہ حکم دیا تھا کہ کوئی شخص عورت کے حال کا ذکر اشعار میں نہ کرے ورنہ اسے میں سزا دوں گا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے

ابی اللہ الا ان سرحۃ مالک علی کل افنان العضاہ تروق
فقد ذہبت عرضا وما فوق طولہا من السرح الا عشۃ و سحوق
فلا الظل من بردالضحی تستطیعہ ولا الفیء من بعد العشی تذوق
فہل انا ان عللت نفسی بسرحۃ من السرح موجود علی طریق

"اللہ یہی چاہتا ہے کہ مالک کے درخت۔ تمام درختوں کی شاخوں سے بلند ہو جائیں۔ عرض میں بھی بڑھ گئے ہیں اور طول میں۔ ان سے زیادہ کوئی درخت نہیں مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما۔ پس نہ دوپہر کا سایہ ان تک پہنچتا ہے اور نہ بعد زوال کا سایہ ان کو ملتا ہے۔ پس کیا اگر میں اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤں۔ ان درختوں میں سے تو اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑی سبیل ہے۔"
حمید بن ثور کا ذکر شعراء میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہ یہ مسلمان ہو کے حضور میں آئے تھے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے

فلا یبعد اللہ الشباب وقولنا — اذا ما صبونا صبوۃ سنتوب
لیالی ابصار الغوانی و سمعھا — الی و اذریحی لھن جنوب
واذاما یقول الناس شی مھون — علینا و اذا غصن الشباب رطیب

"اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے۔ کہ جب ہم کوئی گناہ کریں گے تو توبہ کرلیں گے۔ گانے والی عورتوں کے دیکھنے اور ان کے سننے کی راتیں۔ اور میری ہوا ان کیلئے خوشگوار تھی اور جب لوگ ذلیل بات ہماری نسبت کہہ رہے تھے۔ اور جب شباب کی شاخ تر و تازہ تھی۔"

۱۲۔ حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری ۔ یہ اور ان کے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۔ حضرت حمیدؓ بن عبد

حضرت حمیدؓ بن عبد یغوث بکری۔ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا فرمایا ابوبکر میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں دیا جس قدر ان کے مال نے نفع دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۔ حضرت حمیدؓ بن منہب

حضرت حمیدؓ بن منہب بن حارثہ طائی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی روایتیں حضرت علی اور حضرت سے ہیں میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۔ حضرت حمیرؓ بن عدی

حضرت حمیرؓ بن عدی۔ قاری۔ بھائی ہیں بنی خطمہ کے۔ انہوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیوی تھیں ان سے جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے حارث اور عدی اور ان کی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۲۔ حضرت حمیرؓ

حضرت حمیرؓ کا تعلق اشجع سے ہے۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔ مسجد[1] ضرار کے لوگوں میں سے تھے آخر میں انہوں نے توبہ کی ان کی توبہ اچھی ہوئی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے غلابی سے نقل کیا ہے۔ اور ابوعلی غسانی نے کہا ہے کہ ان کا نام حمیر ہے

[1] منافقوں نے مل کر مسجد نبوی کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اسی کا نام مسجد ضرار تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہیں الف لام کے ساتھ یہ انصاری ہیں۔ خطمی ہیں اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں۔ بنی سلمہ کے حلیف ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی الحمیر: پہلے کی طرح ہے۔ ابن ماکولا نے ان کو دو شخص قرار دیا ہے اور قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۷۰۔ حضرت حمیضہؓ بن رقیم

حضرت حمیضہؓ بن رقیم۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے ہیں جن قبیلہ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے۔

حمیضہ: حاء پر پیش' میم پر زبر اور ضاد پر بھی زبر کے ساتھ

۱۲۷۱۔ حضرت حمیلؓ بن بصرہ

حضرت حمیلؓ بن بصرہ۔ کنیت ابو بصرہ ہے غفاری۔ اور بعض لوگ ان کو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعض لوگ ان کو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہیں اس کا ذکر بھی ب کی ردیف میں ہو چکا ہے۔ یہ حمیل بضم حاء و فتح میم ہے یہی صحیح علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے بنی غفار کے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انہوں نے کہا اے شیخ و کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا ان کے ہمراہ تھا (اس کی طرف انہوں نے اشارہ مصعب زبیری نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ۔ حمیل' بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبیؐ کے صحابی تھے اور سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا سوائے تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام' میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام حمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والنون

۱۲۷۲۔ حضرت حنبلؓ بن خارجہ

حضرت حنبلؓ بن خارجہ۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں غزوہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے۔ وہ کہتے تھے: حاء پر زبر اور واؤ پر زیر کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کے ذکر کے بعد لکھا اور ان میں سے معن بن حویہ ہے۔ انہوں نے حنبل بن خارجہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۔ حضرت حنشؓ بن عقیل

حضرت حنشؓ بن عقیل۔ بنی ثعلبہ بن ملیل میں سے ایک شخص ہیں۔ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں دلائل نبوت کے متعلق ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں نے روایت کی ہے حدیث بڑی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا
سلمان ہو گئے اور آپ نے ان کو کچھ بچے ہوئے ستو بھی کھلائے تھے۔

حضرت حنش ؓ ابوالمعتمر

رت حنش ؓ۔ کنیت ان کی ابوالمعتمر ہے۔ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر کوئی روایت ان کی صحیح نہیں ہے۔ جابر جعفی نے ابو
ے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حنش یعنی ابوالمعتمر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوئے ہے پس آپ نے اُس کو بہت ڈانٹا یہاں تک کہ وہ
ٹیلوں میں پوشیدہ ہو گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حضرت حطب ؓ بن حارث

رت حطب ؓ بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ دادا ہیں مطلب بن عبداللہ بن حطب
مکہ کے دن اسلام لائے۔ ان کی صرف ایک حدیث ہے جس کی سند ضعیف ہے اس کو جعفر بن مسافر اور عبدالسلام بن محمد
ابن ابی فدیک سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالمطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے
انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر و عمر رضی
میرے نزدیک) ایسے ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے
بن مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن حطب سے روایت کیا
احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے
کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ
ہم سے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی
ساری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
دادا حطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھے اسی حال میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے تو
ت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن خزامی ہیں۔ ضعیف ہیں (اور یہ وہ
فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہیں ہے۔ وہ حدیث میں معتبر ہیں اور ان کی رائے عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

طاء کے ساتھ

حضرت حنظل ؓ بن ضرار

رت حنظل ؓ بن ضرار بن حصین۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے حنظل بن ضرار سے
ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اس
سے کہا کہ اے حنظل! میرے قریب آ جاؤ میں تم کو ان نالائق آدمیوں سے علیحدہ کر لوں گا میں تم سے باتیں کروں اور تم مجھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے باتیں کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر میں رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اس کی جگہ ہو جائے مگر میں چاہتا ہوں کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤں مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے بغیر حاء کے ہے (یعنی حنظلہ نہیں ہے)

۱۲۷۷۔حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ

حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ۔بزیادت ہا۔یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابوحنظلہ انصاری کے۔مسجد قبا کے امام تھے۔امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ان سے جبلہ ابن سحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز اصحاب نبی ﷺ میں سے تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو انہوں نے سجدہ کیا۔ان کا تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۷۸۔حضرت حنظلہؓ ثقفی

حضرت حنظلہؓ ثقفی۔یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔عفیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا رسول اللہؐ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے۔پھر آپ دیکھتے کہ کوئی نظر آ رہا ہے (ورنہ) بعد ان لوٹ آتے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۹۔حضرت حنظلہؓ بن حذیم

حضرت حنظلہؓ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔کنیت ان کی ابوعبید۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی حنیفہ میں سے ہیں۔اور لوگوں نے کہا ہے کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہیں۔عقیل نے ایسا ہی کہا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں کے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یعقوب بن اسحٰق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت کی ہے کہ ان نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! حنظلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہے۔الی آخر الحدیث۔

بخاری نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر پورا ذکر نہیں لکھا۔ان حنظلہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد بلوغ کے یتیمی نہیں رہتی۔ان سے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہے یہ قول ابوعمر کا ہے۔اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اس طرح لکھا حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔بعض لوگ ان کو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ دادا ہیں ذیال بن عبید کے اور انہوں نے کہا کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہیں۔میں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہوں اور ان کا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہے بنی اسد بن خزیمہ کی اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کو ان کے والد حنیفہ نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہے۔پس آنحضرتؐ نے انہیں دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے! یہاں آؤ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا

۱۔ یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جو زجر اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہے وہ اس کے ساتھ ضروری نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تمہیں برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم اکٹھے ہو جاؤ۔

ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید مولی بنی ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ ان کے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمہارے بیٹوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم باپ کے سامنے تو اس کا اقرار کر لیں گے مگر ان کے بعد پھر پلٹ جائیں گے۔ حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمہارے درمیان میں رسول اللہ حکم ہیں۔ حکیم نے کہا ہاں۔ ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم' حنیفہ اور انکے ساتھ لڑکا حنظلہ جو حذیم کے ساتھ تھا سب چلے گئے۔ پس جب یہ لوگ نبیؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ کو سلام کیا نبیؐ نے فرمایا کہ اے حنیفہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے ران کے اوپر رکھ کر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکا یک مجھے موت آ جائے پس میں نے چاہا کہ میں وصیت کروں اور میں نے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے یہ سن کر نبیؐ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے غصہ کے آثار آپ کے چہرہ میں دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور اس کو سن کر آپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہیں نہیں نہیں! صدقہ! پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جس کے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہیں ان میں سے بعض کی داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہیں اور یہ سب سے چھوٹا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے یا یہ فرمایا کہ اس میں برکت دی جائے۔ اصل سماع میں زیاد بن عبید ہے حالانکہ وہ ذیال بن عبید ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس میں اختلاف ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

۱۲۸۷۔ حضرت حنظلہؓ بن ربیع

حضرت حنظلہؓ بن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے ہیں صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہیں۔ کنیت ان کی ابو ربعی اور ان کو لوگ حنظلہ اسیدی کاتب کہتے ہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کی طرف سے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے اور یزید بن شخیر نے اور

وہ سو اونٹ اس یتیم کو بطور صدقہ کے دینا چاہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس قدر نہ دو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرقع بن صیفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم
بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہم سے ہارون بن عبداللہ
نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے (اور دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) ہم سے سعید جریری
ابوعثمان سے انہوں نے حنظلہ اسیدی سے جو نبیؐ کے کاتبوں میں سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ
کی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! حنظلہ منا
گیا جب ہم رسول اللہؐ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم سے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھ سے
لیتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے لوٹ کے آتے ہیں تو عورتوں میں اور مال و اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہ
باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے چلو رسول اللہؐ کے پاس چلیں (حنظلہ کہتے
پھر ہم دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
حنظلہ منافق ہو گیا ہے ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہم سے بیان کرتے ہیں تو گویا ہم
آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہیں تو عورتوں میں اور مال میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں
جاتے ہیں پس نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اسی حال پر قائم رہو جس حال میں میرے پاس سے اٹھ کے جاتے ہو تو بے شک تمہا
مجلسوں میں' تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! کوئی وقت کیسا ہوتا ہے
کوئی وقت کیسا؟ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد طیالسی نے عمران سے انہوں نے
سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے حنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے
سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حنظلہ بن ربیع بن صیفی جو کہ
بن صیفی کے بھتیجے تھے' کو طائف کی طرف بھیجے کہ آپ لوگ صلح کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حنظلہ جیسے لوگ
کی اقتداء کرو۔ آخر میں یہ قرقیسیا میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے بہت جزع
فزع کی ان کے پڑوس والی عورتوں نے ان کو منع کیا کہ تمہارا ثواب جاتا رہے گا اس کے جواب میں انہوں نے اشعار کہے۔

تعجبت دعد لمحزونة	تبکی علی ذی شیبة شاحب
ان تسالینی الیوم ماشفنی	اخبرک قولا لیس بالکاذب
ان سواد العین اودی به	حزن علی حنظلة الکاتب

"دعد (ایک عورت کا نام) ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہے کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیوں روتی ہے۔
اگر تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہے؟ تو میں تجھ سے ایک ایسی بات بیان کرتی ہوں جو جھوٹی نہیں
ہے۔ آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا۔ حنظلہ کاتب کے غم نے۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شریف: شین پر پیش اور راء پر زبر کے ساتھ۔ جروہ: جیم اور راء کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر پیش' سین پر زبر' یاء پر شد۔ محدثین
ن کو تشدید کے ساتھ نسبت کرتے ہیں جبکہ عرب لوگ تخفیف کے ساتھ۔ رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یاء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اکثریت پہلے قول کی طرف ہے۔

۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر

حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عامر کا نام عبد عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے۔ اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں پھر عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کے والد ابو عامر زمانہ جاہلیت میں راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبداللہ بن ابی بن سلول دونوں کو رسول اللہ ﷺ پر بوجہ ان احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبداللہ بن ابی تو دل میں نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد میں کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول اللہؐ نے ان کا نام فاسق رکھا تھا۔ یہ مکہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہیں بحالت کفر ۹ھ میں مر گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۰ھ میں ان کے ساتھ کنانہ بن عبد یا لیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے ان دونوں نے ان کی میراث میں جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو ان کی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونوں شہری ہیں اور تم دیہاتی ہو۔ مگر ان کے بیٹے حنظلہ مسلمانوں کے سردار اور بزرگوں میں سے ہیں۔ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب ان کا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت میں بیان کرتے ہیں) ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہو گئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہیں تم ان کے گھر والوں سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ ان کو ملا) چنانچہ ان کی بیوی سے پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ جس وقت انہوں نے اعلان جنگ سنا اسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول اللہ نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے ان کو غسل دیا۔ عنداللہ ان کی یہ بزرگی اور شرف کافی ہے جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو ان کا اور ابوسفیان بن حرب کا مقابلہ ہوا ابوسفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اس کو قتل کر دیتے یکا یک شداد بن اسود معروف بہ ابن شعوب لیثی آ گیا اور اس نے ابوسفیان کی مدد کی پس ابوسفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہو گئے ابوسفیان نے یہ شعر کہا ؎

ولو شئت نجتنی کمیت طمرة ولم احمل النعماء لابن شعوب

''اگر میں چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا۔ اور میں ابن شعوب کا احسان نہ لیتا''۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض میں حنظلہ (کو مارا) حنظلہ ایک ابوسفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس و خزرج نے فخر کیا اوس نے کہا حنظلہ ہم میں سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہم میں سے تھے۔ جن کو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہم میں سے تھے جن کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہم میں سے تھے جن کی ایک گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والوں نے کہا کہ ہم میں چار آدمی تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانہ میں قرآن یاد کیا تھا ان کے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہیں) (۱) زید بن ثابت (۲) ابوزید۔ (۳) ابی بن کعب۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴) معاذ بن جبل۔ مطلب ان کا یہ تھا کہ قبیلہ اوس میں سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی بن ابی طالب کے قول کے مطابق عبداللہ بن مسعود اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی پورا قرآن یاد کر لیا تھا ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۸۲۔ حضرت حنظلہؓ عبشمی

حضرت حنظلہؓ عبشمی۔ان کا ذکر عسکری نے کیا ہے اور انہوں نے ابان قطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انہوں سے انہوں نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبیؐ سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے لوگو! اٹھو تمہاری مغفرت کر دی گئی تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیے گئے تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۳۔ حضرت حنظلہؓ بن علی

حضرت حنظلہؓ بن علی۔ان کا تذکرہ محفوظ نہیں ہے۔ان کی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میرا پردہ رکھ اور میری امانت کو رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۴۔ حضرت حنظلہؓ بن عمرو

حضرت حنظلہؓ بن عمرو اسلمی۔حسن بن سفیان نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ ان سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی سے رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلہ عذرہ کے فلاں کو اگر تم نے پایا تو اسے آگ میں جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپ نے پھر بلند آواز سے آدمی بھیجا کہ اگر تم نے اس شخص کو پایا تو قتل کر دینا۔آگ میں نہ جلانا آگ میں جلانا خدا کا عذاب ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح نام ان کا حمزہ بن عمرو ہے۔اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور ان کا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہے۔اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۵۔ حضرت حنظلہؓ بن قسامہ

حضرت حنظلہؓ بن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔نبیؐ کے حضور میں یہ اور ان کی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھیں۔جبلہ بن زید کی بیوی تھیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کی بیٹی زینب کے نام میں لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی

حضرت حنظلہ بن قیس انصاری زرقی۔ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے حضرت رافع بن خدیج سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری۔ بنی حارثہ بن ظفر میں سے ہیں انہوں نے نبیؐ کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصلہ کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دار قطنی نے ان کا ذکر نقل کیا ہے۔

حضرت حنظلہؓ بن قیس

حضرت حنظلہؓ بن قیس۔ عبدان مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول اللہؐ سے ہیں۔ ان کی حدیث سفیان زہری سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھیں گے حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونوں کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایسا ہی فرمایا اس کو کئی آدمیوں نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے پس اس بنا پر صحیح نام ان کا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہیں۔ تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حضرت حنظلہؓ بن نعمان

حضرت حنظلہؓ بن نعمان۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ہاشم نے محمد بن عبید اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے والد سے ان کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر

حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے یہی ہیں جنہوں نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ سے بعد ان کے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے ذکر نقل کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اگر پہلے تذکرہ میں بھی پورا نسب بیان کیا جاتا تو ہم پہچان لیتے۔ واللہ اعلم

حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ

حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے ناموں میں نقل کر کے خبر دی کہ ان میں سے بنی صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کا نام حرملہ بن ہوذہ ہے اور عداء بن خالد ان دونوں کے چچا ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۹۲۔ حضرت حنظلہؓ

حضرت حنظلہؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ ابن قانع نے مطین سے ان کا ذکر نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ حنظلہ نے کہا کہ نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اس نام سے پکارا جائے جو اس کو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۲۹۳۔ حضرت حنیفؓ بن ریاب

حضرت حنیفؓ بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر لکھا ہے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔

۱۲۹۴۔ حضرت حنیفہؓ ابوحذیم

حضرت حنیفہؓ۔ کنیت ابوحذیم ہے۔ یہ حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ کا دادا ہیں۔ یہ تینوں یعنی حنیفہ، حذیم اور حنظلہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ حذیم اور حنظلہ میں گزر چکا ہے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۵۔ حضرت حنیفہؓ رقاشی

حضرت حنیفہؓ رقاشی۔ چچا ہیں ابوحرہ کے۔ ابوحرہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہیں اور بعض کچھ اور کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوحرہ رقاشی سے انہوں نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں مگر اسی کی خوشی سے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۶۔ حضرت حنینؓ مولی العباس

حضرت حنینؓ۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ نبیؐ کے غلام اور خادم تھے مگر آپ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہیں ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابوحنین بن عبداللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے بھائی تھے۔ اپنی بھتیجی سے روایت کی ہے وہ روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حنین نبیؐ کے غلام تھے آپ کی خدمت کیا کرتے تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب نبیؐ وضوء کر چکتے تھے تو آپ کے وضوء کا غسالہ یہ آپ کے اصحاب کے پاس لے جاتے تھے وہ کچھ اسے اپنے چہروں پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگوں نے نبیؐ سے اس کی شکایت کی آپ نے حنین سے پوچھا تو انہوں نے کہا اب میں اس کو ایک گھڑے میں بھر لیتا ہوں جب پیاسا ہوتا ہوں تو اسی کو پیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے کسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو؟ جیسے اس نے جمع کی ہے بعد اس کے آپ نے انہیں عباس کو دے دیا اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والواو

۱۲۹۔ حضرت حوثرہؓ عصری

حضرت حوثرہؓ عصری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انہوں نے سہلہ بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اپنی دادی حمادہ بنت عبد اللہ نے انہوں نے حوثرہ عصری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم وفد عبد القیس میں منذر کے ہمراہ گئے تھے میں اور منذر ساتھ تھے (پس جب مدینہ پہنچے) تو منذر اپنی سواری سے اترے اور وہ اپنے کپڑے پہننے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے نبیؐ نے اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوئے تھے ہم لوگ آپ کے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے جب منذر آئے تو نبیؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لئے اور ان کو اپنے پیروں کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہم نے یہ جگہ تمہارے لیے خالی کر دی ہے منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا ان سے نبیؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ منذر۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردباری اور انجام بینی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۹۔ حضرت حوشبؓ بن طخیہ

حضرت حوشبؓ بن طخیہ اور بعض لوگ ان کو طخمہ میم کے ساتھ کہتے ہیں۔ ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن ظلیم بن الہان بن شداد بن زرعہ بن قیس بن صنعاء بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل بن عوف بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے ان کا قیام یمن میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور تمام اہل سیر کا اور علمائے حدیث کا اتفاق ہے کہ نبیؐ نے ان کے پاس جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انہیں کے ہاتھ ایک خط ان کو لکھا تھا تا کہ یہ اور ذوالکلاع فیروز دیلمی اور ذی جوان کے مطیع ہوں سب مل کر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مدد دیں۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سواروں کو عبد شر کی ماتحتی میں بھیجا چنانچہ عبد شر مدینہ پہنچے تو انہوں نے پوچھا کہ محمد (ﷺ) کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں۔ (ہم کو سنایئے) اگر وہ حق ہو تو ہم اس کی پیروی کریں گے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خونریزی نہ کرو اور اچھی بات کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم دو اور بری بات سے منع کرو۔ عبد شر نے کہا یہ باتیں تو بہت عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہ
نام ہے؟ انہوں نے کہا عبد شر۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انہیں کے ہاتھ آپ نے حوشب ذی ظلیم کو جواب
تھا ذوالکلاع اور ذی ظلیم دونوں اپنی قوم میں رئیس اور متبوع تھے۔ یہ دونوں اور انکے یمنی تبعین (جنگ) صفین میں معاو
ساتھ تھے۔ اور یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوئے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواح
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حوشب حمیری نے صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ
تمہیں اپنے اور تمہارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں ہم تمہیں عراق دے دیں گے اور تم ہمیں شام دے دو اور مسلمانوں کی خونر
کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہے خدا کی قسم! اگر خدا کے دین میں مداہنت جائ
تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اہل قرآن سکوت اور مداہنت کریں اس
میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اس کے روکنے کی اور جہاد کرنے کی طاقت رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ کا دین غا
جائے ابوعمر نے کہا ہے کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جس کا بچہ مر جائے مروی ہے اس کو ابن
نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حسان بن کریب سے انہوں نے حوشب حمیری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے ک
نے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اس سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اس دولت کے عوض میں جو ہم نے تجھ سے
لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۹۹۔ حضرت حوشبؓ

حضرت حوشب۔ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک
تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن اسحٰق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک لڑکے کا
حمص میں انتقال ہو گیا اس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اس سے حوشب صحابی نبی ﷺ نے کہا کہ کیا میں تم سے وہ حد
بیان کروں جو میں نے رسول اللہ سے تمہارے ایسے بیٹے کی بابت سنی ہے آپ کے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا
جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں آیا کرتا تھا پھر اس کی وفات ہو گئی تو ان کو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن
نبیؐ کے حضور میں نہ آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں دیکھتا؟ لوگوں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! ان کے
وفات ہو گئی اس کا انہیں سخت رنج ہے پھر جب (وہ آئے اور) انہیں نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ یہ چاہتے ہو
وقت تمہارا وہ بیٹا خوش خوش تمہارے پاس آ جائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہم نے تم سے
تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہے اور ابوعمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے
حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم
چونکہ ان کی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انہوں نے ان حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہیں ممکن ان دونوں کو انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی وفات حمص میں جو شام سے متعلق ہی
بھی ممکن ہے کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور وہ یہ
ن کہ ذی ظلیم نبی ﷺ تک نہیں پہنچ سکے نہ انہوں نے آپ کو دیکھا لہٰذا ان کو ان کے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا
ں ہے۔ واللہ اعلم

خاء پر پیش اور لام پر زبر کے ساتھ

حضرت حوشبؓ بن یزید فہری

حضرت حوشبؓ بن یزید فہری۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث ان کے بیٹے یزید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں
نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج [1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو
اللہ عزوجل کی عبادت میں اس کے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حضرت حوطؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حوطؓ بن عبدالعزیٰ۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عامر بن لوی میں سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ
سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو ان سے ابن بریدہ
نے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن بریدہ نے حویطب بن عبدالعزیٰ سے روایت کی مگر صحیح حوط
ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حوط ہے اور بعض لوگ حویطب کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ
عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے اور بعض لوگ
ابوالاصبع۔ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے۔ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ برس
تھی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان سے عبداللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس
میں... ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام میں لکھا ہے اور انہوں نے حوط بن
... کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انہوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونوں کے تذکرے لکھے
واللہ اعلم۔

ابو نعیم نے ان کا تذکرہ خوط (خاء کے ساتھ) کے نام میں بھی لکھا ہے۔ وہاں ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

حضرت حوطؓ عبدی

حضرت حوطؓ عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے مگر میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں
جانتا انہوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دجال کے کان ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہوں گی
(یعنی ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لے گا) واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] زمانہ گزشتہ میں ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کی ماں نے انہیں پکارا وہ نہ بولے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۳۔ حضرت حوطؓ بن قرواش

حضرت حوطؓ بن قرواش بن حصن بن شمامہ بن شبث بن حدرو۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مجہول شخص
کی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انہوں نے اپنے والد سے
کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عدی کا (بھی) ایک شخص بھی تھا جس کا نام واقد تھا یہ اول اسلا
ہے اور انہوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اُن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۴۔ حضرت حوطؓ بن مرہ

حضرت حوطؓ بن مرہ۔ یاسین بن حسن بن یاسین نے کہا ہے کہ میں ۲۴۶ھ میں حج گیا تھا پھر انہوں نے ایک حدیث
اور اس میں یہ بھی کہا کہ میں نے [1] جنگل میں ایک اعرابی کو دیکھا جس کا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں میں نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے اور ان سے پوچھا گیا کہ
جنت کا کھانا دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے میں نے اس کو کھایا تھا۔ ان کا
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۰۵۔ حضرت حوطؓ بن یزید انصاری

حضرت حوطؓ بن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے
حدیث عبدالرحمٰن بن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جنگ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یا
اللہ ﷺ! اس سے بھی بیعت لے لیجیے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ حوط بن یزید۔ میرے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تو ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر
تمہارے پاس آئیں گے ہم نے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے
ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۶۔ حضرت حولیؓ

حضرت حولیؓ۔ ابوالفتح ازدی نے حائے مہملہ کے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام
معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید
انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام حولی تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب [2] تمہارے لشکر جدا

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

[2] یہ ایک پیشینگوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پوری ہوگئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت ملک حجاز
اور حضرت معاویہ کی ملک شام میں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان
عبداللہ بن حوالہ ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ
تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے
ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے
للہ بن حوالہ ازدی سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے لشکر جدا جدا ہو
ں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ حوالی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے
ت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا تم شام میں رہنا ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس بنا پر ان کو ازدی کہنا صحیح ہے اگرچہ اس میں بھی کچھ غلطی
کیونکہ صحیح حوالی ہے منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن
سے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن حولی ان کا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ
ہیں انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۔ حضرت حویرث ؓ بن عبداللہ

حضرت حویرث ؓ بن عبداللہ بن خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری۔ یہی ہیں جن کا لقب آبی اللحم
ان کا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن ابی اللحم ہے۔ ابی اللحم کا
خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابی اللحم جنگ
ن میں شہید ہوئے۔

۱۴۔ حضرت حویرث ؓ والد مالک

حضرت حویرث ؓ والد مالک بن حویرث کے والد ہیں۔ خالد حذاء نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی
کہ نبی نے ان کے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی:
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ۔ ''پس اس دن اس جیسا عذاب کوئی نہ کرے گا۔''
اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھا فیومئذ
الآیہ اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں ہے اور اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے خالد سے انہوں نے قلابہ سے انہوں نے
ص سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہے ان لوگوں نے نہ مالک کا ذکر کیا ہے نہ ان کے باپ کا۔ ان کا تذکرہ
مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۔ حضرت حویصہ ؓ بن مسعود

حضرت حویصہ ؓ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس
ری اوسی ثم الحارثی۔ سعد کے والد ہیں اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں احد خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ شریک ہوئے۔ان سے محمد بن سہل بن ابی حثمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنی محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو۔پس محیصہ بن مسعود نے ابن سنینہ نامی ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانوں میں ملا جلا رہتا تھا اور ان کے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اس زمانے میں مسلمان نہ ہوئے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے جب محیصہ نے اس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے ان کو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ میں زیادہ تر چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے محیصہ کہتے تھے میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ خدا کی قسم اس کے قتل کا مجھے اس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمہارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو میں تم کو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کہ اگر محمد تمہیں میرے قتل کا حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے۔محیصہ نے کہا ہاں خدا کی قسم! حویصہ نے کہا واللہ تمہارا دین اس حد تک پہنچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو محیصہ نے یہ اشعار پڑھے

یلوم ابن ام لو امرت بقتلہ	لطبقت ذفراہ بابیض قاضب
حسام کلون الملح اخلص صقلہ	متی ما امضیہ فلیس بکاذب
وما سرنی انی قتلتک طائعا	وانا لنا مابین بصری فمارب

"میری ماں کا بیٹا مجھے ملامت کرتا ہے کہ اگر مجھے اس کے قتل کا حکم دیا جائے۔تو میں سفید تلوار اس کی گردن میں لگاؤں۔ایسی تلوار جو نمک کی طرح صاف رنگ کی ہے۔کہ جب میں اس کو چلاتا ہوں تو خالی نہیں جاتی اور اطاعت نبی میں اگر میں تجھے قتل کر دوں۔تو اس کے بدلے میں بصریٰ اور مارب کے درمیانی مقامات بھی مجھے ملیں تو میں خوش نہ ہوں گا۔"

اس نے بعد حویصہ کے اسلام والی حدیث بیان کی ہے اور وہ مغازی میں مشہور حدیث ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۱۰۔حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔کنیت ان کی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاصبغ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے اور مؤلفۃ القلوب سے ہیں۔حنین میں نبیؐ کے ہمراہ تھے ان کو نبیؐ نے سو اونٹ دیے تھے۔یہ اور سہل بن عمر عبدود میں جا کے مل جاتے ہیں۔یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔ان سے ابونجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا ہے میں ان کی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا۔مروان بن حکم نے ایک مرتبہ حویطب سے کہا کہ اے شیخ! تم بہت دیر میں اسلام لائے یہاں تک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ میں نے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑتے ہو؟ اور کیوں دوسرے کے تابع ہوئے جاتے ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادام ہوا اور حویطب نے اس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ
ہوئے تو تمہارے باپ سے انہیں کیا کیا مصیبتیں پہنچیں؟ حویطب نے یہ بھی کہا کہ میں بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا میں
قافلہ کو دیکھا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان میں معلق کھڑے ہوئے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور
لوں کو قید کرتے تھے میں نے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے فتح
دن حضرت ابوذر نے ان کو امان دیا تھا اور ان کو ان کے عیال کے ساتھ یکجا کر دیا تھا یہاں تک کہ جن لوگوں کے قتل کا حکم ہوا
ن کے سوا سب کو معافی کا اعلان ہوا۔ پھر اس کے بعد یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف میں بحالت اسلام شریک
ان سے رسول اللہ ﷺ نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انہوں نے قرض دے دیئے تھے۔ حویطب کی وفات
میں آخر خلافت حضرت معاویہ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ برس
کی تھی۔ ان کی حدیث "موطا امام مالک" میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والیاء

۱۲۹۔ حضرت حیانؓ بن ابجر

حضرت حیانؓ بن ابجر کنانی۔ صحابی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے ان کی حدیث عبداللہ
بن جبلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور
تھے میں ایک دیگ کے نیچے آگ جلا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگیں الٹ دی گئیں۔
ن کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۰۔ حضرت حیانؓ اعرج

حضرت حیانؓ اعرج۔ انہیں نبی ﷺ نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی
سے نقل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوحمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی سے انہوں نے حیان
اعرج سے انہوں نے علاء حضرمی سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۱۔ حضرت حیانؓ بن بح صدائی

حضرت حیانؓ بن بح صدائی۔ مصر میں فروکش ہوئے تھے۔ صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد
سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے خبر دی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن لہیعہ نے
بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے حیان بن بح رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت کی وہ کہتے تھے میری قوم کے
لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول اللہؐ نے ان کی طرف لشکر بھیجا ہے تو میں آپ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری
قوم کے لوگ مسلمان ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر میں ایک شب صبح تک آپ کے ہمراہ رہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپ نے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا میں نے اس سے وضو کیا۔ پھر نبیؐ نے اپنی انگلی اس برتن میں دی تو اس سے چشمے ابلنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس جس کا ارادہ وضو کرنے کا ہو وہ وضو کر لے بعد اس کے وضو کر کے نماز پڑھی پھر آپ نے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور ان کے صدقے مجھے دیے (اسی اثنا میں) ایک شخص رسول اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا سردار ہونا کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہیں ہے اس کے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہوگا اور پیٹ میں سوزش ہوگی یا فرمایا کہ مرض ہوگا پس یہ سن کے میں نے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر اس کو قبول کروں ابھی تو میں آپ سے سن چکا جو کچھ سن چکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تم نے سنی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حیان (یاء کے ساتھ) کے باب میں لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان (حاء پر زیر کے ساتھ) بن بح صدائی ہے۔ اور ابو نصر نے کہا ہے کہ (بکسر حاء) حبان بن بح صدائی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ایک حدیث ان سے مروی ہے اس کو ان سے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ نے ان سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حیان بالفتح کہتے ہیں۔ مگر حبان بالکسر صحیح ہے۔

۱۳۱۴۔ حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ

حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ۔ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے انہوں نے حیان بن ابی جبلہ جشمی سے روایت کیا ہے۔ کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص اپنے مال بہ نسبت اپنے باپ بیٹے اور دوسرے سب لوگوں کے زیادہ حق دار ہے۔ عبدان نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان بکسر حاء معجمہ۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۱۵۔ حضرت حیانؓ بن ضمرہ

حضرت حیانؓ بن ضمرہ۔ عبدان نے ان کا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ میں رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے حیان بن ضمرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہیں (دوسروں کو) دکھائیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے ابو عبداللہ وغیرہ نے ان کا ذکر حرف جیم میں لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی ان کے نام میں غلطی کی اور انہوں نے بھی اس ردیف میں ان کا نام حیان بن صخر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے۔

۱۳۱۶۔ حضرت حیانؓ بن قیس

حضرت حیانؓ بن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کی کنیت ابولیلی ہے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہیں اور بعض لوگ حنان۔ انشاء اللہ تعالیٰ نون میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۔حضرت حیانؓ بن ملہ

حضرت حیانؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں انیف یمانی کے۔ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ان کا ذکر ان کے انیف کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ دونوں یمامہ کے وفد میں آئے تھے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی ہیں انیف کے صحابی ہیں۔ابن اسحٰق نے بھی قبیلہ جذام کے وفد میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جس رسول اللہؐ نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورہ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی۔ان کا تذکرہ ابن اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۔حضرت حیانؓ بن نملہ

حضرت حیانؓ بن نملہ۔کنیت ان کی ابوعمران انصاری ہے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزیں نے لوگوں کے لیے حلال کر دیں جن کو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں آپ نے لوگوں پر حرام کر دیں جن کو لوگ سمجھتے تھے۔آپ نے ان کے لیے قربانی کے گوشت' قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بیچ ڈالے اور اس بات سے کہ قید کی لونڈیوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائیں قبل اس سے کہ وہ کارآمد ہوسکیں اور آفات سے محفوظ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔مگر ابوعمر اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ آپ نے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتوں سے ہمبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے اور عورتیں اس میں قید ہو کر نہیں آئی تھیں بلکہ جنگ حنین میں قید ہو کر آئی تھیں۔واللہ اعلم

۔حضرت حیدۃؓ بن مخرم

حضرت حیدۃؓ بن مخرم یا مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہیں بن مخرم کے۔یہ دونوں صحابی ہیں۔یہ قول طبری کا ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ دونوں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابونصر نے بھی ان کو ذکر کیا ہے۔

مخرم: میم پر پیش خاء پر زبر اور راء پر شد زبر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۰۔ حضرت حیدہؓ

حضرت حیدہؓ۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں
ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ
کے دن برہنہ بے ختنہ کیے ہوئے اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعا
گا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ ان کی بزرگی کو معلوم کرلیں پھر اور تمام لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ
پہنایا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ شاید ابوعمر نے ان
ایک سمجھا مگر میں ان دونوں کو دو سمجھتا ہوں کیونکہ ان کا شمار مجہول لوگوں میں ہے اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہ
واللہ اعلم۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے حیدہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحا
انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ وردان
دونوں بیٹے ہیں مخرم کے اور ان دونوں کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ طبر
کلبی کا قول ہے پس ابن ماکولا نے بھی ان کو دو سمجھا۔ واللہ اعلم

۱۳۲۱۔ حضرت حیسمانؓ بن ایاس

حضرت حیسمانؓ بن ایاس بن عبداللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ ابن شا
ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم میں شریف تھے بعد اس کے اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو
لکھا ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لے کر مکہ گئے تھے۔ یہ بدر میں مشرکوں کی طر
بعد اس کے اسلام لائے۔

۱۳۲۲۔ حضرت حیہؓ بن حابس

حضرت حیہؓ بن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کو بائے موحدہ کی
میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام "یاء" کے ساتھ ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ
تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے حرب سے
سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حیہ بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الو کی آواز میں کچھ بھی نحوست نہیں ہے اور نظر کا لگ جانا حق ہے اور
فال نیک ہے۔ اس روایت میں ایسا ہی ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن رجاء نے حرب سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے
حیہ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اسی طرح روایت
اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۔ حضرت حیی بن حارثہ

حضرت حیی بن حارثہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو یحیٰ
بن ی نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے یعنی "حاء" اور "ثائے مثلثہ" کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے "حا" اور ایک
یا" کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ (جیم کے ساتھ) کے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کا نام حیی ہے "دویاء" اور "جیم" کے ساتھ (یعنی
ریہ میں) اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے
ہم نے ان کا تذکرہ جبی کے نام میں بھی کیا ہے یعنی "خاء" کے بعد "بائے موحدہ" ہے۔

۱۳۲۔ حضرت حیی لیثی

حضرت حیی لیثی۔ صحابی ہیں۔ شام میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے ابوتمیم جیشانی سے
ایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں
ھتے تھے بعد اس کے جاتے تھے اگر مسجد میں ان کو نماز ظہر مل جاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ ان کا تذکرہ
ں نے لکھا ہے۔

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

۱۳۲۔ حضرت خارجہ بن جبلہ

حضرت خارجہ بن جبلہ۔ اور کہا جاتا ہے کہ جبلہ بن خارجہ ان سے فروہ بن نوفل نے قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰافِرُوْنَ کے متعلق روایت کی
ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اس کے لئے یہ سورت شرک سے براءت ہے اس حدیث میں بہت اضطراب ہے
ض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض تو کہتے ہیں کہ جبلہ بیٹے ہیں خارجہ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ
ارجہ بن جبلہ کہنا وہم ہے صحیح جبلہ بن خارجہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۔ حضرت خارجہ بن جزی

حضرت خارجہ بن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزء عذری۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی
ہے۔ سعید بن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ میں نے
مقام تبوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کیا اہل جنت بھی (اپنی بیویوں سے) ہم بستری کریں گے
حضرت نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک دن میں تمہارے ستر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے
لکھا ہے جزی بفتح جیم ہے اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہیں اور زائے مکسور ہے اور بعض لوگ اس کو ساکن کہتے ہیں اور بعض لوگ
کہتے ہیں یہ لفظ جزء ہے بفتح جیم وزائے ساکنہ اور بعد اس کے ہمزہ ہے اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۷۔ حضرت خارجہؓ بن حذافہ

حضرت خارجہؓ بن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی
والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ تنہا ہزار
کے برابر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لئے ہزار
دیجئے تو حضرت عمر نے انہیں اسی خارجہ بن حذافہ' زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیج دیا۔ خارجہ فتح مصر میں شریک
لوگوں کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ان کی طرف سے مصر میں محتسب
اور برابر مصر ہی میں رہے یہاں تک کہ ان کو ایک خارجی نے ان تین خارجیوں میں سے جو حضرت علیؓ' حضرت معاویہ اور
عمرو بن عاص کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے ان کو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اس نے عمرو
حضرت خارجہ کو قتل کر دیا جب اس خارجی نے ان کو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا
اس نے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ میں نے قتل کس کو کیا لوگوں نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ میں نے عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر
خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے کی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں
خارجہ جن کو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بن سہم سے جو حضرت عمرو بن
کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ خارجہ بن حذافہ کا قبر انکے اہل کے ساتھ مصر میں مشہور ہیں بخاری نے تاریخ میں ان
کیا ہے اور ان کو عدوی قرار دیا ہے اور ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم
کتاب الاحاد والمثانی میں کیا ہے اور ان کو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہے اور انہوں نے بھی ان سے وتر کی حدیث روایت کی
ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی
زرقی سے انہوں نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف
لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمہیں عنایت کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ نے
کا وقت بعد نماز عشاء کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۸۔ حضرت خارجہؓ بن حصن

حضرت خارجہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت ان کی ابو اسماء فزاری
ہے رسول اللہؐ کے حضور میں اس وقت حاضر ہوئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنی نے ابو معشر سے انہوں نے یزید
بن رومان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے
سالی' تنگی معاش' تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجئے آپ
نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر تمہاری تکلیف کو دیکھ رہا ہے اور اس نے تمہارے لئے سامان کر دیا ہے اور اب تمہاری فریاد رسی قریب
ہے ایک شخص نے کہا کہ ہم اس پروردگار سے غائب نہیں ہو سکتے جو آپ کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے پس رسول اللہؐ مسکرائے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے یہ دعا مانگی:

للهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار سقيا رحمة لاسقيا عذاب ولا هدم ق واسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء

اللہ! ہم پر مینہ برسا دے ایسا مینہ جو فریاد رسی کرے سیراب کر دے جلد برسے دیر نہ ہو نفع دے نقصان نہ کرے یہ مینہ ت کا سبب ہو نہ عذاب کا اور نہ (مکانات کے) گرنے اور ڈوبنے کا اے اللہ مینہ برسا دے اور ہمیں دشمنوں پر فتح ے۔

ر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آسمان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں رہتا ک آنکھ اس کی شام میں ہے اور دوسری آنکھ اس کی یمن میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

ا۔ حضرت خارجہؓ بن حمیر

ضرت خارجہؓ بن حمیر اشجعی۔ بنی دہمان سے ہیں انصار کے قبیلہ بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہیں۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان ی عبداللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے ان کا نام خارجہ بتایا ہے اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور عقبہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جاریہ بن حمیر ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ قبیلہ اشجع سے ہیں اور بدر میں شریک تھے اور بکیر نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام خمیر ہے خائے معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابوعمر کا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ے نقل کیا ہے کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہیں اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور حاتم نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام حمیز ہے جیم اور زاء کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمزہ بن حمیز کہتے ہیں۔ کرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

ا۔ حضرت خارجہؓ بن زید

ضرت خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرأ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج خزرجی۔ یہ سب لوگ بنی اغر ہی سے مشہور ہیں غزوۂ بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے وہ ان کے چچا کے بیٹے تھے یہ دونوں ابوزہیر میں جاتے ہیں۔ تمام شہدائے احد اسی طرح دفن کئے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کئے جاتے تھے۔ کابر صحابہ اور مشاہیر میں سے ہیں بقول بعض یہی ہیں جن کے یہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوئے تھے جب وہ کے مدینہ آئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر ان کی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح میں تھیں انہیں حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب ان کی وفات ں کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اس کو میں دختر سمجھتا ہوں چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خارجہ ت ابوبکر کے درمیان مواخات کرادی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی۔ ان کے بیٹے زید ہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اس میں کچھ اختلاف ہے جس کو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ میں اس کے بعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لکھیں گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن خلف کا گزر ان کی طرف سے ہوا اس نے ان کو پہچان لیا اور ان پر حملہ کیا اور ان کے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا ان میں یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام کا تھا جس کی وجہ سے یہ اس کی کنیت ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے یا حضرت ابوبکر ان کے یہاں اترے تھے انہوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

۱۳۳۱۔ حضرت خارجہؓ بن زید

حضرت خارجہؓ بن زید خزرجی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا ان (کے نام) میں اختلاف ہے بعض لوگ سید بن خارجہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خارجہ بن زید اور میں ان کو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں۔ اس کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے عمیر بن انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص ہم سے مر گئے جن کا نام خارجہ بن زید تھا ہم نے پہنایا اور میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا کیا یک میں نے کچھ آواز سنی میں نے پھر کے دیکھا کہ خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے انہوں نے کہا سب لوگوں میں زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عنداللہ معتدل امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے جسم قوی ہیں اور خدا کے کام میں بھی قوی ہیں اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہیں جو لوگوں کے بہت خطا درگزر کرتے ہیں دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں لوگ مختلف ہو رہے ہیں ان کا انتظام درست نہیں ہوتا۔ اے لوگو! طرف متوجہ ہو اور ان کی بات سنو اور مانو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ ابن رواحہ ہیں اس قدر کہنے کے بعد آواز پست ہوگئی بن زید کا ذکر صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کیا ہے اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ انہوں نے کہا کہ زید بن خارجہ ہے اور اسی حدیث کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی انہوں نے زید سے انہوں نے نافع سے یا زید بن نافع سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کیا ہے اور ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا اس کو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اس میں بھی ان کا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لوگوں نے ان کو کفن پہنایا۔ اس کے بعد انہوں نے اسی ذکر کی ہے۔ اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ ان کا ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ میں کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ میں ان خارجہ سمجھتا ہوں یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انہوں نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ان کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہیں وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت ابونعیم نے اس تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے اور ان اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انہوں نے کلام کیا یہ نہیں لکھا کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے لہٰذا ان کا ں نہیں ہو سکتا اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور ان کے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے بعد موت کے کلام ں اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہوں گے کیونکہ پہلے وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان بات کرنے والے خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی اور صحیح بھی یہی بن خارجہ (موت کے بعد) کلام کرنے والا تھا۔ واللہ اعلم۔

۔ حضرت خارجہؓ بن صلت

رت خارجہؓ بن صلت۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انہوں نے للہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ یعلی بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ ان کے چچا (بیان کرتے تھے کہ انہوں) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام لائے تھے وہاں سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے ایک اعرابی کو انہوں نے دیکھا کہ اسے جنون ہو گیا ہے اور لوہے وں میں جکڑا ہوا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کے پاس کچھ دوا ہو تو اس کا علاج کرے کیونکہ تمہارے صاحب نیکی لے ہیں (خارجہ کہتے تھے) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہو گیا نے مجھے سو بکریاں دیں میں نے وہ بکریاں نہیں لیں یہاں تک کہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ سے یہ واقعہ آپ نے فرمایا کہ تم نے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو وہ بکریاں لے لو قسم کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض میں لیتے ہیں تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھونک کے عوض میں لیا۔ اس حدیث کو رک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے خارجہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا نبیؐ کے حضور تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہاں سے لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں ہے۔

ا۔ حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذرؓ

رت خارجہؓ بن عبدالمنذرؓ انصاری۔ اس کو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی ان کو ان ں ذکر کیا ہے جن کا نام خارجہ ہے۔ حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا رفاعہ بن عبدالمنذرؓ ہے۔ احمد بن عبدالجبار نے محمد بن سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبدالمنذرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور انہوں نے حدیث ذکر کی اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی ان کا نام رفاعہ بن عبدالمنذرؓ بتایا ہے یہ وہ کا کلام تھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابولبابہ بن عبدالمنذرؓ کی حدیث کہ "سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے" کو عطاردی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے خارجہ بن عبدالمنذر کہہ دیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر ہیں کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ رفاعہ البتہ خارجہ کسی نے بھی نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ ابن ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۳۴۔ حضرت خارجہؓ بن عقفان

حضرت خارجہؓ بن عقفان۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ بیمار تھے انہوں نے دیکھا کہ حضرت کے پسینہ نکل رہا ہے اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے باپ کی پس نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہیں ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کی ایک اور حدیث سند سے مروی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث ان کے بیٹوں اور پوتوں کے پاس ہے اور وہ لوگ کچھ مشہور نہیں ہیں تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۵۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری

حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ ابن ابی اپنے والد سے اس کو نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۶۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی

حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی۔ ان سے قدامہ یعنی ابو عبدالملک نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا وارث کے لئے وصیت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہے نہ کہ خارجہ بن عمرو سے۔ اور ابو احمد عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے۔

۱۳۳۷۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو

حضرت خارجہؓ بن عمرو۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالحمید بن جعفر سے نے شہر بن حوشب سے انہوں نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور وہ زمانہ جاہلیت میں ابوسفیان کے حلیف تھے کہتے تھے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ ابن مندہ کہا ہے کہ صحیح نام ان کا عمرو بن خارجہ ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں عبدالحمید بن جعفر کہا ہے حالانکہ وہ عبدالحمید بن بہرام ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہیں اس لئے کہ یہ حلیف ہیں ابوسفیان کے اور حلیف اس قبیلہ کا نہیں ہوتا جس سے حلف کرے اور جمح قریش ہی کے ایک شاخ ہے پس ان کو کیا ضرورت ہے کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کریں اور اس سے کہ اگر یہ ان کے علاوہ نہ ہوتے تو ابو موسیٰ ان کو ذکر نہ کرتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔حضرت خارجہؓ بن المنذر

حضرت خارجہؓ بن المنذر۔کنیت ابولبابہ ہے۔انصاری ہیں۔عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ نام خارجہ بن منذر ہے حالانکہ ابولبابہ کا یہ نام مشہور نہیں ہے ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی لکھا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ نہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذر یعنی ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا صرف اس وجہ سے کہ ان کے نام میں غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انہوں نے ان کے نام میں بھی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ان کے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ ان کے والد کا نام عبدالمنذر ہے۔ابوموسیٰ نے لفظ نکال ڈالا اور صرف منذر کہہ لیا شاید بعض کاتبوں سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے اس کو مستقل تذکرہ بنا دیا اس کو تو بند کرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی غلطیاں بہت ہوتی ہیں اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائے گا تو کام حد ضبط سے باہر ہو جائے گا۔واللہ اعلم۔

۱۴۔حضرت خارجہؓ بن نعمان

حضرت خارجہؓ بن نعمان۔علی بن سعید عسکری نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے معن بن عبداللہ یا عبداللہ بن معن سے سنا انہوں نے خارجہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بیشک ہم اس حالت میں تھے کہ ہمارا تنور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنی ہمارا اور آپ کا کھانا ایک ہی جگہ پکتا تھا) اور میں نے سورۂ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کے یاد کر لی تھی آپ اس کو جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہیں۔ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم اور عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبیب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن معن سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھیں۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہیں۔خبیب: خاء پر پیش اور دونوں باء کے درمیان یاء ہے۔

۱۔حضرت خالدؓ احدب

حضرت خالدؓ احدب، حارثی۔مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن عمارہ سے انہوں نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے دو بھائی ہیں ایک سے تو میں اللہ و رسول کے لئے محبت رکھتا ہوں اور دوسرے سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بغض رکھتا ہوں اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۱۔حضرت خالدؓ ازرق

حضرت خالدؓ ازرق غاضری۔صحابی ہیں حمص میں جا کے رہتے تھے اور وہیں وفات پائی۔ان سے ابوراشد حمرانی نے
کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں ایک اونٹنی پر کچھ مال لے کر گیا
آپ کے ساتھ چلتا رہا اس کے بعد انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا
میں آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعائے رحمت کیجئے۔رسول اللہؐ نے فرمایا صلی اللہ علی المحلـ
ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۳۴۲۔حضرت خالدؓ بن اساف

حضرت خالدؓ بن اساف جہنی۔بھائی ہیں کلیب اور خبیب کے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے
عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیوں کے غلام تھے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے
نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم
اثر تھا اور طبیعت بھی آپ کی خوش تھی ہم لوگوں نے خیال کیا کہ (اس وقت) اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کر کے آئے
لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے بعد اس کے آ
مالداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اس کو مالداری نقصان نہیں کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لئے
مالداری سے بہتر ہے اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہے ابوحفص بن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیـ
کہتے ہوئے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد میں شریک تھے اور خالد فتح مکہ میں تھے یہ حدیث ان دونوں میں سے کسی ا
مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ خالد احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ
میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہے کہ یہ جسر
میں شہید ہوئے۔

۱۳۴۳۔حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔بھائی ہیں عتاب بن اسید کے
دونوں کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ میں وفات پائی یہ والد ہیں عـ
بن خالد کے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ابن اسید نے کہا ہے کہ اسید خزاز[1] تھے۔خالد سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روا
ہے کہ نبیؐ جب منیٰ جانے لگے تو آپ نے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبدالرحمٰن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد بن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

---

1. خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے اس کے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۱۔ حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس۔ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انہوں نے احمد بن سیار سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ ان لوگوں نے مؤلفۃ القلوب کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ منجملہ ان کے خالد بن اسید بن ابی المغلس بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلطی ہے صحیح نام ان کا خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ ہے۔

۱۴۲۔ حضرت خالدؓ اشعر

حضرت خالدؓ اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے بیٹے کے نام میں اختلاف ہے واقدی نے کہا ہے کہ کرز بن جابر کے ہمراہ فتح مکہ کے دن مکہ کے راستہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ہم نے ان کو حبیش کے نام میں ذکر کیا ہے ام معبد کی حدیث کے راوی یہی ہیں اور ابوعمر نے حبیش بن خالد بن منقذ خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے والد خالد کو لوگ اشعر کہتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہیں اور ابوعمر نے وہاں بیان کیا ہے کہ خالد کرز کے ساتھ شہید ہوئے اور کرز کے بیان میں لکھا ہے کہ کرز کے ساتھ جو شخص شہید ہوئے تھے ان کا نام حبیش بن خالد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۔ حضرت خالدؓ بن ایاس

حضرت خالدؓ بن ایاس۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ابن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۴۔ حضرت خالدؓ بن ایمن

حضرت خالدؓ بن ایمن معافری۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ عوالی (بلندی مدینہ) کے لوگ (اپنے یہاں سے نماز پڑھ کر آتے تھے اور پھر) نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے حضرت نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ وہ ہر نماز کو دو دو دفعہ پڑھیں۔ ابن ابی حاتم نے اسی طرح ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یہ خالد بن ایمن صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور نہ سوائے ابن ابی حاتم کے اور کسی نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو عمرو بن شعیب سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۔ حضرت خالدؓ بن بکیر

حضرت خالدؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ لیثی کنانی۔ بھائی ہیں ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے ان کے دادا عبد یالیل نے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کے دادا نفیل بن عدی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور ان کی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ (جنگ) بدر سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلے بھیجا تھا جن میں خالد بن بکیر بھی تھے انہیں لوگوں نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی تھی۔ یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه الاية (اورا ے نبی یہ لوگ تم سے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس میں جنگ لڑنا جائز ہے؟) یہ خالد جنگ رجیع واقع صفر ۴ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں نے قبائل ہذیل' عضل اور رقاصہ کے لوگوں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی جو ان کے ساتھ تھے وہ قید کر لئے گئے پھر مکہ میں انہیں سولی دی گئی انہیں لوگوں کے حق میں حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے۔

الا ليتني فيها شهدت ابن طارق — وزيد او ما تغني الاماني ومرثدا

فدافعت عن حبي خبيب وعاصم — وكان شفاء لو تداركت خالدا

اے کاش میں اس موقع پر ابن عباس' زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی تو میں اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے۔

خالد جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۴۹۔ حضرت خالدؓ بن ثابت

حضرت خالدؓ بن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے غسانی نے ابن الکلبی سے ان کا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے ان کے والد کا نام ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۔ حضرت خالدؓ بن ابی جبل

حضرت خالدؓ بن ابی جبل جیم اور بائے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یائے تحتانیہ کے ساتھ کہتے ہیں۔ یہ عدوانی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ (آخر میں) انہوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ ان کی حدیث عبیداللہ بن موسیٰ نے یحییٰ بن معین سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہ گذر پر آپ ایک کمان کے سہارے کھڑے ہوئے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے اس کو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھ سے ثقیف کے لوگوں نے آکر پوچھا کہ میں نے اس شخص سے کیا سنا؟ میں نے ان کو یہ سورت پڑھ کر سنا دیا ان کے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انہوں نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کی حالت خوب جانتے ہیں اگر یہ جو کہتا ہے اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اس کی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے جبل بفتح جیم و بائے موحدہ کہا ہے اور بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں مسندی سے انہوں نے مروان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے جبل بکسر جیم و یائے تحتانیہ کہا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن معین اور اسحاق اور ابن عمار کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے یحییٰ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے عبداللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن طاکی سے انہوں نے خالد بن عبدالرحمٰن بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ
اگر یہ وہم ہے پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۔حضرت خالدؓ بن حزام

ضرت خالدؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب، قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں قدیم الاسلام ہیں جب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف دوبارہ ی تو انہیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا تھا قبل اس کے کہ حبش پہنچیں انہیں کے بارے میں اللہ یہ قول نازل ہوا۔ **ومن یخرج من بیته مهاجرًا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله** وئی اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اثنائے راہ میں اس کو موت آ جائے تو اس کا ثواب اللہ ثابت ہو گیا) اس کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت خالدؓ بن حکیم

ضرت خالدؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد یہ ان خالد کے بھتیجے ہیں جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور ان کے بھائی بداللہ اور یحییٰ اسلام لائے تھے انہیں کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ان کے والد زمانہ جاہلیت میں اور نیز زمانہ یں سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خالد بن حکیم بن حزام کا گذر حضرت بن جراح پر ہوا وہ لوگوں کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تے ہوئے نہیں سنا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا میں دوسروں کو سخت سزا دیتا ہو حضرت نے کہا اچھا جاؤ اور ان کو چھوڑ دو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت خالدؓ بن حواری

ضرت خالدؓ بن حواری حبشی۔اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ان سے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے وہ تے کہ میں نے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والوں سے چمن ب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا۔ان کا تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔حضرت خالدؓ بن ابی خالد

ضرت خالدؓ بن ابی خالد۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یں میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں میں شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ ا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۳۵۵۔حضرت خالدؓ خزاعی

حضرت خالدؓ خزاعی۔ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ان کے سوا اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی انہوں
سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں دو باتیں اس نے مجھے دے دیں اور تیـ
دی الی آخرالحدیث۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ میں انشاءاللہ اس کی بحث ہوگی۔

۱۳۵۶۔حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ

حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ، انصاری۔عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
کی لڑائیوں میں شریک تھے ان کا بھی ذکر لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۵۷۔حضرت خالدؓ بن رافع

حضرت خالدؓ بن رافع۔ان کی بابت اور نیز ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔نافع بن یزید نے عیاش بن عبا
انہوں نے عبد بن مالک معافری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن عبداللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد
سے روایت کرتے تھے کہ نبیؐ نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر نہ کرو جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہوگا جو رزق تمہاری قسمت
ہے وہ تم کو پہنچ جائے گا۔اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انہوں نے مالک بن عبد غافقی سے انہوں نے رسول اللہ صلی ا
وسلم سے روایت کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے انہوں نے مالک
سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔عیاش: یا اور آخر میں شین ہے۔اور والد کا نا
ہے۔با اور سین کے ساتھ۔

۱۳۵۸۔حضرت خالدؓ بن رباح

حضرت خالدؓ بن رباح۔بھائی ہیں حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے ان کی کنیت ابورویحہ ہے اور بعض لوگ
ہیں کہ ابورویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی ان
بھائی نہ تھے۔اخیر میں یہ اور حضرت بلال مقام داری میں جو دمشق کے مضافات سے ہے رہتے تھے۔حصین بن نمیر نے روا
ہے کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ہم دونوں غلام
اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونوں غریب تھے اللہ نے ہمیں مالدار کر دیا اور ہم دونوں گمراہ تھے اللہ نے ہمیں راہ راست کی ہدا
پس اگر تم (اپنی لڑکیوں کا) ہم سے نکاح کر دو تو الحمدللہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کرو تو لا الہ الا اللہ ان لوگوں نے ان
ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کندہ سے تھی۔یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ بلال نے ایک گھر والوں سے نکا
درخواست کی اور کہا میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں اور ام درداء نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا
حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے ان سے درخواست کی کہ ان کو شام ہی میں رہنے دیں حضرت عمر نے اس کو منظ
تھا انہوں نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو بھی جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں مقام داری میں رہے پھر بلال اوران کے بھائی قبیلہ خولان میں گئے اوران لوگوں سے بلال نے اپنے اوراپنے بھائی کے نکاح کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔

ذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ا۔حضرت خالدؓ بن ربعی

حضرت خالدؓ بن ربعی، تیمی ثم النہشلی۔ بعض لوگ ان کو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہیں ان سرداروں میں سے ایک یہ بھی ہیں بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ اور قعقاع بن معبد اسد بن خذیمہ کے بھائی ربیعہ بن کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تو) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے تم دونوں کو پہچان لیا اور نے چاہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بنائیں حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ فلاں شخص کو بنائیے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو دونوں کی رائے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جن کا یہ قعقاع بن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ میں اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

خذار: حاء پر زبر اور ذال کے ساتھ اور ابوعمر نے اپنے مخطوطہ میں جیم اور دال کے ساتھ لکھا ہے۔

ا۔حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ

حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ابن ابی ہلال بن علاء نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے ان کی حدیث مجمع بن یحییٰ نے ابراہیم سے انہوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ سے پاک ہوگا جو زکوٰۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں (لوگوں کی) مدد کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور نے لکھا ہے۔

ا۔حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب

حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کنیت ان کی ابوایوب انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب خزرج بن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر، احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ۔ یہ ابن عقبہ، ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو کے یہاں اترے اور انہیں کے یہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ کے حجرے اور آپ کی مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہاں منتقل رسول اللہؐ نے ان کے اور مصعب بن عمیر کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ ہمیں عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا
پانچ دن سے زیادہ آپ ان (بنو عمرو بن عوف) کے یہاں ٹھہرے تھے اور بنو عمرو کے خیال میں اس سے بھی زیادہ ٹھہرے
بعد اس کے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ
لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلئے ہمارے یہاں اتریے رسول اللہؐ نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طر
مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) بعد اس کے آپ کا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہ بھی سامنے آئے اور آ
ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپ کا گذر ہوا انہوں نے بھی اترنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو و
طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) پھر آپ کا گذر آپ کے ماموؤں بنی عدی [1] بن
انہوں نے کہا آپ اپنے ماموؤں کے یہاں چلئے آپ نے ویسا ہی جواب دیا پھر آپ کا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر
کے دروازہ پر (یعنی جہاں اب مسجد اقدس ہے) بیٹھ گئی پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جا کر اسی مقام پر
جہاں سے اٹھی تھی اور وہیں بیٹھ گئی بعد اس کے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہیں بولی پس رسول اللہ اترے اور ابو
خالد بن زید نے آپ کا اسباب اٹھایا اور اپنے گھر میں لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی
محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم
بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے
لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے ابو رہم سماعی سے روایت کر کے خبر دی کہ ان سے ا
نے بیان کیا کہ نبی ﷺ میرے گھر کے نیچے کے حصہ میں ٹھہرے تھے اور میں بالا خانہ پر تھا اور چھت پر کچھ پانی گر گیا تو میں
ابو ایوب دونوں اٹھے اور کپڑوں سے اس کو جذب کر لیا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ تک یہ پانی پہنچ [2] جائے پھر میں ڈرتے ڈ
اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں لہٰذا آپ بالا خانہ پر ت
لے چلئے پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول اللہؐ نے میرے پاس
بھیجا تو) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اس کو دیکھتا تھا جہاں آپ کی انگ
نشان بنا ہوتا تھا وہیں سے میں کھاتا تھا مگر اس کھانے میں جو آپ نے مجھے بھیجا جسے میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کا نشان م
نہیں پایا رسول اللہؐ نے فرمایا ان میں پیاز تھی لہٰذا فرشتوں کے خیال سے میں نے اس کا کھانا پسند نہیں کیا مگر تم لوگ کھاؤ۔ یہ بھی
ہے کہ اس کھانے میں لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور ہے واللہ اعلم۔

حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو ایوب (ایک د
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے ابو ایوب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنا گھر تمہارے لئے خالی کر
جس طرح تم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ اس گھر سے چلے آ

---

1. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپ کے ماموں تھے۔
2. اس زمانہ میں چھتیں ایسی ہوتی تھیں کہ ان سے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لئے بنا لیتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسباب اس گھر میں تھا وہ بھی انہوں نے ابوایوب کو دے دیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ابوایوب
...ھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ ابوایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھ کو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہئے کہ وہ میری زمین
...کریں ان کا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اس کو پنچ گنا کر دیا اور بیس ہزار انہیں دیئے اور چالیس غلام کو دیئے ابوایوب
...لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انہوں نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور
...ے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انفروا خفافا وثقالا پس میں اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہوں یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں
...رف ایک سال جب کہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اس سال نہیں گئے مگر اس کے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے
مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کوئی شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عباس' ابن عمر' براء بن
...ابوامامہ' زید بن خالد جہنی' مقدم بن معدیکرب' انس بن مالک' جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے
...ن مسیب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوایوب کی
...۵۰ھ میں ہوئی جب کہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں اور بعض کہتے ہیں ۵۲ھ میں اور یہی زیادہ مشہور
...ایک لشکر میں تھے جس کا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوئے تو یزید ان کی عیادت کو گیا اور ان سے پوچھا کہ
کیا خواہش ہے؟ ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے لے کے سوار ہونا اور دشمن کے ملک
...ں تک تمہیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب ان کی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا۔ ان کو
...کے قریب دفن کیا وہیں ان کی قبر ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات ان کے انشاء
...کنیت میں بھی بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

...۱۱۔ حضرت خالدؓ بن زید

حضرت خالدؓ بن زید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابوایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن
...ب نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن زید سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص گیارہ
...قل ہو اللہ پڑھ لے اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اب تو ہم بہت
...بنوالیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہے یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے
...بڑی وسعت والا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

...۱۱۔ حضرت خالدؓ بن سطیح

حضرت خالدؓ بن سطیح غسانی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ
...اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

...۱۱۔ حضرت خالدؓ بن سعد

حضرت خالدؓ بن سعد۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عامر سے انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے خالد بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات کھجوریں عجوہ کے کھا لے اس پر نہ کوئی زہر اثر کرے گا نہ جادو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ کہا ہے کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہے حالا ہے صحیح وہ ہے جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اس کے بعد انہوں نے ایک حدیث ذکر کیا ہے۔ وہ حدیث ہم سے عبد بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے کہتے تھے ہمیں مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد سے انہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۶۵۔ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص

حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت ان کی ابوسعید ہے ان کی ام خالد بن حباب بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ ہیں۔ ثقفی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ پانچ ۔ ضمرہ ابن ربیعہ نے کہا ہے کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عا ہیں کہ میرے والد پانچویں مسلمان تھے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا کہ ان سے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انہوں علی بن ابی طالب ابوبکر زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ انؓ کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے خوا دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہوں پھر انہوں نے اس کی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی کو اس کا علم کے باپ ان کو دوزخ میں دھکیل رہے ہیں اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں آگ میں گرنے نہیں دیتے اس خواب کو دیکھ کر یہ بہت ڈرے اور انہوں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ خواب سچا ہے پھر یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ اللہ کو تمہارے ساتھ منظور ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تم ان کی پیروی کرو اسلام میں تم ایسی باتیں کرو گے کہ وہ تم کو دوزخ میں جانے لیں گے اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے گا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ (اس وقت مقام) اجیاد میں تھے نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگوں کو) کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ ایک ہے کوئی شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور اب جو تم ایسے پتھر کی پرستش کرتے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ پہنچاتا ہے نہ نفع اور نہیں جانتا کہ کون اس کی پرستش کرتا ہے اور کون اس کی پرستش نہیں کرتا اس کو چھوڑ دو خالد نے (یہ سن کے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اسلام سے خوش ہوئے اس کے بعد خالد چھپے ان کے باپ کو ان کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے ان کی تلاش میں باقی بیٹوں کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے وہ ان کو پکڑ کے والد ابواحیحہ یعنی سعید کے پاس لے آئے سعید نے ان کو گالیاں دیں اور بہت سخت سست کہا اور ایک لاٹھی ان کے ہاتھ میں اس سے ان کو مارا یہاں تک کہ اس لاٹھی کو ان کے سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہے؟ حالا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے کہ تمام قوم ان کے خلاف ہے اور وہ ان کے معبودوں کی اور ان کے گزشتہ باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں خالد نے کہا۔ ہاں۔ خدا کی قسم! میں نے ان کی پیروی کر لی پس اس پر ان کے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انہوں نے ان کو اور بھی مارا اور کہا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلا جا۔ خدا کی قسم! اب میں تجھے کھانے کو نہ دوں گا۔ خالد نے کہا کہ اگر تم مجھے کھانے کو نہ دو گے میں جب تک زندہ ہوں اللہ مجھے رزق دے گا۔ پس ان کے باپ نے ان کو نکال دیا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی ان سے کلام نہ کرے جو شخص اس سے کلام کرے گا اس کے ساتھ بھی میں ایسا کروں گا جیسا میں نے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول اللہؐ کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ ان کے باپ مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھے اور مکہ میں بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوئے تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو مکہ میں کوئی شخص ابن ابی کبشہ[1] کے خدا کی پرستش نہ کرنے پائے گا۔ خالد نے یہ سن کے کہا کہ اے اللہ! اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض میں وہ گئے۔

خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی بیوی امیمہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھیں وہیں ان کے بیٹے سعید بن خالد اور ان کی بیٹی ام خالد پیدا ہوئیں ان کی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف ان کے ساتھ ان کے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی یہ دونوں حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر نبیؐ کے حضور میں بمقام خیبر پہنچے تھے نبیؐ نے ان کے متعلق مسلمانوں سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر میں ان کا حصہ بھی لگایا یہ نبیؐ کے ہمراہ قضیہ، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں شریک تھے۔ رسول اللہؐ نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں مذحج اور صنعاء کے صدقات کے لئے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور ان کے دونوں بھائی عمرو اور ابان اپنے ان کاموں پر رہے جو رسول اللہؐ نے ان کے متعلق کیے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابو بکر نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے؟ رسول اللہ ﷺ کے عمال سے زیادہ کوئی مستحق نہیں ہے تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابو احیحہ[2] کے ہیں رسول اللہؐ کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کریں گے خالد یمن میں تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابان بحرین میں تھے اور عمرو تیماء، خیبر اور بعض قری عربیہ میں تھے۔ خالد اور ان کے بھائی ابان نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں توقف کیا تھا انہوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ کا شجرہ نسب عالی اور اس کا میوہ شیریں ہے ہم آپ کے تابع ہیں چنانچہ جب بنی ہاشم نے حضرت ابو بکر سے بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔ حضرت ابو بکر نے خالد کو ایک لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر میں بعہد خلافت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر ۱۴ ہجری شروع خلافت حضرت عمر میں ہوا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ملک شام میں واقعہ اجنادین میں حضرت ابو بکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے

[1] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔
[2] بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین' واقعہ (موج) الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون تھا کون سا بعد میں؟ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ غسانی نے کہا ہے قری عربیہ اسی طرح یہ غیر منون ہے ان بستی کہا جاتا ہے جو حجاز میں ہیں۔ جیسا کہ بہت سے اہل علم نے مقید کیا ہے۔

۱۳۶۶۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید

حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبید میں ہوئے۔ غسانی نے یہ قول عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث

حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں نہ انہوں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہوں گے کہ ان کی قوم بے قدری کرے گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبس بن بغیض بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہیں۔ ان کی بیٹی نبیؐ کے میں حاضر ہوئی تھیں انہوں نے حضرت کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے۔ میں کہ کہ اس بات میں کلام نہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابوموسیٰ نے کیوں ان کو ذکر کیا ہے؟ اگر اس وجہ سے ذکر کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مسیح علیہ السلام اور دیگر نبیوں نے بھی بیان ان کو صحابہ میں کیوں نہ ذکر کیا؟

۱۳۶۸۔ حضرت خالدؓ بن سوید

حضرت خالدؓ بن سوید بعض لوگ ان کو خلاد کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے خلاد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۶۹۔ حضرت خالدؓ بن سیار

حضرت خالدؓ بن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احمس بن غفار وہ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور لے کے گئے کلبی کا قول ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے مندہ نے ان کو ایک دوسرے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۰۔ حضرت خالدؓ بن صخر

حضرت خالدؓ بن صخر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد والد ہیں۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد نے خبر دی اور خالد مہاجرین حبش میں سے تھے وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہاں سوار ہو کے جا رہے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جنازوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور آپ کی دعوت کی جاتی تھی تو آپ اس کو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپ نے (اثنائے راہ میں) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھے کہ اس سے پہلے آپ نے ان کو نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنی نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھہر جانا میں تم سے کچھ باتیں کروں گا چنانچہ جب رسول اللہ نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپ نے اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتیں نہ پہلے کبھی آپ کو کسی نے پڑھتے دیکھی تھیں اور نہ اس کے بعد دیکھیں تمام انصار نواحی مسجد میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے گروہ انصار! پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیموں کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اب جو اللہ نے تمہیں اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور پرندے جو کھاتے ہیں اس میں بھی ثواب ہے خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار میں ایک یا دو سوراخ کر لیے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث میں دیکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہیں تو یہ بیٹے ہیں عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کے ان کے ساتھ ان کی بی بی رائطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں حبش میں ان کے بچے موسیٰ عائشہ اور زینب پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو موسیٰ کا کلام ہے انہوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہوں گے تو بیٹے ہیں عامر کے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس میں شک کیوں کیا؟ پہلے تو وہ لکھ چکے ہیں کہ یہ والد ہیں محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اسکے باوجود اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں بے شک یہ بیٹے ہیں صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہاں صحابی نہیں ہیں صحابی ان کے والد حارث ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۱۳۷۔ حضرت خالدؓ بن طفیل

حضرت خالدؓ بن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انہوں نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لئے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذبرضاک من سخطک و اعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک (اے اللہ میں تیری ناخوشی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری تعریف ویسی نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۲۔ حضرت خالدؓ بن عاص

حضرت خالدؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہیں حارث اور ابوجہل فرزندان ہشام کے ان کے باپ عاص بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے۔ ان کو حضرت عمر بن خطابؓ نے مکہ میں حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبدالحارث خزاعی وہاں سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے بھی ان کو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ ان سے ان کے بیٹے عکرمہ بن خالد روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا یہود لعنت کرے ان پر چربی حرام کردی گئی تھی انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ خالد نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیذی نے اور محمد بن ابوالقاسم طبرانی نے اور ابوشروان شیرزاذ دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو تم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے عاص ہیں اور خالد عکرمہ کے والد ہیں نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگوں کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سعید بن عاص کے اور ابن ابی حاتم نے (ایک دوسرے تذکرہ میں) لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونوں کے درمیان انہوں نے فرق کیا ہے اور ابونصر کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے خالد بیٹے ہیں سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام بن مغیرہ کے گویا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حیان بن ہلال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد یا دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو ان کا تذکرہ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۷۳۔ حضرت خالدؓ بن عبادہ

حضرت خالدؓ بن عبادہ غفاری یہ وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن کنویں میں اتارا تھا پھر آپ نے کنویں میں کلی ڈال دی جس سے پانی بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول اللہؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا تھا اس تیر کو انہوں نے کنویں میں گاڑ دیا تھا اس کنویں میں پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنویں میں اترے؟ تو خالد بن عبادہ غفاری اس میں اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کنویں میں ناجیہ بن جندب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں براء بن عازب اترے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۴۔ حضرت خالدؓ بن عبداللہ

حضرت خالدؓ بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث تملیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان میں قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتوں اور اونٹوں کی کچھ ضرورت ہے؟ قوم میں ایک شخص بنی مدلج کا تھا اس کے چہرے سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی قوم کو بچائے بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہ ہونے پائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۵۔ حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ بن سلامہ خزاعی، کنیت ان کی ابوخناش ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مسعود بن خالد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ان کے یہاں اترے تھے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کی (اور اس کا گوشت پکایا) خالد کے اہل وعیال بہت تھے نبیؐ نے اور آپ کے بعض اصحاب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور بچا ہوا خالد کو دے دیا خالدؓ کے عیال واطفال نے اس کو کھایا اور پھر بھی بچا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۶۔ حضرت خالدؓ بن عبیداللہ

حضرت خالدؓ بن عبیداللہ بن حجاج سلمی۔ بعض لوگ ان کو ابن عبداللہ کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خزاعی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں مرتے وقت تہائی مال پر اختیار دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حنین کے قیدیوں کو لے کے آئے تھے اور (مقام) جعرانہ میں ان کو تقسیم کیا تھا اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں ضعف ہے کیونکہ راوی اس کے مجہول ہیں۔

۱۳۷۷۔ حضرت خالدؓ بن عدی

حضرت خالدؓ بن عدی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے قبیلہ اشعر میں اترا کرتے تھے۔ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اور ابن مدینی نے اور احمد بن حنبل نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور عباس عنبری وغیرہم نے روایت کی ہے یہ لوگ ابوعبدالرحمٰن مقری سے وہ سعید بن ابی ایوب سے وہ ابی الاسود سے وہ بکر بن عبداللہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ خالد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن طبری مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالاسود نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے خالد بن عدی جہنی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے کہ جس کسی کے پاس اس کے بھائی کے یہاں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر طمع کے آئے تو وہ اس کو قبول کر لے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ ایک چیز ہے جو خدا نے اس کی طرف بھیجی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بسر: باء پر پیش اور سین کے ساتھ ہے۔

۱۳۷۸۔ حضرت خالدؓ بن عرفطہ

حضرت خالدؓ بن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی ان کو بکری بھی کہتے ہیں یعنی قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہیں جس شخص کا یہ قول ہے وہ ان کو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہے یہ ثعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہیں بنی حزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ان میں سے بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عرفطہ کے بیٹے ہیں عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہائلہ بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن حزاز بن کاہل بن عذرہ کے پس یہ عذری ہیں اور حزازی بھی ہیں یہ ابوعمر کا کلام تھا اس میں سہو ہے جس کو ہم اخیر میں بیان کریں گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا ابونعیم نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ عذری ہے اور عذرہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف۔ اور یہ بھی غلط ہے۔ ان کو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہیں رہتے تھے اور ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے جب ۴۱ میں حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبداللہ ابن ابی الحوساء نے مقام نخیلہ میں ان سے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انہوں نے جمادی الاولیٰ میں ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ ان کو ابن ابی الحساء کہتے ہیں۔ ان سے ابوعثمان نہدی' عبداللہ بن یسار اور ان کے غلام مسلم نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن عرفطہ نے ان سے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اے خالد! عنقریب کچھ نئی باتیں اور اختلافات پیدا ہوں گے جب ایسا ہو تو اگر تم سے ہو سکے کہ مقتول قاتل نہ بنو تو ایسا کرنا ان کی وفات کوفہ میں ۶۰ھ میں اور بعض کا قول ہے کہ انکی وفات ۶۱ھ میں ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے پہلے نسب میں ابوعمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی یہ بعینہ وہی نسب ہے جو انہوں نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ ابوعمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہے بن صیفی بن ہائلہ حزاز بن کاہل تک۔ باقی رہا یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ بھتیجے ہیں ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہیں کم مشہور ہیں مشہور نسب ان کا صیفی بن ہائلہ تک ہے وہ اور ثعلبہ حزاز میں جا کے مل جاتے ہیں اور ابن مندہ نے جو کہا ہے کہ یہ خزاعی ہے بالکل غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

حزاز: حاء پر زبر۔ زاء پر شد اور الف کے بعد دوسری زاء ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۲۹۔حضرت خالدؓ

حضرت خالدؓ۔عرفطہ کے بھائی ہیں اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں۔ان کا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن فضل بن احمد اور معبد بن عبدالواحد بن محمود نے خبر دی دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالشیخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابویحییٰ رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح کندی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہ ہو جائیں پس ایک شخص کا انصار میں سے انتقال ہوا جن کا نام اوس بن ثابت تھا اور انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس ان کے چچا کے دونوں بیٹے آئے وہی دونوں ان کے عصبہ تھے ان دونوں نے ان کی میراث لے لی ان کی بیوی نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم نکاح کر لو وہ لڑکیاں کچھ بدصورت تھیں لہٰذا ان دونوں نے نکاح سے انکار کر دیا پس ان کی بیوی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اوس کی وفات ہو گئی اور انہوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں ان کے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور ان کی میراث لے گئے میں نے ان دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کر لو مگر انہوں نے نہ مانا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں؟ اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا پس اللہ عزوجل نے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء (مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں جو والدین اور اعزہ چھوڑیں اور عورتوں کا بھی) پھر رسول اللہؐ نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے پھر اس کے بعد نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن (اے نبیؐ تم سے عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں ان کی بابت فتویٰ دیتا ہے) پھر حضرت نے ان دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اس کے نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین --- الی قولہ --- واللہ علیم حکیم (اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کی بابت کہ مرد کیلئے عورت سے دوگنا حصہ ہے) پس رسول اللہؐ نے میراث بلوائی اور ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دیا اور باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہنچی تو آپ نے پوچھا تمہیں کیا خبر پہنچی؟ تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیسی خبر ہمیں آپ کی طرف سے پہنچی ہے؟ آپ نے پوچھا کیا خبر پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہے جو گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنایا ہے جو غیروں کے گھر میں مال لے جائیں گی حضرت نے ان کو قرآن پڑھ کر سنا دیا اور انہیں وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ وہ دونوں وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اوس بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حضرت عثمان کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات نبی کی زندگی میں فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ ع
حصن نبیؐ کے ہمراہ آپ کسی غزوہ میں نہ تھے سوائے فتح مکہ کے وہ اس وقت تک مشرک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ
سے پہلے اسلام لائے تھے اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی و
حضرت عثمان رضی اللہ کی خلافت کے بہت دنوں بعد ہوئی اور تمام لوگوں نے اوس بن ثابت کے نام میں بھی ذکر کیا ہے
حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی کی حیات میں ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت میں بہر حا
کیونکر کہا جاتا ہے کہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے وارث ہوئے حالانکہ ان کے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث
گے نہ ان کے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹوں کو میراث نہیں پہنچتی) پس چاہئے کہ یہ اوس حسان کے بھائی
تا کہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگوں نے اور کسی اوس کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

۱۳۸۰۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہے اور ابو عمرو کا نام ذکو
ہے یہ خالد بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں (مقام) رقہ میں جا کے رہے تھے وہاں انکی اولاد تھی ان
کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہے کیونکہ ان کے والد
جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ میں تھے تو ان
کارنمایاں ظاہر ہوئے از ہر بن سیحان نے انہیں کے حق میں یہ شعر کہا ہے۔

یلومونني ان جلت في الدار حاسرا   وقد فرمنها خالد و هو دارع

لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا؟ حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے۔
مقام قرطبہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انہیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۸۱۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ

حضرت خالدؓ بن عقبہ۔ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنایئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ان اللہ
یامر بالعدل والاحسان الایہ انہوں نے عرض کیا کہ اس کو پھر پڑھئے حضرت نے پھر پڑھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس
میں شیرینی ہے اور اس پر ایک تازگی ہے اس کا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ ان
کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں؟ اور انہوں نے کہا ہے
کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

۱۳۸۲۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی

حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ ثانی
میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

۱۳۔حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب

حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد بن
ن کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میں ان کو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو
ان کے دادا کی کنیت ہوگی اور نام ان کا عدی ہے۔واللہ اعلم۔

۱۳۔حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔بشر بن مفضل نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی
انہوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبیؐ وہیں تھے میں نے وہاں ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (اس
ت میں چاندی) مجھے تول کر دی اور جھکتی تول دی۔اسی حدیث کو ابوداؤد اور عبدالصمد نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے
نے ابو صفوان بن مالک سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انہوں
رفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۔حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان سے حمید بن ہلال نے
ت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے (ابو موسیٰ نے بھی کہا ہے کہ) یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے جاہلیت کا
پایا ہے۔انہوں نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہے کہ وہ بصرہ میں ان کے خطبہ میں شامل تھا۔

۱۳۔حضرت خالدؓ بن عنبس

حضرت خالدؓ بن عنبس۔ابو عبداللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے جو مصر میں جا کے رہے تھے۔

۱۳۔حضرت خالدؓ بن غلاب

حضرت خالدؓ بن غلاب۔صحابی ہیں۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہاں سے چلے
اور بصرہ میں رہنے لگے۔ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انہوں
پنے والد معاویہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان
اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد ان کی مدد کے لئے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو ان کو
ت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر جو طائف میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اس وقت
ل در پیش تھا میں نے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المومنین ہم میں ان کی عورتوں کو تقسیم کریں گے پس میں
بن قیس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا! میں نے ایسا ایسا سنا ہے انہوں نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو
ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علی
رمایا اے احنف! اس بات سے خدا کی پناہ پھر انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا

www.KitaboSunnat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(عمرو بن خالد) بن غلاب؟ احنف نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس رسول اللہؐ کے سامنے دیکھا ہے حضرت فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے تو ان کے باپ نے کہا کہ یارسول اللہ! اللہ سے دعا فتنوں سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ! اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنوں سے بچالے۔ یہ حدیث غریب روایت صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے تو اس صورت میں یہ تحی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۸۔ حضرت خالدؓ بن فضاء

حضرت خالدؓ بن فضاء۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انہوں سیرین سے انہوں نے خالد بن فضاء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرآءت حضرت نے فرمایا اس شخص کی جب تم اس کی قرآءت کو سنو تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ ان کا تذکرہ نے لکھا ہے۔

۱۳۸۹۔ حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک

حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر میں بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۰۔ حضرت خالدؓ بن قیس

حضرت خالدؓ بن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر اور احد میں شر بعض لوگ ان کا نام خلید کہتے ہیں ان کا ذکر وہیں کیا جائے گا مع ان کے نسب اور اختلاف کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا

۱۳۹۱۔ حضرت خالدؓ بن کعب

حضرت خالدؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

۱۳۹۲۔ حضرت خالدؓ بن لجلاج

حضرت خالدؓ بن لجلاج۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ایک حسن (درجہ کی) حدیث اس کو ابن عجلان نے زرعہ سے انہوں ابراہیم سے انہوں نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۹۱۔ حضرت خالدؓ بن مالک

حضرت خالدؓ بن مالک تمیمی نہشلی۔ یہی ہیں جنہوں نے قعقاع بن معبد تمیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا
دونوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جس نے مانگا اور کھلایا اس شخص کو جس نے
کھایا اور میں نے اپنی دیگوں کو چڑھا دیا جب مچھلیاں بکثرت آگئیں اور میں نے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور
کی رانوں کو اس کے گھوڑے سمیت چھید دیا اس کے بعد کہا کہ اے قعقاع! تمہاری کیا فضیلت ہے؟ تو انہوں نے کہا (اپنے
) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہے اس کو انہوں نے اہل عرب سے گروی رکھا تھا اور یہ دونوں جوتیاں
ے دادا کی ہیں جس کو پہن کر انہوں نے چالیس چراگاہوں کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہے جس کے ذریعے سے انہوں
نے سات بادشاہوں کے درمیان صلح کرادی جن میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سوید بن زرارہ ایسے تھے کو جو
نے والا ان کی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی ان کے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس ربیعہ بن حذار
نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہے مگر میں نے ان کے مقابلہ پر ایسے شخص کو ان کے
قابل میں کیا ہے جس کے باپ معبد ہیں اور چچا حاجب ہیں اور دادا زرارہ ہیں۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ پھر قعقاع بن معبد
ر خالد بن مالک نہشلی دونوں مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ!
ں شخص کو امیر بنایئے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنایئے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں اختلاف نہ کرتے تو میں ان
وں کو امیر بنا دیتا اور تم دونوں کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ میں گذر چکی
ہے وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس
رح بیان کیا ہے خالد بن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم اور
کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا اور سوائے ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی میں نے نہیں دیکھا کہ
ں نے ان کو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۶۔ حضرت خالدؓ بن معبد حدلی

حضرت خالدؓ بن معبد حدلی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ ان کے بیٹے معبد بن خالد نے ابوسریحہ
نی حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے تمہارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونوں میں پہلے
سلمان تھے جو ملک شام کے شہر عذراء میں جا کے ٹھہرے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۹۷۔ حضرت خالدؓ بن مغیث

حضرت خالدؓ بن مغیث۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی
سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبشر یعنی اسماعیل بن عبداللہ نے ابوسعید جعفی سے انہوں
نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہے (اس روایت میں اسی طرح ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ صحیح یہ ہے کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے) انہوں نے خالد بن مغیث صحابی سے روایت کی انہوں نے فرمایا میں نے قزمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا قزمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابوسعید سے روایت کیا ہے نیز اس کو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہے ان سب لوگوں نے سند میں خالد کو صحابی کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ نبیؐ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۶۔حضرت خالدؓ بن نافع

حضرت خالدؓ بن نافع۔کنیت ان کی ابونافع خزاعی۔ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ (نماز میں) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یارسول اللہ! آپ بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی اس میں اللہ سے تین باتوں کی درخواست کی دو باتیں تو اللہ نے مجھے دے دیں اور ایک نہیں دی میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگوں پر اس قسم کا عذاب نہ کرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کیا تھا اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمہارے تمام لوگوں پر مسلط نہ کرے جو تمہاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم میں باہم لڑائی نہ ہو اس کو اللہ نے نامنظور[1] کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صرف وہیں روایت کیا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انہوں نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہے حالانکہ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ان کے بیٹے نافع ہے دونوں تذکروں میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خالد خزاعی کے تذکرے میں کہا ہے جن کا نسب نہیں بیان کیا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں کی درخواست کی تھی اخیر حدیث تک ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں کیا ہے اور حق انہیں کے ہاتھ میں ہے اور ہم نے انہیں کے اتباع سے دونوں تذکروں کو قائم رکھا اور جو اس میں صحیح تھا اس کو بیان کر دیا۔واللہ اعلم۔

۱۳۹۷۔حضرت خالدؓ بن نضلہ

حضرت خالدؓ بن نضلہ۔کنیت ان کی ابوبرزہ ہے اسلمی۔ہیثم بن عدی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بتایا ہے اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے ان کا تذکرہ اور اور مقامات میں کیا ہے عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اور مقامات میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نہ رہیں گے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید۔ انصاری۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلبی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جن پر اس جنگ میں مصیبت پڑی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اسی قدر جانتا ہوں۔

۱۳۱۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابوسلیمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالولید، قریشی ہیں۔ والدہ ان کی لبابہ صغریٰ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بیٹی تھیں حارث بن حزن کی اور بہن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی اور بہن تھیں لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبدالمطلب عم نبی کی۔ پس یہ خالد حضرت ابن عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قبہ اور اعنۃ الخیل انہیں کے متعلق تھا قبہ اس خیمہ کو کہتے تھے جس میں لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ کے حضور میں وہ خود عمرو بن عاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو دور سے دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے۔ حضرت خالد کے اسلام اور ان کی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ۶ھ میں ہوا تھا اور خیبر اس کے بعد محرم ۷ھ میں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۵ھ میں جب رسول اللہؐ نے بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۸ھ میں ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے سواروں کے سربراہ تھے حدیبیہ ۶ھ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہے اس لئے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد بن ولید مشرکوں کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کعبہ کی زیارت کے لئے تشریف لے چلے نہ کہ بارادہ جنگ اور آپ کے ساتھ اونٹ قربانی کے لئے تھے پس رسول اللہؐ چلے یہاں تک کہ جب مقام عسفان میں پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! قریش نے آپ کے آنے کی خبر سنی ہے لہٰذا وہ مقام عوذ المطافیل میں آگئے ہیں سب نے چیتے کی کھالیں پہنی ہوئی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بجبر وقہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں جن کو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع میں بھیجا ہے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خرابی! قریش کی لڑائی نے ان کو فنا کر دیا (اور پھر باز نہیں آتے) پس یہ حدیث صحیح ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خالد اس دن قریش کے سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ایک منزل میں فروکش ہوئے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے آپ پوچھتے تھے کہ اے ابو ہریرہ یہ کون ہے؟ میں کہہ دیتا تھا کہ فلاں شخص ہے تو فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرے تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! خالد بن ولید جو ایک تلوار ہے خدا کی تلواروں میں سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہے کیونکہ نبیؐ نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب غزوۂ موتہ میں دیا تھا۔ آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید' جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے کہ اس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام لائے برابر رسول اللہؐ نے سواروں کی سرداری انہیں سے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سواروں کے آگے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور اس میں بڑے بڑے کارنامے انہوں نے کیے ان کو رسول اللہ عزیٰ کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جس کی وہ بہت تعظیم کرتے تھے حضرت خالد نے اس کو گرادیا اور یہ شعر پڑھا۔

یا عز کفرانک لا سبحانک   انی رایت اللہ قد اھانک

اے کفر کی عزت! تیری کچھ پاکی نہیں ہے۔ میں نے اللہ کو دیکھا ہے کہ اس نے تیری توہین کی ہے۔

حضرت خالد کسی لڑائی میں فتح مکہ سے پہلے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپ نے ان کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے انہوں نے وہاں سے ایسے لوگوں کو قتل کیا جن کا قتل جائز نہ تھا نبیؐ نے فرمایا اے اللہ! میں تیرے سامنے براءت کرتا ہوں اس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انہوں نے مقتولوں کی دیت ادا کی اور جس قدر مال ان کے لوٹے گئے اس کی قیمت دی یہاں تک کہ کتے کے پانی پینے کے برتنوں کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا رسول اللہؐ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کر آئے تو عبدالرحمن بن عوف نے ان پر اس کا انکار کیا اور ان دونوں میں باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبدالرحمن بن عوف کو برا کہا پس نبیؐ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) تقسیم کرے تو بھی ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ رسول اللہؐ کے آگے والے حصہ میں تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول اللہؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے اور ان کے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونک دیا وہ اچھے ہو گئے۔ ان کو رسول اللہؐ نے اکیدر بن عبدالملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے اس کو قید کر لیا اور رسول خدا کے حضور میں لے آئے حضرت نے ان سے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا اور ۱۰ھ میں رسول اللہ نے ان کو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ ان کے ہمراہ ان میں سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ں میں اپنی قوم کے پاس چلے گئے۔ پھر رسول اللہؐ کے بعد حضرت ابوبکر نے ان کو قتال مرتدین میں سردار لشکر بنایا انہیں
میں سے مسیلمہ حنفی یمامہ میں تھا۔ ان لوگوں کی لڑائی میں حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور انہیں مرتدین
ے مالک بن نویرہ قبیلہ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کے ساتھ تھا مگر لوگوں نے مالک بن نویرہ کے قتل میں اختلاف کیا ہے
وں کا قول ہے کہ وہ حالت اسلام میں قتل ہو گیا حضرت خالد کو ان کی ایک گفتگو سن کر شبہ ہو گیا تھا ابوقتادہ نے ان کے اس
ہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ میں تمہارے جھنڈے کے نیچے قتال نہ کروں گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر
ار کیا تھا۔ اہل فارس وروم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور دمشق کو انہیں نے فتح کیا ان
میں جس کو پہن کر جنگ کرتے تھے رسول اللہؐ کا ایک موئے مبارک تھا اسی کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے اور ہمیشہ
رہتے تھے۔

ہیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد
نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ ان بالوں
دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لئے اور ایک ٹوپی میں نے بنائی اس ٹوپی کے آگے والے
ں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا جس مہم میں میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث
ی ہیں۔ اور ان سے ابن عباسؓ جابر بن عبداللہؓ مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی
ر معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے خالد بن ولید
ایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی اثناء میں ایک کفتار بھنی ہوئی لائی
ول اللہؐ نے چاہا کہ اس کو کھائیں لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ کفتار ہے پس رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا (حضرت خالد
ں) میں نے کہا کہ کیا یہ حرام ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پیدا ہوتی لہٰذا مجھے اس سے
ت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے کہ پھر میں نے اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول اللہؐ دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت
وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ میں نے سو لڑائیاں یا اس کے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر بھی جگہ نہیں
ں میں تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہوں جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے
ں میں آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں ہے میں اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہوں۔
ص میں جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ ۲۱ میں بعہد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
یں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے وصیت کی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ بنی مغیرہ کی عورتیں
رونے کے لئے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں کہ وہ ابوسلیمان کے لئے روئیں بشرطیکہ
واز اور بین نہ ہو۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت نہیں بچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منڈوائے ہوں۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیے
بن بکار کا بیان ہے کہ خالد کی اولاد کوئی باقی نہ تھی مدینہ میں ان کے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے
میں لے لیے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سریح بن یونس: سین اور جیم کے ساتھ والعوذ المطافیل: ان سے مراد عورتیں اور بچے ہیں۔ عوذ اصل میں عائذ کی جمع ہے
والی اونٹنی مطافیل مطفل کی جمع ہے بچہ والی اونٹنی اس کا قول نقع ولقلقہ:

نقع: آواز بلند کرنا بعض لوگ کہتے ہیں گریبان پھاڑنا۔ لقلقہ: حرکت و اضطراب والی آواز۔ لقلق: زبان

۱۴۰۰۔ حضرت خالدؓ ابو ہاشم

حضرت خالدؓ۔ کنیت ان کی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول اللہؐ سے تھے حضرت ان کو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوۃ[۱] وسطی کے بارے میں ہم نے اور ایک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تحقیق کیے دیتا ہوں چنانچہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور وہ آپ کی خدمت میں بہت دلیر تھے پس وہ اجازت لے کر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہے۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے ان کی مونچھوں[۲] پر ہاتھ پھیر اتھا فرمایا تھا کہ اس کو نہ کترانا یہاں تک کہ مجھ سے ملو مگر قبل اس کے یہ واپس آئیں رسول اللہ کی وفات ہوگئی پس یہ کہا کرتے تھے میں اپنی موچھیں نہ کتراؤں گا یہاں تک کہ حضرت سے ملوں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے لوگوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ وہاں کریں گے۔

۱۴۰۱۔ حضرت خالدؓ بن ہشام

حضرت خالدؓ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور انہوں نے ان کو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کلام ہے ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مؤلفۃ القلوب کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ منجملہ ان کے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھے پھر انہوں نے ابو جہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر قید کر لیے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے واللہ اعلم۔

۱۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ نمازوں کی اور خاص کر صلوۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو اس کی تعیین میں اختلاف تھا۔

۲۔ مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ حضرت خالدؓ بن ہوذہ

حضرت خالدؓ بن ہوذہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابو عمر کا قول ہے یہ اور ان کے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبیؐ کے حضور میں وفد
کے گئے تھے نبیؐ نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مؤلفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہیں عداء
خالد کے جن سے رسول اللہؐ نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خالد اور ان کے بیٹے عداء دونوں
ان ہوگئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوذہ (جو خالد کے والد ہیں) انف الناقہ کی اولاد سے نہیں ہیں جن کی حطیہ نے
ف کی ہے وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہیں مگر ان خالد کے دادا کو بھی لوگ انف الناقہ کہتے ہیں ان کے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی
وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ گیا تھا تو میں نے نبیؐ کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کے نسب میں ایسا ہی لکھا ہے کہ عامری ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کی مخالفت
ر انہوں نے ان کو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکاء بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر
میں جا کے مل جاتے ہیں ان کو ابن ابی عاصم نے بنی بکاء سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ حضرت خالدؓ بن یزید

حضرت خالدؓ بن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہیں زید بن حارثہ کے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن
م تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع
ہوں نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ
س کے حرص سے بچ جائے گا۔ جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے اور مصیبت میں (لوگوں کو) دے۔ ان
ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۔ حضرت خالدؓ بن یزید مزنی

حضرت خالدؓ بن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس گھر
کے یہاں شام کو بکریاں آتی ہیں اور ان کے یہاں رہتی ہیں فرشتے ان کے لئے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعائے مغفرت کیا
تے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ

حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد بن ابی ہلال نے علی بن خالد سے
کی ہے کہ ابو امامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابو امامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انہوں نے
للہؐ سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے
ں بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ
ح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ خالد نے ابو امامہ سے حدیث پوچھی تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الخاء والباء

۱۴۰۶۔ حضرت خبابؓ خزاعی

حضرت خبابؓ۔کنیت ان کی ابوابراہیم ہے خزاعی۔یزید بن خباب نے قیس سے انہوں نے مجزاۃ بن ثور اسلمی سے انہوں
ابراہیم بن خباب خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے
کہ اے اللہ! مجھ پر پردہ ڈال میرے خوف کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے
ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو غسان نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مجزاۃ بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید یہی صحیح ہے

۱۴۰۷۔ حضرت خبابؓ بن ارت

حضرت خبابؓ بن ارت۔ان کے نسب میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہیں
یہی زیادہ مشہور ہے۔یہ خباب بیٹے ہیں ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے۔کنیت ان کی
ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابویحییٰ یہ عربی النسل ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ گرفتار کر کے
بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے
کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلفاء
میں سے تھیں پس یہ (خباب) تمیمی النسب خزاعی الولاء اور زہری الحلف ہیں کیونکہ ان کی سیدہ ام انمار عوف بن عبد عوف بن
عبدالحارث بن زہرہ والد عبدالرحمٰن بن عوف کی حلیف تھیں۔یہ خباب ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سب
سے پہلے سبقت کی اور ان لوگوں میں ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں اسلام میں یہ چھٹے شخص تھے (یعنی ان سے
پہلے پانچ آدمی مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول خدا
ابوبکر، خباب صہیب، بلال، عمار اور سمیہ والدہ عمار۔پس رسول اللہ کو تو اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابو
بکر کو خود ان کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور دھوپ میں لٹائے گئے اور ان کو
لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جس قدر اللہ نے چاہا تکلیف ہوئی۔شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست
کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے ان کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ہمیں ابو
الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے خباب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے رسول
اللہ سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ
آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دین
دار) لوگ تھے (ان کی یہ حالت تھی کہ) ان میں ایک شخص کو پکڑ کے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرا لا کر اس کے سر پر رکھا
جاتا تھا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے چھیل ڈالا جاتا تھا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹکیاں اس کے ہڈی اور پٹھے تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ رکھے گا اور بھیڑیا بکریوں کی رواہی کرے گا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو۔ ابو صالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلواریں بنایا کرتے تھے رسول اللہ ان سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان کی سیدہ کو جب اس کی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا ان کے سر پر رکھنے لگی انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! خباب کی مدد کر پس ان کی سیدہ ام انمار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتوں کے بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوا لے چنانچہ خباب گرم لوہا لے کے اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان مصائب کی کیفیت پوچھی جو انہیں مشرکین سے پہنچتی تھیں تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھو حضرت عمرؓ نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی خباب نے کہا کہ آگ روشن کی جاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اللہؐ نے ان کے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان مواخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان میں مواخات کرائی تھی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، مسروق، قیس بن ابی حازم، شقیق، عبداللہ سخبرہ، ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل، شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن راشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن خباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور اس کو بہت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ہاں یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے میں نے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کر لی اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میری امت باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابو خالد سے جو عبداللہ (بن مسعود) کے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک دن اسی حال میں ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم ان سے باتیں کرو یا انہیں کچھ حکم دو خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں؟ شاید میں انہیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول اللہ کی خباب کی عیادت کو گئی اور ان لوگوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(خباب سے) کہا کہ اے ابوعبداللہ! تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو خباب نے کہا کہ میرے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم ان کے بعد باقی یہاں تک کہ ہم نے اس قدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہے۔ حضرت خباب بہت سخت اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خباب (کی عیادت) کو گئے اور ان کے ساتھ داغ لگائے گئے تھے (ان کو سخت تکلیف تھی) پس انہوں نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول اللہؐ نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک میں موت کی دعا مانگتا۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو سرزمین کوفہ میں صحابہ میں سے مدفون ہوئے۔ ان کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی۔ زید بن وہب نے کہا ہم حضرت علی کے ساتھ آرہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہاں تک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو ان کی طرف ہم لوگوں کو سات قبریں ملیں حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین! آپ کے جانے کے بعد خباب بن ارت کی وفات ہوگئی انہوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائیں وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے گھروں میں دروازوں پر دفن کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انہوں نے باہر دفن کرنے کی وصیت کی تو اور لوگوں نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انہوں نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا گئی اور جسمانی آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا بعد اس کے حضرت علی ان کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا **السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لا حق اللھم اغفرلنا ولھم وتجاوز بعفوک عنا وعنھم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف وارضی اللہ عزوجل۔** (تم پر سلام ہو اے رہنے والو! جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے اگلے سامان کرنے والے ہو اور ہم تم سے عنقریب ملنا چاہتے ہیں اے اللہ! ہم کو اور ان کو بخش دے اور اپنی بخشش سے ہم سے اور ان سے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے) ابوعمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی بعد اس کے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان میں شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب ان کی وفات ہوئی ان کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی اور ان کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہی ہے کہ ان کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی مگر جنگ صفین میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہو گیا اس کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور جن خباب کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی وہ عتبہ بن مروان کے غلام تھے اور ابوعمر نے ان کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہیں ان کا ذکر بھی آئے گا اور ان دونوں نے شرکائے بدر میں خباب بن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے پھر خباب غلام عتبہ جو بدر میں شریک تھے کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنی ان کے حلف عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ پھر ابونعیم نے مولائے عتبہ کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال لکھا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ ان کی کوئی روایت معلوم ہے یہی دلیل اس بات کی کافی ہے یہ دونوں دو شخص ہیں کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادیں چھوڑی تھیں جن میں سے ایک عبداللہ تھے جن کو خوارج نے حضرت علی رضی عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو جدا قبیلے ہیں اور ابن اسحاق رہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنی ان کے حلیفوں میں سے خباب بن ارت غزوۂ بدر میں شریک تھے اور انہوں نے بنی ل میں سے خباب مولائے عتبہ بن غزوان کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور ہے خباب بن ارت کے وہ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ حضرت خبابؓ ابوالسائب

حضرت خبابؓ۔ کنیت ان کی ابوالسائب ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ کی حدیث عبداللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ل اللہ کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے برتن سے پانی پیتے ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خباب مولائے فاطمہ بنت عتبہ بن بن عبدشمس بن عبد مناف انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے نبیؐ سے ت کی ہے کہ آپ نے فرمایا وضوء (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہے (صرف شک سے نہیں جاتا) ان سے صالح یوان نے روایت کی۔ اور ان کے بیٹے مقصورہ میں رہتے تھے ان میں سے سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ تھے۔ میں ابوعمر کا پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ کوئی اور خباب ہیں ابوسائب کے علاوہ یہ وہی ہیں بخاری نے کہا ہے کہ سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ جن کو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولیٰ بھی ہیں۔

۱۱۔ حضرت خبابؓ مولائے عتبہ

حضرت خبابؓ مولائے عتبہ بن غزوان۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور ان کے مولیٰ عتبہ رسول اللہؐ راہ شریک ہوئے۔ بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابویحیٰ ہے ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔ ہمیں ابو عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش سے رسول اللہؐ کے غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان اور جناب مولائے غزوان یہ دونوں شریک تھے۔ خباب نے مدینہ میں ۱۹ھ میں بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۔ حضرت خبابؓ والدعطاء

حضرت خبابؓ والدعطاء۔ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا اور ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کے انہوں نے نبی کو دیکھا ہے حالانکہ ان کا صحابی نہیں۔ان کی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہو[1] ہو میں نے کہا کہ کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہؐ کے دوست ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۱۱۔حضرت خبابؓ بن قیظی

حضرت خبابؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل،انصاری اشہلی۔احد کے دن یہ اور ان کے بھائی بن قیظی شہید ہوئے۔ان کو ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابوعمر نے ان کا نام حباب حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں۔اور اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

۱۴۱۲۔حضرت خبابؓ بن منذر

حضرت خبابؓ بن منذر بن جموح۔ابن فلیح نے ان کو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حباب ہے یعنی حائے مہملہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ میں نے ان کا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

۱۴۱۳۔حضرت خبیبؓ بن اساف

حضرت خبیبؓ بن اساف۔اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں ابن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن ثعلبہ،انصاری خزرجی۔بدر،احد اور خندق میں شریک تھے اور مدینہ میں آ کے رہے تھے یہ دیر سے اسلام لائے تھے جب آپ بدر کی طرف تشریف لے چلے تو اثنائے راہ میں یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن سعید نے خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لئے تشریف لئے جاتے تھے میں تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک اور آدمی تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہماری قوم جہاد میں جائے اور ہم اس کے ہمراہ نہ جائیں (لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں) رسول اللہؐ نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلہ میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم اسلام لے آئے اور رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین میں سے میرے شانے پر تلوار ماری میں نے اس کو قتل کر دیا اور بعد اس کے اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھ سے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتی ہوں جس نے

[1] یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الہٰی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اے پرندے تو ہم سے اچھا ہے کہ تجھ سے قیامت کے دن مواخذہ نہ ہوگا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ل لے پہنائی ہے اور میں کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتا ہوں۔ جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیج
ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ خبیب دادا ہیں خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب استاد امام مالک کے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے
س بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
رے دادا خبیب کو بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول اللہؐ نے اس پر لعاب مبارک ڈال دیا اور ہاتھ پھیرا اور
ں کو اٹھا دیا پس وہ چلنے لگے۔ یہی ہیں جنہوں نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگوں کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انہوں نے حبیبہ
ت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اس کے کہ (ان کے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ ان سے صرف ایک حدیث روایت کی
ئی ہے۔ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عنہ: نون اور باء کے ساتھ۔

۱۴۱۔ حضرت خبیبؓ بن اسود

حضرت خبیبؓ بن اسود، انصاری۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبیؐ سے ہیں بدر
ں شریک ہوئے تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد۔ خبیب ان لوگوں
غلام تھے۔ ابو تمیلہ نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب ان کے حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح
ھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار میں سے تھے پھر بنی نجار میں سے تھے پھر بنی سلمہ میں سے تھے اس کلام میں
راض ہے کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہیں سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج
پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں پھر (خبیب) کس طرح ان (دونوں قبیلوں) سے ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۔ حضرت خبیبؓ بن حارث

حضرت خبیبؓ بن حارث۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ ان
ذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خائے معجمہ کی ردیف میں ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ ان کے نام میں جیم
اور سب لوگوں نے جیم ہی میں ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۴۱۔ حضرت خبیبؓ ابو عبداللہ

حضرت خبیبؓ۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ جہنی ہے۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابو مسعود نے ابی فدیک سے انہوں نے ابی ذئب
انہوں نے اسید بن اسید براد سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ
ے خیال میں ان کے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے میں رات کے وقت سخت تاریکی
عالم میں نبی کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں وہ کہتے تھے کہ ہم نے نبی کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر میں نے کچھ نہ

حمائل مراد وہ زخم ہے جو ان کے شانے پر لگا تھا جس کا نشان بشکل حمائل کے باقی رہ گیا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہر صبح و شام قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمہیں ہر کام کے لئے کفایت کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ نقل کیا (عبداللہ بن خبیب) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابو مسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہے مشہور یہی ہے کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ کہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے بغیر دادا کی روایت کے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے ابن ابی ذئب سے اور کہا ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اور طبری ابن قانع اور ابن سکن نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

اسید: دونوں میں ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

۱۴۱۷۔ حضرت خبیبؓ بن عدی

حضرت خبیبؓ بن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری اور یعقوب سے وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنی امام احمد کہتے تھے یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے دس آدمیوں کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی اقلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھا ان پر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہاں تک کہ جب مقام ہدہ میں عسفان اور مکہ کے درمیان میں پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جن کو بنی لحیان کہتے ہیں ان کی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازوں کے لے کر ان کی طرف چلے ان کے قدم کو پہچانتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں جہاں وہ لوگ اترے تھے ان کی کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھیں تو انہوں نے کہا یہ تو یثرب کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور ان کے اصحاب کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دے دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم! ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اتروں گا اے اللہ! اپنے نبی کو ہماری خبر پہنچا دے پھر کافروں نے انہیں تیر مارنا شروع کئے پس عاصم کو معہ اور سات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے انہیں میں سے خبیب انصاری اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب ان پر قابو پا لیا تو اپنی کمانوں کی تانت کھول کر ان کو باندھا تو تیسرے شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہے واللہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤں گا مجھے تو انہیں

www.KitaboSunnat.com

ن کی پیروی اچھی معلوم ہوتی ہے پس کافروں نے ان کو گھسیٹا اور مارا مگر وہ ان کے ساتھ جانے پر راضی نہ ہوئے بالآخر
ں نے ان کو وہیں قتل کر دیا اور خبیب کو اور یزید بن دثنہ کو لے کے چلے اور ان کو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے) مکہ میں بیچ ڈالا
ث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا یہ خبیب وہی ہیں جنہوں نے حارث بن عامر بن نوفل کو بدر کے دن
تھا پس خبیب (کچھ دنوں) ان کے یہاں قید رہے یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے ان کے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے
کی کسی لڑکی سے استرا مانگا تا کہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کر لیں اس نے دے دیا اسی اثناء میں اس کا ایک بیٹا
پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہاں تک کہ وہ لڑکا ان کے پاس پہنچ گیا اور میں نے اس کو اس حال میں پایا
ب نے اس کو اپنے ران پر بٹھا لیا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھ
کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا نہ کروں گا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی
دیکھا خدا کی قسم! میں نے ان کو ایک دن انگور کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس
میں انگور تھے بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے خبیب کے لئے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے
م سے باہر حل میں لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اجازت ہو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے
وڑ دیا انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف
ں ابھی نماز میں طول دیتا اے اللہ! انہیں شمار کر لے اور انہیں گن گن کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ (بعد اس کے
انہوں نے پڑھے)

فلست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء — یبارک علی اوصال شلو ممزع

ے کوئی پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے' یہ سب مصیبت اللہ کی
لہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے۔

ا اس کے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اس نے حضرت خبیب کو قتل کر دیا خبیب ہی نے ہر اس مسلمان کے لئے جو
قتل کیا جائے یہ نماز مستحب کر دی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انہوں نے اپنے آخر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس
اللہ نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اسی دن جس دن یہ واقعہ ان پر گذرا قریش کے کافروں نے جب سنا کہ
ل کر دیے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لا دیں جس سے وہ پہچانے جا سکیں عاصم نے
ر کے دن ان کے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا (چنانچہ یہ لوگ گئے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہنچے) اللہ نے عاصم کے اوپر
ج بھڑ کی متعین کر دی اس نے عاصم کے جسم کو ان لوگوں سے بچا لیا اور یہ لوگ ان کے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔
اس روایت میں ہے کہ بنو حارث بن عامر نے خبیب کو خریدا تھا ایسا ہی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب
نے جو ان لوگوں کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اس نے عقبہ بن حارث کے لئے ان کو مول لیا
وہ ان کو اپنے باپ کے عوض میں قتل کرے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے خریدنے میں ابو اہاب بن عزیز' عکرمہ بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابی جہل' اخنس بن شریق' عبیدہ بن حکم بن اوقص' امیہ بن ابی عتبہ' بنوحضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ ان
بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگوں نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے ان کو اپنے گھر
پھر جب ان لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف ان کو لے گئے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار

لقد جمع الاحزاب حولي والبو — قبائلهم واستجمعوا كل مجمع
وقد قربوا ابنآ هم ونسآء هم — وقربت من جزع طويل ممنع
وكلهم يبدى العداوة جاهدا — عليّ لانى فى وثاق بمضيع
الى الله اشكو غربتى بعد كربتى — وما جمع الاحزاب لى عند مصرعى
فذالعرش صبرنى على ما اصابنى — فقد بضعو الحمى وقد ضل مطمعى
وذالك فى ذات الاله وان يشا — يبارك على اوصال شلو ممزع
وقد عرضوا بالكفر والموت دونه — وقد ذرفت عيناى من غير مدمع
ومابى حذار الموت انى لميت — ولكن حذارى حر نار تلفع
فلست بمبد للعدو تخشعا — ولا جزعا انى الى الله مرجعى
ولست اىالى حين اقتل مسلما — على اى جنب كان فى الله مصرعى

میرے گرد کافروں کا گروہ جمع ہے اور انہوں نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہے اور ایک بڑا مجمع کیا ہے اور اپنے لڑکوں
عورتوں کو بھی قریب بلا لیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہے ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت
ظاہر کر رہا ہے اس وجہ سے کہ میں بندھا ہوا مرنے کے قریب ہوں میں اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ
کرتا ہوں ورنیز اس کی جو اس گروہ نے میرے مقتل میں جمع کیا ہے اے مالک عرش! مجھے اس مصیبت میں صبر دے
ان لوگوں نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور میری امید منقطع ہو گئی ہے یہ سب مصیبت اللہ کی راہ
ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے ان لوگوں نے میرے سامنے کفر پیش کیا جس کے انکار
موت ہے میری دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے میں موت سے نہیں ڈرتا موت تو آتی ہے بلکہ
اس آگ سے ڈرتا ہوں جو شعلہ مارتی ہے میں دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نہ کروں گا اور نہ بے صبری کروں
اللہ کے پاس مجھے جانا ہے۔ میں کچھ پرواہ نہیں کرتا جب کہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ
قتل کیا جائے۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو خدا کی راہ میں مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اس کو انہوں
اس کا نام ابوحسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا
ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمٰعیل سے نقل کرتے تھے کہ انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ ان کو رسول اللہؐ نے
ہا کے تجار روانہ کیا وہ کہتے تھے میں خبیب کی لکڑی کے پاس گیا میں اس پر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر
اس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر میں نے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی کہ) گویا اس کو زمین نے نگل لیا پھر
ت سے اب تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوئیں گے اور نہ ان کو
چھوسکے گا پس اللہ نے وفات کے بعد ان کو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ ان کے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ تعالیٰ نے بھڑوں
یا انہوں نے عاصم کی حفاظت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔
اور یاءُ راء اور آخر میں دال ہے۔ اور اسید بن جاریہ میں بھی ہمزہ پر زبر ہے اور سین پر کسرہ ہے اور جاریہ جیم کے ساتھ ہے۔

حضرت خبیبؓ جد معاذ

حضرت خبیبؓ جد معاذ بن عبداللہ بن خبیب کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے
سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد رضی
سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول اللہؐ کا انتظار کرتے رہے کہ آپ
یں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اس کے بعد انہوں نے سورۂ اخلاص اور معوذ
فضیلت میں حدیث روایت کی۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر کیا حالانکہ ان خبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا
اور ان کا تذکرہ انہوں نے اسی عنوان سے شروع کیا ہے خبیب بن عبداللہ بن عبداللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے ہم ان کا
اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور ابونعیم کا اعتراض بھی اس پر نقل کر چکے ہیں۔

باب الخاء والدال

حضرت خداشؓ بن بشیر

حضرت خداشؓ بن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔ بقول بنی عامر مسیلمہ کذاب کے قاتل یہ تھے۔ ان کا
ابوعمر نے لکھا ہے۔

حضرت خداشؓ بن حصین

حضرت خداشؓ یا خراش بن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی صحابی
ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی عامر یہ کہتے ہیں کہ
ذاب کے قاتل یہی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہیں بشیر کے جن کا تذکرہ ابوعمر نے بھی لکھا ہے ان کا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے ان کا نام خداش بتایا ہے اور اس میں شک نہیں کیا اور ان کے والد کا نام بشیر بتایا ہے اس میں شک نہیں کہ علماء نے ان کے میں اختلاف کیا ہے جس طرح اور باتوں میں اختلاف کیا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان کے دادا اصم کی بابت لوگوں نہیں ہے نہ ان کے قبیلہ میں اختلاف ہے اور نہ اس بات کی نقل میں اختلاف ہے کہ انہوں نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا۔

۱۴۲۱۔ حضرت خداش ؓ بن ابی خداش مکی

حضرت خداش ؓ بن ابی خداش مکی۔ صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا بنت بحر (کے چچا ہیں) اور بعض لوگوں نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھیں روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند بن ثابت سے انہوں نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا نبی کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ پیالہ آپ سے مانگ لیا۔ ابوعامر عقدی اور وغیرہما نے ایوب سے انہوں نے صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۲۔ حضرت خداش ؓ بن سلامہ

حضرت خداش ؓ بن سلامہ۔ کنیت ان کی ابوسلامہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہ انکی شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم کجی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے منصور سے انہوں نے عبداللہ بن علی سے انہوں سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا میں آدمی کو خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت وصیت کرتا ہوں (یعنی تین دفعہ فرمایا) میں آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے غلام کی وصیت کرتا ہوں جو ہر وقت اس کے پاس رہتا ہے اگر چہ اس پر کوئی تکلیف ہو جو اسے اذیت دے اور ہمیں ابویاسر سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے عوانہ نے منصور سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے انہوں نے عرفطہ سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے نقل کر کے کہتے تھے ہمیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا۔ اس کو ثوری نے انہوں نے عبید بن علی سے انہوں نے خداش سے روایت کیا ہے اور (اس سند میں) عرفطہ کو ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو نے شریک سے انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا خداش حبیب سلمی کی اولاد میں سے ہیں ابوعبدالرحمٰن سلمی کے والد ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

۱۴۲۴۔حضرت خداشؓ بن قتادہ

حضرت خداشؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید انصاری اوسی، بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۴۲۵۔حضرت خدعؓ

حضرت خدعؓ۔ابو الفتح ازدی اور ابو الحسن عسکری وغیرہما نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ ان کی حدیث جیم کی ردیف میں گذر چکی ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۶۔حضرت خدیجؓ بن سالم

حضرت خدیجؓ بن سالم۔بیعت عقبہ میں شریک تھے جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے ابن فلیح سے انہوں نے موسیٰ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ صحابہ میں خدیج بن اوس بن سالم بھی تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۷۔حضرت خدیجؓ بن سلامہ

حضرت خدیجؓ بن سلامہ بعض لوگ کہتے ہیں ابن سالم بن اوس بن عمرو بن قراقر بن ضحیان بلوی۔انصار کے بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ طبری کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابو رشید ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے کہا ہے خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب کنیت ابو شباث بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے۔ابن ماکولا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے پس ابن ماکولا اور ابو موسیٰ نے خدیج بن سلامہ کا تذکرہ علیحدہ قائم اور ابن سالم کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے کیونکہ ابو موسیٰ نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کر لیا ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (خدیج) بن سلامہ اور بعض لوگ ان کو ابن سالم کہتے ہیں۔واللہ اعلم۔

شباث: شین پر پیش، باء اور آخر میں ثاء ہے۔

باب الخاء والذال

۱۴۲۸۔حضرت خذامؓ بن ودیعہ

حضرت خذامؓ بن ودیعہ۔انصاری۔قبیلہ اوس سے ہیں۔ابو عمر نے ان کو ذکر کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خذام بیٹے ہیں خالد کے ابو عمر نے بھی اس کو بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو ودیعہ ہے بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں پس (ابو نعیم نے) ابو ودیعہ ان کی کنیت قرار دی ہے اور ابو عمر نے (ودیعہ) ان کے والد کا نام لکھا ہے۔یہ خذام والد ہیں خنساء بنت خذام کے۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہے تو انہی

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خذام کے یہاں اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور (خذام) تھے۔ ہمیں ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہ بہ ابن سمنیہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے عبدالرحمٰن اور مجمع فرزندان یزید بن جاریہ انصاری سے انہوں نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہے کہ ان شیب[1] ایسی حالت میں بغیر ان کی رضامندی کے ان کا نکاح کر دیا پس یہ نبیؐ کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس ان کا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو ان کے والد نے قبیلہ بنی عوف میں سے سے نکاح سے کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبیؐ کے حضور میں پیش ہوا نے ان کے والد کو حکم دیا کہ وہ ان کو ان کی خوشی پر چھوڑ دیں چنانچہ انہوں نے ابولبابہ سے نکاح کر لیا اور ان سے سائب بن پیدا ہوئے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والراء

۱۴۲۸۔ حضرت خراشؓ بن امیہ

حضرت خراشؓ بن امیہ کعبی خزاعی۔ ان کا ذکر تو (کتابوں میں) ہے لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہیں نبیؐ کے ہمراہ حدیبیہ خیبر اور ان کے بعد کے میں شریک تھے رسول اللہؐ نے انہیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انہیں سوار کیا تھا جس کا نام ثعلب تھا قریش نے بہت ستایا اور ان کے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے ان کو بچا لیا پس یہ رسول اللہؐ کے لوٹ گئے پھر اس وقت رسول اللہؐ نے حضرت عثمان بن عفان کو بھیجا۔ انہیں (خراش) نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا ان خراش سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخری زمانے میں ہوئی۔ ان کا تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی خزاعی، بنی مخزوم کے حلیف تھے کنیت ان کی ابونضلہ تھی یہی ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہیں جو عامر بن ابی ضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع میں جھک پڑے تاکہ انصار اس کو قتل نہ کریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیر مارا تھا۔

۱۴۲۹۔ حضرت خراشؓ بن حارثہ

حضرت خراشؓ بن حارثہ۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب

[1] شیب اس عورت کو کہتے ہیں جس کی بکارت زائل ہو گئی ہو کسی مرد سے ہم بستری کے باعث یا اور کسی سبب سے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ے اور سب نے نبی کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے ان کے نام یہ ہیں (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذویب (۵) حمران (۶) فضالہ اور (۷) مالک۔ ان سب کا نسب ان کے بھائی اسماء کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ...ی نے لکھا ہے۔

۱۴۱۔ حضرت خراش بن صمہ

حضرت خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر اور احد ...ریک تھے کلبی اور ابوعبید نے کہا ہے کہ بدر کے دن ان کے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن ان کے دس زخم تھے یہ انہیں مشہور تیر ...زوں میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۔ حضرت خراش کلیبی

حضرت خراش کلیبی ثم السلولی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا کچھ نہیں جانتا اور ...ر ان کے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہیں۔ یہ کلام ابوعمر کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خراش بیٹے ہیں امیہ ...س میں کچھ شک نہیں جس شخص نے نسب میں ان کے پہلے نام کو دیکھا اس نے سمجھا کہ یہ کلیبی ہیں سلولی ہیں اور خزاعی ہیں پس ...یں جانتا کہ ابوعمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام میں ان کا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۔ حضرت خراش بن مالک

حضرت خراش بن مالک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے ان کو ذکر کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ...سلمی سے انہوں نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ...ے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول اللہ کی شہ رگ پر استرا لے کے کھڑا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا

۱۴۴۔ حضرت خرباق سلمی

حضرت خرباق سلمی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ ...اللہ نے ظہر کی نماز میں ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز میں قصر کر ...حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول اللہ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں ...پ نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے سلام پھیرا پھر بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کئے بعد اس کے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو ہشام ...سان نے ابن سیرین سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام میں اس کا ذکر آئے گا۔ خرباق کو کسی ...کر نہیں کیا ہاں محفوظ نے خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث میں کیا ہے کہ نبی نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک ...کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھ لمبے تھے ان کا تذکرہ ذوالیدین کے نام میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ذوالیدین کے معنی دو ہاتھ والے ان کے ہاتھ لمبے بہت تھے اس وجہ سے ان کو ذوالیدین کہتے تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۳۴۔ حضرت خرشہؓ بن حارث

حضرت خرشہؓ بن حارث مرادی۔ قبیلہ بن زبید سے ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے یعنی عبداللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے خرشہ بن صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل میں شریک نہ ہو جو روک کر قتل کیا جائے ہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور ان ظالموں پر عذاب نازل ہو جائے اور اس کو بھی ان کے ساتھ پہنچ جائے اور ابن مندہ نے ان میں فتنہ میں قتال کی ممانعت نقل کی ہے۔ ہم ان کا تذکرہ بعد اس کے لکھیں گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث مرادی کی ہے حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۳۵۔ حضرت خرشہؓ بن حر

حضرت خرشہؓ بن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حر فزاری اور بعض لوگ ان کو ازدی کہتے ہیں میں رہتے تھے۔ یہ بھائی ہیں سلامہ بنت حر کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت میں تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ ابوذر اور عبداللہ سلام سے روایت کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ربعی بن خراش' مسیب بن رافع ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہیں انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ان نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ہمیں ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب طلابیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد ابی الزرقاء نے ثابت بن عجلان انہوں نے ابوکثیر محاربی سے روایت کی ہے انہوں نے خرشہ محاربی سے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا[1] ہوں گے کہ اس وقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اس کو چاہئے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے (اپنے گھر میں) لیٹ رہے یہاں تک کہ وہ فتنہ ختم ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان لوگوں نے حدیث انہیں کے تذکرہ میں لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان دونوں ایک سمجھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ ان دونوں کو ایک کر دیا ہے۔ حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں ابوعمر نے یہ نہیں بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے؟ بلکہ اس راوی کو انہوں نے اس کے بعد والے تذکرہ بیان کیا ہے اور اس کو انہوں نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث وہیں کی جائے گی۔

۱۴۳۶۔ حضرت خرشہؓ شامی

حضرت خرشہؓ شامی۔ یہ صحابی ہیں۔ ابوعمر کہتے تھے کہ اسی طرح ابوحاتم نے کہا ہے اور انہوں نے یہ خرشہ بن حر کے علاوہ دوسرے

---

[1] یہ اشارہ ہے ان فتنوں کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ بن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے جس کی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ میں اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ حمصی ہیں اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ شامی ہیں ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۴۲۷۔ حضرت خریت ؓ بن راشد ناجی

حضرت خریت ؓ بن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول اللہ ؐ سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ملے یہ بنی سامہ بن لوی کے وفد میں تھے رسول اللہ ؐ نے ان کی باتیں سنیں اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمہاری قوم کے ہیں تم ان کے یہاں اترو زبیر نے بیان کیا ہے کہ خریت بن راشد (جنگ) جمل میں طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے اور عبداللہ بن عامر نے خریت بن راشد کو نواح فارس میں کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اس کے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم [1] کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے ان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جن پر جزیہ مقرر تھا خریت کے ساتھ ہو گئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوۃ روک لیں اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیہ روک لیں وہاں کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہو گئے تھے انہوں نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انہوں نے بھی خریت کی اعانت کی پس ان سب لوگوں نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور ان سے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کر دیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اس کو امان مل جائے گی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیوں میں سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

[1] جنگ جمل میں بالآخر حضرت علی مرتضٰی اور حضرت معاویہ میں یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائیں ایک ان کی طرف سے اور ایک ان کی طرف سے یہ دونوں حکم جس کو خلیفہ مقرر کریں وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہیں حضرت علی مرتضٰی کی طرف سے ابو موسیٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے۔

۱۴۲۸۔ حضرت خریم ؓ بن اوس

حضرت خریم ؓ بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے طائی۔ کنیت ان کی ابو لجاء رسول اللہ ؐ سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمیں محمد بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیر زاد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسیٰ بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو السکین زکریا بن یحییٰ بن عمرو بن حصن بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد کے چچا زحر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انہوں نے اپنے دادا خریم سے روایت کی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی میں اس وقت پہنچا جب آپ تبوک سے لوٹے تھے میں مسلمان ہو گیا پھر نے عباس بن عبدالمطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہؐ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مدح آپ کی بیان کروں رسول اللہؐ نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے:

من قبلها طبت في الظلال وفي — مستودع حيث يخصف الورق
ثم هبطت البلاد لا بشر انت — ولا مضغة ولا علق
بل نطفة تركب السفين وقد — الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الى رحم — اذا مضى عالم بدا طبق
حتى احتوى بيتك المهيمن من — خندف علياء تحتها النطق
وانت لما ولدت اشرقت الار — ض وضاءت بنورك الافق
فنحن في ذلك الضياء وفي — النور وسبل الرشاد نخترق

"اس سے پہلے آپ پاکیزہ تھے سایوں میں اور جب کہ آپ اس امانت کی جگہ میں تھے جہاں پتے چپکائے جاتے ہیں پھر آپ دنیا میں تشریف لائے نہ بصورت بشریت اور نہ مضغہ یا علقہ بن کر۔ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیوں پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ سے نسر (نامی بت) کو لگام دے دی تھی اور اس کے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے۔ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کا مقدس گھر اس رفتار سے گھر گیا اس کے نیچے آواز تھی آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور افق آپ کے نور سے چمکنے لگے۔ ہم اس روشنی اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے خوشے توڑ رہے ہیں۔"

خریم کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضاء (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سفید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شیماء کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے تو کیا وہ میری ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں وہ تمہاری ہے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی خریم کہتے تھے کہ میں خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہنچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے ہم کو شیماء بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جس طرح کہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ اس کو رسول اللہؐ نے مجھے ہبہ فرما دیا ہے پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟ چنانچہ وہ (گواہ) ان کے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیماء کو میرے حوالہ کر دیا اور شیماء کا بھائی عبدالمسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اس نے مجھے کہا کہ شیماء کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں ایک ہزار سے کم میں اس کو نہ بیچوں گا اس کے بھائی نے ایک ہزار درہم مجھے دیئے اور میں نے شیماء کو اس کے حوالے کر دیا بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ایک لاکھ بھی کہتے تو شیماء کا بھائی تمہیں دیتا میں نے کہا میں یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۳۹۔ حضرت خریمؓ بن ایمن

حضرت خریمؓ بن ایمن عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خریم بن کعب بن خریم بن ایمان بن زرعہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے ادا نہیں کر سکتا لہٰذا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو تمام اعمال کو جامع ہو؟ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہئے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھ کو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۰۔ حضرت خریمؓ بن فاتک

حضرت خریمؓ بن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خریم بن فاتک کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوایمن ہے کیونکہ ان کے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی سبرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خریم اور ان کے بیٹے ایمن دونوں فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ خریم اور ان کے بھائی سبرہ بن فاتک بدر میں شریک تھے اور یہی صحیح ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں اہل کوفہ میں مقام رقہ میں رہتے تھے۔ ان سے معرور بن سوید شمر بن عطیہ ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے ایمان بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط میں چل کر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر میں شریک تھے ان دونوں نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فلان بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں آدمیوں کی قسمیں یہ ہیں:

(۱) دنیا و آخرت دونوں میں ان کو فراخی دی جائے (۲) صرف دنیا میں فراخی ملے اور آخرت میں تنگی ہو (۳) دنیا میں تنگی ہو آخرت میں فراخی ہو۔ (۴) دنیا و آخرت دونوں میں بدبخت ہو۔ اور اعمال کی قسمیں یہ ہیں کچھ اعمال واجب کرنے والے ہیں کچھ اعمال برابر سرابر ہوتے ہیں کچھ اعمال دس گنے ہوتے ہیں کچھ سات سو گنے ہوتے ہیں پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہیں کہ جو کوئی بحالت اسلام مر جائے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص بحالت کفر مر جائے اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اس پر عمل نہ کر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہے کہ اس کے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس پر راغب ہوا ہے تو وہ نیکی اس کے لئے لکھ لی جاتی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہے وہ اس کے لئے دس گنا لکھی جاتی ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کو سا ثواب ملتا ہے۔ یہاں فلاں سے مراد یسیر یعنی یاء پر پیش' سین پر زبر اور اس کے بعد یاء اور راء ہیں۔ اسرائیل نے ابو اسحا انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم کیا اچھے تھے اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں میں نے عرض کیا کہ وہ دونوں باتیں کون سی ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنوں نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیشک یہ (دونوں مجھ میں ہیں) پھر انہوں نے اپنے دیئے اور تہبند اونچی باندھنے لگے ان کی ایک حدیث دلائل نبوت میں داخل ہے ان کے اسلام کا سبب مالک جنی کے حا انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ قلیب: قاف پر پیش میں باء ہے۔

باب الخاء والزاء

۱۴۴۱۔ حضرت خزاعیؓ بن اسود

حضرت خزاعیؓ بن اسود اور بعض لوگ کہتے ہیں اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگوں میں سے ہیں جو کے قتل کے لئے گئے تھے اسود کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۴۲۔ حضرت خزاعیؓ بن عبد نہم

حضرت خزاعیؓ بن عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عداء جن کو بعض کہتے ہیں عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبداللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہیں یہ قبیلہ مزنیہ کے ایک بت کے دربان تھے جس کا نام نہم تھا انہوں نے بت کو توڑ ڈالا اور نبیؐ کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے:

ذھبت الی نھم لاذبح عندہ ‏ عتیرۃ نسک کالذی کنت افعل

فقلت لنفسی حین راجعت حزمھا ‏ اھذا الہ ابکم لیس یعقل

ابیت فدینی الیوم دین محمد ‏ الہ السماء الماجد المتفضل

"میں نہم (نامی بت) کے پاس گیا۔ تا کہ اس کے پاس قربانی کا جانور ذبح کروں جس طرح میں کیا کرتا تھا پھر اپنے دل میں کہا جب خوب غور کیا کہ کیا یہی خدا ہے جو گونگا اور بے عقل ہے؟ اب میں آ گیا میرا دین محمد کا دین ہے اس آسمان کے خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ہے۔"

پھر انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تمام قبیلہ مزنیہ کی طرف سے انہوں نے بیعت کی۔ ان کی قوم میں سے ان کے ہمراہ دس آئے تھے بلال بن حارث' عبداللہ بن درہ' ابو اسماء' نعمان بن مقرن اور بشیر بن محتفر اور تمام قبیلہ مزنیہ کے لوگ مسلمان ہو گئے رسول اللہؐ نے ان کا جھنڈا فتح کے دن انہیں کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبیؐ کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کیلئے مامور تھے تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۴۳۔حضرت خزامہؓ بن یعمر

حضرت خزامہؓ بن یعمر لیثی۔زہری سے اس میں مختلف روایتیں نقل کی گئی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخزامہ بن زید بن حارث سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور محمد بن عبداللہ بیاضی نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحییٰ یونس سے روایت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۴۔حضرت خزرجؓ ابوالحارث

حضرت خزرجؓ۔کنیت ان کی ابوالحارث ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ان کی حدیث میں کلام ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت! میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کر اس لئے کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عرض کیا کہ اے محمدؐ! آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی ابویعقوب قلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

۱۴۴۵۔حضرت خزیمہؓ بن اوس

حضرت خزیمہؓ بن اوس بن یزید بن اصرم۔بنی نجار میں سے ہیں۔مسعود بن اوس کے بھائی ہیں انصاری۔ان کا تذکرہ ابن عروج نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو جسر کے دن مقتول ہوئے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۴۴۶۔حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ۔ان کی والدہ کبشہ بنت اوس تھیں جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تھیں۔کنیت ان کی ابوعمارہ تھی ان کا لقب ذوالشہادتین ہے۔رسول اللہؐ نے ان کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔جنگ جمل و صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہیں کیا پھر جنگ صفین میں عمار بن یاسر شہید ہوئے تو خزیمہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اس کے بعد انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہاں تک کہ مقتول ہوگئے۔واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابواحمد حاکم نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں شریک تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن قداح نے اس کو ذکر کیا ہے مگر اور اہل مغازی ان کا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک گھوڑا سواء بن قیس غاربی سے مول لیا تھا سواء انکار کر گیا خزیمہ بن ثابت نے نبیؐ کی طرف سے گواہی دی رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیسے گواہی دی؟ حالانکہ (جب ہم نے گھوڑا مول لیا ہے اس وقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہاں سے لائے ہیں اس کی میں تصدیق کر لی ہے اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (پس میں آپ کی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس کے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انہیں کی گواہی کافی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے قرأۃً خبر دی اور میں سن رہا تھا اور حسین بن یوحن بن ابویہ بن نعمان یمنی باوری نے اذناً خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم محمد بن علی بن محمد حسین بن مہریز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بوعلی حسین بن عیسیٰ بن حمران بسطامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرہ بن خزیمہ نے عمارہ بنت خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلے ہونا چاہئیں جن میں کوئی ہڈی نہ ہو اور زہری نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے نبی کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سن کر) نبیؐ ان کے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انہوں نے نبی کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

غیان: غین پر زبر یاء مشدد جبکہ آخر میں نون ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زبر اور دو نون ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زیر اور دو نون ہیں۔

۱۴۴۷۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں۔ بعض لوگ ان کو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالصمد سلمی نے خبر دی جن کی کنیت ابوبکر تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمران حرانی نے یوسف بن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا ہمیں ابن جریر نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد! میں آپ میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو سرزمین تہامہ سے پیدا ہوں گے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں جب میں آپ کے بعثت کا خبر سنوں گا تو آپ کے پاس حاضر ہوں گا پھر یہ بہت دنوں تک رسول اللہؐ کے حضور میں نہیں آئے یہاں تک کہ فتح مکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے دن یہ آپ کے پاس آئے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس امر سے کہ میں سب سے پہلے آپ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں درحالیکہ میں آپ پر ایمان رکھتا تھا آپ کی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بد عہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتوں کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپ کے بعد پے در پے قحط ہم پر پڑے اور انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابومعشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہیں حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۴۳۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی

حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی۔ صحابی ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے انہوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے کفتار کے کھانے کی بابت پوچھا اور کہا کہ میں نے بھیڑیے کے کھانے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جس میں کچھ بھلائی ہو؟ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہیں وہ بیٹے ہیں ابن ابی المخارق کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔

حبان: حاء پر زیر اور باء کے ساتھ ہے۔ دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جیم پر زیر ہے اور ابن ماکولا نے کہا کہ اس میں عبدالغنی نے کہا ہے کہ بعض لوگ جیم پر زبر کہتے ہیں اور بعض لوگ بغیر ہمزہ کے جز پڑھتے ہیں۔

۱۴۴۴۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی

حضرت خزیمہؓ بن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث کفتار والی مروی ہے اس کی اسناد اور متن میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفتار کے بارے میں روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ میں ہے اور انہوں نے اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ابوعمر نے یہاں اختلاف کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ان دونوں کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۴۵۔ حضرت خزیمہؓ بن جہم

حضرت خزیمہؓ بن جہم بن عبد قیس بن عبد شمس۔ ان کو نجاشی نے عمرو بن امیہ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے انکے والد سے کیا ہے اور زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قریشی عبدری اپنے والد جہم اور اپنے بھائی عمرو کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵۱۔ حضرت خزیمہؓ بن حارث

حضرت خزیمہؓ بن حارث۔ اہل مصر میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے ان کی حد
ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۵۲۔ حضرت خزیمہؓ بن حکیم

حضرت خزیمہؓ بن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبیؐ کے ہمراہ کسی تجارت میں بصر
طرف گئے تھے۔ ان کی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وجیہ سے انہوں نے منصور سے انہوں
قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انہوں نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہ
جن کا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر میں ہو چکا ہے جو کہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۵۳۔ حضرت خزیمہؓ بن خزمہ

حضرت خزیمہؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم جن کا نام قوقل بن عوف بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ قوافلہ میں سے
احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۵۴۔ حضرت خزیمہؓ بن عاصم

حضرت خزیمہؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طا
عکلی۔ عکل نام ہے سعد، حارث، جشم اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل ان لوگوں کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی ﷺ کے حض
میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مر
وقت تک نوجوان رہے حضرت نے ان کو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جس میں اپنے جانشین کو (ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیہ
کی تھی اور حضرت نے انکوان کی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہ
بیان کیا ابن کلبی نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۱۴۵۵۔ حضرت خزیمہؓ بن معمر

حضرت خزیمہؓ بن معمر انصاری خطمی۔ کنیت ان کی ابو معمر ہے۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک
عورت رسول اللہؐ کے عہد میں (بجرم زنا) سنگسار کی گئی لوگوں نے کہا کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ
فرمایا یہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت میں گنہگار مبعوث نہ ہو گی۔ اس حدیث کو عبداللہ بن نافع زبیری مدنی نے
معن بن عیسیٰ مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا میں نہیں جا
کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو ان سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذ
تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الخاء والشین والصاد

۱۴۔ حضرت خشخاش ؓ بن حارث

حضرت خشخاش ؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں خشخاش بن جناب بن
بن اخیف۔ لقب ان کا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہے تمیمی عنبری ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے ان کی قوم کا
تھا کہ جب ان میں سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جائے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اس کی سواری وغیرہ کو
اوپر حرام کر لیتا تھا۔ یہ (خشخاش) اور ان کے بیٹے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ دونوں اور نیز خشخاش کے دونوں بیٹے
اور عبید بھی صحابی ہیں ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے
ے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبید نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے
ش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے
کہ یہ تمہارا لڑکا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کا گناہ تمہارے اوپر نہ رکھا جائے گا اور تمہارا گناہ اس پر نہ
جائے گا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل
کے خبر دی اور عمرو بن عون واسطی' یحیٰی حمانی' سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حصین بن
حر سے انہوں نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا الخ۔ اس حدیث کو اسمعیل
سالم وغیرہ نے ہشیم سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے خشخاش سے
ت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جناب: جیم اور نون کے ساتھ' اور بعض کہتے ہیں حباب یعنی حاء پر پیش اور باء کے ساتھ اور اسی کو ابو عمر نے پسند کیا ہے۔
اخیف: ہمزہ پر پیش اور خاء پر زیر کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ پر زبر اور خاء پر سکون کے ساتھ اور بعض نے خلف کہا

۱۴۔ حضرت خشخاش ؓ

حضرت خشخاش ؓ۔ یہ وہ ہیں جن سے یوسف بن زہران نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے خائے معجمہ کے ساتھ کیا
حالانکہ اوپر حائے مہملہ کی ردیف میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۔ حضرت خشرم ؓ بن حباب

حضرت خشرم ؓ بن حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی
میں شریک تھے اور اس میں بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵۹۔ حضرت خصفہؓ

حضرت خصفہؓ یا ابن خصفہ۔ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث شعبہ نے یزید سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ لکھا ہے۔

باب الخاء والطاء

۱۴۶۰۔ حضرت خطابؓ بن حارث

حضرت خطابؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہیں انہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے طرف ہجرت کی تھی۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار بھی تھیں خطاب نے وہیں بحالت اسلام وفات پائی اور انکی اولاد اور ان کی بیوی ان دو کشتیوں میں سے ایک پر سوار ہو کر مدینہ آئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں کیا ہے ہوں کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کے بیان میں کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبدالغنی بن سعید دارقطنی اور ان نے بھی کیا ہے اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیوں کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق تھے واللہ اعلم۔

۱۴۶۱۔ حضرت خطیمؓ

حضرت خطیمؓ۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مسجدوں کی طرف اندھیری رات میں) پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو۔ ان کا تذکرہ حائے ردیف میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الخاء والفاء

۱۴۶۲۔ حضرت خفافؓ بن ایماء

حضرت خفافؓ بن ایماء بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار، غفاری۔ ان کے والد قبیلہ غفار کے سردار تھے خود بنی غفار کے امام اور ان کے خطیب تھے۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے عبداللہ بن حارث حنظلہ بن علی اسدی خالد بن عبداللہ بن حرملہ اور ان کے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہے کیا جاتا ہے کہ یہ خفاف ان کے والد اور ان کے دادا رحضہ سب صحابی تھے اور مقام غیقہ میں جو غفار کے شہروں میں سے ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

اور مدینہ میں اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف بن ایماء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہو گیا۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ایوب' قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبداللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایماء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع فرمایا بعد اس کے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخش دے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ! لحیان پر لعنت کر اے اللہ! رعل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اس کے آپ سجدہ میں گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۶۔ حضرت خفافؓ بن ندبہ

حضرت خفافؓ بن ندبہ۔ یہ ان کی ماں کا نام ہے وہ بیٹی تھیں ابان بن شیطان کی قبیلہ بنی حارث بن کعب سے تھیں ان کے والد عمیر تھے۔ کنیت ان کی ابو خرشہ ہے صخر' خنساء اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور شاعر تھے ان کا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہے کہ خفاف ابن عمیر بن حارث بن عمرو بن شرید بن ریاح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امراالقیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ان لوگوں میں سے تھے جو زمانہ ردت میں اسلام پر ثابت قدم رہے قبیلہ قیس کے سواروں اور شاعروں میں سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خفاف حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ فتح مکہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور حنین اور طائف میں بھی شریک تھے ابوعبیدہ نے کہا ہے ہم سے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن شرید برادر خنساء نے مرہ اور فزارہ کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے ان کو باندھا اور دوسرے نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا پھر جب لوگوں نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھے ہلاک کر دے اگر میں یہاں سے ہٹوں جب تک کہ اس پر حملہ نہ کر ڈالوں پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور کہا۔

ان تک خیلی قد اصیب صمیمها — فعمدا علی عینی تیممت مالکا

وقفت له علوی وقد خان صحبتی — لابنی مجدا اولاثار هالکا

اقول له والرمح یاطر متنه — تامل خفافا اننی انا ذلک

"اگر میرے سواروں میں سے منتخب منتخب لوگ شہید ہو گئے (تو ہو جائیں) میں نے مالک پر حملہ کرنے کا قصد کر لیا ہے۔ میں نے اپنی ہمت اس کے لئے قائم کی ہے اس نے میری صحبت میں خیانت کی ہے تاکہ میں بزرگی کو قائم رکھوں یا کسی ہلاک ہونے والوں کو پراگندہ کروں۔ میں اسی سے کہوں گا جب نیزہ اس کی پشت پر پہنچ جائے گا کہ خفاف کو دیکھ لے میں ہی ہوں۔"

www.KitaboSunnat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی میں نہیں جانتا وہ کہتے تھے اللہ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں میں کہاں اتروں؟ کسی قریش کے یہاں انصاری کے یہاں؟ یا قبیلہ اسلم کے یہاں یا قبیلہ غفار کے یہاں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خفاف! راستے سے پہلے رفیق کر لیا کرو تاکہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ تمہاری مدد کرے اور تم اس کی طرف محتاج ہو تو وہ تمہاری رفاقت کرے یہ خفاف عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ندبہ میں نون پر زبر اور نون پر زیر دونوں کہا جاسکتا کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۴۶۴۔ حضرت خفافؓ بن نضلہ

حضرت خفافؓ بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان سے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے تذکرہ لکھا ہے اور جس قدر میں نے ان سے نقل کیا ہے اس سے زیادہ انہوں نے نہیں لکھا۔ ان کی نہ کوئی روایت معلوم ہے اور نہ کہیں تذکرہ ہے۔

۱۴۶۵۔ حضرت خشیشؓ کندی

حضرت خشیشؓ کندی۔ نام ان کا معدان ہے اور کنیت ان کی ابوالخیر ہے۔ جیم اور حاے مہملہ کی ردیف میں بھی ان کا ذکر ہو چکا ہے یہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں الخ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء واللام

۱۴۶۶۔ حضرت خلادؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت خلادؓ انصاری۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبدالعزیز بن ابان سے روایت کی ہے کہتے تھے ہمیں ولید بن عبداللہ بن جمیع نے عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کریں ان کا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبداللہ سے انہوں نے ولید سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے اور عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے اور باقی سب لوگوں نے اس حدیث کو ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

جمیع: جیم پر پیش کے ساتھ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷۔حضرت خلاد انصاریؓ

حضرت خلاد انصاریؓ۔ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک روی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرج ابن فضالہ نے عبدالخبیر بن قیس بن ثابت شماس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جنگ قریظہ میں انصار میں سے شخص شہید ہوئے جن کا نام خلاد تھا ان کی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد! خلاد مقتول ہو گئے وہ منہ پر نقاب ڈال کر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھیں کسی نے ان سے کہا کہ خلاد مقتول ہو گئے تم ہمارے پاس نقاب ڈال کر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہو تو میں اپنے احباب کو تکلیف دینا نہیں چاہتی یہ واقعہ نبیؐ سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ ان کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۷۔حضرت خلادؓ بن رافع

حضرت خلادؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہیں رفاعہ بن رافع کے بدر میں شریک تھے ان کی کنیت ابویحییٰ تھی۔ علی بن یحییٰ نے معاذ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلاد رسول اللہ کے ہمراہ بدر میں ایک دبلے اونٹ پر سوار ہو کر گئے یہاں تک کہ جب ہم مقام برید میں پہنچے جو روحاء کے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہم لوگوں نے کہا کہ یااللہ! اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہنچ جائیں تو ہم تیرے لئے نذر کرتے ہیں کہ اس اونٹ کی قربانی کردیں گے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا حال ہے؟ ہم نے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور آپ نے وضو کیا بعد اس کے آپ نے اپنے غسالہ وضو میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ آپ کے سامنے پھیلا دیا آپ نے غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ اس کے سر پر ڈالا پھر اس کی گردن پر بعد اس کے اس کے شانے پر پھر اس کے کوہان پر پھر اس کے سرین پر پھر اس کی دم پر بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ! رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور ہم نے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اس قدر تیز ہو گیا تھا کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی منصف کی ابتداء میں پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو آپ مسکرائے ہم چلے یہاں تک کہ مقام بدر میں پہنچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہم نے کہا الحمدللہ پھر ہم نے اس کی قربانی کردی اور اس کا گوشت خیرات کردیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوئے مگر اور کسی نے ایسا نہیں کہا یہ بھی قریب اسی کے ہے جو ہم نے کہا۔ ابوعمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کوئی روایت بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبیؐ کے بعد زندہ رہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۹۔حضرت خلادؓ زرقی

حضرت خلادؓ زرقی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اس سے کسی قسم کی توبہ اور فدیہ قبول نہ کرے گا اس کو عطاء بن یسار نے سائب سے روایت کیا ہے اور بعض لوگ ان کو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ان کا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئے گا۔ان خلاد کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اگر ابوموسیٰ نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہے تو ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بھی لکھا ہے جو اوپر گذرا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہے تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئے گا وہ اگرچہ زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے ان سے روایت کی ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے الخ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گذر چکی اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ زرقی نہیں ہے واللہ اعلم۔یا شاید لوگوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہے یہ دونوں ایک ہوں۔

۱۴۷۰۔حضرت خلادؓ بن سائب

حضرت خلادؓ بن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرأالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث من خزرج۔ان سے سائب عطاء بن یسار اور مطلب بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔محمد بن عبید اور سلیمان بن حرب نے حماد بن یزید سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسلم بن ... سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اس کو ڈرائے اور اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالیٰ کسی قسم کی توبہ قبول نہ فرمائے۔اس حدیث کو عارم نے حماد بن زید سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہے اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے مروی ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا سائب میں انشاء اللہ ان کا تذکرہ کیا جائے گا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہے اور ان کا نسب بھی ابن کلبی ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بیٹے سائب بن خلاد حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے حاکم تھے۔ابن کلبی نے ان کے نسب میں سائب کا نام نہیں ذکر کیا شاید انہوں نے ان کے دادا کا تذکرہ لکھا ہے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۷۱۔حضرت خلادؓ بن سوید

حضرت خلادؓ بن سوید بن ثعلبہ۔ان کا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ میں گذر چکا ہے کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے دادا ہیں اور ایک قول کے موافق ان کے باپ ہیں ابوعمر اور ابونعیم نے ان دونوں کو دو لکھا ہے ایک خلاد بن سائب بن خلاد
ویداور دوسرے خلاد بن سوید اور ابواحمد عسکری نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بن سوید جس کو بعض لوگ خلاد
سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور موافق اس نسب کے جو خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ میں گذر چکا یہ خلاد ان خلاد
دادا ہوں گے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ بدر احد اور خندق میں شریک تھے اور جنگ قریظہ میں شہید ہوئے ان کے اوپر ایک
ی پہاڑ کے اوپر سے پھینک دیا گیا تھا اس سے ان کا سر پھٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو دو شہیدوں کا
ب ملے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ پتھر ان پر ایک عورت نے پھینکا تھا جس کا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر
ں اللہ نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کرا دیا جب کہ اس قبیلہ کے بالغ لوگ قتل کیے گئے کوئی عورت سوا اس عورت
ہیں قتل کی گئی۔ مطلب بن عبداللہ بن حطب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہو
نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج شجاج [1] بن جائیے۔ ان کا تذکرہ
یم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس تذکرہ میں یہ نہیں بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے اس کو صرف ابوعمر نے بیان کیا ہے۔
یم نے ایک اور تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے خلاد انصاری۔ پہلے گزر چکا ہے یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کو ان خلاد کے
وہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں صرف یہ ہے کہ ابونعیم نے ان کا نسب یہاں نہیں بیان کیا اور وہاں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر
صرف آخری تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ کو نہیں لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنی خلاد انصاری کو لکھا ہے۔ یہ دونوں
م سے بچ گئے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے
ف نسب نہیں بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہیں تو چاہیے تھا کہ ان کی کتاب کے
ر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہیں۔ جنگ قریظہ میں ان کے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم
ی کہ ان کے دونوں بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہیں۔

۱۴۷۔ حضرت خلادؓ والد عبداللہ

حضرت خلادؓ۔ والد ہیں عبداللہ کے۔ ابوموسیٰ نے اپنی سند سے وکیع سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان
انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں داخل
ے اور نماز پڑھی بعد اس کے نبیؐ کے حضور میں گئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اس لئے کہ
نے نماز نہیں پڑھی۔ اس سند میں اختلاف کیا گیا ہے عبداللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے
بن یحییٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں گئے اور نماز
ی الخ اور عبدالجبار نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے انصار کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے
وں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

[1] عجاج کے معنی غبار آلود شجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہے کہ حج کیجئے حج میں یہ دونوں صفتیں حاصل ہوتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷۳۔ حضرت خلادؓ بن عمرو

حضرت خلادؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خلاد ان کے والد کے بھائی معاذ ابو ایمن اور معوذ یہ سب بدر میں شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو ایمن بن جموح کے غلام تھے ان کے بیٹے نہ تھے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ خلاد بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۴۔ حضرت خلدہؓ انصاری

حضرت خلدہؓ انصاری زرقی۔ دادا ہیں عمر بن عبداللہ بن خلدہ کے۔ ان کی حدیث اسمٰعیل بن ابی اویس نے یحییٰ بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن خلدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا خلدہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے خلدہ! میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو اونٹنی کا دودھ دھووے پس خلدہ ایک شخص کو لے آئے حضرت نے (اس شخص سے) پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس شخص نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس لے آیا اس سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا یعیش حضرت نے فرمایا اے یعیش! تم اس اونٹنی کا دودھ دوہو۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۷۵۔ حضرت خلفؓ بن مالک

حضرت خلفؓ بن مالک بن عبداللہ بن غفار غفاری۔ معروف بہ آبی اللحم۔ اس (آبی) کا مادہ اباء ہے یعنی انکار کرنا یہ بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے آبی اللحم ان کو کہتے ہیں ابن کلبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے۔

۱۴۷۶۔ حضرت خلفؓ والد اسود

حضرت خلفؓ۔ اسود کے والد ہیں۔ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور زہیر بن محمد نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے محمد بن خثیم سے انہوں نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور ان کو پیار کیا بعد اس کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا کہ اولاد[1] آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہے؟ اس حدیث کے علاوہ اور لوگوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن خثیم سے یعنی عبداللہ بن محمد بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

1 یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہے اور نیز لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رکتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷۷۔ حضرت خلید حضرمی

حضرت خلید حضرمی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ سے جن کا نام خلید تھا جو اہل مصر میں سے تھے مردوں کو عورتوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز جنازہ میں۔ نیز عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے حمید سے انہوں نے بکر سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انہوں نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۸۔ حضرت خلید بن قیس

حضرت خلید بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کا شمار اہل بدر میں ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن فلیح نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا کہ خلدہ بن قیس ہے جو ان کے غلام تھے ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے کہا ہے کہ خلیدہ بزیادت ہاء ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی خلیدہ بزیادت ہاء لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ موسیٰ اور ابو معشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خلید بن قیس ہے اور محمد بن عبداللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہے مگر اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے۔

۱۴۷۹۔ حضرت خلیفہ بن بشر

حضرت خلیفہ بن بشر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی وہ حدیث روایت کی ہے جس کو ابوعبداللہ بن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو خلیفہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔

۱۴۸۰۔ حضرت خلیفہ ابوسہیل

حضرت خلیفہ۔ کنیت ان کی ابوسہیل ہے۔ سویۃ کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جن کا نام محمد ہے اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۴۸۱۔ حضرت خلیفہ بن عدی

حضرت خلیفہ بن عدی بن معلی، انصاری بیاضی۔ ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے اور عبدان نے کہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ معقل بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انہوں نے ان کا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیوں میں) شریک رہے خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے ان کا تذکرہ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

باب الخاء والمیم

۱۴۸۲۔ حضرت خجامؓ بن حارث

حضرت خجامؓ بن حارث بکری۔ مجالد بن خجام خجام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسود ہے نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد خجام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلہ سدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ دس آدمی یہ تھے۔ (۱) بشیر بن خصاصیہ (۲) فرات بن حیان (۳) عبد اللہ بن اسود اور (۴) یزید بن ظبیان۔ خجام نبیؐ کے ہمراہ جنگ میں شریک تھے۔ حضرت نے ان کے ہمراہ ایک تحریر ان کے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم یمامہ میں یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا نہ ملا سوا ایک شخص کے جو قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیعہ سے تھا اس وجہ سے ان لوگوں کو بنی قاری کہنے لگے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۸۳۔ حضرت خمیصہؓ بن ابان

حضرت خمیصہؓ بن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہے جو نبی کی وفات کی خبر لے کر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اے اہل عمان میں تمہیں رسول اللہ کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ (اس صدمہ سے) ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیگ جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہے۔

باب الخاء والنون

۱۴۸۴۔ حضرت خنافرؓ بن توأم

حضرت خنافرؓ بن توأم حمیری۔ یہ حمیر کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر یمن میں اسلام لائے علامات نبوت میں ان کی ایک عمدہ حدیث ہے مگر اس کی سند میں گفتگو ہے اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۵۔ حضرت خنیسؓ بن حذافہ

حضرت خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبداللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حذافہ کے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور بعد اس کے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے احد میں ان کے کچھ زخم لگ گئے تھے انہیں زخموں سے ان کی وفات ہوگئی۔ نبیؐ سے پہلے ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر یہی تھے جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول اللہ نے نکاح کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۸۔ حضرت حبیشؓ بن خالد

حضرت خنیسؓ بن خالد۔ ان کا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت ان کی ابو صخر ہے۔ ابراہیم بن سعد اور سلمہ سب نے ابن اسحاق سے ان کا نام خائے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور دوسرے لوگ حبیش کہتے ہیں حائے مہملہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ ہم نے بھی ان کا ذکر "حاء" کی ردیف میں کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حبیش ان کے نسب میں ایک شخص ہیں جن کا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہے۔ یہ کلبی کا قول ہے ابو عمر نے بھی حبیش کے نسب میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوئے یہ دونوں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ راستہ بھول گئے اور دونوں اکٹھے قتل کیے گئے۔ جب حبیش قتل ہوئے تو انہوں نے ان کو دونوں پیروں کے درمیان میں کر لیا بعد اس کے وہ لڑے یہاں تک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے۔ وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے:

قد علمت صفراء من بنی فہر ‏ نقیۃ الوجہ نقیۃ الصدر

لا ضربن الیوم عن ابی صخر

"مقام صفراء کے بنی فہر جانتے ہیں کہ میں صاف چہرہ اور صاف دل ہوں آج ابو صخر کی طرف سے میں لڑوں گا۔

حبیش کی کنیت ابو صخر ہے۔"

۱۴۸۔ حضرت خنیسؓ بن ابی سائب

حضرت خنیسؓ بن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عوسہ بن خراش بن جحجبی۔ بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بیعۃ الرضوان اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور فتح عراق میں بھی موجود تھے شہسوار تھے۔ ان کا نام خنیس نبیؐ نے رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۱۴۸۔ حضرت خنیسؓ غفاری

حضرت خنیسؓ غفاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام ابو خنیس ہے۔ ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ... نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ تہامہ میں تھے (رمضان کا مہینہ تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہاں تک کہ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو آپ کے بعض صحابہ آپ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہے تو حضرت نے ہم لوگوں کو ظہر کے وقت کھانا کھا لینے کی اجازت دی اور بعد اس کے انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ مشہور ابوخنیس ہے اور خنیس وہم ہے۔

باب الخاء والواو والیاء

۱۴۸۹۔ حضرت خوات ؓ بن جبیر

حضرت خوات ؓ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوصالح رسول اللہ ؐ کے سواروں میں ہیں۔ بدر میں یہ اور بقول بعض ان کے بھائی عبداللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ خوات بن جبیر رسول کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا میں پہنچے تو ان کی پنڈلی میں پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول اللہ ؐ نے غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ خوات بدر میں شریک نہ تھے مگر رسول اللہ ؐ نے ان کا حصہ اصحاب بدر ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ذات النحیین کے شوہر تھے۔ ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے جاہلیت میں گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اس کو ضرب المثل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام مشغول رہنے والا ہے۔

قصہ اس کا مشہور ہے لہٰذا اس کو ذکر کے طول نہ دیں گے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوغسان اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے ہمیں جرح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبیر کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران اترے یہ کہتے تھے میں اپنے خیمہ سے نکلا تو میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہی ہیں وہ عورتیں مجھے اچھی معلوم ہو میں لوٹ آیا اور میں نے لباس نکال کر پہنا اور جا کے انہیں عورتوں کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ ؐ اپنے قبہ سے باہر نکلے جب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میں ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ؐ! میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے میں کے پکڑنے کے لیے نکلا ہوں۔ رسول اللہ ؐ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا۔ پس آپ نے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (جنگل) میں گھس گئے اور قضائے حاجت فرمائی اور وضوء فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپ کے سینے پر ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابوعبداللہ! اس اونٹ کا کیا حال ہے؟ اور اس کے بعد ہم لوگوں نے کوچ کیا پس آپ ا راہ میں جب بھی مجھ سے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک اے ابوعبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ جب میں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت ؐ اصل بات میری سمجھ گئے۔ تو میں بوجہ شرم کے بہت دنوں تک مدینہ میں پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے اور نبی ؐ کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا۔ بہت دنوں کے بعد میں مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہ ؐ کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے نماز میں خوب طول دیا تا کہ آپ چلے جائیں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیں مگر آپ نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا! تو جس قدر چاہے طول دے میں یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک تو نماز ختم نہ کرے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ سے عذر کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دوں گا پس جب میں نماز ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ السلام علیک اے ابوعبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ میں نے کہا قسم اس کی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اونٹ جب سے میں اسلام لایا کبھی نہیں بھاگا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے خوف کی نماز روایت کی ہے اور یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۰ھ میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۴ برس کی تھی مہندی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

برک: محمد بن نقطہ کہتے ہیں کہ باء پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۰۔ حضرت خوط انصاری

حضرت خوط انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئی تھیں۔ پس وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی ﷺ کے حضور میں لے گئے (کہ یہ بچہ کس کو ملنا چاہیے؟) نبیؐ نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ! اسے ہدایت کر۔ پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ اس حدیث کے راوی عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انہوں نے ابومسعود سے روایت کی ہے اور اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کی ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہے کہ ابومسعود نے اسی طرح کہا ہے یہ کھلا ہوا وہم ہے اس کے روایت کرنے والے عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور ان کے دادا یعنی رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت میں بالکل بے اصل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہے جس کو خود انہوں نے ابومسعود پر رد کر دیا ہے پس ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں وہ خود اس پر تنبیہ کر چکے ہیں۔

۱۴۹۱۔ حضرت خوط بن عبدالعزی

حضرت خوط بن عبدالعزی۔ بعض لوگ ان کو حوط بھی کہتے ہیں حائے مہملہ کے ساتھ۔ ابونعیم نے ان کو خاء معجمہ کی ردیف میں لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے خوط بن عبدالعزی سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور ان کے قافلہ میں گھنٹی بج رہی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابونعیم نے خائے معجمہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ نے حائے مہملہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ یہاں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹۲۔ حضرت خولیؓ بن اوس

حضرت خولیؓ بن اوس انصاری۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو نبی ﷺ کی قبر میں حضرت علی اور فضل کے ساتھ اترے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۹۳۔ حضرت خولیؓ بن ابی خولی

حضرت خولیؓ بن ابی خولی۔ یہ خولی بیٹے ہیں ابوخولی عجلی کے۔ ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہے اور ان کو عجل بن لجیم کی منسوب کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جعفی ہیں۔ یہ قول ابن اسحق وغیرہ کا ہے اور یہی صحیح ہے یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خولی بیٹے ہیں خولی کے مگر اکثر لوگوں کا قول وہی اوپر گزر چکا۔ ابوعمر نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث بن معاویہ بن عوف بن جعفی۔ اس نسب کے بعض حصہ میں ہشام کلبی نے ان سے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ خولی' ہلال اور عبداللہ یہ سب بیٹے خولی بن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران کے ابوحمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن خریم بن جعفی۔ یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے واقدی اور ابومعشر نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان نے ان کے بیٹے کا نام نہیں لیا مگر محمد بن اسحق نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ان کے ہمراہ ان کے دونوں بھائی ہلال اور عبداللہ بھی تھے۔ اور طبری نے کہا ہے کہ خولی بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان خولی سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا زمانے کے فتنوں کا ذکر کر کے آپ نے ان سے کہا کہ تم شام چلے جانا انہوں ہے کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم ہے آپ میں جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے۔ واللہ اعلم

۱۴۹۴۔ حضرت خولیؓ

حضرت خولیؓ۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن محمر نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انہیں میں سے ایک ہیں یعنی ان دونوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۱۴۹۵۔ حضرت خویلدؓ بن خالد خزاعی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی۔ بھائی ہیں ام معبد کے۔ ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی اوپر بیان ہو چکے ہیں اور عاتکہ کے نام میں ذکر کیے جائیں گے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت معلوم نہیں۔ اور ان کے بھائی خنیس بن خالد نے روایت کی ہے دونوں کی بہن ام معبد خزاعیہ سے ان کی حدیث کہ نبی ﷺ ہجرت کرتے وقت ان کی طرف سے ہو کے گزرتے تھے روایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور عنقریب ہم ان کے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۹۶۔ حضرت خویلدؓ بن خالد ہذلی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل۔کنیت ان کی ابوذویب ہذلی مشہور شاعر ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔یہ ابو عمر نے کنیت کے باب میں لکھا ہے۔اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے اخنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ابو مسعود نے ذکر کیا ہے یہاں ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔اور عنقریب کنیت کے باب میں ان ذکر کیا جائے گا۔

۱۴۹۷۔ حضرت خویلد ضمریؓ

حضرت خویلد ضمریؓ۔انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔اور ابو سفیان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔اس کو ابراہیم بن منذر خزامی نے عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انہوں نے عثمان بن سعید ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۹۸۔ حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی

حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی۔کنیت ان کی ابو عقرب۔بیٹے ہیں خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہیں۔عریجی ہیں۔عریج بھائی ہیں لیث بن بکر بن عبد مناہ کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہیں۔ان کی کچھ اولاد مدینہ میں بھی ہے مکہ میں ان کا قیام تھا اور ان کی اولاد بصرہ میں رہتی تھی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

بجیر: باء پر پیش اور جیم پر زبر ہے۔حماس: حاء پر زیر ہے۔عریج: عین پر پیش جبکہ راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۹۔ حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری

حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری سلمی۔بنی سلمہ کے خاندان سے ہیں۔بدری ہیں۔محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی لڑائیوں میں شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی سلمہ میں سے تھے۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۰۔ حضرت خویلدؓ بن عمرو خزاعی

حضرت خویلدؓ بن عمرو بن صخر بن عبدالعزیٰ بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔کنیت ان کی ابو شریح خزاعی۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہے۔مدینہ میں آ کے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۱۔ حضرت خیبریؓ بن نعمان

حضرت خیبریؓ بن نعمان طائی۔ یہ وہی ہیں جو حاتم طائی کے یہاں گئے تھے حاتم نے ان کی ہجو کی تھی جس کا جواب انہوں نے ان اشعار میں دیا جن کا ایک شعر یہ ہے۔

انا الخیبری وانت امرء ظلوم العشیرة حسادها

''میں خیبری ہوں اور تو ایک معمولی شخص ہے۔ قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہے۔''

عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خیبری بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمارے پہاڑ اجاء نامی کو دیکھا تو فرمایا کہ اجاء والوں کا کیا حال ہے؟ اجاء والے بھوکے رہیں اللہ ان کے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنادے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپ کو زکوۃ دی پس آپ راضی ہو کر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ اجاء والے بھوکے رہیں اس سے بددعا مقصود نہ تھی یہ آپ نے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہہ دیا تھا۔ اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں ہم نے اس وقت سے اب تک کبھی زکوۃ دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

۱۵۰۲۔ حضرت خیثمہؓ بن حارث

حضرت خیثمہؓ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن غنم انصاری اوسی۔ والد ہیں سعد بن خیثمہ کے ان کا ذکر اور ان کا نسب ان کے بیٹے کے نام میں آئے گا۔ خیثمہ احد کے دن شہید ہوئے ان کو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۳۔ حضرت خیرؓ

حضرت خیرؓ۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور آپ کے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عبد خیر تھا۔ مسہر بن عبدالملک بن سلع نے اپنے والد سے انہوں نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ میں آپ کا جسم بہت توانا دیکھتا ہوں آپ کی عمر کس قدر ہے؟ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! میری عمر ۱۲۰ برس کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حرف الدال المہملہ

۱۵۰۴۔ حضرت داذویہؓ

حضرت داذویہؓ۔ یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعاء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس کو ان لوگوں نے نبی ﷺ کی حیات میں قتل کر دیا تھا ان لوگوں کے نام یہ ہیں قیس بن مکشوح۔ داذویہ۔ فیروز دیلمی یہ تینوں آدمی زندہ رہے یہاں تک کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو قیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب کی لوگوں کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعاء نے ان کو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور
ذویہ کے پاس گئے اوران سے اسود کے اصحاب کے معاملہ میں مشورہ اور رائے طلب کی محض مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونوں ان
سے مطمئن ہو گئے قیس نے ان دونوں کی دعوت کی پس جب داذویہ ان کے پاس گئے تو قیس نے ان کو قتل کر دیا اور فیروز جوان کے
پاس گئے تو انہوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیے جائیں گے جس طرح ان کے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز
آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے میں ان کو جشنس بن شہر ملے وہ بھی ان کے ساتھ خولان کے پہاڑوں میں چلے گئے قیس تمام صنعاء
کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اوران سے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی
مدد کی پس سب لوگوں نے قیس سے مقابلہ کیا اوران سے لڑے اوران کو شکست دی قیس گرفتار کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس
بھیج دیے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو بہت سرزنش اور ملامت کی انہوں نے ان تمام باتوں سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر
نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۰۔ حضرت دارمؓ بن ابی دارم

حضرت دارمؓ بن ابی دارم جرشی۔ ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت
کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس برس تک رہے گا پہلے طبقہ میں میں ہوں اور میرے
اصحاب ہیں جو اہل علم و یقین ہیں۔ چالیس برس تک رہیں گے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہے جو ۸۰ برس تک رہے گا اور تیسرا طبقہ صلہ
رحم کرنے والوں اور باہم رحم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۲۰ برس تک رہے گا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۶۰
برس تک رہے گا اور پانچواں طبقہ ہرج مرج کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طبقہ ۲۰۰ برس تک رہے گا۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے
دین کی حفاظت کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ
ہم تمیمی ان سے ان کے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔

۱۵۰۔ حضرت داؤدؓ بن بلال

حضرت داؤدؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن اجیحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ
اور ابونعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام داؤد بن بلال ابن اجیحہ
بن جلاح ہے کنیت ان کی ابولیلی ہے والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابولیلیٰ کا نام یسار بن بلیل بن
... ہے۔ انصار کے غلام تھے اور انہیں میں داخل ہو گئے تھے اور جو ابویعلی کے والد ہے تو ان کا نام داؤد بن بلال بن اجیحہ ابن
جلاح بن حریش بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کے
بیٹے عبدالرحمٰن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہاء طلب کیے جاتے تو وہ بھی ان کے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ
بلائے جاتے تو وہ بھی ان کے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب
ان کا تذکرہ کنیت (کے باب) میں اور ''یاء'' (کی ردیف میں) انشاء اللہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۷۔ حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی

حضرت دحیہؓ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرأالقیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامرا کبر بن بکر بن عوف بن بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے کبھی کبھی جبریل انہیں کی شکل میں نبیؐ کے پاس آیا کرتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف ۶ھ زمانہ صلح میں بھیجا تھا قیصران کے اوپر ایمان لایا مگر وہاں کے علماء[1] نے انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ اس کی سلطنت کو قائم رکھے۔ان سے شعبی عبداللہ بن شداد بن ہاد منصور کلبی اور خالد بن یزید بن معاویہ نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انہوں نے ابواسحٰق شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے دحیہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کو دو موزے ہدیۃً دیئے۔آنحضرت ﷺ نے ان کو پہن لیا۔
ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ عبیداللہ بن عباس نے ان سے بیان کیا انہوں نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انہوں نے دحیہ کلبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے پاس کچھ قبطی چادریں آئیں آنحضرتؐ نے ایک ان میں سے مجھے بھی دی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خزرج: خاء پر زبر زاء پر جزم اور اسکے بعد جیم ہے۔

۱۵۰۸۔ حضرت دخانؓ ابوشعبہ

حضرت دخانؓ۔کنیت ان کی ابوشعبہ ہذلی ہے۔ان کا دیکھنا ثابت ہے اور نہ صحابی ہونا۔ان کی حدیث کی سند میں وہم ہو گیا ہے۔ابوامیہ یعنی محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعر عرب میں ایک کلام موزوں ہے اس کے ذریعہ سے مانگنے والے کو دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے غصہ پیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی مجلس مزین کی جاتی ہے۔اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انہوں نے اہل یمن کے ایک شخص سے انہوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

[1] یعنی قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علماء نے اس کو منع کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۔ حضرت درہمؓ ابوزیاد

حضرت درہمؓ۔ کنیت ان کی ابوزیاد ہے۔ ابن خزیمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے ابوایوب یعنی یحییٰ بن میمون قرشی سے انہوں نے درہم بن زیاد بن درہم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمہارے جمال' شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۔ حضرت درہمؓ ابومعاویہ

حضرت درہمؓ۔ کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہے کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپکے پاس آیا ہوں تاکہ آپ سے جہاد میں مدد طلب کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری ماں ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو ان (کی خدمت) کو لازم کر لو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۲۔ حضرت دعامہؓ بن عزیز

حضرت دعامہؓ بن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی۔ والد ہیں قتادہ کے عمرو بن علی نے ان کا نسب بیان کیا ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن جامع عطار نے عبیس بن میمون سے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا میں اللہ کا قید خانہ ہے اور مومن کو دوزخ کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہے اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے یہی کہا ہے کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان شاذکونی نے عبیس سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۳۔ حضرت دعثورؓ بن حارث

حضرت دعثورؓ بن حارث غطفانی۔ ابوسعید نقاش نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انہوں نے زید بن ابی عتاب سے انہوں نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ غزوہ انمار میں گئے۔ جب اعراب نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور رسول اللہؐ مقام ذی امر میں پہنچ گئے اور وہیں آپ نے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہاں پانی برسنے لگا آپ کے دونوں کپڑے تر ہو گئے پس آپ نے خشک ہونے کے لیے ان کو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اس وقت اپنے اصحاب سے علیحدہ ہیں اور اس سے زیادہ تنہائی میں کسی وقت تم ان کو نہیں پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھائی اور پہاڑ سے اترے رسول اللہؐ لیٹے ہوئے تھے اپنے کپڑوں کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک آپ نے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوئے آپ کے سرمبارک کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اے محمد (ﷺ)! اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبر
انکے سینے میں دھکا دیا کہ تلوار انکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول اللہؐ نے تلوار اٹھا لی اور ان کے سر کے قریب جا کے کھڑے ہو
فرمایا کہ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ دعثور نے کہا کوئی نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا۔ جب
کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں بہ نسبت تیرے اس کا زیادہ مستحق ہوں پھر دعثور
کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم! جیسی نادانی تم نے آج کی ایسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تم ان کے سر پر
کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ میں ان پر حملہ نہ کر سکا اور بعد اس کے قصہ پورا بیان کیا اس کے بعد
مسلمان ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسعید نقاش نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ
بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہے۔ ان دونوں ناموں میں کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہے ان کے اسلام لانے کا تذکرہ صرف
روایت میں ہے۔ ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہے اور انہوں نے بھی
نام دعثور بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۱۳۔ حضرت دغفلؓ بن حنظلہ

حضرت دغفلؓ بن حنظلہ شیبانی۔ عرب کے نسب کے ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے۔ سدوسی ذہلی ہیں
سے حسن (بصری) اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ میں
کو صحابی نہیں سمجھتا اور بخاری نے کہا ہے کہ دغفل کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ ہمیں ابو
سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد
عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نفیر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی
کہتے تھے ہمیں ابوہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے دغفل
نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ۶۵ برس کی عمر میں نبیؐ کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انہوں نے دغفل سے انہوں
نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے نصاریٰ پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر ان کا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اس نے
کہ اگر اللہ مجھے شفاء دے گا تو میں سات روزے اور زیادہ کر دوں گا پھر ایک بادشاہ اور اس کے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اس
منہ میں درد پیدا ہوا تو اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کو شفاء دے گا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دے گا پھر اس کے بعد ایک
بادشاہ اور ہوا اور اس نے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نہ کریں گے اور ہم ربیع کے زمانے میں روزہ رکھا کریں گے چنانچہ
نے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہو گئے۔

اور عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور ان سے اہل عرب کے حالات لوگوں
نسب اور نجوم کی بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ اے دغفل! یہ باتیں تم نے کہاں
یاد کیں دغفل نے کہا کہ سمجھدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہے (مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا) پھر معاویہ
نے کہا کہ یزید کے پاس جاؤ اور اس کو لوگوں کے نسب، نجوم اور عربیت سکھا دو۔ کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ دغفل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ہیں حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ...ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کو شیبانی لکھا ہے اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ...تے ہیں۔ انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہیں اور ان کی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہیں ان کو ذہلی بھی کہتے ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم ...نے کہا ہے کہ یہ سدوسی ہیں بنی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو دونوں بیٹے شیبان بن ذہل کے بھائی ہیں پھر کیونکر ممکن ہے کہ ...سدوسی ہوں اور بنی عمرو سے ہوں اور حنظلہ جوان کے والد ہیں بنی عمرو بن شیبان سے ہوں بنی سدوس سے نہ ہوں واللہ اعلم۔ اور ...نعیم نے انکو سدوسی لکھا ہے اور کچھ نہیں لکھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قتال خوارج کے زمانہ میں ملک فارس میں دولاب کے ...ں غرق کیے گئے۔

۱۵۱۔ حضرت دفہ ؓ بن ایاس

حضرت دفہ ؓ بن ایاس بن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور انہوں نے واؤ کی ...ردیف میں بیان کیا ہے کہ وذفہ بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر' احد اور خندق میں شریک تھے ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۱۔ حضرت دکین ؓ بن سعید

حضرت دکین ؓ بن سعید خثعمی۔ بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ...بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے وکیع سے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی ...حازم سے انہوں نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ...گئے۔ ہم لوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جاؤ ...اور ان کو دے دو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے پاس صرف اسی قدر ہے جو مجھ کو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے ...آپ نے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو دے دو۔ پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سنا اور میں تابعدار ہوں ...وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کمرے پر لے گئے حضرت عمر نے اپنے حجرے ...سے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اس کمرے میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں جیسے کوئی چیز تہہ بہ تہہ جمائی گئی ہو۔ ...حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کر دو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جس قدر اس نے چاہا لیا پھر سب ...سے آخر میں میں گیا تو میں نے دیکھا وہ کھجوریں اسی طرح بھری ہوئی ہیں گویا ہم نے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں کی۔ ان کا ...تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۱۔ حضرت دلجہ ؓ بن قیس

حضرت دلجہ ؓ بن قیس۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی حدیث میتب بن واضح نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیمی سے انہوں نے ابو تیمیہ سے انہوں نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء [1] حنتم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا میں نے کہا ہاں۔ میں اس کا گواہ ہوں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انہوں نے تیمی سے انہوں نے ابو تیمیہ سے انہوں نے دلجہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح یحییٰ قطان وغیرہ نے تیمی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۱۷۔ حضرت دلیم رضی اللہ عنہ

حضرت ولیم رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں صحابہ کے ضمن میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام ولیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سکر کہ [2] کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے جو گیہوں سے بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق اور عبدالحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) دیلم ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۸۔ حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم

حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم بن مالک بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ۔ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ۔ اسلمی۔ والد ہیں نصر بن دہر کے یہ دونوں صحابی ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۱۹۔ حضرت دوس رضی اللہ عنہ

حضرت دوس رضی اللہ عنہ۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ میں تھے کہ لشکر مکہ طرف روانہ ہو چکا اور میں نے تمہارے پاس دوس غلام رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ جھنڈا لے کے تمہارے سامنے رہیں اور خالد بن ولید کو بھی تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ وہ روانہ ہو جائے اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں دوس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں دوس کو نہیں جانتے اس میں بعض لوگوں سے وہم ہو گیا ہے وہ سمجھے ہیں کہ دوس کسی شخص کا نام حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہے لہٰذا انہوں نے ان کو ان لوگوں کے ذیل میں ذکر کیا جنہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

---

[1] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ان کے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف میں شراب کا استعمال ہوتا تھا۔
[2] بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکر کہ چینا کی شراب کو کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۲۰۔ حضرت دومیؓ بن قیس

حضرت دومیؓ بن قیس۔ دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہیں قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد یمن کے حاضر ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے جس قدر لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی ان پر انکو سردار بنادیا تھا۔ انکا ذکر امیر ابونصر نے جمہرہ سے نقل کیا ہے ان کا نسب وہی ہے جو قبیلہ قضاعہ کا ہے۔

۱۵۲۱۔ حضرت دیلمؓ بن فیروز

حضرت دیلمؓ بن فیروز حمیری۔ جیشانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور دیلم ان کا لقب ہے اور یہ فیروز بیٹے ہیں یسع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن حمران کے اور حمران کا نام جیشان بن وائل بن رعین رعینی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بیٹے ہیں ہوشع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن کے۔ اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں وفد یمن کے گئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے اور انہوں نے ان کا نسب رعین تک پہنچایا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں ضحاک اور عبداللہ اور ابوالخیر مرثد بن عبداللہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن سے اسود عنسی کذاب کے قتل میں یمن میں بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ اور انہیں نے اس کو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اس کا سر لے کر نبیؐ کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن محمد نے ضمرہ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن دیلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں آئے ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں میں جانتا ہوں) تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے یہاں انگور بہت پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا تم ان کو خشک کر کے زبیب بنالو ہم لوگوں نے کہا پھر زبیب کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اس کو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح کے وقت پی لو اور مشک میں بھگوؤ مٹکوں میں نہ بھگوؤ کیونکہ مٹکے میں بھگونے سے اگر زیادہ دیر تک بھیگا رہے گا تو سرکہ بن جائے گا۔

فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہے اور ابوالخیر نے ابوخراش رعینی سے انہوں نے دیلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں پس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ دیلم حمیری جیشانی بیٹے ہیں ابودیلم کے بعض لوگ ان کو دیلم بن فیروز کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہیں۔ یہ حمیر بن سباء کی اولاد سے ہیں۔ صحابی ہیں مصر میں رہتے تھے ان سے صرف ایک حدیث پینے کی چیزوں کی بابت مروی ہے۔ ان سے اہل مصر نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بجستانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے دیلم حمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے پوچھا کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں ایک سرد ملک میں رہتا ہوں اور بہت محنت کے کام کرتا ہوں ہم لوگ گیہوں کی شراب بناتے ہیں اور محنت کے کام کرنے کے واسطے اس سے قوت حاصل کرتے ہیں اور برودت کو بھی دفع کرتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔آپ نے فرمایا تو اس سے بچو میں نے کہا کہ لوگ اس کو نہ چھوڑیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کا کلام ختم ہوا میں کہتا ہوں کہ جبل: بعض کے قول کے مطابق جیم پر پیش اور باء کے ساتھ اور بعض کے قول کے مطابق حاء اور باء پر جزم کے ساتھ ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا کہ بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ اسود کذاب کو انہیں نے قتل کیا ہے یہ غلط ہے۔اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس میں سے تھے اہل عرب میں سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات میں مبتلا تھے آپ نے لوگوں کو اس کی خبر دی پھر اس کی خوشخبری مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

۱۵۲۲۔حضرت دیلمیؓ

حضرت دیلمیؓ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ان کا ذکر کیا ہے یہ دیلم مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور اکثر احادیث میں اسی طرح آتا ہے۔یہ عبارت ابوموسیٰ کی ہے اس میں استدراک کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جو اوپر گزر چکا۔

۱۵۲۳۔حضرت دینارؓ انصاری

حضرت دینارؓ انصاری۔دادا ہیں عدی بن ثابت بن دینار کے۔یحییٰ بن معین نے ان کا نام دینار بتایا ہے اور لوگوں نے کہا کہ ان کا نام قیس ہے یہ غلطی ہے۔ان کی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا دینار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز میں قے' نکسیر' چھینک' اونگھ' حیض اور جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث جو مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے اس کو لوگ ضعیف کہتے ہیں اور ان کی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے میں ہے اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۵۲۴۔حضرت دینارؓ والد عمرو

حضرت دینارؓ۔والد ہیں عمرو بن دینار کے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرف الذال المعجمة

۱۵۲۵۔حضرت ذابلؓ بن طفیل

حضرت ذابلؓ بن طفیل بن عمرو سدوسی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ان کی حدیث ان کی بیٹی جمعہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی مسجد میں بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضلہ بن بہدلہ ثقفی آپ کے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۲۶۔حضرت ذبابؓ بن حارث

حضرت ذبابؓ بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن بلال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ۔ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ میں ان کو ذکر کیا ہے یحیٰی بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابوخیثمہ یعنی عبدالرحمٰن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیرہ کا ایک بت تھا جس کو لوگ فراس کہتے تھے لوگ اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اس بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشیرہ میں سے تھے کہ جن کا نام ابن رقیہ یا وقشہ تھا عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھ سے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیہ یا وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے ان کی خبر ابن رقیہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اس نے کوئی خبر ابن رقیہ سے بیان کیا ابن رقیہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:

یاذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکة فلا یجاب۔

''اے ذباب اے ذباب! ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ میں دعوت دین کر رہے ہیں۔مگر ان کی بات نہیں مانی جاتی۔''

میں نے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہے؟ ابن رقیہ نے کہا میں نہیں جانتا مجھ سے ایسا ہی بیان کیا گیا ہے پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور میں اسلام لے آیا اور اس بت کے پاس جا کے میں نے اسے توڑ ڈالا بعد اس کے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے۔

تبعت رسول اللہ اذجاء بالھدٰی — وخلفت فراصا بدار ھوان

شددت علیہ شدة فکسرتہ — کان لم یکن والدھر ذوحدثان

''میں نے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے۔اور فراس نامی بت کو ذلت کے مقام میں چھوڑ دیا۔میں نے اس پر سختی کی اور اس کو توڑ ڈالا۔گویا کہ وہ تھا ہی نہیں اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہے۔''

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۵۲۷۔حضرت ذرعؓ ابوطلحہ

حضرت ذرعؓ۔کنیت ان کی ابوطلحہ خولانی ہے۔طبرانی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حماد بن سلمہ نے ابوسنان یعنی عیسیٰ سے انہوں نے ابوطلحہ خولانی سے جن کا نام ذرع تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے عنقریب لشکر اسلام کے چار حصے ہو جائیں گے پس تم لوگ ملک شام میں چلے جانا اس لیے کہ اللہ نے میرے لیے شام میں ذمہ داری کر لی ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا ہے کہ ابوطلحہ خولانی ان لوگوں میں ہیں جن کا نام مشہور نہیں۔ وہ تابعی ہیں عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۲۸۔ حضرت ذفافہؓ

حضرت ذفافہؓ۔ ان کا ذکر ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کی حدیث میں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں صحابی ہیں۔ ہم نے ان ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۹۔ حضرت ذکوانؓ

حضرت ذکوانؓ۔ بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں۔ بنی امیہ کے غلام تھے۔ ان کی حدیث عبدالرزاق کے پاس ہے انہوں عمر بن حوشب سے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جس لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اس کا کچھ حصہ آزاد ہوا تھا۔ اور ایک حدیث انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جن سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں کوئی نیک کام کرتا ہوں اور لوگوں کو اس کی خبر ہو جاتی ہے تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا تم کو دو ثواب ملے گا پوشیدہ عبادت کرنے کا بھی اور ظاہری عبادت کرنے کا بھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۵۳۰۔ حضرت ذکوانؓ غلام رسول اللہؐ

حضرت ذکوانؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں اور بعض لوگ مہران کہتے ہیں۔ عطاء بن سائب کہا ہے کہ میں ابوجعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انہوں نے کہا میں تمہیں ایک خاتون کا پتہ دیتا ہوں جو ہمارے خاندان سے یعنی علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ایک غلام نے بیان کیا جن کا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے میرے اہل بیت کے لیے۔ اور بے شک قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۳۱۔ حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس

حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ کنیت ان کی ابوالسبع ہے۔ تذکرہ ان شاء اللہ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے۔ پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبیؐ کے پاس گئے اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے ان کو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر ابوالحکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے کے پیر میں تلوار ماری اس کا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اس کو مار ڈالا۔ واقدی نے عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

…وں نے خبیب بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبدقیس دونوں عتبہ بن …یعہ کے پاس جارہے تھے انہوں نے رسول اللہؐ کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپ نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور ان کو …آن پڑھ کر سنایا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اس کے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہیں …مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۲۔حضرت ذکوانؓ بن یامین

حضرت ذکوانؓ بن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔بنی نضیر میں سے ہیں۔ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابو لیلیٰ اور …داللہ بن مغفل سے ملے یہ دونوں رو رہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے پاس …جہاد میں جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپ کے پاس ہم نے کوئی سواری نہ دیکھی۔جس پر آپ ہمیں سوار کرتے اور …رے پاس بھی اس قدر سرمایہ نہیں ہے کہ ہم اپنے خرچہ سے آپ کے ساتھ جا سکیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس یامین نے ان …نوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سی کھجوریں زادراہ کے لیے دیں۔ان کا تذکرہ ابو علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی …کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس ان کا صحابی ہونا ثابت ہوگیا۔)

۱۵۴۳۔حضرت ذکوانؓ مولائے انصار

حضرت ذکوانؓ۔انصار کے مولیٰ ہیں۔ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ …کہتے تھے ہم سے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے حرام بن …عثمان سے انہوں نے محمود بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن جموح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم …لوگ ایک گائے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اس پر سوار ہوں وہ گائے بھاگی اور اس نے ہمیں سوار نہ ہونے دیا پس ایک غلام ہمارا …جس کا نام ذکوان تھا تلوار لے کے ہاتھ میں آیا وہ گائے بھاگ رہی تھی ذکوان نے اس کی گردن میں تلوار ماری تلوار سے اس کی گردن …کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اس کو ذبح نہ کر سکے پس میں اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول اللہؐ سے ملے اور ہم نے آپ …سے اس گائے کی کیفیت بیان کی۔آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا گوشت کھاؤ۔ان جانوروں میں سے جب کوئی تمہارے قابو سے نکل …جائے تو اس کو اسی طرح روکو جس طرح وحشی جانوروں کو روکتے ہو (یعنی شکار کر لو)۔

۱۵۴۴۔حضرت ذوہنؓ بن قرضم

حضرت ذوہنؓ بن قرضم بن جعیل بن قتاث بن قومی بن نقلل بن بعیدی بن آمری مہری۔مہرہ بن حمدان کی اولاد سے ہیں۔ …نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اس لیے آنحضرتؐ نے ان کی بہت خاطر کرتے تھے۔یہ …سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو آنحضرتؐ نے ان کو سواری دی اور ایک تحریر ان کو لکھ دی وہ تحریر ان کے …خاندان میں رہی۔انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔امیر ابن ماکولا نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرضم قاف کے ساتھ …(درج) ہے حالانکہ یہ "ف" کے ساتھ ہے اور قباث "ق" اور "ب" پر زبر کے ساتھ ہے۔حالانکہ قاف پر زیر ہے اور ایک دوسری …جگہ آمری کے بجائے ندغی اور دوسری جگہ نقلل کی بجائے بقلل ہے یہ ابو موسیٰ کی آخری بات ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ انکی اس بات کہ آمری کی بجائے ندغی ہے کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ ابن کلبی اور ابن حبیب دونوں نے کہا ہے کہ فولد الامری بن مہر وندغی تو یہ ان کا بیٹا ہو گیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ اس مقام پر دارقطنی کا قول کچھ یوں ہے جُمَیل: یعنی جُمَیل کی جگہ حالانکہ یہ خطاء ہے اور کہا کہ اس نے ذال کی ردیف میں صحیح ذکر کیا ہے۔ اور قنات: قاف پر زبر اور آخر میں تاء ہے۔

۱۵۲۵۔ حضرت ذوالاذنین رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالاذنین رضی اللہ عنہ۔ ان کو عبدان نے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین۔ [1] ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر ان کو ذوالاذنین کہا تھا۔ ورنہ نہ یہ ان کا نام ہے اور نہ لقب ہے۔

۱۵۲۶۔ حضرت ذوالاصابع رضی اللہ عنہ تمیمی

حضرت ذوالاصابع رضی اللہ عنہ تمیمی۔ بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ جہنی کہتے ہیں۔ بیت المقدس میں رہتے ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوصالح یعنی حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انہوں نے ابوعمران سے انہوں نے ذوالاصابع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم اگر اس مصیبت میں مبتلا کیے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رکھے جائیں تو آپ ہمیں کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہے کہ وہاں تمہاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد میں آمدورفت کرے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۲۷۔ حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ عبدان وغیرہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اکثر حدیثوں میں اسی طرح آتا ہے ان کا نام نہیں آتا عبدان نے کہا ہے کہ ان کو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر جانے کا ارادہ کیا تو ان کی والدہ نے ایک بجاد یعنی چادر کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے انہوں نے ایک ٹکڑے کو بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ ان کی وفات نبیؐ کے زمانہ میں غزوۂ تبوک کے ایام میں ہو گئی تھی اور ان کو رات ہی کے وقت آپ نے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف میں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۲۸۔ حضرت ذوجدن رضی اللہ عنہ

حضرت ذوجدن رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس حبشہ سے ۷۲ آدمی آئے تھے ان میں ذوجدن بھی تھے۔ ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے ان کا نام ذودجن ہے۔ یعنی جیم سے پہلے دال ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

[1] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا بطور ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت میں بھی جھوٹ نہ بولتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ن کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۳۔حضرت ذوالجوشن ؓ ضبابی

حضرت ذوالجوشن ؓ ضبابی۔والد ہیں شمر بن ذی الجوشن کے۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن ...ور جو اوپر گزر چکا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے۔ان کا نام ضباب بن کلاب بن ...یعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی ثم الضبابی۔ان کو ذوالجوشن اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش ...لام تھے نیکوکار تھے۔ان کے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہیں جن میں وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انہوں نے کہا ہے۔کوفہ میں رہتے ...تھے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ...ان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحٰق سبیعی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت ...کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں بعد اس کے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوئے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ ...جس کا نام قرحا تھا لے گیا میں نے عرض کیا کہ یا محمد میں آپ کے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہوں۔آنحضرت ؐ نے فرمایا ...مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم چاہو کہ میں اس کے عوض میں تمہیں بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہیں دے دوں تو میں ایسا نہیں کر ...گا ذوالجوشن نے کہا میں وہ زرہیں نہ لوں گا مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔پھر آپ نے فرمایا کہ اے ذی الجوشن تم اسلام کیوں ...نہیں لاتے تا کہ تم اس امت کے اول مسلمین میں سے ہو جاؤ ذوالجوشن کہتے تھے میں نے کہا میں اسلام نہ لاؤں گا۔آنحضرت ؐ نے ...کہا کہ کیوں؟ وہ کہتے تھے میں نے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ میں نے آپ کی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ ...آنحضرت ؐ نے فرمایا تم کو ان کی لڑائیوں کی حالت معلوم ہوئی؟ میں نے کہا ہاں۔آنحضرت ؐ نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤ گے ...میں نے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آجائیں گے۔(یعنی فتح مکہ کر لیں گے) اور وہاں رہنے لگیں گے آنحضرت ؐ نے فرمایا ...اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہے کہ یہ بھی دیکھ لو گے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے بلال! اس شخص کی تھیلیاں لے لو اور ان میں ...عجوہ نامی کھجوریں بھر دو پس جب میں واپس ہو کر چلا تو آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سواروں میں سے ہے۔ذوالجوشن ...کہتے تھے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقام (غورہ) میں تھا کہ یکایک ایک سوار آیا میں نے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے؟ اس ...نے کہا مکہ سے میں نے کہا کیا خبر ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم محمد ﷺ وہاں غالب آگئے اور وہاں مقیم ہیں میں نے اپنے دل میں کہا ...کہ میری ماں مجھے روئے اگر میں اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤں پھر میں نے آنحضرت ؐ سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپ ...نے مجھے معافی میں دے دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو اسحٰق نے ان سے نہیں سنا بلکہ انہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے شمر ...بن ذی الجوشن سے سنی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۔حضرت ذوحوشب ؓ

حضرت ذوحوشب ؓ۔رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر طور پر ...ذوالکلاع کے نام میں لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۴۱۔حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی

حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی۔ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی ابوالفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے وہ اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہ کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم میں سے ایک شخص تھے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں نہ انصاف کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اس شخص کے ساتھ والے ہیں جن کے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر سمجھو گے وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس کی گانسی کی طرف دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کے پروں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کی ڈنڈی کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے آیا ہے۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے گا ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دو پستانوں میں ایک پستان عورت کے پستان کے یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ ہلتا ہوگا۔ ابوسعید کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب انہوں نے ان لوگوں سے قتال کیا مقتولین میں جستجو کی گئی تو ایک شخص اسی ہیئت کا نکلا جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اجازۃً خبر دی وہ ابوالقاسم سے ابواسحٰق ثعلبی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن حامد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکا یک ذوالخویصرہ تمیمی آئے جن کا نام حرقوص بن زہیر تھا وہ ہی خوارج کی بنیاد ڈالنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس کے بعد انہوں نے وہی واقعہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا۔ پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہے' واللہ اعلم۔ حرقوص کے نام میں انکے باقی حالات گزر چکے۔

مشکل الفاظ: رصافہ۔ رصفۃ کی جمع ہے۔ پٹھا جو چھڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔

نضیہ: کہا جاتا ہے کہ یہ تیر کے پیکان کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پر اور پیکان کے درمیان حصے کا نام ہے اور نضی (لاغر) اس لئے کہا جاتا ہے کہ بہت تراشنے اور چھیلنے کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے اور یہ بہت مناسب ہے۔

قذذ: قذۃ کی جمع ہے تیر کے پر کو کہا جاتا ہے۔ تدردر: حرکت کرتا ہے۔ آتا جاتا ہے یہ تیر کے جلد نکلنے کیلئے ضرب المثل استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں اس میں کوئی خون وغیرہ نہیں رہتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۴۲۔حضرت ذوالخویصرۃ یمانی

حضرت ذوالخویصرۃ یمانی۔عمرو بن عطاء نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد میں رسول اللہ کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول اللہ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول اللہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے۔نبیؐ نے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول اللہ اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور اپنا تہبند کھول کر مسجد میں اس نے پیشاب کر دیا لوگ اس پر چلائے اور رسول اللہ کے اس فرمانے سے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبیؐ نے لوگوں کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھہر جاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا ہے آپ نے فرمایا نرمی کرو اس کو تعلیم دو پھر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اس کے پیشاب کی جگہ پر بہادے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۳۔حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی

حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی۔شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو ان سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو ان کا ایک گاؤں تھا جس میں ان کے غلام رہتے تھے پس یہ رسول اللہ کے پاس گئے اور کہا کہ یارسول اللہ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جس میں غلام رہتے ہیں لہٰذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجئے رسول اللہ نے انہیں تحریر لکھ دی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم– من محمد رسول اللہ لعک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ و مالہ ورقیقہ فلہ الامان و ذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم–

''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔محمد رسول اللہ کی طرف سے عک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلاموں کی بابت سچے ہوں تو ان کے لیے امان ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔''

یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خالد ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۴۔حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق

حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے ۷۲ آدمی رسول اللہ کے پاس آئے تھے جن میں ذودجن بھی تھے۔آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے چند اشعار کہے جوان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ان سب لوگوں نے نبیؐ کی صحبت

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اٹھائی۔ ان کا شمار اہل حبش میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا نام ذوجدن بتقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۱۵۴۵۔ حضرت ذوالزوائد ؓ جہنی

حضرت ذوالزوائد ؓ جہنی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز چاشت پڑھی وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ذوالزوائد تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو وادی القریٰ کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کر چکا؟ لوگوں نے کہا بار خدایا ہاں آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ پھر آپ نے فرمایا کہ جب اہل قریش باہم سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنے والے کون شخص ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ ذوالزوائد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذوالاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ ان کو ابوالزوائد کہتے ہیں۔ کنیت کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۶۔ حضرت ذوالشمالین ؓ

حضرت ذوالشمالین ؓ۔ ان کا نام عمیر بن عبد عمر بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ انہوں نے ان کو ملک بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے جو کہ بھائی ہیں خزاعہ کے اور بعض لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصیٰ ہے۔ حلیف تھے بنی زہرہ کے پس انہوں نے ملکان بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے ان کو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔ اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین نہیں ہیں جن کا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ ؓ بھی شریک تھے جن کا اسلام بدر کے کئی سال بعد ہوا اس کی بحث انشاءاللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۷۔ حضرت ذوظلیم ؓ

حضرت ذوظلیم ؓ۔ نام ان کا حوشب بن طخیہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظاء ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ اور بعض لوگوں نے ان کے والد طخمہ میم کے ساتھ لکھا ہے اور بعض لوگ طخیہ بکسر طاء کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ ان کے پاس اور ذوالکلاع کے پاس رسول اللہ ﷺ نے جریر بن عبداللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود عنسی سے لڑنے میں یہ مدد دیں۔ یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ ذوظلیم جنگ صفین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ کے ساتھ ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جوان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

ظلیم: ظاء پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۵۴۸۔حضرت ذوعمروؓ

حضرت ذوعمروؓ یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہیں ذوالکلاع کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں کے ساتھ جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے ان کو نبیؐ نے انہیں دونوں کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ جریر بھی ان کے ہمراہ مسلمان ہو کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور وہ قاصد جن کو رسول اللہؐ نے ان کے پاس بھیجا تھا جابر بن عبداللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے جب یہ لوگ اثنائے راہ میں تھے تو ذوعمرو نے جریر سے کہا کہ نبیؐ کی وفات ہوگئی مجھے ان کی وفات کا حال معلوم ہوگیا ہے جریر کہتے تھے کہ اسی حال میں ہم کو کچھ سوار دکھائی دیئے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ذوعمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی کہ جب ایک سردار تمہارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنالو اور جب تلوار پر نوبت پہنچ جائے گی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ گے۔جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی خوش ہوں گے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی غضبناک ہوں گے پھر ذوالکلاع اور ذوعمرو دونوں نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہہ دینا اور اب ہم پھر آئیں گے کہہ کے دونوں لوٹ گئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۴۹۔حضرت ذوالغرہؓ جہنی

حضرت ذوالغرہؓ جہنی۔اور بعض لوگ ان کو طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہیں۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام یعیش ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی غرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول اللہؐ کے سامنے آیا وہ اکثر سفر میں رہتا تھا اس نے کہا کہ یارسول اللہ! کبھی نماز کا وقت ہمیں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں آجاتا ہے تو کیا ہم اس مقام میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا ان کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔[1]

پھر اس نے پوچھا کہ کیا ہم بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے پوچھا کہ کیا ان کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ابونعیم نے کہا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت براء کے چہرہ میں سفید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اس وجہ سے لوگ ان کو ذوالغرہ کہتے

[1] حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں ان کے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہیں جاتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذو الغرہ کہتے تھے بوجہ اس کے کہ ان کے منہ میں سفید داغ تھا۔مگر میرے نزدیک اس میں کلام ہے کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے نہ ہلالی اور نہ جہنی۔اور اس حدیث کو محمد بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے یعیش جہنی سے جن کا مشہور نام ذوالغرۃ تھا روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے اونٹوں کے باندھنے کے مقامات میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی۔اور اس حدیث کو اعمش نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۰۔حضرت ذوالغصہ رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالغصہ ؓ۔نام ان کا حصین بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن جلد بن مالک بن ادد حارثی جن کو لوگ ذوالغصہ کہتے ہیں بوجہ ایک گلٹی کے جو ان کے حلق میں تھی ان کی بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کا وفد بن کے آنا نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے۔یحییٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں انہیں کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی گلے میں گلٹی) پیدا ہو گیا تھا ہاں ابن کلبی نے ان کے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہے وہ عنقریب اپنے مقام میں ذکر کیا جائے گا۔

۱۵۵۱۔حضرت ذوقرنات رضی اللہ عنہ

حضرت ذوقرنات ؓ۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان سے یونس بن میسرہ بن حلبس نے کچھ مقطوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۲۔حضرت ذوالکلاع رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالکلاع ؓ۔ان کا نام اسمیفع بن ناکور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایفع اور بعض لوگ کہتے ہیں۔سمیفع۔(بعض کے) یہ حمیری ہیں کنیت ان کی ابو شرحبیل ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شراحیل۔رسول اللہ ؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔ یہ اپنی قوم میں رئیس تھے ان کی اطاعت کی جاتی تھی۔انہیں رسول اللہ ؐ نے اسود عنسی کے قتل میں مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو اور بعض جابر بن عبداللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہے ذی عمرو کے نام میں یہ قصہ گزر چکا ہے۔پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہیں مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انہیں نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ ان کے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوئے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ب یہ خبر ملی کہ نبی ﷺ نے عمار بن یاسر کے حق میں فرمایا ہے کہ ان کو باغی گروہ قتل کرے گا اور عمار حضرت علی کی طرف تھے تو انہوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہیں تو ان لوگوں نے ان کو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آ جائیں گے اور وہ ہماری طرف سے لڑیں گے۔ پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور ان کے بعد عمار شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور ان کے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگوں کو لے کر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اس وجہ سے اختلاف کیا تھا کہ ان کے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہیں۔

ابوعمر نے کہا ہے میں ذوالکلاع کو صحابی نہیں جانتا البتہ وہ حضرت کی حیات میں اسلام لا چکے تھے اور آپ کے متبع تھے۔ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں سوائے اس کے جو عمرو سے اور عوف بن مالک سے انہوں نے روایت کی ہے۔ جب ذوالکلاع مقتول ہوئے تو ان کے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا میں خوف کرتا ہوں کہ امیر المومنین مجھ سے بدگمان ہو جائیں گے لہٰذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب میں ہیں۔ حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو۔ پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت علی کے لشکر میں سعید بن قیس کے پاس جانے کی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دے دی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے ان کو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائیں چنانچہ یہ لے آئے۔ ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حریث بن جابر نے۔ ابو میسرہ یعنی عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب میں دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے باغ کی روش پر کھڑے تھے میں نے کہا کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے سے لڑے تھے ان لوگوں نے کہا ہاں مگر ہم نے اللہ کو بہت وسیع المغفرت پایا میں نے پوچھا کہ اہل نہروان یعنی خوارج کا کیا حال ہے؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہیں ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلاموں کے) آزاد کئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں دس ہزار۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۱۔ حضرت ذواللحیہؓ کلابی

حضرت ذواللحیہؓ کلابی۔ ان کا نام شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے صحابی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ یعنی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے ذواللحیہ کلابی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس حدیث میں عمل کر رہے ہیں کہ نئی باتیں ہوا کرتی ہیں یا اس حالت میں کہ تمام باتیں (روز ازل میں) لکھی جا چکی ہیں آپ نے فرمایا اس حالت میں کہ لکھی جا چکی ہیں انہوں نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اسلئے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہے۔ جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۵۴۔حضرت ذوالّلسانین ؓ

حضرت ذوالّلسانین ؓ۔ان کا نام مولہ بن کثیف ہے۔بسبب فصیح ہونے کے ان کو ذوالّلسانین کہتے تھے (ذوالّلسانین کے معنی دوزبان والے) یہ عبدان کا قول ہے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۵۔حضرت ذومخبرؓ

حضرت ذومخبرؓ بعض لوگ ان کو ذومخمر کہتے ہیں۔اوزاعی کے نزدیک ان کا نام مخمر ہے۔بھتیجے ہیں نجاشی شاہ حبش کے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ان سے ابوحی موذن' جبیر بن نفیر' عباس بن عبدالرحمن ابوالزاہریہ اور عمر بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہے۔جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرابی سے انہوں نے ابوحی موذن سے انہوں نے ذی مخمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلہ حمیر میں تھا مگر اب اللہ نے اس کو قریش میں قائم کر دیا ہے۔ذومخمر ان لوگوں میں سے تھے جو حبش سے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔یہ ۷۲ آدمی تھے۔ذومخمر نے آپ کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے ان کو نبیؐ کے غلاموں میں شمار کیا ہے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج یعنی ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن صبح نے ذی مخمر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے ہلکا سا وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہیں ہوئی) پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی بعد اس کے نبیؐ نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی' آپ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اس کے آپ نے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپ کو نہ تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حریز: حاء' راء اور زاء کے ساتھ۔

۱۵۵۶۔حضرت ذومران ؓ ہمدانی

حضرت ذومران ؓ ہمدانی۔ان کا نام عمیر ہمدانی ہے۔مجالد نے شعبی سے انہوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران اور قبیلہ ہمدان کے ان لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے خط لکھا تھا جس کی ابتداء سلام سے تھی پھر انہوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر عین کی ردیف میں لکھا ہے۔

۱۵۵۷۔حضرت ذومناحبؓ

حضرت ذومناحبؓ۔ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ۷۲ آدمی حبشہ کے آئے تھے منجملہ ان کے ذومخبر' ذومہدم' ذومناحب اور ذودجن بھی تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...لوگ اپنا نسب بیان کرواس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی۔ ...ن کا شمار اہل حبش میں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام مناحب لکھا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر ...لکھا ہے اور انہوں نے منادح لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

۱۵۵۸۔حضرت ذومنادح ؓ

حضرت ذومنادح ؓ۔حبش سے جو ۲۷ آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومنادح بھی تھے۔یہ ابونعیم کا قول ...ہے اور ابن مندہ نے ان کا نام ذومناحب لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

۱۵۵۹۔حضرت ذومہدم ؓ

حضرت ذومہدم ؓ۔اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے ان میں ذومہدم ذومخبر اور ذوجدن وغیرہم بھی تھے نبیؐ نے ...ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے کہا

علی عهدذی القرنین کانت سیوفنا	صوارم یفلقن الحدید المذکرا
وهود ابو ناسید الناس کلهم	وفی زمن الاحقاف عزا و مفخرا
فمن کان یعمی عن ابیه فاننا	وجدنا ابانا العد ملی المذکرا

”ذوالقرنین کے زمانے میں ہماری تلواریں بہت تیز تھیں کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھیں۔اور (حضرت) ہود ہمارے باپ تھے سب لوگوں کے سردار تھے۔ اور زمانہ احقاف میں صاحب عزت وفخر تھے۔جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپائے (وہ چھپائے) ہم نے تو آپ باپ کو صاحب تدبیر اور بہادر پایا۔“

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش میں رہتے تھے۔واللہ اعلم۔میں کہتا ہوں کہ ان کے اس قول ”اور ہود ہمارے باپ تھے“ ...میں اعتراض ہے کیونکہ ہود حبشہ والوں کے باپ نہیں تھے اور شاید وہ عرب سے تھے اور حبشہ کی زمین میں رہتے تھے۔

۱۵۶۰۔حضرت ذوالیدین ؓ

حضرت ذوالیدین ؓ۔ان کا نام خرباق تھا۔قبیلہ بنی سلیم سے تھے۔ناحیہ مدینہ میں مقام ذی خشب میں رہتے تھے۔یہ ...ذوالشمالین ذوالشمالین خزاعی نہیں تھے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ہم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ...ذوالیدین زندہ رہے یہاں تک کہ ان سے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ اس وقت موجود تھے جب رسول ...اللہ ﷺ کو نماز میں سہو ہو گیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے؟ حضرت ابوہریرہؓ سے ...بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم اس حالت میں کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ...تھے۔اور ہمیں رسول اللہؐ نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث۔اور حضرت ...ابوہریرہؓ خیبر کے سال بدر کے بہت دنوں بعد اسلام لائے۔اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ جنہوں نے رسول اللہؐ سے نماز کے ...بارے میں مراجعت کی تھی وہ ذوالشمالین نہ تھے۔زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ذوالشمالین ہیں جو

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہو گئے تھے۔ ہمیں ابو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہتے تھے ہمیں معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی مطیر اس وقت موجود تھے ان کی بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تم نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین تم کو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تم سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپ نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز میں قصر ہو گیا مگر حضرت ابوبکر و حضرت عمر آپ کے ہمراہ رہے ذوالیدین آپ کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا نہ نماز میں قصر ہوا ہے اور نہ میں بھولا ہوں بعد اسکے آپ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ذوالیدین کیا کہتے ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! سچ کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوئے پھر آپ نے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اس کے سجدہ[1] سہو کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر میں مقتول ہو گئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد میں اسلام لائے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۶۱۔ حضرت ذویزن رہاوی

حضرت ذویزنؓ رہاوی۔ نام ان کا مالک بن مرارہ رہاوی۔ ان کو زرعہ نے نبیؐ کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے آپ کے حضور میں آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال نعیم بن عبد کلال، نعمان اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قیس، ہمدان اور معافر کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگوں نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہے پس نبیؐ نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھ کے بھیجی تھی:

اما بعد! فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فقد وقع بنارسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ مارسلتم و خبر ما قبلکم و انبأنا باسلامکم و قتلکم المشرکین و ان اللہ عزوجل قد ھداکم بھدایۃ ان صلحتم واطعتم اللہ و رسولہ و اقمتم الصلوۃ و آتیتم الزکوۃ و اعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی و سھم نبیہ و صفیہ و ذکر القصۃ بطولھا فی الزکوۃ وغیرھا۔

"اما بعد! میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں بعد اس کے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جب ہم سرزمین روم سے (غزوۂ تبوک) سے لوٹے وہ ہمیں مدینہ میں ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا وہ اور تمہارے یہاں کی خبریں اس نے ہمیں پہنچائیں اور تمہارے اسلام کی اور مشرکوں کو قتل کرنے کی خبر ہمیں دی اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی حالت میں جبکہ بعد سلام کے باتیں کر چکا ہو سجدۂ سہو کافی نہیں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہے آخر میں منسوخ ہو گئی تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے تمہیں راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکو کاری کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپ نے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا۔"
ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو عبدان سے نقل کیا ہے۔

۱۵۷۲۔ حضرت ذواب رضی اللہ عنہ

ان کا تذکرہ ابوالفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حسن بصری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گزر ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ حضرت انس فرماتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہیں کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہیں ہے سلام تو بیس سے بھی اوپر درجہ کا ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۷۳۔ حضرت ذوالہ رضی اللہ عنہ بن عوقلہ

حضرت ذوالہ رضی اللہ عنہ بن عوقلہ یمانی۔ حافظ ابوزکریا بن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یمن سے کچھ لوگ آئے جن میں ایک شخص ذوالہ بن عوقلہ یمانی تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب لوگوں سے زیادہ خلق اور خلقت میں کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ذوالہ! میں اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں۔ ذوالہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ذوالہ! آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے نہیں گھیرا اور نہ عورتوں نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوائے ابوبکر صدیق کے ذوالہ نے عرض کیا کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب' ذوالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا عثمان بن عفان' ذوالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر علی بن ابی طالب' اور انہوں نے ایک حدیث طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت میں بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت میں ان کے لیے کیسے مدارج ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۷۴۔ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ بن حارثہ

حضرت ذویب رضی اللہ عنہ بن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہیں اسماء کے۔ ان کا ذکر خراش کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۷۵۔ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ بن حلحلہ

حضرت ذویب رضی اللہ عنہ بن حلحلہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ (عمرو بن ربیعہ) لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ ذویب بن حلحلہ ہیں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہے کہ ان کے پاس رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور رہتے تھے۔ آنحضرتؐ انہیں کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام میں پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اس کو قربانی کر دیں اور لوگوں کو اس کا گوشت دے دیں۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوغسان مسمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے سنان بن سلمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے ذویب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ ان کے ہمراہ قربانی کے جانور مکہ بھیجا کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اس کو قربانی کر دو اور اس کے نعل کو اس کے خون میں سرخ کر دو اور اس کے منہ پر بھی اس کا نشان کر دو اور خود اس میں سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے مقام قدید میں رہتے تھے مدینہ میں بھی ان کا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ ذویب قبیصہ کے والد صحابی ہیں اور انہوں نے روایت بھی کی ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے ذویب بن حبیب کو ذویب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے۔ اسلم ابن افصیٰ کے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور ان کے پاس رہتے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ذویب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی کعبیر میں سے ایک شخص ہیں۔ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذویب کے والد ہیں ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ جس شخص نے ان ذویب کو دو آدمی بنا دیے ہیں۔ وہ غلطی پر ہے حق وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانوروں کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبیؐ نے ان کو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا ان کا تذکرہ ان کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۵۶۶۔ حضرت ذویبؓ بن شعثن

حضرت ذویبؓ بن شعثن عنبری۔ کنیت ان کی ابوردیح ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں نون ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کا نام ذویب بن شعثم میم کے ساتھ ہے ان کا مشہور نام کلاح ہے۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا کلاح آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام ذویب ہے۔ ان کے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہیں شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری کے۔ ان کی اولاد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ردیح نے روایت کی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہؐ! میں ایک غلام اولاد اسمٰعیل میں سے چاہتی ہوں۔ ان سے نبیؐ نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فئی آئے گی چنانچہ جب قبیلہ عنبر کی فئی آئی تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار غلام صبیح اور ملیح لے لو اور ان میں سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس میں نے ردیح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے کے بیٹے رحب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زبیب کو لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جناب: نون کے ساتھ۔ زیب: زاء‘ باء پر زبر‘ یاء پر جزم اور آخر میں باء ہے۔

۱۵۶۷۔ حضرت ذویبؓ بن کلیب

حضرت ذویبؓ بن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو اہل یمن میں سے اسلام لائے۔ نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اسود عنسی نے ان کو نبیؐ کی تصدیق کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال دیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی حضرت ان کو نہ پہنچائی۔ نبیؐ نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہیں ابراہیم خلیل اللہ کے۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ہاں ایک مرسل حدیث میں ان کے اسلام کا ذکر کیا گیا ہے اور اس آزمائش کا جس میں اللہ نے ان کو مبتلا فرمایا تھا۔ اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے۔

حرف الراء۔ باب الراء مع الالف

۱۵۶۸۔ حضرت راشدؓ بن حبیش

حضرت راشدؓ بن حبیش۔ ان کو احمدؒ بن حنبل اور محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے انہوں نے راشد بن حبیش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہیں؟ سب لوگوں نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگوں نے ان کو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس صورت میں تو میری امت میں شہداء بہت کم ہو جائیں گے سنو! قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہے‘ طاعون بھی شہادت ہے‘ غرق بھی شہادت ہے‘ پیٹ کا مرض بھی شہادت ہے اور نفاس بھی شہادت ہے اس کا بچہ اسے نال سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا اور اس حدیث میں ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جل جانا (بھی شہادت ہے) اور (مرض) سل (بھی شہادت ہے)۔ اس حدیث کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ تابعی ہیں شامی ہیں۔

۱۵۶۹۔ حضرت راشدؓ بن حفص

حضرت راشدؓ بن حفص اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدربہ سلمی۔ کنیت ان کی ابواثیلہ ہے۔ مسلم بن حجاج نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا نام پہلے ظالم تھا۔ نبیؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا غاوی بن ظالم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تم راشد بن عبداللہ ہو۔ یہ بنی سلیم کے اس بت کے خادم تھے جس کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نام سواع تھا۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے وہ بت۔ جس کا نام سواع تھا معلاۃ میں تھا اور انہوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنے کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبیؐ نے میرا نام راشد رکھا جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا اور بتوں کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے اشعار کہے

قالت: هلم الى الحديث فقلت لا	ياب ى عليك الله والاسلام
لوما شهدت محمدا و قبيله	بالفتح حين تكسرا لاصنام
لرايت نور الله اضحى ساطعا	والشرك يغشى وجهه الاظلام

''میری معشوقہ نے کہا کہ اور باتیں کریں میں نے کہا نہیں۔ اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر تو محمدؐ کو اور ان کے اصحاب کو دیکھتی۔ فتح مکہ میں جب انہوں نے بتوں کو توڑا۔ تو یقیناً تو اللہ کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی۔ اور شرک کو دیکھتی کہ اس کے چہرہ کو تاریکیاں چھپائے ہوئے ہیں۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۷۰۔ حضرت راشدؓ بن شہاب

حضرت راشدؓ بن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دگی بن ایاد سے ہیں ایادی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے ان کا نام قرضاب تھا۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۱۵۷۱۔ حضرت رافعؓ بن بدیل

حضرت رافعؓ بن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ ان کے بھائی عبداللہ' عبدالرحمٰن اور سلمہ سب صحابی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن یسار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور دیگر اہل علم سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منذر بن عمرو معنق کو معنق یموت کی طرف اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جن میں حارث بن صمہ' حرام بن ملحان' عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انہوں نے ان کے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کے نام میں تصحیف کر دی ہے صحیح نام ان کا نافع ہے نون کے ساتھ۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ابن رواحہ نے انہیں کے متعلق ایک شعر کہا ہے۔

رحم الله نافع بن بديل	رحمة المبتغى ثواب الجهاد

''اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے۔ ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلب گار پر ہوتی ہے۔''

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس میں ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اس میں وہم ہو گیا ہے۔

۱۵۷۲۔ حضرت رافعؓ مولیٰ بدیل

حضرت رافعؓ مولیٰ بدیل بن ورقاء خزاعی کے۔ صحابی ہیں۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ میں داخل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور ان کے ایک غلام کے گھر میں جن کا نام رافع تھا پناہ گزین ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

۱۵۷۳۔حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی

حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی۔ان سے ان کے بیٹے بشیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

اس میں اضطراب ہے۔

۱۵۷۴۔حضرت رافعؓ (ابوبہی)

حضرت رافعؓ۔کنیت ان کی ابوبہی ہے۔رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور ان کے شرکاء کے غلام تھے ہر شخص نے ان کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوائے ایک آدمی کے پس یہ نبیؐ کے حضور میں اس سے سفارش کرانے کیلئے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور آپ نے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ان رافع کی کنیت ابوبہی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۷۵۔حضرت رافعؓ بن ثابت

حضرت رافعؓ بن ثابت۔انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کھجوریں کھائی تھیں۔ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہے جن کا سماع رافع بن ثابت سے ثابت ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین سے اس میں وہم ہوگیا ہے صحیح نام ان کا رویفع بن ثابت ہے۔

۱۵۷۶۔حضرت رافعؓ بن جعدبہ

حضرت رافعؓ بن جعدبہ انصاری ہیں بدری ہیں۔عروہ بن زبیر نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۷۷۔حضرت رافعؓ (ابوالجعد)

حضرت رافعؓ کنیت ان کی ابوالجعد ہے۔سالم بن ابی الجعد اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور لوگوں نے ان کو کنیت کے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۷۸۔حضرت رافعؓ

نبیؐ کے حادی [1] تھے۔ان کا تذکرہ اسلم کے نام میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

[1] حادی حداء پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔حالت سفر میں اونٹوں کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اسی کو حداء کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۷۹۔ حضرت رافعؓ بن حارث

حضرت رافعؓ بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے ان کے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے دو بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر' احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی ان کو زہری اور عروہ نے شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمرؒ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۰۔ حضرت رافعؓ بن خدیج

حضرت رافعؓ بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انہوں نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخدیج۔ ان کی والدہ حلیمہ بنت مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں انہوں نے بدر میں جانے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تھا مگر رسول اللہؐ نے کم سن ہونے کے سبب سے ان کو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی تھی پس یہ احد' خندق اور اکثر مشاہد میں شریک ہوئے احد کے دن ایک تیر ان کے پستان میں لگ گیا تھا انہوں نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اس کی رہ گئی وہ تمام عمر نہیں نکلی ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ ان کا زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے میں کھل گیا پس ۷۴ھ میں بعمر ۸۶ سال ان کی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عمرؓ محمود بن لبید' سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد' عطاء' شعبی اور ان کے پوتے عبایہ بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسین بن عیسیٰ بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر اور یعلی بن عبید نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اس میں زیادہ ثواب ہے اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے ابوحصین سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اس کی کچھ پیداوار کے عوض میں یا روپیہ کے عوض میں کسی دوسرے کو دے دیتا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے یا خود اس کی زراعت کرے۔ یہ حدیث اس طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چچاؤوں سے اس کی روایت کرتے ہیں اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یہ مختلف روایات سے مروی ہیں پس اس میں اضطراب ہے (جنگ) صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمران کے جنازے میں گئے لوگوں نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اس کے کہ آفتاب غروب ہو۔ ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور مونچھوں کو منڈاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ ظہیر: ظاء پر پیش اور ہاء پر زبر ہے۔

۱۵۸۱۔ حضرت رافعؓ بن رفاعہ

حضرت رافعؓ بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے میں ان سے مروی ہے اس کی اسناد میں غلطی ہے واللہ اعلم۔ ان کی بات ختم ہوئی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عکرمہ یعنی ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے طارق بن عبدالرحمٰن قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار میں گئے اور کہا کہ ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرمادی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیوں کو کھلا دیں۔ ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سوائے اس کے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا۔ واللہ اعلم

۱۵۸۲۔ حضرت رافعؓ بن زید

حضرت رافعؓ بن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری۔ اوسی اشہلی ابن اسحٰق واقدی اور ابو معشر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ بنی زعوراء میں سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہاں سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۳ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدر میں سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب میں محمد بن اسحٰق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہے۔ ان کا ذکر رافع بن یزید کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۳۔ حضرت رافعؓ بن سعد

حضرت رافعؓ بن سعد۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص میں خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن زہیر سے نقل کرکے حدیث بیان کی کنیت ان کی ابوالحسن ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۵۸۴۔ حضرت رافعؓ مولیٰ سعد

حضرت رافعؓ۔ غلام ہیں سعد کے۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہم ابوموسیٰ نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو حمدان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شقیق نے خبردی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابوحمزہ نے عبدالکریم بن ابی المخارق سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے رافع غلام سعد سے روایت کرکے خبردی کہ انہوں نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پڑوسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان میں تم کو چار ہزار میں دے دوں حالانکہ اس کے چھ ہزار مجھ کو ملتے ہیں کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کے مکان کا زیا حقدار ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں رافع غلام سعد کو نہیں جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو ہمیں بہ سندوں سے سفیان بن عیینہ سے پہنچی ہے کہ انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ میں ان کے ہمراہ چلا پس ابورافع آئے اور انہ نے ان سے کہا کہ تم ان کو یعنی سعد کو کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے میرا گھر جو ان کے احاطہ کے اندر ہے مول لے لیں؟ سعد نے کہا نہیں اور میں چار سو دینار سے زیادہ ان سے نہ لوں گا یا انہوں نے کہا کہ یک مشت لوں گا یا کہا کہ بالاقساط لوں گا ابورافع نے یہ بھی کہ خدا کی قسم! میں اس مکان کو پانچ سو دینار نقد میں بھی نہ بیچتا اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پڑو اپنے پڑوس والے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۵۔ حضرت رافعؓ بن سنان

حضرت رافعؓ بن سنان۔ کنیت ان کی ابوالحکم۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ عبدالحمید بن جعفر بن عبدالحکم بن رافع بن سنان جدامجد ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد انہوں نے ان کے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگئے اور ان کی بیوی نے اسلام سے انکا اور اس نے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہٰذا وہ رسول اللہؐ کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ میری ہے اس کا دودھ چھوٹ چکا ہے اور رافع نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ میری بیٹی ہے (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول اللہؐ نے رافع فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپ نے دونوں کے درمیان میں بٹھلایا پھر آ نے فرمایا کہ تم دونوں اس کو بلاؤ چنانچہ دونوں نے اس کو بلایا لڑکی ماں کی طرف جھکی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو ہدا کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی۔ رافع نے اس کو لے لیا اس حدیث کو ثوری' حماد بن زید' یزید بن زریع اور ابوعاصم نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح روایت کیا ہے اور علی بن غراب اور عیسیٰ بن یونس نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا رافع سے روایت کیا ہے اور ہشیم نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے تھے۔۔۔ اور بکر بن بکار نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد اور نیز اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بن نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے انکے والد سے انہوں نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہے خوط کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ وہم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۶۔حضرت رافع ؓ بن سہل

حضرت رافع ؓ بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔قواقلہ کہتے ہیں غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم ہی کو قوقل کہتے ہیں۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں ان کا شریک ہونا متفق علیہ ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۸۷۔حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید

حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔احد میں شریک تھے۔یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے۔یہ دونوں زخمی ہو گئے اور ان کے پاس سواری بھی نہ تھی۔غزوۂ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن یزید کہتے ہیں۔اور انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہے جن کو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہیں اور انہوں نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۸۔حضرت رافع ؓ بن ظہیر

حضرت رافع ؓ بن ظہیر یا حضیر۔اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن ظھیر نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ہاں صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جس کی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اس کو عبدالرحمن بن عمران نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا بن ظھیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ؐ کے پاس سے گئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو تم خود بو لو یا اسے چھوڑ دو ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے باعث نہیں لیا تو رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہے۔ پس رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دے دی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۸۹۔ حضرت رافعؓ (مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا)

حضرت رافعؓ حضرت عائشہؓ کے غلام تھے۔ ان سے ابوادریس مرہبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں غلام تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے پاس ہوتے تھے تو میں انکی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور یہ کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو علی کا دشمن ہو وہ اللہ کا دشمن ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۵۹۰۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج

حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ ان کو ابن مجدع کہتے ہیں بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی ضمری۔ یہ بھائی ہیں حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہیں۔ جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا تھا پس نبیؐ سے شکایت کی گئی کہ یہاں ایک لڑکا ہے وہ کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا ہے پس لوگ مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے! تو درختوں پر ڈھیلے کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ پھینکا کرو درخت کے نیچے جو گری ہوں ان کو کھا لیا کرو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔ ان سے عبداللہ بن صامت نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلقوم کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ الیٰ آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۱۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال

حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال مزنی۔ یہ اور ان کے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونوں صحابی ہیں دونوں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی ان سے عمرو بن سلیم اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور علی ان کے بارے کہتے تھے جبکہ دن چڑھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے میں نے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور میں لوگوں کو چیرتا ہوا نبیؐ کے پاس اور میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے پنڈلی پر ہاتھ رکھ کر مسح کر لیا یہاں تک کہ آپ کی جوتی اور پیر کے درمیان میں رکھ دیا آپ نے یا کہ کیا رافع تم ہو اب تک مجھے اپنے ہاتھ میں آپ کے پیروں کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے (یعنی وہ کیفیت اب تک میرے پیش ہے) ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ قطان نے مشمعل یعنی ابن عمرو اسیدی سے انہوں نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کر کے ن کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور میں اس وقت میں بچہ تھا کہ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں اس حدیث کو ابن مہدی اور عبدالصمد نے مشمعل سے اسی طرح ت کیا ہے مگر عبدالصمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ن نے لکھا ہے۔

۱۵۹۔ حضرت رافعؓ بن عمیر

حضرت رافعؓ بن عمیر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے ابوالزاہریہ یعنی حدیر بن کریب سے انہوں رافع بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو دیا کہ میرے لیے زمین میں ایک گھر بناؤ مگر داؤدؑ نے اس گھر کے جس کا حکم انہیں دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ ان پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم نے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہاں اے میرے ردگار! تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اس قصہ میں جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اس کے انہوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب ت کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تہائی اس کی گر گئیں۔ انہوں نے اللہ عزوجل سے اس کی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! یہ کیوں اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمہارے ہاتھ خون بہت ہوئے ہیں۔ حضرت داؤدؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار! کیا وہ خون تیری محبت میں اور تیری مرضی کے موافق ں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہیں اور مجھے ان پر بھی رحم آتا ہے پس یہ بات رت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گزری۔ پس اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہ ہو۔ میں اس گھر کی عمارت تمہارے بیٹے ان کے ہاتھ پر پوری کروں گا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب کی عمارت تمام ہو گئی تو انہوں نے قربانیاں کیں اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری خوشی اپنے کے بننے سے دیکھ رہا ہوں پس اب تم مجھ سے (جو چاہو) مانگو میں تمہیں دوں گا۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھ سے تین ں مانگتا ہوں ایسا حکم (مجھے سکھا دے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی ملے اور جو شخص اس گھر میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے اس دن تھا اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو باتیں تو ان کو دے دی گئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تیسری بات بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کی منظور ہوئی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۹۳۔حضرت رافع ؓ بن عمیرہ

حضرت رافع ؓ بن عمیرہ۔اور بعض لوگ ان کو رافع بن عمرو بھی کہتے ہیں۔یہ رافع بیٹے ہیں ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو۔عمرو کا نام حدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی سنبسی۔کنیت ان کی ابوالحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو ان کے راہبر یہی تھے خشکی میں ان کو پانچ دن میں یہ مسافت قطع کرادی تھی انہیں کے حق میں یہ اشعار کہے تھے

لله در رافع انی اهتدی — فوز من قرا قرالی السوی

خمسا اذا ما صارها الجیش بکی — ماسارها من قبله انس یری

"اللہ رافع کو ثواب دے کہ انہوں نے کس طرح رہبری کی۔قراقر سے سویٰ تک لے گئے۔پانچ دن میں کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے لگے۔ان سے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہیں گیا۔"

قبیلہ طے کے لوگوں نے کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی۔یہ زمانہ جاہلیت میں ٹھگ تھے بھیڑیے نے ان رسول اللہ سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلہ طے کے لوگوں کا قول ہے کہ یہی جن سے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریاں چرا رہے تھے بھیڑیے نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف ہدایت کی رافع نے کے متعلق یہ اشعار کہے تھے

رعیت الضأن احمیها بکلبی — من اللصت الخفی و کل ذیب

ولما ان سمت الذئب نادی — یبشرنی باحمد من قریب

سعیت الیه قد شمرت ثوبی — علی الساقین قاصدة الرکیب

فالفیت النبی یقول قولا — صدو قالیس بالقول الکذوب

فبشرنی بقول الحق حتی — تبینت الشریعة للمنیب

وابصرت الضیاء یضیء حولی — امامی ان سعیت ومن جنوبی

"میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کتے کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے۔جب میں نے بھیڑیے کو سنا کہ اس نے آواز دی۔اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں۔پس میں آپ کے پاس بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا۔میں نے نبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں جو جھوٹی نہیں ہوتی مجھے انہوں نے سچی بشارت دی۔یہاں تک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی۔اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا۔اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پہلو میں ہوتی ہے۔"

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل میں شریک تھے اور اس میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے ساتھ رہے اور ان کا قصہ مشہور ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت عمر بن خطابؓ سے پہلے ان کی وفات ہوئی ان سے طارق بن شہاب اور شعبی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۴۔ حضرت رافعؓ بن عنترہ

حضرت رافعؓ بن عنترہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ تاریخ میں لکھا ہے اور معرفۃ الصحابہ میں نہیں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید ابن مندہ نے ان کا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کیونکہ انہوں نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام رافع بن عنترہ ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۹۵۔ حضرت رافعؓ بن عنجرہ

حضرت رافعؓ بن عنجرہ بعض لوگ ان کو عنجدہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بدر' احد اور خندق میں شریک تھے۔ عنجدہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ یہ ابن ہشام اور ابن اسحٰق کا قول ہے اور ان کے والد کا نام عبدالحارث ہے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا نام عامر بن عنجدہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رافع بن عنترہ ابن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۶۔ حضرت رافعؓ مولیٰ غزیہ

حضرت رافعؓ۔ غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۵۹۷۔ حضرت رافعؓ قرظی

حضرت رافعؓ قرظی۔ عبدالملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی کہ ان کو کوئی شخص ضرر نہ پہنچائے سوائے اس کے کہ یہ خود اپنے آپ کو ضرر پہنچالیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۸۔ حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان

حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبدحارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی زرقی کنیت ان کی ابومالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کنیت ان کی ابورفاعہ ہے۔ سردار تھے عقبی ہیں یعنی بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شریک تھے بدری ہیں بنی زریق کے سردار تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا ہاں ان کے دونوں بیٹوں رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہے لیکن وہ دونوں سردار نہ تھے اور سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے کہا ہے کہ رافع بن مالک چھ [1] سرداروں میں بھی تھے اور بارہ میں بھی تھے اور ستر میں بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ چھ سردار تو سب کے سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفراء قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رافع سب سے پہلے شخص ہیں جو

[1] مطلب یہ ہے کہ تین مرتبہ جس قدر انصار بیعت کو آئے یہ ان سب میں تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔

ان سے ان کے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جبریل نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ لوگوں میں اہل بدر کا کیا مرتبہ ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگوں میں ہیں۔ جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کا مرتبہ ہم میں ہے) ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ سے قبیلہ خزرج کے چھ انصار سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپ کے ہمراہ بیٹھے تو آپ نے انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور ان پر اسلام کو پیش کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا اور انہیں نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگوں میں زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ میں لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی پس اسلام ان میں شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھروں میں سے ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ آئندہ سال موسم حج میں انصار میں سے بارہ شخص رسول اللہؐ سے مقام عقبہ میں (اسی کا نام عقبہ اولیٰ ہے) ملے اور انہوں نے آپ سے عورتوں کی ایسی[1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہے۔ اس کے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اس میں ستر انصار تھے ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبش اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی آنحضرتؐ نے ان سب لوگوں سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدوں کو پورا کریں گے تو انہیں جنت ملے گی ان لوگوں کے سردار رافع بن مالک تھے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپ کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے جب سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی تو اس کو انہوں نے لکھا اور اس کو لے کر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھ کر سنایا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ابوعمر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں نہ تھے اس میں شک نہیں کہ ابوعمر نے بواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں نہیں کیا اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۹۔ حضرت رافعؓ بن مالک (ابورفاعہ)

حضرت رافعؓ بن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہیں۔ کنیت ان کی ابومالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے نے ابوحفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ سرداروں میں بھی تھے اور ستر سرداروں میں سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراء بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں میں سے تھے اور ان ستر آدمیوں

[1] یعنی بیعت میں عورتوں سے جو اقرار لیے جاتے ہیں کہ شرک نہ کرنا زنا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار ان سے بھی لیے گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سے بھی تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے ہاں ان کے دونوں بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے۔ ابو جعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک زرقی جن کی کنیت ابو مالک ہے عقبی تھے سردار تھے احد کے دن شہید ہوئے ان سے کوئی روایت محفوظ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے یہ رافع بن مالک وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی شاید انہوں نے اس تذکرہ میں دیکھا کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے حالانکہ ابن مندہ نے ان کی شرکت کا قول وہاں کیا ہے لہٰذا انہوں نے ان کو دو سمجھ لیا ہے۔ علماء نے اس قسم کی باتوں میں بہت اختلاف کیا ہے بلکہ ایک ہی شخص کے بارے میں ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہیں منجملہ ان کے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہے بعض راوی ابن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے نہیں نقل کیا اور جس قدر باتیں ابو موسیٰ نے اس تذکرہ میں لکھی ہیں کہ یہ چھ سرداروں میں ہیں اور بارہ سرداروں میں ہیں اور ستر سرداروں میں ہیں اور یہ کہ یہ زرقی ہیں اور نقیب ہیں۔ یہ سب باتیں پہلے تذکرہ میں گزر چکیں اور یہ دونوں ایک ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں۔ واللہ اعلم

۱۶۰۰۔ حضرت رافعؓ بن معبد

حضرت رافعؓ بن معبد انصاری۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی۔ غسانی کہتے تھے کہ یہ احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے۔

۱۶۰۱۔ حضرت رافعؓ بن معلی بن لوذان

حضرت رافعؓ بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اسی دن شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ رافع بن معلی اور ان کے بھائی ہلال بن معلی بدر میں شریک تھے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق اور عروہ نے شہدائے بدر کے ناموں میں رافع بن معلی بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہے اور ابن شہاب (زہری) نے شہدائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلی کا نام لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ابو سعید بن معلی ہے جنھوں نے نبیؐ سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ توراۃ میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابو سعید نہیں ہیں۔ ابو سعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابو سعید بن معلی کا نام حارث بن نفیع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔ اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلی بدر میں شہید ہوئے تھے اس میں اعتراض ہے کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر ابوموسیٰ نے ان کی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ زریق بیٹے ہیں عبد حارثہ کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب میں گزر چکا۔ واللہ اعلم

۱۶۰۲۔ حضرت رافع بن معلّٰی

حضرت رافعؓ بن معلّٰی۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث ہے ہم نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ (الآیۃ)

''بے شک تم میں جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے ان کو شیطان نے ہٹا دیا تھا۔''

(اس آیت میں واقعہ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں بعض صحابہ سے لغزش ہوگئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انہیں قرآن میں معافی کا پروانہ بھی دے دیا ہے۔)

انہوں نے اپنی سند سے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمانؓ ابوحذیفہ بن عتبہؓ رافع بن معلّٰی انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلّٰی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کا گزر میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا آنحضرتؐ نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔

''اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تم کو ایسی بات کے لیے بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے۔''

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور حارث کے نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام ان کا حارث ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۰۳۔ حضرت رافع بن مکیث

حضرت رافعؓ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ یہ بھائی ہیں جندب بن مکیث کے۔ حجاز میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومیؒ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے عثمان بن زفر سے انہوں نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انہوں نے رافع بن مکیث سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی سبب نحوست ہے اس حدیث کو عبدالرزاق' ابن مبارک' ہشام بن یوسف اور عبدالمجید بن ابی روّاد نے معمر سے انہوں نے عثمان بن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہلال بن رافع سے بھی اسی طرح روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلہ جہینہ سے تھے حدیبیہ میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۴۔حضرت رافعؓ بن نعمان

حضرت رافعؓ بن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۵۔حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی

حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ابوبکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن رافع سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۶۔حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن

حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔بدر میں شریک تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔رافع بن زید کے بیان میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

باب الراء والباء

۱۶۰۷۔حضرت رباحؓ اسود

حضرت رباحؓ اسود۔رسول اللہؐ کے غلام تھے۔رنگ ان کا سیاہ تھا۔کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کی دربانی کیا کرتے تھے بھی تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپ نے اپنی ازواج مطہراتؓ سے علیحدہ ہو کر بالاخانہ میں اقامت فرمائی تھی۔بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہے کہ نبیؐ کے ایک غلام تھے ان کا نام رباح تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۸۔حضرت رباحؓ مولائے بنی جحجبی

بنی جحجبی کے غلام تھے۔احد میں شریک تھے۔عروہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہوں۔جن کا ذکر آئے گا۔

۱۶۰۹۔حضرت رباحؓ مولیٰ حارث

حضرت رباحؓ۔حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے۔

۱۶۱۰۔ حضرت رباحؓ بن ربیع

حضرت رباحؓ بن ربیع بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ بھی کہتے ہیں مگر ربیع زیادہ مشہور ہے ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ میں سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے پوتے مرقع بن صیفی بن رباح نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دن ہے (جس میں وہ خوشی کرتے ہیں) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جا... پس سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمیں ابو غانم بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں اپنے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبداللہ بن اسمٰعیل بن احمد بن ابی عیسیٰ الجلی الحلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف با بن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ بن حسین بن عبدالرحمٰن صابونی نے شہر حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد ابوالزناد سے انہوں نے مرقع سے انہوں نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر میں خالد بن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول اللہؐ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کو مقدمۂ لشکر میں سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کے حسن سے تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیوں قتل کی گئی؟) بعد اس کے آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جا کر کہہ دے کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگ یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن پہلے والا مشہور ہے۔
اسید: ہمزہ پر پیش اور یاء پر تشدید ہے۔ شریف: شین پر پیش کے ساتھ۔ جروہ: جیم کے ساتھ
جلی: جیم پر زیر لام مشدد کے بعد یاء ہے۔

۱۶۱۱۔ حضرت رباحؓ (مولیٰ ام سلمہؓ)

حضرت رباحؓ۔ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے۔ ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اس نے ایک مرتبہ سجدہ میں پھونکا تو اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ اے رباح! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے پھونکا اس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کے غلام سے جن کا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ اے رباح سجدے میں اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نہ کرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۱۲۔ حضرت رباحؓ (ابو عبدہ)

حضرت رباحؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اہل شام میں سے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی اور میں نے بعض نسخوں میں اس سے زیادہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادریس بن یونس بن راشد نے عبدالکریم بن مالک جزری سے انہوں نے عبدہ بن رباح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے ملنے کے لیے دربان مقرر کرے گا اس کے اور آگ کے درمیان حجاب نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۱۳۔ حضرت رباحؓ بن قصیر

حضرت رباحؓ بن قصیر لخمی۔ بنی قشیب کے خاندان سے ہیں۔ مصری ہیں۔ موسیٰ بن علی بن رباح کے دادا ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے میں ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بن کے گئے تھے وہ انہیں کے یہاں مقام برکوت میں جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوئے تھے۔ موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے یہاں کیا پیدا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ عنقریب ہونا چاہتا ہے یا لڑکا یا لڑکی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا تو وہ کس کے مشابہ ہوگا؟ انہوں نے کہا یا اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہے تو اللہ تمام ان لوگوں کی صورتیں جو اس کے اور آدم کے درمیان ہیں حاضر کر دی جاتی ہیں کیا تم نے اس آیت کو نہیں پڑھا:

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔ "جس صورت میں چاہا اللہ نے اس نطفہ کو مخلوق کیا"۔

اور موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہو جائے گا پس تم وہاں کے منافع حاصل کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۱۴۔ حضرت رباحؓ بن معترف

حضرت رباحؓ بن معترف اور طبری نے کہا ہے کہ یہ رباح بیٹے ہیں عمرو بن معترف بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کے قرشی ہیں فہری ہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ تجارت میں شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہیں۔ غناء نصب[1] میں ان کو مہارت تھی کسی سفر میں عبدالرحمٰن کے ساتھ تھے انہوں نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ یہ کیا

---

[1] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ رباح نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہیں اور راستہ کٹ جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن[1] نے کہا اگر تم کو یہی منظور ہے تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انہوں نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضرار بن خطاب بنی محارب بن فہر میں سے ایک شخص تھے۔

۱۶۱۵۔ حضرت ربعس ؓ بن عامر

حضرت ربعس ؓ بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی ثعلی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہے کہ قبیلہ طے سے جو لوگ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان میں سے ربعس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے ان کو آنحضرتؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

ربعس: راء پر زبر باء ساکن تاء پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

۱۶۱۶۔ حضرت ربعی ؓ بن خراش

حضرت ربعی ؓ بن خراش۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ یہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۔ حضرت ربعی ؓ بن رافع

حضرت ربعی ؓ بن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمر بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربعی بیٹے ہیں ابورافع کے یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے۔ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ربعی بیٹے ہیں رافع انصاری کے بدری ہیں اور ان دونوں نے کہا ہے کہ محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے شریک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدری ہیں مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے ان کی حلف ہے ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرام: حاء اور راء پر زبر ہے۔ ودم: واؤ پر زبر اور دال کے ساتھ۔

۱۶۱۸۔ حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی

حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی۔ بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں رافع انصاری کے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہے۔ اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع بن حارث بن

1 حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جلیل القدر صحابی ہیں گانے پر ان کا متعجب ہونا اس پر دلیل ہے کہ صحابہ اس کو ناجائز جانتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یدبن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اور ان کی تبعیت میں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو اور اس سے پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونوں نے پہلے نام کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ وہ ربعی بیٹے ہیں رافع کے اور عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہیں اگر وہ دونوں ناموں کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہے۔جس کا ذکر پہلے نام میں ہوا انہوں نے پہلے نام میں تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام میں صرف کنیت لکھی ہے اگر دونوں تذکروں کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائے جو ہم نے پہلے تذکرہ میں ابوعمر اور ابن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لے گا کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ بدری ہیں۔

۱۶۱۹۔حضرت ربعیؓ بن عمرو انصاری

حضرت ربعیؓ بن عمرو۔انصاری۔بدر میں شریک تھے اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربعی بن عمرو بدری شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۲۰۔حضرت ربیعؓ انصاری زرقی

حضرت ربیعؓ انصاری زرقی۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کے گھر والے ان کے لیے رو رہے تھے ان کے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دو۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں عورتوں کو رونے دو ہاں جب انتقال ہو جائے تو اس وقت چپ ہو جائیں۔اور موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہے اور ان کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبدالملک سے انہوں نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۲۱۔حضرت ربیعؓ انصاری

حضرت ربیعؓ انصاری۔ان سے ان کی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کج خلقی موجب نحوست ہے اور عورتوں کی اطاعت موجب ندامت ہے اور خوش خلقی موجب برکت ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۲۔حضرت ربیعؓ بن ایاس

حضرت ربیعؓ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج۔جنگ بدر میں شریک تھے۔یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۳۔حضرت ربیعؓ جرمی

حضرت ربیعؓ جرمی۔کنیت ان کی ابوسوادہ ہے۔سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبدالرحمٰن جرمی سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے والد نبیؐ کے پاس گئے آنحضرتؐ نے ہمیں کچھ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا اور میرے والد سے فرمایا کہ تم اپنے بیٹوں سے کہو کہ اپنے ناخن ترشواڈالا کریں تا کہ جب مویشیوں کا دودھ دو ہیں تو ان کے تھن زخمی نہ ہوں اس حدیث کو کئی آدمیوں نے سلم بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور سوائے سلمہ بن رجاء کے یہ کسی نے نہیں کہا کہ میں اور میرے والد دونوں گئے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔بعض لوگوں نے ان ربیع کا تذکرہ ابوسوادہ کے نام میں لکھا ہے یہی ہیں۔

۱۶۲۴۔حضرت ربیعؓ بن ربیعہ

حضرت ربیع بن ربیعہ بن عوف بن قتان بن انف الناقہ۔ان کا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔شاعر تھے اور بڑے نامور شاعروں میں سے تھے۔کنیت ان کی ابویزید ہے۔یہی ہیں جن کو لوگ مخبل سعدی کہتے ہیں۔ابوالعلیٰ یعنی زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر میں بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے ہجرت بھی کی ہے ان کا خیال ہے کہ یہ بنی شماس بن لائی بن انف الناقہ سے ہیں۔اور ابن درید نے کہا ہے کہ مخبل کا نام ربیعہ ہے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۶۲۵۔حضرت ربیعؓ بن زیاد

حضرت ربیعؓ بن زیاد بن ربیع حارثی۔بنی حارث بن کعب سے ہیں۔ان کا نسب ابوعمر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں زیاد بن انس بن دیان کے۔ان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابوفراس نے بیان کیا ہے۔اس نسب کی بنا پر یہ عبدالحجر بن عبدالمدان کے چچا کے بیٹے ہوں گے اور ان کا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہوں گے کعب بن مذحج کے۔ربیع صحابی ہیں۔یہ وہی ہیں کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہیں ہے اور جب وہ قوم پر حاکم نہ ہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہیں جانتے۔

حضرت عمر نے کہا ہاں تم سچ کہتے ہو۔بہت نیک اور متواضع تھے ان کو حضرت ابوموسیٰ نے جنگ منادر واقع ۱۷ھ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اس جنگ کو انہوں نے لڑ کے فتح کیا اور (کافروں کو) قتل کیا اور قید کیا ان کے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ میں شہید ہوئے۔حضرت معاویہ نے ان کو بحستان کا حاکم بنایا اللہ نے ان کو ترک پر غالب کیا اور یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثیؓ کو وہاں سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انہوں نے بلخ میں جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد میں ہوتے تھے تو ان کی سواری ان کے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ ان کا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا۔مطرف بن شخیر اور حفصہ بنت سیرین نے ان سے اور انہوں نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہے ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں۔حسن بصری ان کے منشی تھے۔ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہے وہ تم کو حکم دیتے ہیں کہ سونے چاندی کو مال غنیمت میں سے علیحدہ کر لو اور اس کے سوا اور ...یزوں کو تقسیم کر دیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حاکم سے پہلے مل چکا ہے (لہٰذا میں امیر المومنین ...کا حکم نہیں مانتا) اور انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اپنی غنیمتیں لے لو پھر انہوں نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم ...کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو موت نصیب کرے پس ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا کہ ان کی وفات ہو گئی۔ یہ اوپر بیان ہو چکا ہے ...کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہے اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہے کہ جب ان کو حجر بن عدی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ ...ے اللہ! اگر ربیع کے لیے تیرے یہاں کچھ بھلائی ہو تو اسے اٹھا لے۔ پس یہ اپنے مقام سے اٹھنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہو گئی۔

...ن کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۳۔ حضرت ربیعؓ بن زیاد

حضرت ربیعؓ بن زیاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیعہ بن زید ہے اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہیں سلمی ہیں۔ ان سے ...کرزو برہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ رسول اللہؐ چلے جا رہے تھے کہ آپ نے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ ...سب سے علیحدہ ہے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا یہ فلاں شخص نہیں ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ان کو بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے ...گئے) تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم راہ سے علیحدہ ہو؟ انہوں نے کہا میں غبار سے بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ ...ت رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ غبار جنت[1] کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ ...نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۶۲۴۔ حضرت ربیعؓ بن سہل

حضرت ربیعؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی۔ ثم الظفری۔ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ...عمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۵۔ حضرت ربیعؓ بن قارب عبسی

حضرت ربیعؓ بن قارب عبسی۔ عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمٰن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن ...رب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا کے والد سے روایت ...کر کے بیان کیا کہ ان کے والد ربیع نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبیؐ نے ان کا نام ربیع رکھا اور ان کو ایک چادر دی اور ایک ...ی سواری کے لیے دی۔ ان کا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

۱۶۲۶۔ حضرت ربیعؓ بن کعب انصاری

حضرت ربیعؓ بن کعب انصاری۔ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یعنی یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہے لہٰذا پسندیدۂ خدا ہے اور موجب حصول جنت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۳۰۔ حضرت ربیعؓ بن نعمان

حضرت ربیعؓ بن نعمان بن یساف۔ بھائی ہیں حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۳۱۔ حضرت ربیعہؓ اجذم

حضرت ربیعہؓ اجذم۔ بزیادت ہاء۔ یہ ربیعہ اجذم ثقفی ہیں۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد میں بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ربیعہ اجذم تھا ان کو جذام تھا لوگ نبی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنے کی نوبت آئی تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ ہم نے تم سے بیعت کر لی [1] پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں ان کی انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۲۔ حضرت ربیعہؓ بن اکثم

حضرت ربیعہؓ بن اکثم بن سخبرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہے مگر انہوں نے کہا کہ (ان کے دادا کے والد کا نام) عمرو بن لغیر بن عامر ہے کئی صحیح نسخوں میں میں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ کنیت ان کی ابویزید ہے بہت پستہ قامت اور کم رو تھے۔ تیس برس کی عمر میں بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے احدٗ خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔ خیبر میں شہید ہوئے ان کو حارث یہودی نے نطاۃ میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کا نام ہے' میں شہید کیا تھا ابن اسحٰق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد ابوطالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابویحییٰ زعفرانی یعنی جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوشگوار اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن مسیب کے نیچے جس قدر راوی ہیں وہ سب ضعیف ہونے کی وجہ سے غیر معتبر ہیں اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ تو دیکھا اور نہ ان کا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی ﷺ کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ پرہیز آپ کا محض امت کی تعلیم کے لیے تھا کہ اگر کسی کو لوگوں کے ساتھ اختلاط کرنے کے وہ مرض پیدا ہو جائے گا تو وہ خیال کرے گا کہ یہ مرض کے اختلاط کے باعث سے پیدا ہو گیا ہے حالانکہ شریعت نے اس کی نفی فرمائی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۳۳۔ حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف

حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ ان کی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی وہی شخص ہیں جو عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن رسول اللہؐ کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہو کر بلند آواز سے چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اے لوگو! یہ کون سا مہینا ہے؟ چنانچہ انہوں نے چلا کے کہا لوگوں نے جواب دیا ہاں (ہم جانتے ہیں) یہ ماہ حرام ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا (اب یہ چلا کے کہو کہ) پس اللہ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک اسی طرح حرام کی ہیں جس طرح اس مہینے میں اور اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۳۴۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث (ابواروی)

حضرت ربیعہؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابواروی ہے۔ دوسی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن حارث کہتے ہیں۔ طبرانی نے تو ان کو اسی باب میں ذکر کیا ہے۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ربیعہ دوسی جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں اکابر صحابہ میں سے ہیں ان سے ابوواقد لیثی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ہوگا۔

۱۶۳۵۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث

حضرت ربیعہؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ کنیت ان کی ابواروی ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے ان کی والدہ عزہ بنت قیس بن طریف ہیں۔ طریف حارث بن فہر کی اولاد میں سے تھے۔ یہ ربیعہ ابوسفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت میں جس قدر خون ہوئے یا جو فخر وغرور کی باتیں تھیں وہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں (یعنی میں ان کو معاف کرتا ہوں) اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے اس کا سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کر دیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام تمام تھا پس رسول اللہؐ نے اس خون کا قصاص اسلام میں ناجائز کر دیا اور ربیعہ کا اس میں کوئی حق نہیں قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیعہ کے اس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اس کا نام آدم بتایا ہے اس نے غلطی کی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ حماد بن سلمہ نے اس میں غلطی کی۔ یہی ہیں جن کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہے کاش وہ اپنے بال کتروا دیتا اور اپنا لباس اونچا کر دیتا۔ اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ میں روایت کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ تجارت میں حضرت عثمانؓ کے شریک تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے سو وسق دیئے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہے ربیعہ کی وفات ۲۳ھ میں بعہد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا؟

۱۶۳۶۔حضرت ربیعہؓ بن حبیش

حضرت ربیعہؓ بن حبیش۔قبیلہ احمس سے ہیں۔یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذی الخلصہ کے گرادینے کی خبر لے کے آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں' بعض لوگ ارطاۃ کہتے ہیں اور بعض لوگ ابوارطاۃ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۷۔حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ

حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی عامری۔فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۶۳۸۔حضرت ربیعہؓ بن خویلد

حضرت ربیعہؓ بن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔بزرگ آدمی تھے۔ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۹۔حضرت ربیعہؓ بن رفیع

حضرت ربیعہؓ بن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی۔ان کو لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ ان کی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام لدغہ تھا۔حنین میں شریک ہوئے اور بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے۔یہ ابوعمر کا قول ہے درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں۔ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اس وقت ربیعہ بن رفیع بن اہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پایا پس اس کے اونٹ کی نکیل پکڑ لی وہ ان کو عورت سمجھتا تھا اس وجہ سے کہ یہ اس وقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر انہوں نے اس کے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ اس کو نوعمر لوگ پہچان نہیں سکے۔درید نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ ربیعہ نے کہا میں تجھے قتل کر دوں گا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں۔بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار سے اس کو مارا مگر وہ کارگر نہ ہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے تجھے بہت برے ہتھیار دیئے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیوں سے اوپر اور دماغ سے نیچے مار میں لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ میں نے درید بن صمہ کو قتل کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہیں کہ تیرے خاندان کی عورتیں اس کے بارے میں ممانعت کرتی تھیں پھر انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب میں نے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قتل کیا تو اس کا بدن کھل گیا دیکھا تو اس کے سرین اور دونوں رانیں کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھیں ان پر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور ان سے درید کے قتل کی خبر ان کی تو انہوں نے کہا درید نے تمہاری ماؤں کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا شاید انہوں نے ان کو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جن کا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہیں یا ان کو اس تذکرہ پر واقفیت نہیں ہوئی۔ ابو عمر نے ان کا نسب ثعلبہ تک پہنچایا ہے اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے منقول ہے مگر ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں ربیعہ بن رفیع بن اہبان کے یہ وہی ہیں جنہوں نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے ان کی والدہ کا نام دغنہ کہا ہے اور بعض لوگ لدغہ کہتے ہیں ابن ہشام نے بھی یہی کہا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۲۴۔ حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری

حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میرے اوپر اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بنی عنبر کے قیدی میرے پاس آئیں گے میں تم کو ان میں سے ایک شخص دے دوں گا تم اسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے جن میں ربیعہ بن رفیع اور سمرہ بن عمرو بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ربیعہ بن رفیع ہے ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے۔ اگر ابو موسیٰ یہ کہتے کہ ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے تو یہ گمان ہوتا کہ انہوں نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہے ان دونوں نے انہیں ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہے پس ابو موسیٰ نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جس کو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جس کو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ ان کا نسب ان میں سے کسی نے نہیں بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان میں فرق معلوم ہو جاتا اور ہم ان کا نسب ذکر کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ بیٹے ہیں رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ ان کو ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجروں[1] کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہے انہیں کی طرف منسوب کر کے رقیعی کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

عبدہ: عین پر پیش اور با ساکن ہے۔

---

[1] کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار نہ کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی باہر تشریف لائیں گے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

"بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کے حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۴۱۔ حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی

حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی۔ عبدالعزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن رواء عنسی نبیؐ کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرمارہے تھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انہوں نے بھی کھایا پھر نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا نبیؐ نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو اللہ کی قسم آپ کے اختیار میں نہیں ہے رہ گیا خوف تو (اس کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے خوف آخرت دلایا گیا لہٰذا میں خائف ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ ایمان لا میں ایمان لے آیا پس نبیؐ نے فرمایا کہ قبیلہ عنس میں بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انہوں نے وہاں قیام کیا اور برابر نبیؐ کے حضور میں آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم کو اثنائے راہ میں اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گاؤں والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ ان کو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گاؤں والوں کے پاس چلے گئے وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۴۲۔ حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی

حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی مدنی۔ ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں جن کا ذکر گزر چکا کیونکہ ان سے محمد مدنی نے روایت کی ہے اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبیؐ کی حیات میں چلے گئے تھے اور راستے میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ واللہ اعلم

۱۶۴۳۔ حضرت ربیعہؓ بن زیاد

حضرت ربیعہؓ بن زیاد۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیع ہے انہوں نے روایت کی ہے کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ' ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۴۴۔ حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی

حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی۔ کنیت ان کی ابو فراس ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی سمجھتا ہوں حجازی ہیں۔

۱۶۴۵۔ حضرت ربیعہؓ بن سکن

حضرت ربیعہؓ بن سکن کنیت ان کی ابو ریحہ فرعی۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالجبار نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل

حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل بن حسنہ۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے ت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ مجھے ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ ذکر حنبل نے ابوسعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے انہوں نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کرلیا ہے اور نہ اس میں کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے اکثر ایسا کیا کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں آیا؟ اس وجہ سے کہ ان کی نقل پر ابونعیم کو اعتماد نہیں یا اور کسی سبب سے حالانکہ مندہ ایک معتبر حافظ حدیث ہیں۔ ابونعیم نے بھی کتابوں میں کئی جگہ ان کا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ربیعہ نے مصر میں کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کی طرف سے مکیوں پر حاکم تھے۔

۱۲۔ حضرت ربیعہؓ بن عامر

حضرت ربیعہؓ بن عامر بن بجاد۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ربیعہ عامر بن ہادی ازدی جن کو لوگ اسدی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو دیلی کہتے ہیں یعنی ربیعہ بن عباد کے خاندان سے۔ ہمیں لوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حسان سے جو بیت المقدس ہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انہوں نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یاذاالجلال والاکرام کا ورد رکھا کرو۔

بجاد: با اور جیم کے ساتھ۔ یہ محمد بن نقطہ کا قول ہے۔

۱۲۔ حضرت ربیعہؓ بن عباد

حضرت ربیعہؓ بن عباد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں عباد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے یہ بنی دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن ئنہ سے ہیں مدنی ہیں۔ ان سے ابن منکدر ابوالزناد اور زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالعزیز یعنی محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن خالد قارظی سے انہوں نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہے کہ وہ تے تھے میں نے ابولہب کو عکاظ (بازار مدینہ) میں دیکھا کہ وہ رسول اللہؐ کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جارہا تھا کہ اے لوگو! یہ شخص راہ ہو گیا ہے کہیں تم کو تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے گمراہ نہ کر دے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس سے بھاگتے تھے وہ آپ کے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اس وقت لڑکے تھے گویا میں اب بھی اس واقعہ کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص جو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے ان کے گیسو دراز تھے سب لوگوں سے زیادہ گورے اور سب سے زیادہ جمیل تھے میں نے کہا یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کون ہیں؟ لوگوں نے کہا محمد بن عبداللہ میں نے کہا وہ کون شخص ہے جو ان کو پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ان کا چچا ابولہب۔ ر
نے بڑی عمر پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد کے تلفظ میں تین قسم کے اقوال لکھے ہیں اور ابوعمر
صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید با لکھا ہے اور ابن ماکولا نے تو کسرہ کے سوا کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ مدینہ میں بعہد
بن عبدالملک ان کی وفات ہوئی۔

۱۶۴۹۔ حضرت ربیعہ ؓ بن عبداللہ بن نوفل

حضرت ربیعہ ؓ بن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سبد بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض
ریث بن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہیں جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ
سرزمین غطفان میں لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۶۵۰۔ حضرت ربیعہ ؓ بن عبداللہ بن ہدیر

حضرت ربیعہ ؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قر
تیمی لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۱۔ حضرت ربیعہ ؓ بن عثمان

حضرت ربیعہ ؓ بن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (مقام) منیٰ میں مسجد خیف میں نماز پڑھائی بعد اس کے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد
بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اس مرد کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سن کر یاد رکھے اور اس کو ان لوگوں تک پہنچا دے جنہوں نے نہیں
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۲۔ حضرت ربیعہ ؓ بن عمرو

حضرت ربیعہ ؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہیں
کے حبیب، مسعود اور عبد یالیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ۔ ان کا تذکرہ ابن
اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۳۔ حضرت ربیعہ ؓ بن عمرو جہنی

حضرت ربیعہ ؓ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان جہنی۔ بنی نجار کے حلیف
تھے۔ غسانی نے ان کا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہاں تک یاد ہے ودیعہ ہے شاید یہ ان کے بھائی ہوں
واللہ اعلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن عیدان

حضرت ربیعہؓ بن عیدان کندی۔ بعض لوگ ان کو حضرمی کہتے ہیں۔ انہیں نے امرءالقیس سے ان کی زمین کی بابت جھگڑا کیا علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امرءالقیس اور ربیعہ بن عیدان باہم ایک زمین کی بابت نبیؐ کے سامنے جھگڑا لے گئے تھے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے عیدان بفتح عین وسکون یائے تحتانیہ اور آخر میں نون ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین و بائے موحدہ۔ ان لوگوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہیں عبدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے۔ فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں ابن یونس کا قول ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن الغاز

حضرت ربیعہؓ بن الغاز۔ بعض لوگ ان کو ربیعہ بن عمرو کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہیں شماران کا اہل شام میں ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے دادا ہیں ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے فقیہ تھے ان سے عطیہ بن قیس' حارث بن یزید' علی بن رباح' بشیر بن کعب اور ان کے بیٹے الغاز بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انہوں نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا شریعت پر مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو! اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے۔ مرج راہط کے واقعہ میں مقتول ہوئے۔ ۶۴ھ میں مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہیں مگر وہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

علی بن رباح: عین پر پیش ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس پر زبر ہے۔

بشیر: با پر پیش اور شین پر زبر ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن فراس

حضرت ربیعہؓ بن فراس۔ ان سے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے آئندہ زمانے میں ایک قبیلہ چلے گا اور اس مکان میں پہنچے گا جس کی اہل عجم تعظیم کرتے ہیں پھر وہ اس کو لے لیں گے اس کے بعد اہل افریقہ تم پر حملہ کریں گے یہاں تک کہ ان کی تلواریں نیل میں اتریں گی یعنی مصر پر وہ حملہ کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن فضل انصاری

حضرت ربیعہؓ بن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ بنی معاویہ بن عوف سے ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۸۔حضرت ربیعہؓ قرشی

حضرت ربیعہؓ قرشی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپ کو عرفات میں اسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ رتبہ دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۹۔حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی

حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ تھے۔یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۶۰۔حضرت ربیعہؓ بن کعب

حضرت ربیعہؓ بن کعب بن مالک بن یعمر۔کنیت ابوفراس ہے۔اسلمی ہیں۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے ابوعبدالرحمٰن حنظلہ بن عمرو اسلمی اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد اسمٰعیل بن عبیداللہ اور عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نضر بن شمیل وہب بن جریر ابوعامر عقدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں شب کو نبی ﷺ کے دروازے پر رہتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیا کرتا تھا میں آپ کو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔انہیں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ جنت میں آپ مجھے اپنے ساتھ رکھئے گا اور آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اس بات میں کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔اہل صفہ میں سے تھے سفر اور حضر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہیں۔آپ کے بعد بھی ان کی عمر بہت ہوئی یہاں تک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۱۔حضرت ربیعہؓ کلابی

حضرت ربیعہؓ کلابی۔ان کی حدیث ابومسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انہوں نے سعید بن جشم ہلالی سے انہوں نے بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنن کشی میں ایسا ہی لکھا ہے۔اس کو یحییٰ حمانی نے سعید سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا۔اس حدیث کو کئی راویوں نے سعید سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۶۶۲۔ حضرت ربیعہؓ بن لقیط

حضرت ربیعہؓ بن لقیط۔ ابوالحسن نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو اس نے آنحضرتؐ سے ایک گھوڑا مانگا آپ نے اسے دے دیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپ کا دشمن (آپ نے اسے کیوں دیا) آنحضرتؐ نے فرمایا عنقریب اسے مرد مسلم لے لے گا چنانچہ میں نے جنگ واشن کے دن اسے غنیمت میں لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

۱۶۶۳۔ حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ

حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ حضرمی۔ نبیؐ کے حضور میں حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سے ان کے بیٹے فہد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپ کو دی آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا عنوان یہ تھا: بسم الله الرحمن الرحيم لربيعة بن لهيعة۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۴۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک انصاری

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابواسید۔ انصاری ساعدی۔ ابن اسحٰق نے محمد بن خالد انصاری سے انہوں نے ابواسید سے جن کا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہؐ بقیع غرقد (جنۃ البقیع) میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہے کچھ کھانے کو مانگتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جو آپ کی رائے ہو آپ نے فرمایا پورے گلہ سے دس۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! یہ بہت ہے پس اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو ان سے چھین لیا کر۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں ان کا نام ربیعہ بتایا گیا ہے مگر مشہور نام ان کا مالک بن ربیعہ ہے۔ لوگوں نے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا ہے۔

۱۶۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ حبیب کے بھائی ہیں اسید بن ابی اناس کے نام میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۶۶۶۔ حضرت ربیعہؓ بن وقاص

حضرت ربیعہؓ بن وقاص۔ ان کی حدیث میں اعتراض ہے۔ ان کی حدیث حسن نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ربیعہ بن وقاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں دعا رد نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جہاں اس کو کوئی نہ دیکھتا ہو[1] ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے

---

[1] اس سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے پس دیکھو یہ [1] کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رضا مندی اور تیری مغفرت مانگتا ہے اللہ فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جس کے ساتھ ایک گروہ ہو اور اس کے ساتھ والے (میدان جنگ میں اسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہے تیری رضا مندی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جو آخر شب میں اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والجیم

۱۶۶۷۔ حضرت رجاءؓ بن جلاس

حضرت رجاءؓ بن جلاس۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ام ملیح سے انہوں نے ام جلاس سے انہوں نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ابوبکر۔ یہ سند ضعیف ہے ایسی سندوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے یہاں لکھا ہے اور انہوں نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہے ان دونوں میں سے ایک وہم ہے واللہ اعلم

جلاس: جیم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۶۶۸۔ حضرت رجاءؓ غنوی

حضرت رجاءؓ غنوی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے جنگ جمل میں ان کا ہاتھ زخمی ہو گیا ان سے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہے اس نے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح نہیں۔ ان سے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہے مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہے اور ان دونوں نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفاء طلب نہ کرے اللہ اس کو شفاء نہ دے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رجاء ایک عورت تھیں صحابیہ تھیں۔

۱۶۶۹۔ حضرت رجاءؓ (ابو یزید)

حضرت رجاءؓ۔ کنیت ابو یزید ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے تھوڑی سی فقہ [2] بہت سی عبادت سے افضل ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ معاذ اللہ وہ اس بات سے ناواقف ہے۔

[2] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہاد یہ ہے کہ کتاب وسنت کے معانی سمجھ سکے اور ان سے مسائل نکال سکے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الراء والحاء والخاء

۱۶۷۰۔ حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری

حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری۔ ایماء کے والد ہیں اور خفاف بن ایماء کے دادا ہیں۔ ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔ مقام غیقہ میں جو بنی غفار کی زمین میں ہے رہتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں اور ان کے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رحضہ بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۷۱۔ حضرت رحیلؓ جعفی

حضرت رحیلؓ جعفی۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کی حدیث ابوجعفر اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہیں مروی ہے وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی غفلہ کے بیٹے مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے یہ اس وقت پہنچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھوں سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسعر سے بھی روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہاں آ کے رہے تھے۔ اور رحیل حضرت بلال کے یہاں۔

اسعر: ہمزہ پر زبر سین اور آخر میں راء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

رحیل: راء پر پیش اور حاء پر زبر ہے۔

۱۶۷۲۔ حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ

حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق کا قول ہے ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہے اور ابن اسحٰق نے رحیلہ حائے مہملہ کے ساتھ کہا ہے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ رخیلہ خائے منقوطہ کے ساتھ ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے جیم کی ردیف میں ان کا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہے وہ یہی ہیں ہم نے ان دونوں کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا۔

باب الراء والدال

۱۶۷۳۔ حضرت ردیحؓ بن ذویب

حضرت ردیحؓ بن ذویب بن شثم بن قرط بن مناف بن حارث تمیمی عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹے عبداللہ بن رودیح نے اپنے والد رودیح سے انہوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ! میں اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہوں پس جب قبیلہ عنبر کی نے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار غلاموں کو لے لو چنانچہ انہوں نے میرے دادا ردیح' میرے چچا سمرہ' میرے چچازاد بھائی زخی اور میرے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والزاء والسین

۱۶۷۴۔حضرت رزینؓ بن انس سلمی

حضرت رزینؓ بن انس سلمی۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابووائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہمارے آس پاس والے اس پر قبضہ نہ کر لیں پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یارسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آس پاس کے لوگ کہیں اس پر بجبر قبضہ نہ کر لیں تو آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا مضمون یہ تھا:

من محمد رسول الله امابعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا۔

"محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ خط ہے) امابعد یہ لوگ اپنے کنویں کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں۔"

یہ کہتے تھے کہ پھر ہم نے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اس نے یہی فیصلہ کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۷۵۔حضرت رزینؓ بن مالک

حضرت رزینؓ بن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ان کی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے۔

۱۶۷۶۔حضرت رسیمؓ ہجری

حضرت رسیمؓ ہجری۔اور بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔یہ عبدی ہیں اہل ہجر میں سے۔یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں وفد کے ہمراہ کچھ صدقہ لے کے گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان ظروف[1] میں نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک میں لوٹ کر گئے ان کا ملک تھامہ کی سرزمین میں تھا گرم ملک تھا وہاں کی آب و ہوا ان کو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا یارسول اللہؐ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا لہٰذا ہم نے ان کو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمیں بہت شاق گزری آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پیو جس چیز میں چاہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ محمد بن نقطہ کا قول ہے کہ رسیم میں "رے" مضموم اور سین مفتوح ہے انہوں نے ابونعیم کے مخطوطہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ رسیم بفتح راء و کسر سین و سکون یاء ہے۔ یہ رسیم صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو یحییٰ بن غسان تمیمی نے ابن رسیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ان سے عطاء بن سائب نے روایت کی ہے مگر عطاء کی حدیث مجھے نہیں ملی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہم نہ ہوگا حالانکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اس میں وہم ہو گیا ہے۔

باب الراء والشین

۱۶۷۷۔ حضرت رشدانؓ جہنی

حضرت رشدانؓ جہنی۔ ان کا نام زمانہ جاہلیت میں غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا۔ ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہے کہ ان کے والد نے ان کے دادا سے نقل کر کے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رشدان ایک مجہول شخص ہیں بعض لوگوں نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہے اور ابونعیم اور ابوعمر کا قول اس پر دلالت کرتا ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے۔ قبیلہ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہے کہ ان کے وفد جب رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو ان میں سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا بنی غیان۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدان ہو پس یہی نام ان کے خاندان کا مشہور ہو گیا۔ واللہ اعلم

۱۶۷۸۔ حضرت رشیدؓ ہجری

حضرت رشیدؓ ہجری۔ بعض لوگ ان کو فارسی کہتے ہیں۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ کے غلام تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان میں لکھا ہے کہ رشید فارسی بنی معاویہ کے غلام تھے مشرکین میں سے بنی کنانہ

---

[1] یہ ظروف وہی ہیں نقیر اور دباء اور حنتم جن کا ذکر متعدد مقامات میں اوپر ہو چکا ہے چونکہ اس میں شراب پی جاتی تھی اس سبب سے آنحضرتؐ نے ان کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے میں غرق تھا انہوں نے مقابلہ کیا وہ بطور رجز کے کہہ رہا تھا کہ میں عویف کا بیٹا ہوں پہلے اس مشرک کے مقابلہ میں سعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے ان کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ ان کے دو ٹکڑے کر دیے پس رشید اس کے سامنے گئے اور انہوں نے اس کے شانے پر تلوار ماری ان کی تلوار نے زرہ کو کاٹ کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور میں غلام فارسی ہوں اور رسول اللہؐ اس کو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں غلام انصاری ہوں۔ اس کے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اس کے سر پر تلوار ماری اس کے سر پر خود تھا ان کی تلوار نے اس کا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اس کو لے اور میں غلام انصاری ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! تم نے بہت اچھا کہا پس اس وقت رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۷۹۔ حضرت رشیدؓ بن مالک

حضرت رشیدؓ بن مالک۔ کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں ابو عمیرہ یعنی رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق کھجوروں کا آپ کے پاس لایا آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ہدیہ یا صدقہ اس شخص نے کہا صدقہ آپ نے فرمایا تو اس کو ان لوگوں کے سامنے رکھ دے۔ رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی ﷺ) اس زمانے میں کم سن تھے انہوں نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہؐ نے اس کو دیکھ لیا پس آپ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کو نکال کر پھینک دیا اس کے بعد فرمایا کہ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر اور عبدالصمد بن نعمان' عبداللہ بن رجاء اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابواحمد عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہے قبیلہ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہیں۔

عمیرہ: عین پر زبر کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر زبر کے ساتھ

باب الراء مع العین

۱۷۸۰۔ حضرت رعیہؓ سحیمی

حضرت رعیہؓ سحیمی۔ طبرانی نے کہا ہے کہ یہ جہنی ہیں انہوں نے تصحیف کر دی صحیح لفظ سحیمی ہے۔ بعض لوگ ان کو عرنی کہتے ہیں۔ یہ سحیمہ کے قبیلہ سے ہیں جو عرنیہ کی ایک شاخ ہے۔ بعض لوگ ان کو ربعی بھی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھ کر بھیجا تھا انہوں نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا تھا ان کی بیٹی نے ان سے کہا میں سمجھتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ تم پر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہے تم نے سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا ان کی بیٹی کا نکاح بنی ہلال کے قبیلہ میں ہوا تھا وہ اسلام لے آئیں تھیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلہ تیمہ کی طرف بھیجا ان سواروں نے ان کی اولاد کو اور ان کے مال کو لے لیا اور یہ تہا بچ کر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! اب میں مسلمان ہو گیا ہوں لہٰذا میرے گھر والے میرا مال اور میری اولاد جو لوٹ کرلائی گئی ہیں مجھے واپس دی جائیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہنچ جاتے تو تم ہی اس کے حقدار تھے ہاں تمہاری اولاد تو اے بلال ان کو ساتھ لے جاؤ اور ان کی اولاد ان کے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال ان کو ساتھ لے گئے اور ان کے بیٹے سے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو اس نے کہا ہاں۔ پس حضرت بلال نے ان کا لڑکا ان کے حوالے کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رعیہ: راء پر زیر عین پر جزم اور یاء کے ساتھ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں راء پر پیش ہے۔

باب الراء والفاء

۱۶۸۱۔ حضرت رفاعہؓ بن اوس

حضرت رفاعہؓ بن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعوراء بن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور اس کو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔

۱۶۸۲۔ حضرت رفاعہؓ بدری

حضرت رفاعہؓ بدری۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم ان کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھ لی۔ پھر وہ نبیؐ کے حضور میں آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اس لیے کہ تو نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہیں بدر میں شریک تھے لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۸۳۔ حضرت رفاعہؓ بن تابوت

حضرت رفاعہؓ بن تابوت انصاری۔ داؤد بن ابی ہند نے قیس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ) لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو نہ کسی باغ میں اس کے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رفاعہ بن تابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے پھر جب رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دروازے سے نکل آئے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہے گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوئے ہے تو رسول اللہؐ نے ان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ اس سے نکلے لہٰذا میں بھی اس سے نکلا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تو قریشی ہوں رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپ کا ایک ہے۔ یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا (الآیہ) ”یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی چھتوں کے اوپر سے آؤ“۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ان کا نام قیس بن جبتر ہے یا کوئی اور (قیس بن جبیر)

۱۶۸۴۔ حضرت رفاعہؓ بن حارث

حضرت رفاعہؓ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفرلہ میں سے ایک شخص ہیں موافق قول ابن اسحٰق کے بدر میں شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہے اور ان کے بنی عفراء میں سے ہونے کا بھی انکار کیا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان کے بنی عفراء سے ہونے اور نیز بدری ہونے سے انکار کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۸۵۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء۔ معاذ بن عفراء انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ سے مروی ہے اس کو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انہوں نے رفاعہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابوزید نے یعنی سعید بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انہوں نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ و الیک یرجع الامر کلہ علانیۃ و سرہ۔ ”اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہوں یا پنہاں تیری ہی طرف لوٹتے ہیں“۔

اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کو عقدی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اصحاب نبیؐ سے جن کا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے ان کا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

...اذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

۱۶۸۷۔حضرت رفاعہؓ بن رافع

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کنیت ان کی ابو معاذ ہے ان کی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھیں جو بہن تھیں عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر احد خندق بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور ان کے بھائی خلاد اور مالک رافع کے بیٹے بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی۔ بعد نماز ختم کرنے کے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا ہی اس نے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دکھا دیجیے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجیے کیونکہ میں ایک بشر ہوں۔ بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لو پھر اگر تمہارے پاس قرآن ہو تو اس کو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی تکبیر تہلیل کرو۔ اور اس کے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اس کے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی اور اگر اس میں سے کوئی بات کم کر دو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائے گی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن واسطی مسمار بن ابی بکر محمد بن محمد بن سرایا اور ابوعبداللہ حسین بن فناخسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ان کے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام میں یا اور کوئی لفظ اسی قسم کا فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضٰی کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین میں بھی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زوجہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو ان کی خبر لکھ کے بھیجی۔ حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے لوگوں نے عثمان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور انہوں نے مجھ سے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرتضیٰ سے مخاطب ہو کر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسولؐ کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنی انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول اللہؐ کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تم نے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہیں اور رسول اللہؐ کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول اللہؐ کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو پس معاملہ خلافت ہم نے تمہارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اس کی وجہ کچھ اور نہ تھی سوائے اس کے کہ ہم نے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہے' کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہے تو ہم راضی ہو گئے اور ہم کو اس کے سوا اور کیا چاہیے تھا؟ اب ہم نے آپ سے بیعت کی اور ہم نے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی ہے جن سے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت ان کے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیے۔ اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ میری جان کو کبھی چین نہ نصیب ہو اگر میں موت کا خوف کروں اے گروہ انصار! امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی واللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہے ہاں مگر اول [1] بہت افضل تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ بیٹے ہیں رافع زرقی کے پھر دوبارہ ان کا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف فرق یہ ہے کہ اس تذکرہ میں راوی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اس سے یہ دو حدیثیں ہو جائیں گے حدیث ایک سند ایک۔

۱۶۸۷۔ حضرت رفاعہؓ بن زنبر

حضرت رفاعہؓ بن زنبر۔ صحابی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ زنبر "زے" "نون" اور "بائے موحدہ" کے ساتھ ہے اور ان کے آخر میں "رے" ہے۔

۱۶۸۸۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ ان کا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ظفری ہیں۔ قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہیں۔ یہی ہیں جن کے ہتھیار اور کھانے کی چیزیں بنی ابیرق نے چرائی تھیں ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم سے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں تھے جن کو بنی ابیرق کہتے تھے ان لوگوں کا نام بشر' بشیر اور مبشر تھا۔ بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ

1. یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ ﷺ ان شعروں کو سنتے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم! یہ اشعار سوائے اس خبیث کے اور کوئی نہیں کہتا۔ یہ لوگ (یعنی بشر بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے (زمانہ) جاہلیت میں بھی اور (زمانہ) اسلام میں بھی۔

مدینہ میں لوگوں کی غذا کھجوریں اور جو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ گیہوں وغیرہ لے کر آ جاتے تھے تو وہ ان سے غلہ مول لے لیتا تھا اس کو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والوں کے لیے وہی کھجوریں اور جو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہوں ان سے مول لیے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ لیا ان کے بالا خانہ میں کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگوں نے چھاپہ مارا اور بالا خانہ میں نقب دے کر ہتھیار اور گیہوں نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! آج شب کو ہم پر چھاپہ مارا گیا ہمارے بالا خانہ میں نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار لے گئے پس ہم لوگوں نے گھروں کو ڈھونڈا کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہم نے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انہوں نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تمہارے یہاں سے کچھ غلہ لا کر پکایا تھا قتادہ کہتے ہیں پھر میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگ نے جو ظالم لوگ ہیں میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا ان کے بالا خانہ میں نقب لگائی اور ان کے ہتھیار اور ان کا غلہ لے لیا۔ پس اب خواہش یہ ہے کہ وہ ہمارے ہتھیار ہم کو واپس کر دیں رہ گیا غلہ اس کی ہم کو حاجت نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا میں اس کے لیے کہوں گا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنوں میں سے ایک شخص کے پاس جس کا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اس سے سب واقعہ بیان کیا اس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوئے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہم میں سے کچھ لوگوں کو جو اہل اسلام ہیں چوری کی تہمت لگاتے ہیں قتادہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے لوگوں کو جن کے اسلام اور نیک بختی کے حالات مجھ سے بیان کیے گئے ہیں چوری کی تہمت لگائی ہے۔ قتادہ کہتے ہیں پس میں لوٹ آیا اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش میں اپنا کچھ مال اپنے چچا کو دے دیتا مگر رسول اللہؐ سے اس بات کو نہ کہتا پھر میں نے اپنے چچا سے اس کو بیان کیا تو انہوں نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہم نے سچائی کے ساتھ کتاب تم پر نازل کی ہے تا کہ لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور خیانت کرنے والوں (یعنی بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تم نے قتادہ بن نعمان کو کہا اس کی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

اسیر: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔

۱۶۸۹۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہیں۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہیں مگر علمائے نسب کہتے ہیں کہ ضبیبی سے مراد ضبینہ بن جذام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار کیا تھا انہوں نے رسول اللہؐ کو تحفہ میں ایک کالا غلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدعم (نامی) دیا تھا' خیبر میں شہید ہوئے۔ان کے لیے رسول اللہؐ نے ایک تحریر ان کی قوم کو لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیھم یدعوھم الی اللہ و الی رسولہ فمن اقبل ففی حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شھرین-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہے میں نے ان کو ان کی تمام قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان کی قوم میں شامل ہو گئے ہیں بھیجا ہے تاکہ یہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو مہینے کی مہلت ہے۔''

جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس اس تحریر کو لے کر گئے تو ان سب نے مان لیا اور اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۰۔ حضرت رفاعہؓ بن سموال

حضرت رفاعہؓ بن سموال۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہیں۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب ام المومنین کے ماموں ہیں کیونکہ ان کی والدہ برہ بنت سموال تھیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہؐ کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کیا اور قبل دخول کے ان کو طلاق دے دی پھر انہوں نے رفاعہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو نبیؐ نے ان کے متعلق ان سے پوچھا اور انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن نے ان کو مس نہیں کیا آنحضرتؐ نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص سے نکاح کر کے اس کا مزہ نہ چکھو۔ عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگ ان کا نام کچھ اور کہتے ہیں۔ ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ آیت وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ- ''ہم نے ان لوگوں کے لیے ملی ہوئی باتیں بیان کی ہیں تاکہ نصیحت مانیں''۔ میرے اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہیں قریظہ کے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سموال: بسین پر زیر اور میم پر جزم ہے۔

زبیر: زا پر زبر اور با پر زیر ہے۔

۱۶۹۱۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار۔ انصاری' عقبی' بدری۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے ظفر کا نام کعب بن خزرج تھا۔ رفاعہ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو موسیٰ ابن شہاب سے بھی ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ـتقل تذکرہ میں ابولبابہ سے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے بھی ان کی پیروی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف ـں وجہ سے کیا گیا ہے کہ ابولبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بدر کی طرف جانے لگے تو ـب نے اثنائے راہ سے ان کو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر ان کو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں آپ نے ان کا حصہ قائم کیا تھا۔ یہ ـی شخص ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ میں ہوا۔ عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید جو لوگ ان کو ـریک بدر کہتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ جب ان کو بدر کی غنیمت میں حصہ اور اس کی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو ـر میں شریک تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابولبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور ـاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابولبابہ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذ ر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن ـرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے یہی وہ نسب ہے جس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف یہ فرق ہے ـ انہوں نے زنبر کے لفظ کو جو اس نسب میں واقع ہے تصحیف کر کے دینار لکھ دیا ہے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعض لوگ دینار کو ـ الف کے ''دیز'' لکھتے ہیں پس یہ نسب صحیح ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ ان دونوں تذکروں میں کوئی اختلاف نسب نہیں ہے ـے اس لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی ظفر کے خاندان سے رفاعہ بن عبدالمنذ ر کا نام لکھا ـ اور انہوں نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہے جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اس نسب میں ظفر نامی کوئی شخص نہیں ہے۔ ظفر کا ذکر کرنا ـن میں وہم ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہے۔ اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبدالمنذ ر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی ـار دیا ہے اور مبشر بن عبدالمنذ ر کا بھی بھائی لکھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ رفاعہ اور مبشر دونوں بدر میں شریک تھے اور دونوں نے جنگ ـی رفاعہ تو بچ گئے اور مبشر بدر میں شہید ہو گئے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اثنائے ـ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے ان لوگوں کے قول کی تائید ہوتی ہے جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہیں رفاعہ تو ـ بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی ابولبابہ کو رسول اللہؐ نے بدر کی غنیمت اور اس کے ثواب میں شریک کر لیا تھا لہٰذا وہ بھی مثل ـ لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔

میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہے اس سے تمام اقوال مختلفہ میں توافق ہو جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے اپنا ـں طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر میں شریک تھے مجاز ہوگا ـ حقیقت انہوں نے صرف اس وجہ سے کہا کہ آنحضرتؐ نے ان کو مال غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ابن اسحٰق کے کلام ـے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے ان انصار کے نام میں جو بدر میں شریک تھے لکھا ہے کہ بنی امیہ بن زید ـ مالک بن عوف کے خاندان سے مبشر بن عبدالمنذ ر اور رفاعہ بن عبدالمنذ ر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی ـے پھر انہوں نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں ابولبابہ بن عبدالمنذ ر اور حارث بن حاطب کو رسول اللہؐ نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس ـبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلبی کی طرح انہوں نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہے یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحٰق سے مبشر رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے اور لوگوں کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ مبشر رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہے جو ابونعیم کہتے ہیں مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہیں ان کے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہ ہوگا مگر یہ لوگ بہت کم ہیں۔ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انشاء اللہ آئے گا الحاصل دینار کا نام ان کے نسب میں وہم ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۹۲۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت ان کی ابولبابہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں رافع اور بعض لوگ کہتے ہیں بشیر ہم ان کا تذکرہ ''ب'' کی ردیف میں کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے والے تذکرہ میں اس کی بحث ہو چکی ہے انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر کریں گے یہ نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپ نے ان کو مقام روحاء سے ان کو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور ان کو بدر کی غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ان سے ابن عمرؓ عبدالرحمٰن بن یزید ابوبکر بن عمرو بن حزم سعید بن مسیب سلمان اغر اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہؐ نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جب کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اسحٰق بن یسار نے معبد بن کعب بن مالک سلمی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ قریظہ نے رسول اللہؐ سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بھیج دیجئے (یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے) تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کر لیں پس رسول اللہؐ نے ان کو بھیج دیا چنانچہ یہ جب وہاں پہنچے اور ان لوگوں نے ان کو دیکھا تو مرد ان کی طرف اٹھ کے آئے اور عورتیں اور بچے بھی روتے ہوئے آئے ان کو ان لوگوں پر رحم آ گیا ان لوگوں نے کہا کہ اے ابولبابہ کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم محمد (ﷺ) کے حکم پر قلعہ سے اتر آئیں انہوں نے زبان سے تو کہا کہ ہاں اور ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم! میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول اللہؐ کے پاس نہیں آئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں گا تاوقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرما دے اور انہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی اور ان کے جانے میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو میں ان کے لیے استغفار کرتا مگر اب انہوں نے ایسا کیا (یعنی مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا ہے) تو میں ان کو ہرگز نہ کھولوں گا تاوقتیکہ اللہ ان کی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحٰق کہتے تھے کہ مجھ سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول اللہؐ پر نازل ہوئی اس وقت آپ حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تھے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ خدا آپ کو مسکراتا ہوا رکھے۔ آپ نے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی پھر جب رسول اللہؐ نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ان کو کھول دیا۔ مسجد میں ان کے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کنیت کے باب میں آئے گا کیونکہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابولبابہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۳۔ حضرت رفاعہؓ بن عرابہ

حضرت رفاعہؓ بن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہیں۔ جہنی ہیں اور بعض لوگ عذری کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوخزامہ ہے۔ ان سے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تہائی شب گزر جاتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں قبول کروں؟ وہ کون ہے مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ وہ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کو بخش دوں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن ابی عمر خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہنچے تو کچھ لوگوں نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہنچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۴۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو

حضرت رفاعہؓ بن عمرو جہنی۔ بدر اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابومعشر کا قول ہے کسی نے ان کی موافقت نہیں کی اور ابن اسحٰق، واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہے کہ ان کا نام ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہے جہنی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرو نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۵۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید

حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کنیت ان کی ابوالولید ہے مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہیں اس لیے کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبداللہ بن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے یہ قول موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا انہوں نے مختصر ذکر ان کا لکھا ہے اور کہا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے۔

۱۶۹۶۔ حضرت رفاعہؓ بن قرظہ

حضرت رفاعہؓ بن قرظہ۔ قرظی۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان شہزاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے اور ابن زیدہ نے طبرانی سے کچھ اضافے کے ساتھ روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت میں ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ ان میں سے ایک میں بھی ہوں: وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۔ ''ہم نے ان لوگوں کے لیے متصل باتیں بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں۔''

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور طبرانی وغیرہ نے دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے۔

۱۶۹۷۔ حضرت رفاعہؓ بن مبشر

حضرت رفاعہؓ بن مبشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد میں اپنے والد مبشر کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۸۔ حضرت رفاعہؓ بن مسروح

حضرت رفاعہؓ بن مسروح۔ اور بعض لوگ ان کو رفاعہ بن مشرح کہتے ہیں۔ اسدی ہیں قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبد شمس کے حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۹۔ حضرت رفاعہؓ بن وقش

حضرت رفاعہؓ بن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی احد کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے نام میں جو احد کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور ان کو ان کے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم

۱۷۰۰۔حضرت رفاعہؓ بن وہب

حضرت رفاعہؓ بن وہب بن عتیک۔ بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اللہ تعالیٰ کے قول فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔"پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے" کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری کے حق میں نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب بن عتیک کے نکاح میں تھیں یہ ان کے چچا کے بیٹے بھی تھے۔ رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی مغلظہ) دی عائشہ نے ان کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمٰن نے ان کو طلاق دی تو یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اس کے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق دے دی ہے پس اب میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبیؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہ ہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر وہ نبیؐ کے پاس گئیں اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی نبیؐ نے فرمایا تم نے اپنے پہلے قول کی تکذیب کر دی لہٰذا میں تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نہ کروں گا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہاں تک کہ نبیؐ کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ ﷺ میں اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے تم سے کہا تھا اور اس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ ان کے پاس گئی ہو اور مجھے معلوم ہے جو کچھ انہوں نے تم سے فرمایا تھا لہٰذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئیں حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمہیں سنگسار کروں گا۔ انہیں عائشہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔"پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے" یعنی وہ اس سے ہمبستری کرے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس قصہ کو ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہیں تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سہیمہ بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ۔ یا رمیصاء یا غمیصاء یا عائشہ تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۰۱۔حضرت رفاعہؓ بن یثربی

حضرت رفاعہؓ بن یثربی۔ کنیت ابورمثہ ہے۔ تیمی ہیں۔ قبیلہ تیم الرباب سے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یعنی قبیلہ تمیم سے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے اور بعض لوگ ابورمثہ کا نام حبیب کہتے ہیں۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ ان کا نام یثربی بن عوف ہے اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہیں۔ عبید

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں گیا جب ہم لوگ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے والد نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی میں اس کی شہادت دیتا ہوں پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے (بدو وجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانے کی وجہ سے بعد اس کے آپ نے فرمایا آگاہ رہو اس کا گناہ تمہارے ذمہ نہ رکھا جائے گا اور نہ تمہارا گناہ اس کے ذمہ رکھا جائے گا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ (بنی اسرائیل) ''کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائے گا'' پھر میرے والد نے ایک لہسن کا سا داغ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ طبیب ہی نے اس کو قائم کیا ہے (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر شیبانی' ثوری' مسعودی اور علی بن صالح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۰۲۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہیں۔ عبدالکریم یعنی ابوامیہ نے ابوعبیدہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے: ھلال خیر و رشد آمنت بخالقک۔ ''نیکی اور بھلائی کا چاند ہے (اے چاند) میں تیرے خالق پر ایمان لایا'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابونعیم نے رفاعہ بن رافع کے تذکرہ میں ان کا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابوعبیدہ نام ہم نہیں جانتے ہاں ان کا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ہیں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امیر ابونصر نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خضیر ہنائی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان۔ ''اے اللہ! اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کرا''۔

محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انہوں نے یحیٰی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبدالرحمٰن بن خضیر کے) عبدالرحمٰن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیعی سے جو اس کو کدیمی سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابونعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۰۳۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ابوسلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حکم دیا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کر دوں کہ کوئی شخص مقیر (نامی ظرف) میں نبیذ نہ بنائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۷۰۴۔ حضرت رفیعؓ (ابوالعالیہ)

حضرت رفیعؓ۔ کنیت ان کی ابوالعالیہ ہے ریاحی۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ ابوخلدہ خالد بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے ابوالعالیہ رباحی سے پوچھا کہ کیا تم نے نبیؐ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں آپ کی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا یہ کہنا کہ ابوالعالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں۔ کنیت ان کی بھی ابوالعالیہ ہے اور نام ان کا براء ہے وہ ابوالعالیہ ریاحی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

باب الراءمع القاف

۱۷۰۵۔ حضرت رقادؓ بن ربیعہ

حضرت رقادؓ بن ربیعہ عقیلی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کے چند اصحاب کو دیکھا جن میں سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ہم سے سو بکریوں [1] میں ایک بکری زکوٰۃ کی لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتیں تو دو بکریاں اور انہوں نے اونٹ کا بھی ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۶۔ حضرت رقیہؓ بن عقیبہ

حضرت رقیہؓ بن عقیبہ۔ یا عقیبہ بن رقیہ۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رقیہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجب کی آخری تاریخ میں رخصت ہونے کو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان کر کے تمہاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا تو ابھی ٹھہرو یہاں تک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ [2] کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی میں کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اس وقت اللہ کی طرف سے مسافروں پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۷۔ حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ

حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ۔ کنیت ان کی ابوثابت ہے انصاری ہیں اوسی ہیں ابونعیم اور ابن

---

[1] بکریوں کے لیے زکوٰۃ کا نصاب چالیس ہے یعنی چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا پڑتی ہے یہی زکوٰۃ سو تک رہتی ہے۔

[2] معلوم ہوا کہ شروع ماہ میں دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ رقیم بیٹے ہیں ثابت بن ثعلبہ ابن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں اوسی ہیں ثم المعاوی۔ یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہیں جن کو ابوسفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے تھے پھر ابوسفیان نے ان کے عوض میں بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا۔ یہ رقیم غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والکاف

۱۷۰۸۔ حضرت رکانہؓ بن عبد یزید

حضرت رکانہؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ ان کے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ ان کے نسب میں کچھ آمیزش نہ تھی ان کی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھیں اور ان کے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہیں جن سے نبیؐ نے کشتی کی تھی اور ان کو آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پٹک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والوں میں تھے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے یہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی سہیمہ بنت عویمر کو مدینہ میں طلاق دی تھی۔ ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انھوں نے زبیر بن سعید سے انھوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی عورت کو البتہ طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ایک (کا ارادہ کیا تھا) انھوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہے اللہ ہی نے فرمایا ہے جو تم نے مراد لیا وہی ٹھیک ہے (یعنی طلاق واقع ہو گی) انھوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نبیؐ سے کشتی کرنے کی ہے انھوں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھایئے تو میں اسلام لاؤں؟ وہاں سے قریب ایک درخت تھا جس کی شاخیں بہت بڑی بڑی تھیں نبیؐ نے اس درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے ادھر آ جا پس وہ درخت دو حصوں پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اس کا مع شاخوں کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا آپ نے مجھے بڑی بات دکھائی اب اس کو حکم دیجئے کہ پھر لوٹ جائے نبیؐ نے ان سے عہد لیا کہ اگر میں اس کو حکم دوں اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپ نے اسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوسرے حصہ سے جا کر مل گیا مگر یہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی ان کو نبیؐ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیے تھے ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اس دین کا خلق حیا ہے۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۰۹۔ حضرت رکانہؓ (ابومحمد)

حضرت رکانہؓ۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابن ابی داؤد نے ان کے اور پہلے رکانہ کے درمیان فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اور انہوں نے اپنی سند سے ابوجعفر محمد بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے کشتی کی تو آپ نے مجھے گرا دیا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں رکانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اس میں ابن مندہ پر اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہہ دیا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں پس ان پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۱۰۔ حضرت رکبؓ مصری

حضرت رکبؓ مصری۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کندی ہیں ان کی ایک حدیث نبیؐ سے مروی ہے مگر صحابہ میں یہ مشہور نہیں ہیں لیکن لوگوں نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان سے نصیح عنسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے عاجزی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے آپ کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اس نے جمع کیا ہو مگر گناہ کے ذریعے سے نہ ہو اس کو خرچ کردے اور کمزور اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور اہل فقہ و حکمت [1] سے ملے خوشخبری ہو اس شخص کو جس کی کمائی پاک ہو اور اس کی خصلت عمدہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے' خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جس قدر مال ہو اس کو خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔

ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوصفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے مطعم بن مقدام سے انہوں نے منصور بن سعید کلاعی سے انہوں نے نصیح عنسی سے انہوں نے رکب مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنی حاجت سے زیادہ مال خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والواوٌ

۱۷۱۱۔ حضرت روحؓ بن زنباع

حضرت روحؓ بن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حماشہ بن وائل بن مالک بن زید

---

[1] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کرسکتے ہوں اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناۃ بن افصیٰ بن سعد بن ربنل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت ان کی ابوزرعہ جذامی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہیں جن کا نام حبیب ہے۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد زنباع نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔

البتہ روح کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور مسلم بن حجاج نے الاسماء والکنیٰ میں لکھا ہے کہ ابوزرعہ یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہیں۔ اور ابن ابی حاتم اور ان کے والد نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم' یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی اور عبادہ بن نسیی نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا اور ان کی روایت ہی صرف صحابہ سے ہے منجملہ ان کے تمیم داری اور عبادہ بن صامت ہیں انہوں نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑوں کی تیار کرنے میں روایت کی ہے ہم نے اس حدیث کو تمیم کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ یہ روح عبدالملک بن مروان (بادشاہ شام) کے یہاں بہت مقرب تھے عبدالملک کہتے تھے کہ روح میں اہل شام کی عبادت' اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہے۔ روایت ہے کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبدالملک کے کھیت کے پاس تھا ان کے مختاروں نے ولید کے مختاروں کی شکایت ان سے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبدالملک بن مروان سے اس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبدالملک نے کہا کہ اے ولید! یہ شکایت کیسی ہے؟ ولید نے کہا یا امیرالمومنین! یہ شخص جھوٹ بولتا ہے روح نے کہا واللہ! میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے ولید نے کہا تمہارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہیں۔ روح نے کہا ہاں سب سے پہلی تیزی تو صفین[1] میں ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط میں ظاہر ہوئی۔ یہ کہہ کر غصہ کی حالت میں روح وہاں سے اٹھ آئے پھر عبدالملک نے ولید سے کہا کہ میں تجھ کو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہوں جو تجھ پر ہے کہ تو روح کے پاس جا اور ان کو راضی کر لے اور اپنا کھیت ان کو دے دے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تم سے ملنے آیا ہے تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت ان کو دے دیا روح نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ ایمان یمن میں ہے قبیلہ جذام کے پہاڑوں تک۔ اور اللہ جذام کو برکت دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۴۔ حضرت روحؓ بن سیار

حضرت روحؓ بن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہے کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا ہے (۱) انس بن مالک (۲) فضالہ بن عبید کو (۳) روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور (۴) ابوالمعیب کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اس کا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

[1] صفین اس لڑائی کا نام ہے جو مفسدوں نے حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان میں کرادی تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۱۳۔حضرت رومان رومی

حضرت رومان رومی۔انہیں کا لقب سفینہ ہے۔حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی ﷺ کو ملا تھا بلخ کے قیدیوں میں ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگ رومان کہتے ہیں بعض اور کچھ کہتے ہیں سفینہ کے نام میں ان کا ذکر آئے گا۔ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین لکھا ہے کہ یہ بلخ کے قیدیوں میں تھے اور روم کی طرف ان کو نسبت دی ہے مگر روم اور بلخ نبیؐ کے زمانے میں مفتوح نہ ہوئے تھے پھر وہاں سے قیدی کس طرح آتے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۴۔حضرت رومانؓ بن بجہ

حضرت رومانؓ بن بجہ۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حمید بن رومان بن بجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ یدعوھم الی اللہ عزوجل و الی رسولہ فمن اقبل فمن حزب اللہ و من ادبر فلہ امان شھرین-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام میں ان کو ان کی قوم پر مامور کرتا ہوں تاکہ وہ ان کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہے۔"

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعبداللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ میں اس کے خلاف لکھا ہے۔

۱۷۱۵۔حضرت رویبہؓ والد عمارہ

حضرت رویبہؓ عمارہ بن رویبہ کے والد ہیں۔رقبہ بن مصقلہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو۔[1] اور خالد طحان نے عاصم احول سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بذریعہ عمارہ کے نبیؐ سے مروی ہیں ان کے والد کا اس میں کچھ ذکر نہیں ہے۔

---

[1] چونکہ ان دونوں وقتوں یعنی فجر و عصر کی نماز زیادہ دشوار ہے اس وجہ سے کہ فجر کے وقت آدمی نیند میں مغلوب ہوتا ہے اور عصر کے وقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہیں اس لیے ان دونوں وقتوں کی تخصیص فرمائی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۱۶۔ حضرت رومہؓ غفاری

حضرت رومہؓ غفاری۔ رومہ (نامی) کنویں کے مالک یہی تھے۔ عبدالرحمٰن محاربی نے ابومسعود سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو وہاں کا پانی ان کو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جس کا نام رومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! سوائے اس کے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہیں ہے میں اس کو نہیں بیچ سکتا اس کی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انہوں نے پینتیس ہزار درہم میں اس کنویں کو مول لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ! اگر میں اس کنویں کو مول لے لوں تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دیں گے جو آپ نے رومہ کو دینے کے لیے کہا تھا؟ یعنی ایک نہر جنت۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تو عثمان نے عرض کیا میں نے اسے مول لے لیا اور اس کو مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۷۱۷۔ حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن

حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں ان کا شمار اہل مصر میں ہے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ۴۶ھ میں حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہے حاکم بنایا تھا انہوں نے وہاں سے ۴۷ھ میں افریقہ میں جہاد کیا ان سے حنش صنعانی' وفاء بن شریح' شییم بن بیتان' شیبان قتبانی نے روایت کی ہے۔ ابومرزوق یعنی ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبدالرحمٰن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے رویفع بن ثابت سے اس جہاد میں جو مغرب کی طرف میں کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ ایک مثقال آدھے اور دو ثلث (مثقال) کے عوض میں خرید لیتے ہو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے۔ ہمیں یعیش بن علی بن صدقہ یعنی ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کر کے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے ان سے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ شییم بن بیتان نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رویفع بن ثابت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی میرے بعد تک رہے تو تم لوگوں سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے یا تانت لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے محمد اس سے بری ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابومرزوق سے جو تجیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے نقل کر کے خبر دی کہ کہتے تھے ہم نے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب میں جہاد کیا انہوں نے ایک گاؤں کو فتح کیا۔ جس کا نام جربہ تھا وہاں وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے وہی باتیں بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے آپ نے غزوۂ خیبر میں ہم سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی میں ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتوں سے ہمبستری نہ کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ اگر قیدیوں میں سے کوئی غیر باکرہ عورت اس کو ملے اور وہ صفائی رحم کے دریافت ¹ کئے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی جانور پر سواری کرے یہاں تک کہ جب وہ دبلا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات شام میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں برقہ میں ہوئی ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۸۔ حضرت رویفع (مولائے نبیؐ)

حضرت رویفع ؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ابورویفع کی مدینہ میں کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گزر گئے اور ان کی نسل باقی نہیں رہی۔

۱۷۱۹۔ حضرت رباب ؓ مزنی

حضرت رباب ؓ مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ جب وہ نبیؐ کے حضور میں گئے آپ کی چادر اتری ہوئی تھی پس انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے پہلو میں داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھ دیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس کہتے ہیں اور بعض لوگ اغر کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں اور رباب (خود ان کا نام تھا بلکہ وہ) ان کے اجداد میں سے تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایاس بن رباب کے نام میں ابونعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہے ابونعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہیں ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن رباب کے نام میں انہوں نے ایاس کو صحابی نہیں کہا بلکہ ان کے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہاں ایاس کے دادا رباب کو صحابی کہہ دیا یہ نہایت تعجب کی بات ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں تذکروں میں یعنی ایاس بن رباب کے تذکرہ میں اور رباب کے تذکرہ میں صحابی کوئی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے بھی اس پر تنبیہ نہیں کی۔ ایاس کے نام میں ہم ان کا نسب لکھ چکے ہیں لہٰذا اب پھر اس کو ذکر کر کے طول نہ دیں گے۔ واللہ اعلم

۱۷۲۰۔ حضرت رباب ؓ بن حنیف

حضرت رباب ؓ بن حنیف۔ نام ان کا رباب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہوئے اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

---

¹ رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کرلے کہ یہ عورت حاملہ تو نہیں ہے حاملہ نہ ہونے کا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۲۱۔ حضرت رباب ؓ بن مہشم

حضرت رباب ؓ بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخوں میں الحاق کر دیا گیا ہے۔

حرف الزائے -- باب الزائے والالف

۱۷۲۲۔ حضرت زارع ؓ بن عامر

حضرت زارع ؓ بن عامر عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالوازع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام زارع بن زارع ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام وازع تھا اسی وجہ سے ان کی کنیت ابوالوازع ہوئی۔ ابوداؤد طیالسی نے مطر بن اسحق سے انہوں نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا شج عصری کے ہمراہ نبی کے حضور میں گئے ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا یا ان کا بھانجا بھی تھا جو مجنوں تھا جب یہ لوگ رسول اللہ ؐ کے حضور میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا (یہ کہا کہ) میرا بھانجا ہے وہ مجنوں ہے میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں تا کہ آپ اس کے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اس کو آپ کے پاس لے آئے آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہو گیا تمام وفد میں اس سے بہتر کوئی سمجھ دار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہے جس کا سیاق بہت عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۳۔ حضرت زاہر ؓ بن اسود

حضرت زاہر ؓ بن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی کنیت ان کی ابو مجزاۃ۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ (الرضوان) کی تھی اور کوفہ میں رہتے تھے واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب میں سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس نیار اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ ان لوگوں میں تھے جو بیعۃ الرضوان میں شریک تھے وہ کہتے تھے کہ میں دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ میں گدھے کا گوشت تھا کہ یکا یک رسول اللہ کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ ان کی ایک حدیث عاشوراء کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۴۔ حضرت زاہر ؓ بن حرام

حضرت زاہر ؓ بن حرام اشجعی۔ بدر میں نبی کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہمیں اسحق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلہ اشجع کے ایک شخص تھے جن کا نام زاہر بن حرام تھا ان سے روایت کرتے تھے (زاہر) صحابی تھے اور بدویوں میں سے تھے جنگل کے تحفے رسول اللہؐ کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبیؐ انہیں شہر کے تحفے دے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہیں اور ہم ان کے لیے شہری ہیں وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبیؐ ان سے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اپنا کچھ مال بازار میں بیچ رہے تھے آپ نے پیچھے سے آ کر ان کو لپٹا لیا اور انہوں نے آپ کو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہے؟ پھر جب انہوں نے مڑ کر دیکھا اور نبی ﷺ کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپ کے سینہ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے۔ رسول اللہؐ نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپ مجھے بیچیں گے تو واللہ مجھ سے بہت کم قیمت پائیں گے نبیؐ نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک بہت گراں قیمت ہو۔ یہ عبارت عبدالرزاق کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۵۔ حضرت زائدہؓ بن حوالہ

حضرت زائدہؓ بن حوالہ اور بعض لوگ ان کو مزید (یا برید) بن حوالہ عنزی کہتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

باب الزائے والباء

۱۷۲۶۔ حضرت زبانؓ بن قیسور

حضرت زبانؓ بن قیسور بعض لوگ ان کو زبان کہتے ہیں۔ بیٹے ہیں قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہیں قسور کے بیٹے ہیں کلفی ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحق سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ وادی شوط میں فروکش تھے انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ بہت غریب (یعنی اجنبی) ہیں اور سند بھی اس کی ضعیف ہے۔ ابراہیم کے نیچے اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے ان کا تذکرہ زبار کے نام میں کیا ہے اور دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کے نام کے آخر میں نون ہے۔

۱۷۲۷۔ حضرت زبرقانؓ بن اسلم

حضرت زبرقانؓ بن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہیں۔ ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا میں) جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ھل من مبارز۔ پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ میں گیا جن کا نام زبرقان بن اسلم تھا۔ زبرقان بڑے جنگجو تھے انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ مخاطب نے کہا میں حسین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے! تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ خدا کی قسم! میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آ رہے تھے اور تم ان کے آگے بیٹھے ہوئے تھے پس میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہؐ سے اس حال میں ملوں کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو پس زبرقان لوٹ آئے اور وہ اس وقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۱۷۲۸۔ حضرت زبرقانؓ بن بدر

حضرت زبرقانؓ بن بدر بن امرءالقیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت ان کی ابوعیاش ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوشذرہ اور نام ان کا حصین ہے۔ حصین کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ان کو زبرقان ان کے حسن کی وجہ سے کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زبرقان ان کو اس سبب سے کہا گیا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک عمامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قمر تھا۔ واللہ اعلم۔ بصرہ میں رہتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور زمانہ اسلام میں بھی باعظمت تھے رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم منقری' عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول اللہؐ نے جوائز (یعنی انعام) بھی دیئے اور اچھے جوائز دیئے یہ ۹ھ کا واقعہ ہے۔ نبیؐ نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا ان کی بات مانی جاتی ہے لڑائی میں یہ بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ! جو کچھ انہوں نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا اس سے میں افضل ہوں۔ عمرو نے کہا بے شک تم بمروت ہو تنگ دل ہو باپ تمہارا احمق تھا ماموں تمہارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انہوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی ان میں جانتا تھا اور جب انہوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری ان میں جانتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ ان کے حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگ جانے کے اندیشہ سے) نقاب ڈال کر جاتے تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے ان کی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا چنانچہ زمانہ ردت [1] میں حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہٰذا حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا کیونکہ ان کو اسلام ان کی ثابت قدمی اور ادائے صدقات میں ان کی امانت (زمانہ) ردت میں معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلہ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حطیہ کے ہیں:

تقول خليلتي لما التقينا	ستدركنا بنو القوم الهجان
سيدركنا بنو القمر بن بدر	سراج الليل للشمس الحصان
فقلت: ادعي و ادعوان اندى	لصوت ان ينادي داعيان

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فمن یک سائلا عنی فانی انا النمری جار الزبرقان

''میری ماں کہتی تھی جب ہم میدان جنگ میں گئے۔ کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالیں گے۔ قمر بن بدر کی اولاد ہم کو پاجائے گی۔ رات کا چراغ پاکیزہ آفتاب کو لے لے تو میں نے کہا کہ تو بھی دعا کر اور میں بھی دعا کروں۔ بے شک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے جودو آدمی کریں۔ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو میں بتاتا ہوں کہ میں نمری ہوں زبرقان کا پڑوسی۔''

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لئے ہوئے آرہے تھے راستہ میں حطیہ ان کو ملے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی اور ان کی اولاد بھی تھی قحط کی وجہ سے وہ عراق بھاگے جارہے تھے وہاں قحط نہ تھا پس زبرقان نے ان سے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان ان کو دیا کہ اس میں تم میرے مہمان ہو کے ٹھہرو یہاں تک کہ میں لوٹ کے آجاؤں پھر حطیہ نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا

دع المکارم لاترحل لبغیتھا واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

''ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے ان کی تلاش میں سفر نہ کر۔ اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پینے والا ہے''۔

زبرقان نے حضرت عمر سے ان کی شکایت کی حضرت عمر نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہے یا نہیں حسان بن ثابت نے اس کے ہجو ہونے کا حکم کردیا پس حضرت عمر نے حطیہ کو ایک تہہ خانہ میں بند کردیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر نے ان کی سفارش کی لہٰذا حضرت عمر نے ان کو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نہ کرنا تہہ خانہ سے باہر نکالا اور ان کی بہت تہدید کی کہ اب ایسا نہ کرنا یہ قصہ بہت طویل ہے۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے ان کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں ۔

نحن الملوک فلاحی یقا ربنا فینا العلاء وفینا تنصب البیع

ونحن نطعمھم فی القحط ما اکلوا من العبیط اذا لم یونس القزع

و ننحر الکوم عبطا فی ارومتنا للنازلین اذا ما انزلوا شبعوا

تلک المکارم حزناھا مقارعة اذا الکرام علی امثالھا اقترعوا

''ہم لوگ بادشاہ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کرسکتا۔ ہم ہی میں بلندی ہے اور ہم ہی میں عبادت خانہ ہیں۔ ہم زمانہ قحط میں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جس قدر وہ کھاسکیں۔ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہیں جبکہ پتلی روٹی بھی نہیں ملتی۔ ہم صحیح وتندرست اونٹوں کو اپنے مطبخ میں ذبح کرتے ہیں۔ مہمانوں کے لیے تاکہ وہ جس وقت آئیں سیر ہو جائیں۔ یہ بزرگیاں ہم نے قرعہ ڈال کر حاصل کی ہیں۔ جب بزرگوں نے اس قسم کی باتوں پر قرعہ ڈالا تھا۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۹۔ حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ

حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ بن عمرو بن سواء بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے آپ نے ان کے سر منہ اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ان لڑکوں میں سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھے جن کو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل میں لوگوں کی گزرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگوں نے بنی عنبر کو مقام رکبہ میں جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور ان کو نبیؐ کے حضور میں لے آئے زبیب کہتے تھے کہ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور ان قیدیوں سے پہلے پہنچ گیا اور میں نے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا لشکر ہمارے پاس گیا اور اس نے ہمارے لوگوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ [1] دیئے تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کئے جانے کے اسلام لا چکے تھے میں نے عرض کیا ہاں ہے آپ نے پوچھا کون گواہ ہے؟ میں نے کہا سمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جس کا نام زبیب نے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دے دی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمہاری طرف سے گواہی دی لہٰذا گواہی کے ساتھ تم سے حلف بھی لیا جائے گا پس میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلاں فلاں دن اسلام لا چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبیؐ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور ان کے آدھے مال لے لو اور ان کی اولاد کو غلام نہ بنانا اور (ہم سے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ بُرے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمہارے مال میں سے ایک بندھن کم نہ کرتے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۰۔ حضرت زبیرؓ بن عبداللہ

حضرت زبیرؓ بن عبداللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زاہر قاضی نیشاپور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید کلابی نے خبر دی کہ انہوں نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یعقوب بن سفیان نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور نام ان کا زبیر کلابی لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا۔

---

[1] شروع زمانے میں امتیاز کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائیں وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۳۱۔ حضرت زبیرؓ بن عبیدہ

حضرت زبیرؓ بن عبیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا پھر مہاجرین مدینہ میں یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ بھی مدینہ ٹولیوں کی شکل میں مرد و عورت ہجرت کر کے آئے تھے۔ ابن اسحق نے ان لوگوں میں سے چند آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (انہیں میں سے ہیں) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابو عمر نے کہا ہے کہ جو لوگ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی آپ کے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور ان کے دونوں بھائی تمام اور سنجرہ تھے مگر "ت" کی ردیف میں انہوں نے ان تمام کا نام نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۲۔ حضرت زبیرؓ بن عوام (حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت زبیرؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ ان کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ پس یہ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے۔ اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے ان کی والدہ ان کو ابو الطاہر کہا کرتی تھیں یہ کنیت زبیر بن عبد المطلب کی تھی مگر انہوں نے خود اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا۔ یہی کنیت ان کی مشہور ہوئی۔ پندرہ برس کی عمر میں اسلام لائے یہ ہشام بن عروہ کا قول ہے اور عروہ نے بیان کیا ہے کہ زبیر بارہ برس کی عمر میں اسلام لائے اس کو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زبیر سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ان کا اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھوڑی ہی دنوں بعد ہوا ہے یہ اسلام میں چوتھے یا پانچویں شخص تھے انہوں نے حبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور عبد اللہ بن مسعود کے درمیان مواخات کرائی تھی جبکہ آپ نے مکہ میں باہم مہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی تو ان کے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان مواخات کرا دی۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے نقل کر کے خبر دی میرا خیال ہے کہ مروان ہم لوگوں پر جھوٹ نہ جوڑے گا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر پھوٹی یہاں تک کہ وہ حج میں شریک نہیں ہو سکے اور انہوں نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کر دی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اس نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا کس کو خلیفہ بناؤں؟ تو وہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اس کو بھی یہی جواب دیا۔ مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤں؟ اس شخص نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہیں۔ جہاں تک میں جانتا ہوں اور سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محبوب تھے۔ ہمیں ابوالفداء یعنی اسمٰعیل بن عبید اللہ اور دوسرے کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن رسول اللہؐ اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کر دیا تھا یعنی آپ نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے جنگ احزاب کے دن ان کو حواری فرمایا تھا۔ جب آپ نے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ زبیر نے کہا میں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینوں مرتبہ زبیر نے کہا کہ میں۔

نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے زبیر نے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اس وقت انہوں نے یہ بھی کہا کہ میرے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ شرمگاہ بھی۔ حضرت زبیر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی اس کا واقعہ یوں ہے کہ مسلمان جس زمانے میں نبیؐ کے ہمراہ مکہ میں رہتے تھے (اس زمانہ میں ایک مرتبہ) یہ خبر اڑی کہ نبی ﷺ کو کفار نے پکڑ لیا بس زبیر اپنی تلوار لے کے لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے نبیؐ مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کہ اے زبیر! یہ تمہارا کیا حال ہے؟ (ننگی تلوار لیے ہوئے کیوں آ رہے ہو؟) انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ گرفتار کر لیے گئے (لہٰذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبیؐ نے ان پر صلوٰۃ [1] پڑھی اور ان کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں تو فرمایا کہ اگر تو زبیر کا بیٹا ہے تو سچا ہے ورنہ نہیں۔ حضرت زبیر بدر میں شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اسی کو اپنے منہ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے اس دن زبیر ہی کی ہیئت میں اترے تھے۔ حضرت زبیر تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے احد خندق حدیبیہ خیبر فتح مکہ حنین طائف اور فتح مصر میں شریک تھے۔ حضرت عمر نے ان کو بھی ان چھ اصحاب میں بیان کیا جن کو انہوں نے اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے۔ حضرت زبیر ان دس آدمیوں میں ہیں جن کے لیے جنت کی بشارت وارد ہوئی ہے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقلابہ یعنی عبدالملک بن

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللّٰھم صل علی فلاں یعنی اے اللہ فلاں شخص پر رحمت نازل فرما۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنی ابو عمر خزاز سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ (کوہ) حراء پر چڑھے جب (وہ بہت شوق میں بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ اے حراء! ٹھہر جا تجھ پر نبیؐ صدیق اور شہید کھڑے ہیں اور اس وقت اس پر نبیؐ 'ابوبکر' عمر' حضرت عثمان' علی' طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن' سعد اور سعید بن زید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انہوں نے یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ تو زبیر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم سے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم؟ تو کھجوریں اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا عنقریب دنیا تمہیں ملے گی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے ان کو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اس میں سے اپنے گھر میں نہ لے جاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے ان کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اور ان کو تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے وہ قصیدہ یہ ہے ع

اقـام عـلـی عهـد النبی و هـديـه	حـواريـه و القـول بـالـفـعـل يعدل
اقـام عـلـی مـنـهـاجـه و طـريقـه	يـوالـی و لـی الـحـق و الحق اعدل
هـو الـفـارس المشهور و البطل الذی	يـصـول اذا مـا كـان يوم مـحـجـل
و ان امـرءً كـانـت صـفـية امـه	ومـن اسـد فـی بيـتـهـا لـمـرفـل
لـه من رسـول الـلـه قـربـی قريبة	ومـن نـصـرة الاسلام مجد مـؤثـل
فـكـم كـربـة ذب الـزبـيـر بـسيـفـه	عـن الـمـصـطفی والله يعطی و يجزل
اذا كشفت عن ساقها الحرب حشها	بـابـيـض سـبـاق الـی الموت يـرفـل
فـمـا مـثـلـه فـيـهـم ولا كـان قبـلـه	ولـيـس يـكـون الـدهـر مـادام يذبل

"نبی کے عہد اور ان کی روش پر قائم رہے۔ ان کے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے۔ وہ نبی کی راہ اور ان کے طریقے پر قائم رہے۔ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے۔ وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہیں۔ کہ اس دن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے۔ اور بے شک وہ وہ تھے کہ ان کی ماں صفیہ تھیں۔ اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہتے تھے۔ رسول اللہ سے ان کو بہت قریب کی رشتہ داری تھی۔ اور اسلام کی مدد کر کے انہوں نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی۔ بہت ایسے مصائب تھے جن کو مصطفیٰ ﷺ سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کے دفع کیے اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہے۔ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی۔ تو وہ تلوار لے کے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ پس ان کا مثل نہ ان میں اس وقت تھا اور نہ ان سے پہلے ہوا۔ اور نہ اب قیامت تک ہوگا"۔

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ سات آدمیوں نے اصحاب نبی ﷺ میں سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جن میں حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت مقداد اور حضرت ابن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے مال کو ان کی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے ان کے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے ان کو آواز دی اور ان کو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تم کو یاد ہے کہ ہم اور تم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور میں بھی مسکرایا تو تم نے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق نہ چھوڑیں گے حضرت نے فرمایا وہ مذاق نہیں کرتے بلکہ تم ان سے جنگ کرو گے اور تم اس وقت ان پر ظلم کر رہے ہوں گے حضرت زبیر کو یہ حدیث یاد آ گئی اور وہ جنگ [1] سے واپس ہو گئے (اثنائے راہ میں مقام) وادی سباع میں اترے اور نماز پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور ان کو قتل کر دیا اور ان کی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہے جس

[1] اصل واقعہ جنگ جمل کا جس کو علمائے اہل سنت نے بتصریح صحت نقل کیا اس طرح ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت سے مدینہ منورہ میں ایک سخت فتنہ و فساد برپا ہو گیا تھا بلوائیوں کا زور حد سے گزر چکا تھا حضرت علی مرتضیٰ خلیفہ بنائے گئے تھے لیکن ہنوز ان بلوائیوں پر ان کو پورا تسلط نہ ہونے پایا تھا طلحہ اور زبیر شہادت ذی النورین پر سخت متاسف تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ بڑا ظلم ہوا بلوائیوں نے خلیفہ رسول اللہ کو بے گناہ قتل کر دیا یہ امر بلوائیوں کو ناگوار اور سخت ناگوار گزرتا تھا انہوں نے طلحہ اور زبیر کو بھی قتل کی دھمکی دی یہ دونوں وہاں سے اپنی جان بچا کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے اس سال حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ حج کے لیے تشریف لے گئی تھیں اور ابھی تک مکہ میں مقیم تھیں یہ سب واقعات ان کی غیبت میں ہوئے تھے طلحہ اور زبیر نے یہ سارا قصہ حضرت صدیقہ سے بیان کیا اور مدینہ کی بے امنی اور بلوائیوں کی فتنہ انگیزی من وعن ان کو کہہ سنائی اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ امن قائم کرنے اور اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کی جائے۔

حضرت عائشہ نے پہلے تو اس جھگڑے سے اپنے آپ کو بچانا چاہا مگر بالآخر وہ بھی راضی ہو گئیں اور اس وقت یہی مصلحت معلوم ہوا کہ عرب سے باہر کسی امن کی جگہ میں قیام کیا جائے اور امیر المومنین علی مرتضیٰ کو کسی طرح وہاں سے علیحدہ کر کے اپنے گروہ میں شامل کر لیا جائے بعد اس کے بلوائیوں کی سرکوبی قرار واقعی کر دی جائے اور اس آگے بڑھنے والے فساد کا بیج مار دیا جائے چنانچہ یہ سب لوگ بصرہ چلے گئے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ام المومنین کے ساتھ ہو گئی یہ قصہ حضرت علی مرتضیٰ سے بہت کچھ بڑھا کر اور نہایت رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا گیا مفسدوں نے اپنی شرارت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور افسوس کہ وہ کامیاب بھی ہو گئے حضرت علی مرتضیٰ کو یہ یقین ہو گیا کہ طلحہ اور زبیر نے میرے خلاف سازش کر کے مجھ سے لڑنے کے لیے بصرہ میں لشکر جمع کیا ہے اس خیال پر انہیں بھی ضروری ہوا کہ اپنی حفاظت کریں اور دشمن کی مدافعت میں کوشش کریں چنانچہ انہیں مفسدوں کے بھڑکانے سے حضرت امیر المومنین نے بصرہ کی طرف لشکر کشی کی حسنین عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اس لشکر کشی سے راضی نہ تھے بصرہ کے قریب پہنچ کر حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت قعقاع صحابی کو ام المومنین اور طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا کہ آپ لوگ کس ارادہ سے یہاں جمع ہوئے ہیں؟ ان لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم کو حضرت علی مرتضیٰ سے کچھ مخالفت نہیں ہے نہ ہم ان کی خلافت میں دست اندازی کرنا چاہتے بلکہ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ فتنہ رفع ہو جائے اور اس کی صورت ہم نے یہی سوچی ہے کہ قاتلان عثمان سے قصاص لے لیا جائے قعقاع نے کہا کہ جب تک تم علی مرتضیٰ کے ساتھ متفق نہ ہو جاؤ یہ مقصود حاصل نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا یہ ہمیں منظور ہے قعقاع صلح کا مژدہ لے کر جناب امیر المومنین کے پاس گئے مفسدوں کی جان نکل گئی کہ یہ کیا غضب ہوتا ہے ہمارا سب کیا دھرا اس وقت برباد ہوا جاتا ہے اور امن قائم ہو جانے پر ہماری جان بچتی نظر نہیں آتی بس انہوں نے یہ تدبیر کی کہ شب کے وقت بے اطلاع امیر المومنین کے لڑائی شروع کر دی جائے اس کا جواب ام المومنین کے لشکر سے بھی دیا جائے گا اس وقت ہم امیر المومنین کو اطلاع کریں گے کہ دیکھیے اس طرف سے جنگ شروع ہو گئی اب ہم بھی لڑتے ہیں ادھر ام المومنین سمجھیں گی کہ علی کی طرف سے بدعہدی ہوئی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا کام چند روز کے لیے بن پڑا اسی ہنگامہ کا نام جنگ جمل ہے جنگ جمل کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ام المومنین اس جنگ میں جمل یعنی اونٹ پر سوار ہو کر میدان جنگ میں رونق افروز ہوئی تھیں اس جنگ میں طرفین سے تیرہ ہزار مقتول ہوئے۔ جس میں امیر المومنین کی طرف کے صرف ایک ہزار تھے طلحہ اور زبیر بھی شہید ہوئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے رسول اللہ سے بہت مصائب کو دفع کیا ہے پھر فرمایا کہ ابن صفیہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولی ۳۶ھ میں ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرائی مگر انہوں نے اس کو اجازت نہیں دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اسے دوزخ کی بشارت دے دو ابن جرموز نے اس وقت یہ اشعار کہے۔

اتیت علیا برأس الزبیر ارجو لدیہ بہ الزلفۃ

فبشر بالنار اذجئتہ فبئس البشارۃ والتحفہ

وسیان عندی قتل الزبیر وضرطۃ عنز بذی الجحفۃ

''میں علی کے پاس زبیر کا سر لے گیا۔ مجھے اس کے ذریعہ ان کے یہاں تقرب کی امید تھی۔ مگر جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے آگ کی بشارت دی۔ کیسی بری بشارت ہے! اور کیسا برا تحفہ ہے! میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجحفہ میں گوز شتر دونوں برابر ہیں۔''

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوئے اور مقام سفوان میں پہنچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان میں پہنچ گئے ہیں احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوا مگر زبیر نے مسلمانوں کو یکجا کر کے باہم لڑایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہیں ابن جرموز فضالہ بن حابس اور نفیع بن غواۃ نے جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنا یہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور ان کو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جس کا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اس نے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کئے دیتے ہیں تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو بلایا ان سب نے مل کر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور ان کو قتل کیا۔ حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوئے ۶۷ برس تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فربہی اور لاغری میں معتدل تھے داڑھی گھنی نہ تھی۔ اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ ابن جرموز نے خودکشی کر لی تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا کہ ابن صفیہ یعنی زبیر کے قاتل کو آگ کی خوشخبری دو۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے ابن جرموز اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوئے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اس کو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بے خوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو ابو عبداللہ یعنی اپنے والد کے عوض میں قتل کروں گا (ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ دونوں برابر نہیں ہیں پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ میں سے ہے کیونکہ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۴۔ حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ

حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ۔ عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انہوں نے بہی سے انہوں نے زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن کھڑا کر کے قتل کرایا بعد اس کے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی کھڑا کر کے قتل نہ کیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابو ہالہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب الزائے والخاء والراء

۱۷۳۴۔ حضرت زخیؓ عنبری

حضرت زخیؓ عنبری۔ قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ عبداللہ بن رودیح بن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انہوں نے رودیح سے انہوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ! میں اولاد اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہوں نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہاں تک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اس میں سے ——— لے لینا چنانچہ (جب وہ مال غنیمت آیا تو) حضرت عائشہ نے میرے دادا رودیح' میرے چچا سمرہ' میرے بھتیجے زخی اور میرے ماموں زبیب کو لیا پھر نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان کے چہروں پر پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۳۵۔ حضرت زرؓ بن حبیش

حضرت زرؓ بن حبیش بن حباشہ بن اوس اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کنیت ان کی ابومریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومطرف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے نبی ﷺ کو دیکھا نہیں تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہے بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے ۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی جب کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۳۶۔ حضرت زرؓ بن عبداللہ

حضرت زرؓ بن عبداللہ بن کلیب فقیمی۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور مہاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ جندیساپور کا محاصرہ کیا تھا اور اس کو صلحاً فتح کیا تھا۔

۱۷۳۷۔ حضرت زرارہؓ بن اوفی

حضرت زرارہؓ بن اوفی نخعی۔ صحابی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

تیسری جلد ختم ہوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرام کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ چہارم

مصنف
عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد چہارم

۱۷۳۸-حضرت زرارہؓ بن جزی

حضرت زرارہؓ بن جزی صحابی ہیں۔ بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر عبید بن کلاب ابن ربیعہ بن عامر بن صعصہ کے۔ محمد بن عبداللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دلوائیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبدالعزیز ابن زرارہ کے والد ہیں۔ جو حضرت معاویہؓ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہؓ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! میرا لڑکا شہید ہوا یا آپ کا۔ حضرت معاویہؓ نے جواب دیا کہ تمہارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو ایک دن اس کا گزر زرارہ کی طرف ہوا وہ اس زمانے میں بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے۔ خدا نے ہم کو خوبی کے ساتھ اگایا اور خوبی کے ساتھ کاٹا یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زیر اور (ز) کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ اور اہل لغت جزء جیم کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے جزی کو زیر کے ساتھ اور جزء: کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور عبدالغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

۱۷۳۹-حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی

حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی۔ عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب ۹ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے لظی لظی بصیر و اعمی ''یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے'' کی آواز آ رہی تھی نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا حمل چھپاتی ہے انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا میرے قریب آؤ (جب وہ آپ کے پاس گئے) تو آپ نے (آہستہ سے ان کے کان میں) کہا تمہارے سفید داغ ہیں جن کو تم چھپاتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوا انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ کہ اس کو آپ کے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا بس یہ وہی ہے باقی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو ماردیں گے اور آپس میں خوب سر پھٹول کریں گے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا' برائی کرنے والا اپنے کو بھلائی بند کرنے والا خیال کرے گا اور تم مرجاؤ گے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہنچے گی اور اگر تمہارا بیٹا مرجائے گا تو تم کو پہنچے گی انہوں نے کہا کہ دعا کیجئے کہ مجھ کو وہ آگ نہ پہنچے پس آپ نے دعا کی۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۰۔ حضرت زرارہؓ ابوعمرو

حضرت زرارہؓ ابوعمرو۔ کنیت ان کی ابوعمرو ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کے بیٹے عمرو نے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے آیت ان المجرمین فی ضلال و سعر کو انا کل شیء خلقناہ بقدر (القمر ۴۷ تا ۴۹) تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں۔

۱۷۴۱۔ حضرت زرارہؓ بن قیس نخعی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی۔ طبری اور کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابوعمر نے ان کا حال مختصر ذکر کیا ہے' اور ابوموسیٰ نے طول دے کر بیان کیا ہے' ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی کہ ہمیں ابو... بن حارث نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابوجویل نامی نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے خبر... انہوں نے بنی علقمہ کے ایک مرد سے روایت کی' انہوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جن کو زرارہ بن قیس بن حارث بن... کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انہوں نے کہا' میں نے راستہ... ایک خواب دیکھا' پس میں نبیؐ کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے سفر میں آپ کی طرف آتے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جس کو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ جنا ہے پھر ابوموسیٰ نے ا... سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا اس میں دو سو آدمی سب مسلمان ہو گئے۔ پھر زرارہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے رستہ میں ایک ہولناک خواب دیکھا ہے میں نے ایک گدھی جس کو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اس نے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے گزشتہ ذکر میں لکھ...

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ویسا ہی بیان کیا اور نبی کے دعا کرنے کے بعد اتنا اور بڑھایا ہے کہ زرارہ وفات پا گئے اور وہ آگ ان کے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت' مقام کوفہ میں توڑی' انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی ہمیں عبدالرحمٰن بن عابس نخعی نے اپنے والد سے انہوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا' آپ نے ان کے لیے تحریر لکھ دی اور ان کے حق میں دعائے خیر کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ وہی زرارہ ہیں جن کا بیان زرارہ ابن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے جن کا ابوعمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خواب کا حال ذکر کیا ہے میں نے ان کو الگ الگ دو بیان صرف ابوعمر کی اقتداء سے قرار دیئے تاکہ ایک پہلو' ان لوگوں کا ذکر کیا ہے مجھ سے مندرہ جائے اور اس وجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھ کر یہ گمان کرلیں کہ ہم نے ان کو ذکر ہی نہیں کیا' اسی لیے ہم نے بیان کرکے کہہ دیا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ' عمرو کے والد کے غیر ہیں جن کا بیان اس سے پہلے گزر چکا اور جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس وفد کے سردار ایک مشہور شخص' قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابوموسیٰ نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ' خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ سے خلع کی اور (بعد میں) حضرت علی سے بیعت کی اور ان کے والد' زرارہ' رسول اللہ کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عابس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جس نے ان کو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے اس نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا اور ایسا اکثر کر دیا کرتے ہیں یا یہ کہ ان کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسروں کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

۱۷۴۲- حضرت زرارہؓ بن قیس خزرجی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۳- حضرت زرارہؓ بن کریم

حضرت زرارہؓ بن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زرارہ بن کرب۔ انہوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہے۔ ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان کا بیان (حارث ابن سہمی کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی کتاب کے نسخے جہاں تک میری نگاہ سے گزرے ان میں انہوں نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انہوں نے ان کو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ (یعنی زرارہ بن کریم) صحابی نہیں بلکہ ان کے دادا حارث صحابی تھے اور یہ قبیلہ سہم باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۴۔ حضرت زرعہؓ بن خلیفہ

حضرت زرعہؓ بن خلیفہ۔ محمد بن زیاد زراسی نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ان پر اسلام پیش کیا انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے نبیؐ کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں والتین اور انا انزلنا پڑھتے سنا اور محبوب بن مسعود نے ابومعذل جرجانی سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکفرون (سورہ اخلاص' سورہ الکفرون) پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۴۵۔ حضرت زرعہؓ

حضرت زرعہؓ بن سیف بن ذی یزن۔ شاہ یمن تھے۔ نبیؐ نے ان کے پاس خط بھیجا تھا۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد ابن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول اللہؐ کے پاس آپ کے غزوۂ تبوک سے آنے کے وقت پہنچا۔ ان کے مسلمان ہونے کی خبر لایا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپ کو اپنے مسلمان ہونے اور ان لوگوں کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اس کے بعد انہیں نبیؐ نے یہ خط لکھ کر بھیجا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم– من محمد رسول اللہ ﷺ الی الحارث بن عبد کلال و الی نعیم بن عبد کلال والی النعمان قیل ذی رعین و معافر و الی زرعة بن ذی یزن امابعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو. امابعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینة فبلغ ما ارسلتم بہ و انبانا باسلامکم و قتلکم المشرکین و ان اللہ قد ھداکم بھدایتہ ان اصلحتم و اطعتم اللہ و رسولہ و اقمتم الصلوة و آتیتم الزکوة و اعطیتم من المغانم خمس اللہ و سھم النبی و صفیہ و ذکر الزکوة وھو کتاب طویل' وقال ان رسول اللہ ارسل الی زرعہ بن ذی یزن: اذا اتاکم رسلی فاوصیکم بھم خیرًا: اخرجہ الثلاثة

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان شاہ ذی عین اور معافر اور زرعہ بن ذی یزن کی طرف' امابعد میں تم سے اس رب کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کے وقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور مدینہ میں ہم سے ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا قاصد نے اس کو پہنچا دیا اور تمہارے اسلام قبول کرنے اور مشرکوں کو قتل کرنے سے ہم کو آگاہ کیا بیشک اللہ نے تم کو ہدایت عنایت کی ہے اگر تم اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ اور غنیمت سے پانچواں حصہ رسول کے واسطے دو اور زکوۃ کو بیان کیا۔ یہ بہت بڑا خط ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کی طرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو تمہیں انکے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں' تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۷۴۶-حضرت زرعہؓ شقری

حضرت زرعہؓ شقری۔ان کا نام اصرم تھا نبیؐ نے زرعہ رکھا۔اسامہ بن اخدری نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ قبیلہ شقرہ سے ایک گروہ نبیؐ کے پاس آیا ان میں ایک مرد فربہ احرم نامی تھا اس نے ایک حبشی غلام خریدا اور کہا یا رسول اللہؐ! اس کا نام رکھ دیجئے اور میرے واسطے اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا احرم آپ نے فرمایا احرم نہیں بلکہ زرعہ۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۷-حضرت زرعہؓ بن ضمرہ

حضرت زرعہؓ بن ضمرہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے ان کا ذکر لوگوں میں ہے مگر نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ ان کی رویت ثابت ہے۔ابوالاسود بن دیلی نے ان سے روایت کی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۸-حضرت زرعہؓ بن عامر

حضرت زرعہؓ بن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم۔اسلمی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہے ہیں غزوۂ احد میں آپ کے ہمراہ شریک ہوئے اور مسلمانوں میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے یہ ابن کلبی کا کلام ہے۔

۱۷۴۹-حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی

حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی۔روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالحوشب سے انہوں نے زرعہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اس کے لیے فتنوں سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی بروز قیامت حساب کی کمی کا سبب ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے یعنی ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ انہوں نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے۔

۱۷۵۰-حضرت زرینؓ بن عبداللہ

حضرت زرینؓ بن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے یعنی ''زا'' را سے پہلے میری کتاب میں دو جگہ ہے: ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انہوں نے ورقا بن عبدالرحمٰن حنظلی سے انہوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے اور نبیؐ نے ان کے اور ان کی اولاد کے واسطے دعا دی۔ابومعشر نے یزید بن رومان سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے پاس آئے کلثوم بن اوفی ابن زرین بن عبداللہ نے کہا ہے

جدی الذی مسح النبی جبینہ   بیمینہ و انا الجواد السابق

''میرا دادا وہ ہے جس کی پیشانی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور میں بخشش میں سب سے سابق

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

القدم ہوں۔"

ابو موسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح رزین ہے۔

باب الزاء والعین والفاء

۱۷۵۱- حضرت زعبلؓ

حضرت زعبل۔ خطیب ابو بکر نے ان کو کتاب مؤتنف میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حارث بن عبید یعنی ابو قدامہ سے انہوں نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زعبل: زا کی زبر اور عین خالی اور با ایک نقطہ والی کے زبر اور آخری حرف لام کے ساتھ ہے۔

۱۷۵۲- حضرت زفرؓ بن اوس

حضرت زفرؓ بن اوس بن حدثان نصری۔ خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے (مگر) ان کا صحابی ہونا یا آنحضرتؐ کو دیکھنا معلوم نہیں ہوتا' ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۵۳- حضرت زفرؓ بن حرثان

حضرت زفرؓ بن حرثان بن حارث بن ذکوان۔ یہ خاندان بنی کلفہ ابن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے اس کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۱۷۵۴- حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ

حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ۔ اپنے زمانے میں قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔

۱۷۵۵- حضرت زفرؓ بن یزید

حضرت زفرؓ بن یزید بن ہاشم بن حرملہ۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۷۵۶- حضرت زکرہؓ بن عبد اللہ

حضرت زکرہؓ بن عبد اللہ۔ ابو حاتم رازی اور ابو الحسن عسکری نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے۔ اور ابو الفتح ازدی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے زیاد بن سمیہ سے روایت کی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا میں نے زکرہ سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے' کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر پہچانتا ہوتا تو میں ان کی زیارت کرتا ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۵۷-حضرت زکریاؓ بن علقمہ

حضرت زکریاؓ بن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے زہری سے انہوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا اسلام کا کوئی منتہیٰ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھر والوں کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہے گا ان میں اسلام کو داخل کرے گا۔ اس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا پھر تم لوگ ایسے ظالم ہو جاؤ گے جیسے مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو کاٹنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اٹھتے ہیں پھر اس شخص پر گر پڑتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ منہ سے زہر اگلا کرتے ہیں) کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو گے ابن شاہین نے ان کا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں یہ ذیل ردیف زاء اسی طرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان کا نام کرز بن علقمہ ہے۔ اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

۱۷۵۸-حضرت زملؓ بن عمرو

حضرت زملؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ بن سعد ہدیم عذری ہیں۔ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام ابن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انہوں نے مدلج بن مقداد عذری سے' انہوں نے اپنے چچا' عمارہ بن حزی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' زمل نے بیان کیا کہ میں نے بت سے ایک آواز سنی' اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبیؐ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا' یہ جھنڈا ان کے پاس برابر رہا یہاں تک کہ اسی جھنڈے کو لے کر معرکۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے۔ کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرام: "حا" اور "را" کے ساتھ ہے۔ وضنہ: "ضاد" کی زیر اور "نون" کے ساتھ ہے۔ خشاف: "خاء" اور "شین" دونوں کی زبر کے ساتھ ہے۔ کبیر: میں کاف کے بعد ایک نقطہ والی "با" ہے۔

۱۷۵۹-حضرت زنباعؓ بن سلامہ

حضرت زنباعؓ بن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابو نعیم کا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے۔ ان کی کنیت ابوروح ہے' ان کے بیٹے روح تھے' فلسطین میں اکثر مقیم رہتے تھے۔ ابن جریج

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے اپنے دادا' عبداللہ بن عمرو بن عاص' سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ خلوت کرتے ہوئے پایا' تو انہوں نے اس کا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کاٹ لی' وہ غلام رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا۔ نبیؐ نے زنباع سے پوچھا' تم نے کیوں ایسا کیا' انہوں نے کہا کہ اس نے ایسی ایسی حرکت کی تھی۔ نبیؐ نے غلام سے فرمایا جا' تو آزاد ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور دونوں نے ان کے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہے کیونکہ زنباع بیٹے ہیں روح بن سلامہ کے اور ان کا نسب روح کے بیان میں گزر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الزاء والہاء والواوٗ

۱۷۶۰-حضرت زہرہؓ بن حویہ

حضرت زہرہؓ بن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرشد بن معاویہ بن قطن بن مالک بن ازنم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے' ہجر کے بادشاہ نے' ان کو بھیجا تھا انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اہل فارس کی جنگ میں حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے' یہ سردار تھے اور انہوں نے جالینوس فارسی کو جنگ قادسیہ میں مار کر' اس کا اسباب لے لیا تھا۔ جس کی قیمت دس ہزار درہم تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کثیر بن شہاب نے اس کو قتل کیا تھا۔ زہرہ' جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے' ابو عمر نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہیں شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنوں زندہ رہے۔ شبیب ابن یزید خارجی نے ان کو بازار حکمہ میں حجاج کے عہد میں شہید کیا' یہ سیف اور طبری اور کلبی اور ابن حبیب اور دار قطنی وغیرہم کا قول ہے' حویہ: حاء کی زبر اور واؤ کی زیر کے ساتھ ہے۔ ابن اسحٰق نے (ان کے والد کا نام جویہ بضم جیم وفتح واؤ بیان کیا ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے سیف کا قول صحیح ہے۔

۱۷۶۱-حضرت زہیرؓ بن اقمر

حضرت زہیرؓ بن اقمر۔ ابن شاہین نے' ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے' عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم کے سبب سے بہت سی تاریکیاں ہوں گی ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ زہیر تابعی ہیں۔ اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے۔

۱۷۶۲-حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ مولفۃ القلوب میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابو عمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے اور میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسرائیل سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے مجاہد سے انہوں نے سائب سے روایت کی ہے' کہ انہوں نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کے پاس گیا۔ عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ میں ان کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں (سائب سے مخاطب ہوکر) کیا تم جاہلیت میں میرے شریک نہ تھے سائب نے کہاہاں۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں۔ آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے' نہ جھگڑا کرتے تھے' لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں۔ پس اگر یہ وہی ہیں تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہوئے اور ان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہیں اور انہوں نے عہد نامہ کے نقض میں جس کو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بہت بڑی کوشش کی تھی جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(قریش نے شروع شروع میں ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین اور حمایت کرنے والوں کے ہاتھ خرید وفروخت موقوف کردی جائے اور ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا بالکل ترک کردیا جائے۔ اس عہد نامہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر شعب ابی طالب میں چلے گئے تھے پھر جب یہ عہد نامہ ٹوٹا تو آپ مکہ میں واپس تشریف لائے)۔

۱۷۶۳۔ حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے' ان سے روایت کی ہے کہ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے' انہوں نے مجاہد سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن ابی امیہ آئے۔ رسول اللہؐ سے اجازت طلب کی اور دونوں نے سائب کی تعریف کی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں' پھر آخر حدیث تک بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں انہوں نے دونوں تذکروں میں ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے انہوں نے دو تذکرے قائم کئے اگر کسی بات میں کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہوسکتا تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۶۴۔ حضرت زہیرؓ انماری

حضرت زہیرؓ انماری۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ زہیر شامی کے والد ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے ان سے روایت کی ہے' ابوعمر نے اس کو مختصر بیان کیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حضرت زہیرؓ ثقفی

حضرت زہیرؓ ثقفی۔ عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶۶۔ حضرت زہیرؓ بن ابی جبل

حضرت زہیرؓ بن ابی جبل۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی خاندان از دشنوہ سے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابوعلی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن اسحٰق بن بہلول نے خبر دی' وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابن مبارک نے خبر دی' انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے زہیر بن ابوجبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دریا میں طوفان کے وقت سفر کرے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جس پر کوئی آڑ نہیں اور مر جائے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے ہشام دستوائی نے اس کو ابوعمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انہوں نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا' جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انہوں نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اس کو شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا محمد بن زہیر بن ابوجبل' ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ زہیر بن عبداللہ بن ابوجبل۔

۱۷۶۷۔ حضرت زہیرؓ بن خطامہ

حضرت زہیرؓ بن خطامہ کنانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے' مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ ان کے لیے ان کی چراگاہ کو مخصوص کر دیں۔ ان کے بھائی' اسود کے بیان میں ان کا ذکر گزر چکا' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۶۸۔ حضرت زہیرؓ بن خیثمہ

حضرت زہیرؓ بن خیثمہ بن ابوحمران۔ یہ زہیر بن معاویہ کوفی کے دادا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جس میں آپ کی وفات ہوئی پس یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابواحمد عسکری نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۷۶۹۔ حضرت زہیرؓ بن صرد

حضرت زہیرؓ بن صرد۔ کنیت ان کی ابوصرد ہے یا ابوجرول جشمی ہیں۔ سعدی ہیں۔ خاندان بنی سعد بن بکر سے۔ ملک شام میں رہتے تھے۔ اپنی قوم ہوازن کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے بعد اس کے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے اور آپ مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں میں سے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر رہے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے' مجھ سے عمرو بن شعیب نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں تھے جب آپ کو قبیلہ ہوازن کے مال اور قیدی غنیمت میں ملے تو مقام جعرانہ میں ان کا وفد آپ کے پاس پہنچا۔ یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے کہا ہم آپ کے قرابت دار اور آپ کے کنبہ کے ہیں آپ ہم پر احسان کیجئے اللہ آپ پر احسان کرے اور اس کے ساتھ ہی ان کے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتوں کو قید کیا ہے وہ آپ کی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں اور آپ کی انائیں ہیں جنہوں نے آپ کی کفالت کی تھی اور اگر ہم یعنی ہمارے قبیلے کی عورتیں حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر ان میں سے کسی کو ہم پر ایسا قابو ملتا جیسا آپ کو ملا ہے تو ضرور ہم اس کی مہربانی اور احسان کی امید رکھتے اور آپ تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں جن کی کفالت کی جائے اور ان سے امید نفع کی رکھی جائے پھر انہوں نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپ کو پڑھ کر سنائے جو درج ذیل ہیں ۔

امنن علينا رسول الله في كرم — فانک المرء نرجوه و ندخر

امن علی بیضة اعتاقها قدر — ممزق شملها في دهرها غير

وبقت لنا الحرب تهتانا علي حزن — علي قلوبهم الغماء و الغمر

ان لم تدارکها نعماء تنشرها — یا ارجح الناس حلما حین یختبر

امنن علی نسوة قد کنت ترضعها — اذفوک یملوه من محضهاؤرر

اذکنت طفلا صغیر اکنت ترضعها — وازیزینک ما تاتی وماتذر

لاتجعلنا کمن شالت نعامته — واستبق منا فانا معشر زهر

انا لنشکر الاء و ان کفرت — وعندنا بعد هذا الیوم مدخر

"اے اللہ کے رسول ہم پر منجملہ اپنے کرم کے احسان کیجئے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہیں کہ ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں اور آپ کو اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہیں۔ ایسی بے کس جماعت پر احسان کیجئے جس کو قضا و قدر نے بیدست و پا کر دیا ہے ان کی جماعت متفرق ہو گئی ہے اور ان کی مصیبت کے زمانے میں ہر وقت ترقی ہو رہی ہے۔ ہمارے لیے لڑائی نے دردناک آوازیں رونے کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور ہمارے قبیلے والوں کے دل غم و رنج میں دب گئے ہیں۔ اگر آپ کے احسانات ان کی دستگیری نہ کریں گے۔ اے بوقت امتحان سب لوگوں سے زیادہ بردبار (ہم ہلاک ہو جائیں گے ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا آپ نے دودھ پیا ہے۔ جب آپ کا منہ ان کے پستان سے دودھ بھر کر لیتا تھا۔ جب آپ کم سن بچے تھے ان کا دودھ پیتے تھے۔ اور جب آپ کو ہر بات زیب دیتی تھی جو آپ کرتے تھے وہ بھی جو آپ نہ کرتے تھے وہ بھی۔ ہم کو ان لوگوں کے مثل نہ کیجئے جن کے کنویں کا سر بند اٹھایا گیا تھا (یعنی انہوں نے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کو اپنے کنویں کا دہانہ کھول دیا تھا مگر خود ہی اس میں گر گئے)۔ اور ہم پر رحم کیجئے کیونکہ ہم خاندانی لوگ ہیں۔ ہم نعمت کی شکر گزاری کریں گے چاہے اور کوئی نہ کرے۔ اور ہم بعد آج کے دن کے برابر احسان مانتے رہیں گے۔"

ابن اسحق نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم کو اپنے اہل و عیال زیادہ محبوب ہیں یا مال و دولت۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو ہمارے اہل و عیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل و عیال ہم کو زیادہ پیارے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد سے حصہ میں آئے ہوں وہ تمہارے ہیں اور جب میں لوگوں کو نماز پڑھاؤں تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے بال بچوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں۔ میں اس وقت تم کو خود بھی دوں گا دوسروں سے بھی تمہارے اہل و عیال مانگ دوں گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول اللہؐ نے ان سے کہا تھا ان لوگوں نے کہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمہارے لیے ہیں۔ مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہؐ کے لیے ہیں۔ انصار نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہ کیلئے ہیں۔ اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں اور عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنو سلیم نہیں دیتے ہیں۔ بنو سلیم نے کہا کہ ہاں جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن میں جس نے کہا کہ لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑ نا نہ چاہتا ہو اس کو آئندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ' حصہ میں ملیں گے پس سبھوں نے لڑکوں اور عورتوں کو واپس کر دیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۰۔حضرت زہیرؓ بن عاصم

حضرت زہیرؓ بن عاصم بن حصین۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے' ان کا ذکر حصین بن مشمت کی حدیث میں ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۷۱۔حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن ابو جبل' ان کا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گزر چکا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۲۔حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی۔ کنیت ان کی ابو ملیکہ ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس (کے قصاص) کو باطل کر دیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۳۔حضرت زہیرؓ بن عثمان

حضرت زہیرؓ بن عثمان ثقفی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنیٰ نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عفان نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے حسن سے' انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے' انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہ ہو تو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے۔ اور تیسرے دن' دکھاوا اور نمود ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ ابن مندہ نے اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابو عمران جونی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی۔ پس مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر لیٹے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا' بری ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اس کو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو الگ الگ۔ واللہ اعلم

۱۷۷۴۔ حضرت زہیر بن عجوہ

حضرت زہیر بن عجوہ۔ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف عجوہ بیان کیا ہے۔ جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے ان کو ان کے بھائی خراس سلمی کے تذکرے میں ضمناً بیان کیا ہے۔ میں نے اس کو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

۱۷۷۵۔ حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی

حضرت زہیر بن علقمہ بجلی۔ اور بعض لوگوں نے ان کو نخعی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا' ایاد بن لقیط نے' ان سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو لے کر آئی' جو مر گیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو لڑکے مر چکے ہیں آپ نے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر ڈھال' بنالی۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں۔ امام بخاری کے سوا' اوروں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے' تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو زہیر بن علقمہ کہا ہے اور بعض نے ان کو زہیر بن طحفہ کندی بیان کیا ہے اور دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۷۶۔ حضرت زہیرؓ بن علقمہ

حضرت زہیر بن علقمہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے ابن ابی علقمہ۔ طبری نے ان کو ثقفی اور ابو نعیم نے بجلی بتایا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کو نقل کیا ہے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب ابن حسن نے خبر دی' نیز ابو موسیٰ نے کہا' اور ہمیں' ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی' ان دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی انہوں نے کہا' ہمیں عمرو بن حفص سدوسی' نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں عاصم ابن علی نے خبر دی' نیز ابو القاسم نے کہا اور ہم سے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا' وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منصور نے خبر دی' نیز ابوالقاسم نے کہا کہ حسین حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے ہم سے عبیداللہ بن لقیط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ایاد نے خبر دی انہوں نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مر گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ لوگوں نے اس کے آنے کو ناپسند کیا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے سوا میرے دولڑکے مر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے بچنے کے لیے مضبوط سپر ڈھال بنالی۔ حسین کی روایت میں زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کو اور اس حدیث کو بھی جس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ ابوموسیٰ نے اس کے سوا کچھ نہیں بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہے کہ وہ ثقفی ہیں۔ حدیث اور اسناد بتا رہے ہیں کہ دونوں ایک ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۷۷۷- حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ

حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ ضبعی۔ کوفہ میں اقامت کی۔ خلاد بن یحییٰ نے سفیان سے' انہوں نے اسلم منقری سے' انہوں نے زہیر بن ابی علقمہ سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اس نے کہا ہاں ہر قسم کا مال ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا اثر تجھ پر نمایاں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اچھے اثر پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے۔ علی بن قادم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام زہیر ضبابی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۸- حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی

حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی۔ ان کا شمار اہل رملہ میں ہے۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جعد سے' جو قبیلہ فرع کے غلام تھے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' مجھ سے تمہارے والد' سری بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمٰن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے' وہ ان کے دادا' زہیر سے روایت کیا کرتی تھیں اور یہ (زہیر) نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور زہیر کی بہن کبشہ' حضرت معاویہ کے عقد میں تھیں۔ مگر میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہے کہ ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (دادا کا نام زہیر نہیں بتایا) واللہ اعلم۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۹- حضرت زہیرؓ بن عمرو

حضرت زہیرؓ بن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ باہلی ہیں اور بعض ان کو نصری کہتے ہیں' خاندان بنی نصر بن معاویہ سے' بصرہ میں رہتے تھے۔ ابوعثمان نہدی نے ان سے روایت کی ہے۔ سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے' انہوں نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء:۲۱۴) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ ایک پہاڑ کے سب اونچے پتھر پر چڑھے اور آپ نے آواز دی' اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں میری تمہاری مثل اس شخص کی سی ہے جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل کی نگرانی کر رہا ہو اور دشمن کو دیکھ کر ہوشیار کرنے چلا ہو لیکن اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے' پکار اٹھے کہ اے قوم! دشمن ڈاکہ مارنے آگیا اسی طرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہے اوران کے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے ان کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے عامر بن مالک کو سند میں نہیں ذکر کیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۰-حضرت زہیرؓ بن عیاض

حضرت زہیرؓ بن عیاض۔ فہری خاندان بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں۔ قریشی ہیں' فہری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں عبدالغنی بن سعید نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی' انہوں نے عطاء سے' انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مقیس ابن ضبابہ کے ہمراہ زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری احدی کو بنی نجار کی طرف بھیجا' بنی نجار نے مقیس کے بھائی کی دیت مقیس کے پاس جمع کر دی۔ جب مقیس کو دیت مل گئی تو اس نے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر کے مرتد ہو گیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۱-حضرت زہیرؓ بن غزیہ

حضرت زہیرؓ بن غزیہ بن عمرو بن عتر بن معاذ بن عمرو بن حارث بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ صحابی ہیں۔ دارقطنی نے ان کو عتر کے نام میں اور طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ہے' ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

عتر: خالی عین کی زیر اور اوپر دو نقطے والی تاء کے سکون سے ہے۔ وغزیہ: نقطہ والی غین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۷۸۲-حضرت زہیرؓ بن قرضم

حضرت زہیرؓ بن قرضم بن عقیل۔ مہری خاندان' مہرہ بن حیدان سے تھے جو قضاعہ کا ایک بطن ہے۔ نبی ﷺ کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے' اس سبب سے آپ ان کی بزرگی کیا کرتے تھے۔ طبری نے ان کو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے' کہ ان کا نام ذوبن بن قرضم بن عقیل ہے اور دارقطنی نے کہا ہے "ذوبن ذال معجمہ اور ایک نقطہ والی باء اور نون کے ساتھ ہے۔ ذوبن میں ان کا بیان گزر چکا واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۳-حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی

حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی۔ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں۔ زاہر' ہشام بن عبدالملک کی طرف سے مقام برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں ان کی قبر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷۸۴۔حضرت زہیرؓ بن تخشی

حضرت زہیرؓ بن تخشی اسماعیل بن ابی خالد اودی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر ابن تخشی رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے اور وہ صحابی ہیں۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۵۔حضرت زہیرؓ بن معاویہ

حضرت زہیرؓ بن معاویہ جشمی۔ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔غزوۂ خندق میں شریک تھے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

۱۷۸۶۔حضرت زہیرؓ نمیری

حضرت زہیرؓ نمیری۔ابن ابو علی نے اس کو بیان کیا ہے حالانکہ ان کی کنیت ابوزہیر ہے صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے ان کا حال کنیت کے باب میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۷۔حضرت زوبعہؓ جنی

حضرت زوبعہؓ جنی۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے محض دارقطنی کا اتباع کر کے ان کو بیان کیا ہے کہ انہوں نے خماسیات میں کچ جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے زر بن حبیش کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت جن آئے جب انہوں نے قرآن سنا۔کہا چپ ہو جاؤ۔یہ لوگ سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں۔اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ اہل کے کسی تذکرے کو نہ چھوڑیں گے تو اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء والیاء

۱۷۸۸۔حضرت زیادؓ اخرش

حضرت زیاد اخرشؓ۔بعض لوگوں نے زیاد بن اخرش بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد و بن عمرو جہنی لکھا ہے۔یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے۔ابن شاہین نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ان کے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ ان کا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے۔ابونعیم و ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۹۔حضرت زیادؓ ابوالاغر

حضرت زیادؓ ابوالاغر۔ابوانمر نہشلی بصرہ میں رہتے تھے ان کے پوتے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا اونٹ غلہ سے لدا ہوا پہنچا تو نبی ﷺ نے ان سے ملاقات کی---

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الی آخرہ ہم اس کو زیاد نہشلی کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۰-حضرت زیادؓ بن جاریہ

حضرت زیادؓ بن جاریہ تیمی۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انہوں نے کہا احمد بن عبود یعنی ابوجعفر ثقہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مدرک بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حلبس نے خبر دی انہوں نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداءؓ نے ان سے کہا کہ تمہاری روایت نبیؐ سے سوال کے متعلق کس طرح ہے۔ابن ابی عاصم نے اسی قدر بیان کیا ہے اس کا تتمہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ دوزخ کے انگارے جمع کر رہا ہے۔اصحاب نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ بقدر ضرورت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۱-حضرت زیادؓ بن جلاس

حضرت زیادؓ بن جلاس۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ہم کو پکڑا اور رسیوں میں باندھا---آخر حدیث تک۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۹۲-حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ناتل بن زیاد بن جہور نے کہا کہ مجھ سے میرے والد زیاد بن جہور نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا خط میرے پاس آیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

ناتل: میں الف کے بعد اوپر دو نقطے والی تاء ہے۔

۱۷۹۳-حضرت زیادؓ بن حارث

حضرت زیادؓ بن حارث۔صدائی۔صداء یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیاد مصر میں فروکش تھے۔بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی اور آپ کے سامنے اذان دی۔نبیؐ نے ان کی قوم صداء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اس لشکر کو آپ واپس کر لیجئے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں۔لشکر واپس ہوا اور ان کو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس ان کا وفد مسلمان ہونے کی خبر لے کر آیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے برادر صداء! تمہاری قوم تمہاری بہت ہی مطیع ہے انہوں نے جواب دیا (یہ بات نہیں ہے) بلکہ اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے۔انہوں نے کہا مجھ کو آپ ان کا سردار کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن ایمان دار کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں ہے۔پس انہوں نے اس کا خیال چھوڑ دیا۔ہمیں ابواسحق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا۔ میں نے اذان دی' حضرت بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' صداء نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۴۔ حضرت زیادؓ بن حذرہ

حضرت زیادؓ بن حذرہ بن عمرو بن عدی۔ یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی ان کے بیٹے تمیم بن زیاد نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثمل بن زیاد بن حذرہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے اصحاب ہم کو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انہوں نے ہم کو پالیا اور ہم کو پکڑ کر ملعمر کے قیدیوں کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس لے آئے پس ہم مسلمان ہو گئے' آپ نے ہم سب کو دعا دی اور پھر خاص کر میرے سر پر ہاتھ پھیر کر میرے لیے دعا کی' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوعمر نے حذرہ کو حاء و دال مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے خذرہ خاء معجمہ سے یا غدرہ حاء مہملہ اور دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۷۹۵۔ حضرت زیادؓ بن حنظلہ

حضرت زیادؓ بن حنظلہ تمیمی۔ انہیں کو رسول اللہؐ نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کی طرف روانہ کیا تھا تاکہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ میں وہ دونوں اعانت کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان کے تمام مشاہد میں ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت سے کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۱۷۹۶۔ حضرت زیادؓ بن سبرہ

حضرت زیادؓ بن سبرہ یعمری۔ ہمیں ابوموسیٰ' محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابوعاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد یعنی ابوجعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن عمر نے خبر دی' انہوں نے عیسیٰ بن یزید کنانی سے' انہوں نے عبدالملک سے' انہوں نے حذیفہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن سبرہ یعمری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ آیا' یہاں تک کہ آپ قبیلہ جہینہ اور اشجع کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتیں کیں اور ان کے ساتھ ہنسنے لگے' میں غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہیں اس پر آپ غصہ ہوئے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر میرے کندھوں (مونڈھوں) پر مارے' پھر کہا کہ آگاہ رہو یقیناً یہ لوگ فزارہ اور بنی شرید سے بہتر ہیں اور تیری قوم سے جنہوں نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا' پس جب ارتداد کا زمانہ آیا تو اس وقت وہ سب قبیلے جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی' مرتد ہو گئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ ہو جائے' پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی' آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

١٧٩٧-حضرت زیادؓ (مولیٰ سعد)

حضرت زیادؓ۔ غلام سعد۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے واقدی نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انہوں نے زیاد بن غلام سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی محسر میں تیز دوڑتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

١٧٩٨-حضرت زیادؓ بن سعد سلمی

حضرت زیادؓ بن سعد سلمی۔ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں موجود تھا۔ اس طرح ابن قانع نے ان کو صحابہ میں قرار دیا ہے مگر ان کے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اس کو بیان کیا ہے۔

١٧٩٩-حضرت زیادؓ بن سکن

حضرت زیادؓ بن سکن بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ یہ امرء القیس میں سعد بن معاذ بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوالقاسم اسعد ابن یحییٰ بن اسعد بوش ازجی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابوالحسین بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی' وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعثمان' سعید بن رحمۃ بن نعیم اصحی' نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے' ابن مبارک کو سنا' وہ محمد بن اسحق سے' وہ حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے' وہ محمود بن عمرو بن یزید بن سکن' سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہوگئی اور دشمنوں نے آپ کی طرف راستہ پالیا اور آپ سے قریب ہوگئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے اور ابودجانہ سماک بن خرشہ بہت زخمی ہوگئے اور رسول اللہؐ کے چہرۂ مبارک کو صدمہ پہنچا اور آپ کے آگے کے چار دانت شہید ہوگئے اور آپ کا لب مبارک زخمی ہوا اور رخساروں پر گزند پہنچا اور خود رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے مدد کررہے تھے آپ نے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کرے گا؟

پانچ انصاریوں کی ایک جماعت کود پڑی۔ ان میں زیاد بن سکن بھی تھے' انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے' یہ بھی زخموں سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانوں نے کود کر ان کی طرف سے مقابلہ کیا اور دشمنوں کو ان سے ہٹا دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھ سے نزدیک ہو جاؤ۔ یہ زخموں سے گر گئے تھے آپ نے ان کے لیے اپنے قدموں کا تکیہ لگا دیا یہاں تک کہ آپ ہی کے قدموں پر ان کی روح پرواز کر گئی۔ طبری نے اس کو محمد بن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید ابن سکن سے روایت کی انہوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاریوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے حصین سے انہوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۰۔ حضرت زیادؓ بن سمیہ

حضرت زیادؓ بن سمیہ۔ سمیہ ان کی ماں ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ یہی زیاد بن ابیہ اور زیاد بن سمیہ کر کے مشہور ہیں۔ انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملا لیا تھا حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ ان کو زیاد بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے ان کی ماں سمیہ حارث بن کلدہ کی لونڈی تھیں ابو بکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو المغیرہ ہے ان کی پیدائش ایک روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی۔ نہ یہ صحابی ہیں اور نہ ان سے کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک فصیح و بلیغ تھے۔ انہوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمر نے ان کو بصرہ کے بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے ان کو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی ابو بکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور گواہوں پر حد جاری کی اور ان کو معزول کر دیا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان کو آگاہ کر دیجئے کہ آپ نے مجھے کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے تم کو کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا بلکہ میں نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمہاری زیادہ عقل کا بار لوگوں پر ڈالوں (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہے تو آئندہ ہر ایک آنے والی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہے۔ جس سے رعایا کو اطمینان نہیں حاصل رہتا) پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئے انہوں نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی مصالحت تک انہی کی طرف رہے پھر معاویہ نے ان کو اپنے میں ملا لیا اور ابو سفیان کی طرف سے ان کو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح کی خوشخبری لے کر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انہوں نے لوگوں کے سامنے خوبی سے بیان کیا اس پر عمرو بن عاص نے کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابو سفیان نے کہا میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جس نے اس کا تخم اس کی ماں کے پیٹ میں ڈالا ہے۔ علی بن ابی طالب نے پوچھا اے سفیان وہ کون ہے؟ ابو سفیان نے کہا میں ہی ہوں۔

حضرت علی نے کہا خاموش ہو رہو کیونکہ اگر عمر اس کو سنیں گے تو تمہارے ساتھ تیزی کریں گے۔ اور جب زیاد حضرت علی کی طرف سے بلاد فارس کے وارث ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط لکھا جس میں اسی کی طرف اشارہ تھا اور اطاعت کرنے پر دھمکی دی گئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کر دیا اور لوگوں سے بیان کیا کہ مجھے جگر کھانے والے لڑکے سے تعجب ہوتا ہے کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہے۔ حالانکہ میرے اور اس کے درمیان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ میں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس امر کا والی بنایا ہے میرے نزدیک تم اس کے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہیں پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابوسفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ دونوں طرح سے پیش) آتے ہیں پس ان سے ہوشیار رہو والسلام۔

جب زیاد نے خط پڑھا کہا بخدا ابوالحسن نے میرے موافق شہادت دی۔ جب حضرت شہید ہو گئے اور زیاد فارس میں رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انہوں نے فوراً ان کو ملا لیا اس کا بیان بہت لمبا ہے ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ ۴۴ھ میں ہوا ہم نے اس کو تاریخ کامل میں پورا بیان کیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی انہی کی ماتحتی میں کر دیا۔ یہ مرنے تک برابر اس کی حکومت پر رہے۔ ۵۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے۔ بعض لوگوں سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج میں کون زیادہ منتظم تھا انہوں نے جواب دیا کہ زیاد فتنوں اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا اس نے عراق ہی کے آدمیوں سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لے کر شام کو روانہ کیا اور لوگوں پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیوں نے بھی نہ اختلاف کیا اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیوں کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اس کے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نے زیاد ہی کے حق میں فیصلہ کیا۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۱۔ حضرت زیادؓ بن طارق

حضرت زیادؓ بن طارق۔ اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۲۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا اور انہوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا وہ ایسا اچھا ہوا تھا کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہ ہوئی۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۳۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ غطفانی

حضرت زیادؓ بن عبداللہ۔ غطفانی انہوں نے عیینہ ابن حسن کو ارتداد کے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی۔ محمد بن اسحٰق نے اس کو بیان کیا ہے اشیری اندلسی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۴۔ حضرت زیادؓ بن عمرو

حضرت زیادؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر۔ یہ انصار کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی ضمرہ بدر میں شریک ہوئے تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اخرس اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے موالی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۰۵۔ حضرت زیادؓ بن عیاض

حضرت زیادؓ بن عیاض۔ اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد اشعری کہا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ محمد بن عبدالملک ابن مروان اور علی بن مدینی نے زید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تم کو بھی وہی کرتے دیکھا ہے سوائے (ایک بات کے) کہ تم عیدین کو نہیں نہاتے ہو۔ عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ عیاض اشعری عید کے دن مقام انبار میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۰۶۔ حضرت زیادؓ غفاری

حضرت زیادؓ غفاری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۷۔ حضرت زیادؓ بن قرد

حضرت زیادؓ بن قرد۔ اور بعض لوگ ان کو ابو القرد کے بیٹے کہتے ہیں۔ زہری نے ابو السرو سے انہوں نے زیاد قرد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ عمار سے فرما رہے تھے کہ تم کو ایک باغی گروہ مارے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتابوں میں غین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۰۸۔ حضرت زیادؓ بن کعب

حضرت زیادؓ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ۔ یہ غزوۂ بدر و غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ابو عمر و ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۹۔ حضرت زیادؓ بن لبید

حضرت زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ۔ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہیں رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت کی اس لیے ان کو مہاجری انصاری کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول اللہؐ نے ان کو حضر موت پر عامل مقرر کیا تھا ہمیں ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ ابن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ...ش سے انہوں نے سالم ابن ابی جعد سے انہوں نے زیاد بن لبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے کچھ ...ن کیا پھر کہا یہ بات علم چلے جانے کے وقت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! علم کس طرح چلا جائے گا اس حال میں کہ قرآن پڑھتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہے گی۔ آپ نے فرمایا اے ام ...کے بیٹے! (تیری ماں تجھ کو نہ جنتی) کیا یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے حالانکہ اس سے کچھ بھی نہیں فائدہ اٹھاتے۔ ...کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۔ حضرت زیادؓ بن مطرف

حضرت زیادؓ بن مطرف۔ مطین نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان ...مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸...۔ حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی

حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی۔ ہمیں ابی یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد کی روایت سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے ...مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں قتیبہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابن لہیعہ نے' یزید بن ابی حبیب سے ...وں نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...چار چیزیں اسلام میں اللہ نے فرض کی ہیں' جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے' تو اس کو وہ تین چیزیں کچھ فائدہ نہ دیں گی' یہاں ...کہ سب کو پورا کرے' یعنی نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ...ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا

۱۸...۔ حضرت زیادؓ بن نعیم فہری

حضرت زیادؓ بن نعیم فہری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر ہے میں ان کی روایت سے کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں اور ...یوم الدار میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱...۔ حضرت زیادؓ نہشلی

حضرت زیادؓ نہشلی۔ ان کی کنیت ابوالاغر ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اغر نے روایت کی ہے زیاد ابوالاغر کے بیان میں ان کا ...ہو چکا ہے یہ بصرہ میں رہتے تھے اسحٰق بن ابراہیم صواف نے ابوالہیثم قصاب سے انہوں نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے ...ہوں نے اپنے والد اغر سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا ایک اونٹ کھا نے سے لدا ہوا مدینہ کی طرف ...نبی ﷺ ان سے ملے اور پوچھا اے اعرابی! کیا لادلائے ہو؟ (انہوں نے کہا) میں نے جواب دیا گیہوں لایا ہوں۔ آپ نے ...پوچھا تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا اس کو بیچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرد۔ اسی طرح اس کو صواف نے بیان کیا ہے اور اس میں وہم کیا ہے اور ٹھیک وہ ہے جو موسیٰ بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ان
نے غسان بن اغر سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے اپنے والد حصین سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح
ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۴۔ حضرت زیادؓ ابو ہرماس

حضرت زیادؓ ابو ہرماس۔ باہلی۔ ان سے ان کے بیٹے ہرماس نے بیان کیا ہے۔ نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انہوں
ہرماس ابن زیاد باہلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (میں اپنے والد کے
اونٹ پر سوار تھا اور میں بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ غصباء (نامی) پر سوار بقر عید کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے
کو نضر کے سوا اوروں نے عکرمہ سے انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی ہے۔ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ
بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور میں اس وقت لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے آپ کی طرف بڑھا دیا' آپ نے ہاتھ
واپس کر دیا' اور مجھ سے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۵۔ حضرت زیادؓ بن ابی ہند

حضرت زیادؓ بن ابی ہند۔ ابو بکر بن علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور حدیث اپنے والد ابو ہند سے روایت کرتے ہیں
ابو موسیٰ نے ان کا مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸۱۶۔ حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔ ھاء کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی ہیں۔ اور لخم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ ان
کو لخم ایک میم سے بیان کرتے ہیں لیکن یہ کوئی چیز نہیں۔ یہ فتح مصر میں شریک ہو کر فلسطین لوٹ آئے اور یہیں ان کے لڑکے رہ
تھے۔ حذاقی بن حمید بن مستغیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے والد حمید سے' انہوں نے اپنے ماموں
خالد بن موسیٰ سے' انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا زیادہ بن جہورؓ سے روایت کی' انہوں نے کہا' میرے پاس
رسول اللہ ﷺ کا خط آیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد میں تم کو اللہ اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں اس کے بعد کہتا ہوں
کہ اسلام کے سوا لوگوں نے جتنے دین اختیار کیے ہیں چاہیے کہ چھوڑ دیں اس کو تم خوب جان لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۷۔ حضرت زیدؓ بن اخنس

حضرت زیدؓ بن اخنس۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

۱۸۱۸۔ حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ

حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سنان بن لاپی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کی طرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہیں حاصل کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سے نکلے ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو۔ابن قانع نے اس کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ اشیری نے استیعاب پر دراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے۔

۱۸۔حضرت زیدؓ بن ارقم

حضرت زیدؓ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ اری خزرجی خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ان کی کنیت ابوعمر ہے اور ابوعامر اور ابوسعد اور ابوسعید اور ابوانیسہ (بھی) ں نے بیان کیا ہے۔یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا۔ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابواسحٰق سبیعی اور ابن ابی اور یزید بن حیان نے روایت کی ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی ں نے کہا مجھ سے میرے والد نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے س سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنے کی غرض سے پوچھا کہ تم نے وشت کی بابت کس طرح خبر دی تھی جو آپ کو احرام کی حالت میں ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک آدمی نے آپ کو شکار کے گوشت کا ایک ہدیہ پیش کیا آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا اس کو نہ کھائیں گے ہم احرام باندھے ہیں۔اور اسی کو ابوالزبیر نے طاؤس سے روایت کی ہے اور انہی زید بن ارقم سے چند ں سے مروی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سترہ غزوؤں میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں کم سن سمجھے گئے تھے اس لیے نہیں یک کیے گئے اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے اور غزوۂ موتہ میں ان کے ساتھ گئے تھے۔ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے ئیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگوں پر جو رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر نہ خرچ کرو ں تک کہ شکستہ ہو جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور بالضرور ان میں سے عزت دار ذلیل کو نکال دے گا۔پس نے اس کو اپنے چچا سے بیان کیا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا میں نے آپ سے بھی بیان کر دیا نے عبداللہ اور اس کے ہمراہیوں کی طرف آدمی بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انہوں نے نہیں کہا۔پس رسول اللہؐ نے مجھے جھوٹا ردیا اور ان لوگوں کی تصدیق کی اس سے مجھ کو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔پس میں گھر میں بیٹھ رہا۔مجھ سے میرے چچا نے کہا تم نے کیا ارادہ کیا تھا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے اذا جـــــــاءک ـــنافقون (المنافقون: ۱) نازل فرمایا آپ نے میری طرف آدمی بلانے کو بھیجا اور مجھ کو پڑھ کر سنایا پھر فرمایا کہ اللہ نے اری تصدیق کی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوئے کوفہ میں رہتے تھے اور مقام ہ میں ان کا گھر تھا اور یہیں ۶۸ھ میں انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی ن بعد وفات پائی۔یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اور انکے خاص اصحاب میں ان کا شمار ہے ان نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۰۔ حضرت زیدؓ بن اسحٰق

حضرت زیدؓ بن اسحٰق۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مصر میں اترا کرتے تھے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ا طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن رشد بن مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے ابن لہیعہ نے زید بن اسحٰق انصاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے نبی ﷺ مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے کہا ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولا بالله۔ ابو موسیٰ نے کہا اسی طرح میں نے اس کو طبرانی کی کتابوں میں پایا ہے لیکن ابن لہیعہ کا صحابہ سے ملنا محال ہے۔ پس لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہے اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہو اور اس صحابی نے نبیؐ سے۔

۱۸۲۱۔ حضرت زیدؓ بن اسلم

حضرت زیدؓ بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذ ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ بلوی عجلانی انصار اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہیں میں شریک ہوئے۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور زہری اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان سبھوں کا قول ہے کہ انصار میں سے خاند عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر ہوئے۔ مگر ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر ہوئے ان لوگوں نے زید کو انصار سے قرار دیا ہے اور حلیف ہونا نہیں بیان کیا اوپر جو بیان ہوا ہے اس کو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے۔ اور عبید بن زید (جن کو ابن اسحٰق نے اپنے قول م کیا ہے) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں لہٰذا زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو بن ع جانب رجوع کر گیا۔ اور ابو عمر اور ان کے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے اور ایسا ہی ابن ہشام انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے ان کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے کیونکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ خاندان بنی عبید بن ز مالک ایک جماعت شریک بدر ہوئی پھر انہوں نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفا یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن بن عجلان شریک بدر ہوئے اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان کو حلیف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ زید بن اسلم حلیف ہیں اور عبید اللہ بن ابی رافع نے ان کو ان لوگوں کے ناموں م کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور ہشام کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ طلیحہ بن خویلد نے ان کو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید کر دیا تھا اور ان کے ساتھ عکاشہ بن مح شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۲۲۔ حضرت زیدؓ بن ابی اوفی

حضرت زیدؓ بن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہے جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ عبداللہ بن ابی اوفی ان کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ مدینہ میں رہتے تھے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخات مدینہ والی حدیث روایت کی۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوالدرداء و حضرت سلمان فارسی اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے درمیان میں بھائی چارا کیا۔ ہمیں ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے مقام اصبہان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن صہیب نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے انہوں نے ایک قریشی سے انہوں نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! اگر میں کسی کو دوست بناتا تو تمہی کو بناتا۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ کے بعض نسخوں میں ان کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ مجھ کو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

۱۸۲۲۔ حضرت زیدؓ بن بولی

حضرت زیدؓ بن بولی۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن عمر الشنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ کہے اس کے (سب) گناہ معاف ہو جائیں اگرچہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا ذکر ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے ابن مندہ نے صرف ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور ابوعمر نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف ابونعیم نے ان کا نسب ذکر کیا ہے اور ابونعیم کی تبعیت میں ابوموسیٰ نے بھی ذکر کر دیا ہے اور انہوں نے بعینہ یہی حدیث کو بلال بن یسار سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہے پس یہ زید وہی زید بن بولی ہیں۔ اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابوعمر نے زید کے بیٹے یسار سے انہوں نے زید یعنی رسول اللہ ﷺ کے غلام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے باب الاستسقاء میں ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۴۔ حضرت زیدؓ بن ثابت

حضرت زیدؓ بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری' خزرجی نجاری ہیں۔ ان کی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھیں ان کی کنیت ابوسعید ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوخارجہ کہتے ہیں۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی یوم بعاث کے دن' ان کی عمر چھ برس کی تھی اور اسی دن' ان کے والد شہید ہوئے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے نہیں شریک ہوسکے اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زید' غزوۂ احد میں بھی نہیں شریک ہوئے بلکہ ان کا پہلے پہل شرکت موقع غزوۂ خندق ہے۔ زید مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک میں خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم' عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول اللہؐ نے اس کو لے کر زید بن ثابت کو دے دیا۔ عمارہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے پاس میری کوئی شکایت پہنچی۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن قرآن کو ہر چیز پر تقدم ہے اور زید' قرآن سے زیادہ جانتے ہیں۔ زید' رسول اللہؐ کے کاتب تھے' وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے۔

رسول اللہؐ کے پاس سریانی زبان میں خطوط آیا کرتے تھے' آپ نے زید کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ زید نے اس کو سیکھا' نبیؐ کے بعد یہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہیں اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دوسرے کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے تین مرتبہ زید کو مدینہ میں اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجوں میں اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لے گئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کر جاتے تھے۔ یمامہ کے دن ان کے تیر لگا مگر ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ یہ تمام صحابہ میں علم فرائض سب سے زیادہ جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زید تم میں سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہیں۔ اسی حدیث کے موافق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرائض میں انہی کا قول لیا ہے۔ زید' راسخین فی العلم اور صحابہ میں بہت بڑے عالم تھے۔ جب گھر میں جاتے تو بہت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگوں میں ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیت المال پر مقرر تھے ایک دن حضرت عثمان آئے' زید کے غلام کو گاتے سنا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب۔ حضرت عثمان نے اس کے واسطے بھی ہزار درہم مقرر کئے۔ زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی میں نہ شریک ہوئے لیکن باوجود اس کے بھی حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے ابن عمر اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور حضرت انس اور حضرت سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن یزید حطمی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوالفضل' عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر' خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن محمد قاری نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام دستوائی نے خبر دی' وہ کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں قتادہ نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہو گئے حضرت انس کہتے ہیں میں نے پوچھا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا۔ زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتوں کے پڑھنے کے۔ ان کے سن وفات میں اختلاف ہے ۴۲ھ یا ۴۳ھ یا ۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا کہا گیا ہے کہ ۵۱ھ یا ۵۲ھ یا ۵۵ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے اور مروان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ جب ان کی وفات ہوگئی حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کر گیا اور امید کہ اللہ تعالیٰ ان کا بدل حضرت ابن عباس میں کرے۔ انہوں نے حضرت ابو بکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں قرآن شریف لکھا تھا۔

۱۸۲۵۔ حضرت زیدؓ بن ثعلبہ

حضرت زیدؓ بن ثعلبہ بن عبدربہ۔ انصاری خزرجی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے ابو نعیم نے اسی طرح ان کا نسب یہاں اور ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے زید کا نسب ان کے بیٹے کے بیان میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم اس کو پوری طرح ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا مال جس پر ان کا اور ان کے بیٹے کا گزارہ تھا اور ان کے پاس اس کے سوا اور مال نہ تھا اس کو صدقہ کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ان کے والد نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ نے اپنا وہ مال جس پر ان کا گزارہ تھا صدقہ کر دیا۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن زید کو بلا کر کہا کہ تمہارا صدقہ مقبول ہو گیا اور اللہ نے تمہارے والد پر میراث میں واپس کر دیا۔ بشیر نے بیان کیا ہے کہ پھر ہم اس کے وارث ہوئے۔ یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے انہوں نے جو بشیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۲۶۔ حضرت زیدؓ بن جاریہ

حضرت زیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی عمری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو غزوۂ احد میں کم سن سمجھا تھا اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے۔ عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عمر بن زید بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابو سعید خدری کو جنگ احد میں خورد سال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقوں میں سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والوں سے تھے۔ ان کے بیٹے زید غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ لگایا تھا۔ جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انہوں نے ان پر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ معرکہ صفین میں شریک ہوئے۔ ابو طفیل نے زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا۔ پس اس کے جنازہ کی نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہم نے دو صفیں باندھ لیں ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابو نعیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ زید بن جاریہ انصاری اوسی صحابی ہیں۔زید نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کم سن قرار دیا تھا انہی میں میں بھی تھا اس کو ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی ہے پھر امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ابوطفیل عامر بن واثلہ نے ان سے روایت کی ہے۔دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی زید ہیں جن سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔

۱۸۲۷۔حضرت زیدؓ بن جلاس

حضرت زیدؓ بن جلاس۔ان کی (روایت سے یہ) حدیث ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپ کے بعد کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر۔اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔رجاء بن جلاس کے بیان میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۱۸۲۸۔حضرت زیدؓ بن حارث

حضرت زیدؓ بن حارث انصاری بدری ہیں۔ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر ہوئے۔زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی ان کا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج اور انہیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

۱۸۲۹۔حضرت زیدؓ بن حارثہ

حضرت زیدؓ بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرؤالقیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ۔اسی طرح ابن کلبی وغیرہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے۔کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طے سے تھیں۔ابن اسحٰق نے حارثہ کے والد کا نام شرحبیل بیان کیا ہے لیکن ان کا نام شراحیل ہے۔زید کی کنیت ابواسامہ تھی۔یہ رسول اللہ ﷺ کے مشہور غلام اور دوست تھے۔جاہلیت میں یہ قید ہو گئے تھے ان کی والدہ ان کو لے کر اپنے خاندان بنی معن سے لے گئیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے ان پر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے۔حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا۔حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو مکہ میں نبوت سے پہلے دے دیا۔زید کی عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو بطحاء مکہ میں دیکھا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے فروخت کرنے کے لیے آواز دی جاتی ہے آپ نے آ کر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنٰی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ ادعوھم لاباءھم یعنی لوگوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارا کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرادی تھی۔

زید کے والد شراحیل ان کے نہ ملنے پر بہت غمگین ہوئے اور انہی کے فراق میں یہ اشعار کہے

بکیت علی زید ولم ادر ما فعل — احی یرجی ام اتی دونہ الاجل

فواللہ ما ادری و ان کنت سائلا — اغالک سھل الارض ام غالک الجبل

فیالیت شعری ھل لک الدھر رجعۃ — فحسبی من الدنیا رجوعک لی مجل

تذکرنیہ الشمس عند طلوعھا — وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل

و ان ھبت الارواح ھیجن ذکرہ — فیاطول ماحزنی علیہ و یاوجل

ساعمل نص العیس فی الارض جاھدا — والا اسام التطواف اوتسام الابل

حیاتی اوتاتی علی منیتی — وکل امری فان و ان غرہ الاجل

ساوصی بہ قیسا و عمرو اکلیھما — و اوصی یزید الم من بعدہ جبل

”زید کے لیے رو رہا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ زید کو کیا ہوا۔ آیا وہ زندہ ہے کہ (پھر ملنے کی) امید ہو یا اسے موت آ گئی۔ قسم اللہ کی! (اے میرے پیارے بیٹے) مجھے کچھ معلوم نہ ہوا اگرچہ میں نے بہت پوچھا یہ کہ تجھے زمین ہموار غائب کر گئی یا کسی پہاڑ نے تجھے چھپا لیا۔ اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو کبھی نہ کبھی لوٹے گا۔ دنیا میں دل بہلنے کے لیے تیرے لوٹنے کی امید میرے لیے بس ہے (اے دوستو!) آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید کی یاد آتی ہے۔ اور جب غروب ہوتا ہے تب بھی زید کی یاد آتی ہے۔ (غرض صبح سے شام تک مجھے اس کی یاد میں گزرتا ہے) جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ میرا رنج و غم اس کے لیے بہت بڑھ گیا ہے میں اب اسی رنج میں اپنی زندگی کاٹ دوں گا۔ دور طواف کعبہ کرنے سے نہ تھکوں گا مگر یہ کہ اونٹ تھک جائے۔ یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ اور ہر آدمی مرنے والا ہے گو موت اس کو دھوکہ دے۔ میں وصیت کر جاؤں گا قیس اور عمر دونوں کو اور یزید کو بھی اور اسکے بعد جبل کو (وصیت کر جاؤں گا)

جبل: یعنی جبل بن حارثہ جو زید کے بھائی ہیں اور زید سے عمر میں بڑے ہیں۔

یزید: یزید زید کے مادرزاد بھائی ہیں جن کا نسب یہ ہے یزید بن کعب بن شراحیل

پھر کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھ کر پہچان لیا اور زید نے ان لوگوں کو پہچانا اور کہا کہ میرے گھر والوں کو میری طرف سے یہ اشعار پہنچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہیں

احن الی قومی و ان کنت نائیا — فانی قعید البیت عند المشاعر

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم — ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر
فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ — کرام معد کابرًا بعد کابر

میں اپنی قوم کا مشتاق ہوں اگرچہ میں دور ہوں۔ یقیناً میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوں مشاعر کے پاس۔ اس کوشش سے رک جاؤ جس نے تمہیں غمگین کر رکھا ہے۔ اور اونٹوں کو زمین میں نہ دوڑاتے پھرو الحمد للہ میں ایک اچھے خاندان میں ہوں۔ معد کا باعزت خاندان جن میں پشت در پشت سرداری ہے۔

خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور ان کا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے واسطے چلے مکہ میں پہنچ کر نبیؐ کے پاس گئے اور کہا اے عبدالمطلب کے صاحبزادے اے ہاشم کے بیٹے اے اپنی قوم کے سردار کے لڑکے! ہم آپ کے پاس اپنے لڑکے کے واسطے آئے ہیں جو آپ کے پاس ہے پس اب ہم پر اس کے فدیہ میں احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ نے پوچھا وہ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا زید بن حارثہ۔ آپ نے پوچھا آگاہ رہو اور تو نہیں انہوں نے جواب دیا۔ نہیں آپ نے فرمایا زید کو بلاؤ اور اس کو اختیار دو اگر وہ تم کو پسند کرے تم اسے لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا میں وہ شخص نہیں ہوں کہ جو مجھ کو پسند کرے اس کے خلاف میں کسی کو اختیار دوں دونوں نے جواب دیا کہ آپ نے آدھے سے بھی زیادہ دے دیا اور احسان کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگوں کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا۔ ہاں یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپ نے فرمایا میں وہ شخص ہوں جس کو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو۔ پس مجھ کو یا ان کو جس کو چاہو پسند کر لو زید نے جواب دیا کہ میں ان دونوں یعنی والد و چچا کو نہیں چاہتا اور نہ میں ایسا شخص ہوں کہ آپ پر کسی کو پسند کروں۔ آپ میرے والد اور چچا کی جگہ پر ہیں۔ دونوں نے کہا اے زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والوں پر دوسروں کو پسند کرتا ہے۔ زید نے جواب دیا ہاں میں نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہے جس کی وجہ سے میں ان پر کبھی کسی دوسرے کو نہ پسند کروں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لے گئے اور فرمایا اے حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہوگا اور میں ان کا وارث ہوں گا۔ جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا ان کے دل خوش ہو گئے اور واپس چلے گئے۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بہ چند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابوبکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ ابن اسحٰق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ زید بن حارثہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں ہی نے مدینہ میں جا کر فتح کی خوشخبری دی تھی۔ رسول اللہؐ نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا۔ اور انہی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور زید کی دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ انہی سے رسول اللہؐ نے زید کے بعد شادی کی تھی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حضرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عائشہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول اللہ ﷺ وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی و اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک سے و کان امر اللہ مفعولا (سورہ احزاب: ۳۷) تک۔ جب رسول اللہؐ نے زینب سے شادی کر لی لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (سورہ احزاب: ۴۰) نازل فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت ادعوھم لاباھم ھو اقسط عند اللہ (سورہ احزاب: ۵) الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بھی روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ابواسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے براء بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان بھائی چارہ کیا ہے اور ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لے کر اپنے مقام شرمگاہ پر چھڑک لیا اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے البہی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انہی کو اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب (سردار لشکر ہوں) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار لشکر ہوں زید غزوہ موتہ سنہ ۸ھ میں سرزمین شام میں شہید ہوئے اور ہم اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ اور جعفر کے بیان میں پوری طرح ذکر کر چکے ہیں لہٰذا اس جگہ طول دینا نہیں چاہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا یہ دونوں میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور آپ نے زید کی شہادت کی گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے ساتھیوں کا نام اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور ان کے بیٹے اسامہ پختہ گندمی رنگ کے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء تین نقطوں والی کے ساتھ ہے۔

عقیل: عین کے پیش اور قاف کی زبر کے ساتھ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳۰۔ حضرت زیدؓ بن حسن

حضرت زیدؓ بن حسن۔ ابوحسن انصاری۔ ان سے ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاء علیہما السلام کے کلام میں سے کوئی کلام نہیں باقی رہا بجز لوگوں کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۱۔ حضرت زیدؓ بن خارجہ

حضرت زیدؓ بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی حارثی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی بیان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان میں لکھا ہے کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرا دیا ہے اور ان کے والد (یعنی خارجہ) کے بیان میں باقی رکھا ہے اور باقی رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ وہی زید ہیں جن کا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات میں مذکور ہے اور یہی درست ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بات کرنے والے ان کے والد خارجہ ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مشہور ہے کہ احد میں یہ شہید ہو گئے تھے جس کو ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔ زید کے کلام کا واقعہ یوں ہے کہ غزوۂ موتہ سے پہلے ان پر غشی طاری ہوئی لوگوں نے مردہ خیال کر کے ان کا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر ان کی جان لوٹ آئی اور انہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی بابت کچھ بیان کیا جو سننے والوں نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ زید بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کہ بدر میں شریک ہوئے وہ زید کے والد خارجہ ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن طلحہ کو بلایا جس دن انہوں نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا اے ابوعیسیٰ تم کو نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ کس طرح معلوم ہے؟

ابوعیسیٰ نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابونعیم نے ابوطفیل سے انہوں نے زید بن خارجہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے نجاشی کی نماز جنازہ کی حدیث کو یہاں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے (اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھا گیا ہے اصل میں یہ زید بن جاریہ ہیں کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان اباعمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ھنا واخرجہ ابونعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابوعمر نے اس حدیث کو اس مقام یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو زید بن خارجہ کے بیان میں نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونوں مقاموں میں سے ایک جگہ بھی نہیں ذکر کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(الف) ۱۸۳۲۔ حضرت زید بن خالدؓ بن خالد

حضرت زید بن خالدؓ بن خالد جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور بروایت بعض ابو ذرعہ یا ابو طلحہ ہے۔ مدینہ میں رہتے تھے حدیبیہ میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا علم انہیں کے پاس تھا۔ صحابہ میں سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیرہما نے تابعین میں سے ان کے دونوں بیٹے خالد و ابو حرب اور عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ اور ابن مسیب اور ابو سلمہ اور عروہ وغیرہم نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی ذئب اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی اور ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا اللہ آپ کو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے درمیان میں کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے۔ اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے آپ نے اس کو اجازت دی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا اور اس نے اس کی بیوی سے برا کام کیا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ تمہارے لڑکے پر رجم ہوگی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیئے جب میں نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے۔ اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان میں کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تم پر واپس ہوں گے اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کے واسطے شہر بدر ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اے انیس! اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اس کو سنگسار کر دو۔ حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اس نے اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی اس کو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور قیس اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انہوں نے مدینہ میں وفات پائی اور بعض لوگ مصر و کوفہ میں فوت ہونا بیان کرتے ہیں۔ ان کی وفات ۷۸ھ میں ہوئی۔ اس وقت یہ پچاسی برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت ۷۸ سال کے تھے اور بعض لوگوں نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ان کا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۷۲ھ کو بتاتے ہیں اور اس وقت یہ ۸۰ برس کے تھے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(ب) ۱۸۳۲۔ حضرت زید بن خریمؓ بن خریم

ابن خریم۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سعید بن عبید بن زید بن خریم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعنی زید بن خریم سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا مسافر کے واسطے تین دن و رات اور مقیم کے واسطے ایک دن و رات۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۳۔ حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ

حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ۔ حارث بن سعد اور خزامہ کے بیان میں ان کا حال گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳۴۔ حضرت زیدؓ بن خطاب

حضرت زیدؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریشی عدوی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور ان کے والد ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ان کی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ قبیلہ مخزوم سے تھیں۔ حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑے تھے۔ وہ اول ہجرت کرنے والوں میں سے تھے زید بدر اور احد خندق اور حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آنے کے بعد مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی بندی قائم کی تھی۔ چنانچہ آپ نے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونوں (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول ۱۲ھ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب بادِ صبا چلتی ہے مجھے زید کی خوشبو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انہوں نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہوں جس کے تم طالب ہو اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ میں مسلمانوں کا علم زید کے پاس تھا یہ اس کو لیے ہوئے دشمنوں میں برابر گھستے چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور علم گر گیا ابوحذیفہ کے غلام سالم نے اس کو اٹھا لیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ میں پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہو کر مردوں پر غالب آ گئے یہ زید نے کہنا شروع کیا کہ مردمردی زرہ ہے اور پکار پکار کر کہنے لگے یاالٰہی میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ حاکم یمامہ جس چیز کو لایا ہے اس سے میں تیرے سامنے اپنی براءت کرتا ہوں اور علم لے کر آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانوں نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر تمہاری طرف سے کوئی آفت نہ آ جائے سالم نے کہا کہ میں اہل قرآن میں سے بہت بُرا آدمی ہوں گا اگر تم پر کوئی آفت میری طرف سے آئے۔ زید بن خطاب ہی نے رجال بن عنفوہ کو جس کا نام نہار تھا قتل کیا ہے۔ نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پھر مرتد ہو کر مسیلمہ سے جا ملا اور بنوحنیفہ سے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت میں شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنوحنیفہ کے واسطے بہت بڑا فتنہ ہو گیا۔

ابومریم نے زید کو معرکہ یمامہ میں شہید کیا تھا مسلمان ہونے کے بعد اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے ان کے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی اللہ نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچا لیا) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابومریم کے چچازاد بھائی تھے ابومریم کہتے ہیں نفس کا میلان اسی طرف زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اگر ابومریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو قاضی نہ بناتے اور جب زید شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ زید پر رحم کرے وہ دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گئے یعنی اسلام بھی مجھ سے پیشتر لائے اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہوئے۔ متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ کہا تھا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عری کرتا ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی کے بارے میں ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی ی تمہارے بھائی کی راہ میں مارا جاتا تو میں ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر کسی نے میری تعزیت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۲۔ حضرت زیدؓ بن دشنہ

حضرت زیدؓ بن دشنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن زرج۔ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ یں بھیجا تھا۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل و قارہ کے چند لوگ غزوہ احد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجئے تا کہ وہ ہم لوگوں و دین سکھا دیں اور قرآن پڑھائیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دشنہ اور چند لوگوں کو روانہ کر دیا۔ یہ لے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب مقام رجیع میں ایک ویران جگہ پر پہنچے قبیلہ ہذیل نے ان پر حملہ کیا۔ آخر حدیث تک راوی نے ان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن امیہ نے مول لے لیا تا کہ ان کو اپنے والد کے عوض میں شہید کر ڈالے اس لیے اس نے ان کو اپنے لام نسطاس (نامی) کے سپرد کر دیا کہ ان کو (مقام تنعیم میں لے جا کر شہید کر دے) اور گردن مار دے۔ جب کفار نے ان کے نے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑھائے گئے تو ابوسفیان نے پوچھا کہ اے زید میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد لی اللہ علیہ وسلم اس وقت تمہاری جگہ پر ہوتے اور ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے گھر میں ہوتے زید نے جواب دیا کہ بخدا میں ں پسند کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جس جگہ ہیں ان کو کوئی کانٹا بھی لگے۔ جو آپ کو تکلیف دے اور میں اپنے گھر ں آرام سے بیٹھا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جس طرح محمد ﷺ کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم و دوست رکھتے ہیں کسی کو دوست رکھتا ہو۔ ان کی شہادت ۳ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۳۔ حضرت زید دیلمیؓ

حضرت زید دیلمیؓ۔ سہم بن مازن کے غلام ہیں۔ سنان بن زید نے روایت کی ہے کہ میرے والد زید دیلمی رسول اللہؐ کی مت میں سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوئے اور دونوں مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس ے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مہ (لشکر) پر جریر بن سہم تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۴۔ حضرت زید بن ربیعہؓ

حضرت زید بن ربیعہؓ۔ اور بعض لوگوں نے صرف ربیعہ بیان کیا ہے۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ سے ں۔ حنین کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسد ہیں (ان کے قتل کا واقعہ یوں ہوا کہ) ان کا جناح نامی گھوڑا جس پر یہ سوار تھے ان کو لیے ہوئے بگڑ گیا اور یہ شہید ہو گئے تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۸۔ حضرت زیدؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت زیدؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم کہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۹۔ حضرت زید بن رقیشؓ

حضرت زید بن رقیشؓ۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو عروہ نے بیان کیا ہے ابن اسحٰق کا بیان کہ وہ زید بن قیس ہیں اور زہری نے ان کو زید بن رقیش بتایا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۰۔ حضرت زید بن سراقہؓ

حضرت زید بن سراقہؓ بن کعب بن عمرو بن عبد العزیٰ ہیں۔ خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اہل فارس کے معرکہ میں شریک ہوئے اور جسر مدائن کے واقعہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ۱۵ھ میں شہید ہوئے ان کے سردار ابوعبید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابونعیم و ابوموسیٰ کا کلام تھا جس کو دونوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق بیان کیا ہے کہ یوم جسر کے معرکہ میں زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ زید جسر ابی عبید کے معرکہ میں بمقام قادسیہ شہید ہوئے اور ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں کا بیان کہ زید جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور ان کے سردار ابوعبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف کیونکہ یوم الجسر مسلمانوں اور فارسیوں کی مشہور رزم گاہوں سے ہے اور اس دن مسلمانوں کے سردار ابوعبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہاں موجود ہی نہ تھے اور ان لوگوں کا بیان ہے کہ جسر مدائن اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہیں رکھتا اور نہ ان دونوں مقامات کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہیں بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہیں کیونکہ ابوعبید اسی میں شہید ہوئے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی کہنا چاہیے اور ابوعبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونوں مقاموں میں کوئی ایسا معرکہ ہوا جس کو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانوں نے لے لیا تھا اور اس درمیان میں کوئی ایسا معرکہ نہ ہوا جس میں پل پر سے عبور کر کے جنگ ہو اور مدائن شرقی جہاں (کسریٰ کے) ایوان تھے وہاں مسلمان اپنی سواریاں تیرا کر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہاں کوئی پل موجود جس پر ہو کر گزرتے واللہ اعلم۔ اس نسب کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خزیمہ بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہے اور خزیمہ کی جگہ غزیۃ بیان کیا ہے۔

۱۸۴۱۔ حضرت زید بن سعنہؓ

حضرت زید بن سعنہؓ۔ یہود کے علماء اور مالداروں میں سے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اکثر مشاہد میں حاضر ہوئے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا۔ عبداللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری نگاہ جب محمد ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو میں نے نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لیں صرف دو علامتوں کی آزمائش باقی رہ گئی یعنی اس کا حلم غضب پر سبقت لے جائے گا اور جس قدر ان کے ساتھ جہالت کی جائے گی اسی قدر ان کا حلم بڑھتا جائے گا اور میں برابر آپ کے ساتھ تلطف و نرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم و شدت کو آزماؤں۔

پس ایک دن رسول اللہ حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت' اونٹنی پر سوار آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! فلاں بستی والے مسلمان ہو گئے ہیں اور ان پر قحط اور سختی پڑی ہے اگر آپ ان کی اعانت کے واسطے کچھ بھیجنا مناسب سمجھیں تو ایسا کیجئے۔ آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہیں۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد (ﷺ) اگر آپ فلاں قبیلہ کی کھجوریں' ایک معین مقدار کو' ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے تو میں روپیہ دے دوں۔ آپ نے فرمایا اے یہودی! اس طرح نہیں بیچوں گا۔ بلکہ معین کھجوروں کو خاص زمانہ تک فروخت کروں گا اور فلاں قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کروں گا۔ زید کہتے ہیں میں نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور میں نے ۸۰ دینار آپ کو دے دیئے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کر دیئے۔ زید کہتے ہیں (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول اللہ ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان اور ایک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا چکے میں آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کر کے پکڑ لیا اور درشت روی سے آپ کی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (ﷺ) کیا تم میرا حق نہ دو گے بخدا میں جانتا ہوں کہ اے عبدالمطلب! تم بڑے نادہندہ ہو۔ زید کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی آنکھیں آپ کے چہرہ پر گردش کر رہی تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن! کیا تو رسول اللہ سے ان کلمات کو کہہ رہا ہے جن کو میں سنتا ہوں قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اگر میں جس چیز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہوں نہ ہوتا تو میں تمہارا سر تلوار سے اڑا دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' سکون و مسکراہٹ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف دیکھ رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے عمر! تم کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تم کو زیبا تھا ان کو نرمی سے تقاضہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور مجھے اچھی طرح ادا کرنے کا مشورہ دیتے' اے عمر! جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو اور اپنے دھمکانے کے عوض میں' بیس صاع زیادہ دے دو۔ زید کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا: "سعنہ" نون کے ساتھ ہے اور یا کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے لیکن اکثر استعمال نون کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۲۔ حضرت زید بن سلمہؓ

حضرت زید بن سلمہؓ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۳۔ حضرت زید بن سہلؓ

حضرت زید بن سہلؓ بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوطلحہ تھی۔ انصا خزرجی نجاری۔ عقبی بدری نقیب ہیں۔ ان کی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی تھیں۔ ان کے والد زید مناۃ مل جاتے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ہمیں ابوالقاسم بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نضر بن مساور نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلمان نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ابوطلحہ نے ام کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمہارا ایسا آدمی واپس کرنے کے لائق نہیں ہے لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان ہو تمہارے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اس کے سوا میں تم سے مہر میں کچھ مانگوں گی اس پر وہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان کا مہر ہوا۔ ثابت کہتے ہیں میں نے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ بزرگ مہر نہیں سنا انہوں نے رسول اللہؐ کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول اللہؐ کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے درمیان میں رسول اللہؐ نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ابوطلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت سے بہتر ہے۔ غزوۂ احد میں یہ رسول اللہؐ کے سامنے تیراندازی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے رسول اللہ نگاہ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے اس وقت ابوطلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تا کہ آپ کے تیر نہ لگ جائے اور کہتے یا رسول اللہ آپ کو تیر نہ پہنچے گا کیونکہ میں سینہ سپر ہوں۔ زید کے مرض موت میں زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہہ دینا کیونکہ وہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلیٰ تک خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بکر نے حمید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابی طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کیے اور فرمایا پہلا محمد وآل محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کے وقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اس کی طرف سے ہے بعض لوگوں نے ان کی وفات سنہ ۳۴ھ یا ۳۳ھ یا ۳۲ھ لکھی ہے۔ اور مدائنی کا بیان ہے کہ ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے۔ اس کو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں ان کا حال بیان ہوا ہے۔

۱۸۴۴۔ حضرت زید بن شراحیلؓ

حضرت زید بن شراحیلؓ۔ اور بعض لوگوں نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے۔ انصاری تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن فضل ناظر قانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن محمد بن ابراہیم بن شہدل مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں جس شخص کا دوست ہوں پس علی اس کے دوست ہیں اے اللہ جو شخص ان کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو ان کو دشمن رکھے اس کو تو دشمن رکھ۔ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پہنچے لوگوں سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیوں نے بیان کیا انہی میں یزید یا زید بن شراحیل انصاری بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۵۔ حضرت زید بن ابی شیبہؓ

حضرت زید بن ابی شیبہؓ۔ ان کی کنیت ابوشہم تھی۔ قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا اور عنقریب ان کا ذکر باب الکنیٰ میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ شہم بشین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۶۔ حضرت زید بن صامتؓ

حضرت زید بن صامتؓ انصاری تھے۔ اور بعض لوگوں نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن مخلد ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوعیاش تھی۔ اور ان کے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہیں جن کا ذکر باب الکنیٰ میں پوری طرح ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ تمام اقوال میں زید بن صامت سب سے زیادہ درست ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابہ میں سے انس بن مالک اور تابعین میں سے ابوصالح سمان اور مجاہد نے ان سے روایت کیا ہے لیکن ان دونوں (یعنی ابوصالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہیں کیونکہ ان کی وفات پہلے ہوگئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۴۷۔ حضرت زید بن صحارؓ

حضرت زید بن صحار جہدی۔ اہل حجاز میں معدود تھے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان ابن خثیم سے انہوں نے جعفر بن زید بن صحار سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں نبیذ بناتا ہوں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جرا اور نقیر میں نہ پیو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہیں جس پر قیر ملا گیا ہو۔ قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہیں اور جر' سبو کو اور نقیر کٹھلی کو جس میں نبیذ وغیرہ بنایا جائے' کہتے ہیں) ان برتنوں میں پینے کی اس وجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی میں مستعمل ہوتے تھے ان کو دیکھ کر پھر شراب کا شوق چرائے گا اور صبر' دشوار ہو جائے گا اس لیے ان برتنوں کے استعمال ہی کی ممانعت کر دی گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۸۔ حضرت زید بن صوحانؓ

حضرت زیدؓ بن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبدالقیس ربعی عبدی تھے۔ ان کی کنیت ابوسلمان یا ابوسلیمان یا ابوعائشہ تھی۔ صعصعہ صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمراہیان جمل کے ناموں میں زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں تھے اور آپ کے صحابی ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسی طرح بیان کرتے ہیں لیکن میں ان کے صحابی ہونے سے واقف نہیں۔ ہاں یہ نبیؐ کے عہد میں مسلمان چکے تھے اور بڑے فاضل دیندار مخیر اور سردار قوم تھے یہی حال ان کے بھائیوں کا تھا' جنگ جمل میں قبیلہ عبدالقیس کا علم انہی پاس تھا۔ نبی ﷺ سے بچند وجوہ مروی ہے کہ آپ سفر میں تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکالیا اور کہنے لگے زید وما زید' جندب جندب یعنی زید اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے۔ لوگوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ میر امت کے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک کا ہاتھ جنت میں تمام بدن سے پہلے جائے گا پھر اس کا باقی بدن جائے گا اور دوسرا ایک ایسی تلوار مارے گا جس سے حق و باطل جدا ہو جائے گا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولاء یا قادسیہ میں فارسیوں کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حماد بن زید ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی کو معرکہ جمل سے اٹھا آئے ابھی ان میں کچھ دم تھا ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا اے ابوسلمان تم کو جنت مبارک ہو انہوں نے کہا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا۔ ہم لوگ سے ان کے دیار میں لڑے اور ان کے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہم نے ظلم کیا تھا صبر بھی کرتے عثمان سیدھے راستے پر گ گئے۔ اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے خبر ہوئی ہے کہ ام المومنین س عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں خالد کا کلام سنا اور ان کو پکارا خالد نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قسم دے کر پوچھا کہ اگر میں تم سے کچھ دریافت کروں صاف صاف مجھ سے بیان کر دو گے۔ خالد نے جواب دیا ہاں۔ اور مجھ کو چیز روک سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوئے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے حضرت عائشہؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا؟ خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عا رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (بھی) اللہ ہی کے واسطے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ خون زید و اصحاب زید پر ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں حضرت عائشہؓ نے ان کے میں کلمات خیر کہے۔ میں نے کہا بخدا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں کبھی نہ جمع کرے گا انہوں نے کہا خاموش رہو کیونکہ اللہ رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی ﷺ سے کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ ان کی روایت صرف حضرت حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہے اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۹۔ حضرت زیدؓ بن عاصم

حضرت زیدؓ بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری تھے ابوموسیٰ اور ابن کلبی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والوں کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ زید عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے پھر غزوۂ احد میں اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونوں لڑکوں حبیب اور عبداللہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ان کی کنیت ابوحسن ہے۔ پس اگر ان کی کنیت ابوحسن ہے تو ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور اس وقت ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۰۔ حضرت زیدؓ بن عامر

حضرت زیدؓ بن عامر۔ ثقفی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ عمرو بن اسمٰعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن عامر سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمی داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو انہوں نے بیت حبرون اور مسجد ابراہیم مانگی آپؐ نے عنایت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو میں نے اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپ نے میرے واسطے دعا کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۱۔ حضرت زیدؓ بن عائش

حضرت زیدؓ بن عائش۔ مزنی صحابی ہیں۔ صاحب روایت ہیں حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ قیس ابن عاصم آئے میں نے آپ کو کہتے سنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہیں۔ ابن ماکولا نے اس کو بیان کیا ہے۔ حباب: حاء کے پیش کے ساتھ اور اس میں دو باء ہیں ایک نقطہ والی اور عائش: نیچے دو نقطہ والی یاء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۵۲۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ انصاری ہیں۔ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوطیاں ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۳۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ۔ انصاری تھے۔ ان کی حدیث کو فراس نے شعبی سے انہوں نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے اور ابونعیم نے سند کو پہلے زید کے تذکرے میں بیان کیا ہے جن سے حسن روایت کرتے ہیں اور کہا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۵۴۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ۔ انصاری تھے۔ عبداللہ بن زید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ سعید قطان عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ ان کے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرا دیا ان کے والد زیدؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہے اور نہ میرے اور نہ ان کے پاس کوئی اور مال ہے۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہا والدین پر واپس کر دیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں زید بن ثعلبہ کے بیان میں یہ حدیث گزر چکی ہے ا نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہیں بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس کو یہاں بیان کیا ہے اور یہ نسب اس نسب علیحدہ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے یا تو لکھنے والوں سے غلطی ہوگئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہے کہ مصنف سے ہوئی ہو میں نے چند مسموعہ نسخوں میں اسی طرح دیکھا ہے اور ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کو ابن مند استدراک کے واسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے اگرچہ درست نہیں ہے اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو عنوان قرار دیے ہیں اور ان میں سے ایک میں لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور ابونعیم نے ان دونوں عنوانوں کو کو ابن مندہ نے ایک بتایا ہے ایک ہی بیان میں ذکر کیا ہے اور اس عنوان کو ذکر ہی نہیں کیا اور ابوعمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ا ہی عنوان قرار دیا ہے جس میں تعویذ کا ذکر ہے اور مثل ابونعیم کے اور کوئی عنوان نہیں ذکر کیا اور یہی درست ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۵۵۔ حضرت زید ابوعبداللہؓ

حضرت زید ابوعبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ احمد بن عمرو بن سرح نے ا ابی فدیک سے انہوں نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ا کے دادا زید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ عرفہ کی شام کو کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اللہ نے تم پر آج کے احسان کیا اور تمہارے نیکوکاروں کی وجہ سے بدکاروں کو بخش دیا اور تم میں سے نیکوکاروں کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمہار درمیان برائیاں تھیں ان کو معاف کر دیا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اس کو ابن ابی فدیک روایت کیا ہے اور سند میں عن جدہ نہیں ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۶۔ حضرت زید ابوعبداللہؓ

حضرت زید ابوعبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابوشہاب نے طلحہ بن زید سے انہوں نے ثور بن ی سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روٹی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمانی برکتوں کو اس کے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتوں کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اس کو احمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یونس نے شہاب سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور غیاث بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۷۔حضرت زید بن عبیدؓ

حضرت زید بن عبیدؓ بن معلی بن لوذان۔بدر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔میرے خیال میں یہ برادر رافع بن معلی انصاری کے بیٹے ہیں۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۸۔حضرت زید ابو عجلانؓ

حضرت زید ابو عجلانؓ۔ان کی کنیت ابو عجلان ہے۔ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے سنا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابوالحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کر کے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۵۹۔حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ

حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ۔بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو حارث بن عمرو انصاری کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۱۸۶۰۔حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ

حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قریشی عدوی سعید بن زید کے والد ہیں۔جو عشرۂ مبشرہ میں تھے اور عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی ہیں۔نفیل میں ان کا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔نبی ﷺ سے لوگوں نے زید کے بارے میں دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن ہوں گے۔زید جاہلیت میں خدا کی عبادت کیا کرتے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا دین تلاش کرتے تھے اور اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرا رب ابراہیم کا رب ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے۔اور قریش کے ذبیحوں کی برائیاں ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے واسطے آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے گھاس اگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اس کو ذبح کرتے ہو۔یہ ان کا کہنا صرف بغرض اس فعل کے انکار اور خدا کے بزرگ جاننے کی وجہ سے تھا یہ بتوں کی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے۔مقام بلدح میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وحی نازل ہونے سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے۔

ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن محمد بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے املاءً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی۔

ابوزکریا نے کہا کہ اور ہم کو عبداللہ بن مغیرہ بن ہاشم کے غلام نے اسحٰق بن ابی اسرائیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کے ایک گرم دن میں آپ کے پیچھے سوار نکلا' ہم سے زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔ نبیؐ نے پوچھا اے زید! کیا وجہ کہ تمہاری قوم تم کو دشمن رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! یہ دشمن میرے کسی فائدے کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ اس دین یعنی دین حق کی تلاش کے واسطے نکلا ہوں یہاں تک کہ علماء خیبر کے پاس پہنچا میں نے ان کو اللہ کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا میں نے کہا یہ دین وہ نہیں ہے جس کو میں چاہتا ہوں میرے وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈتے ہو جس کا پابند میں بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس جانے کی غرض سے چلا جب انہوں نے مجھ کو دیکھا پوچھا تم کن لوگوں سے ہو۔ میں نے کہا میں بیت اللہ کے لوگوں سے ہوں۔ جہاں کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالوں کو صاف کرتے ہیں) کے درخت ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش کرتے ہو وہ خود تمہارے شہر میں ظاہر ہوئی ہے یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس کے ستارے نکل آئے ہیں اور جن کو تم نے دیکھا ہے وہ سب گمراہی میں ہیں۔

زید نے کہا میں نے کچھ بھی نہیں محسوس کیا ہے زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہوگئی اور جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہوں گے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی' وہ کہتے تھے' مجھ سے ہشام بن عروہ نے' اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے' روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم میرے سوا دین ابراہیم پر تم میں سے کوئی نہیں ہے۔ اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ! اگر میں تیرا پسند تر طریقہ عبادت جانتا تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا۔ لیکن افسوس میں اس سے واقف ہی نہیں ہوں پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زید کے گھر والوں نے بیان کیا کہ جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدا و رقا اور میں تجھ سے ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل و خوار ہے۔ جب تو مجھ کو تکلیف دے گا میں برداشت کرلوں گا نیکی ہی کو میں چاہتا ہوں نہ خوش حالی کو اور بیہودہ بکنے والا خوش بیان کی طرح نہیں ہوسکتا۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہاں تک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا میں جا کر فروکش ہوئے جو مکہ کے مقابلہ میں ہے اور خطاب نے مکہ کے نوجوانوں اور جاہلوں کو لگا دیا تھا کہ ان کو مکہ میں نہ آنے دیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زید مکہ میں علانیہ نہیں داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگوں کو خبر ہوتی تو خطاب سے جا کر کہہ دیتے تھے اور ان کو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہیں لوگوں کا دین نہ بگاڑ دیں اور کوئی ان سے الگ ہو کر ان کا پیرو کار نہ بن جائے۔ خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہیں سے زید بن عمر پیدا ہوئے زمانہ بعثت کے قبل زید کی وفات ہوگئی۔ ورقہ بن نوفل نے ان کا مرثیہ کہا ہے۔

رشدت و انعمت ابن عمرو وانما — تجنبت تنورًا من النار حامیا
بدینک ربالیس رب کمثلہ — وترکک اوثان الطواغی کماھیا
وقدیدرک الانسان رحمة ربہ — ولو کان تحت الارض ستین وادیا

"اے ابن عمرو تم نے راہ ہدایت پائی۔ اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے۔ اس لیے کہ تم نے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جس کے مثل کوئی دوسرا نہیں ہے اور تم نے سرکش بتوں کی پرستش چھوڑ دی۔ کبھی انسان کو پروردگار کی رحمت اس حال میں پہنچ جاتی ہے کہ وہ تحت الثریٰ میں پہنچنے کے قریب ہوتا ہے۔"

زید کہا کرتے تھے کہ اے قریش کے گروہ! تم اپنے کو (خود کو) ریا سے بچاؤ کیونکہ یہ محتاجی پیدا کرتا ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۱۔ حضرت زید بن عمیرؓ

حضرت زید بن عمیرؓ۔ انہوں نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبولؐ نے ان کو لکھ کر دیا تھا گواہی کی تھی۔ غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کر کے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۲۔ حضرت زید بن عمیر عبدیؓ

حضرت زید بن عمیر عبدیؓ۔ عبدی صحابی ہیں۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۳۔ حضرت زید بن عمیر کندیؓ

حضرت زید بن عمیر کندیؓ ہیں۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انہوں نے (اس اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے ان پر چھاپہ مارا پس اگر میں بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کروں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اے زید! وہ باتیں گئیں اور اسلام ظاہر ہو گیا اور اللہ نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا اور مسلمان مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ مضر اور ربیعہ اور یمن برابر ہیں اور عرب کے آزاد اور غلام سب اسلام میں بھائی ہیں۔ اس کو تم خوب جان لو۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۶۴۔ حضرت زید بن قیسؓ

حضرت زید بن قیسؓ۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ یہ محمد بن اسحٰق کا کلام ہے۔ عروہ بن زبیر نے شہداء یمامہ میں ذکر کیا ہے کہ زید بن رقیش بنی امیہ کے حلیف تھے اسی طرح عروہ نے اس کو اول میں ایک را کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا بیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیچھے ہو چکا ہے۔اس کو ابو موسیٰ نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

۱۸۶۵۔حضرت زید بن کعابہؓ

حضرت زید بن کعابہؓ کعابہ کے بیٹے ہیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

۱۸۶۶۔حضرت زید بن کعب سلمیؓ

حضرت زید بن کعب سلمیؓ سلمی بہزی ہیں۔صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔بغوی نے ان کا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا۔یزید بن ہارون نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انہوں نے بہزی سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ کے قصد سے چلے یہاں تک کہ جب وادی روحاء میں پہنچے لوگوں نے ایک جنگلی گدھا' ذبح شدہ پایا۔اس کو رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہرا رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے۔جب اس کا مالک بہزی آیا اس نے کہا اس گدھے کی بابت آپ کو اختیار ہے آپ نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اس کو ساتھیوں پر تقسیم کر دو اس کو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحیٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہیں ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے اس کو روایت کیا ہے اور بہزی کا ذکر (سند میں) نہیں کیا۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۷۔حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ۔ان کا ذکر ارقم کے بیان میں ہے۔قادسیہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۸۔حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ اور بعض لوگوں نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔زید نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو اس میں سفید داغ دیکھے۔ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان میں اس کو پوری طرح سے بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۶۹۔حضرت زید بن لبیدؓ

حضرت زید بن لبیدؓ بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے۔ابو نعیم نے اس کو بیان کیا ہے۔عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید شریک عقبہ تھے۔ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا بیان لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں بھائی ہوں واللہ اعلم۔اور صحیح یہ ہے کہ وہ زیاد ہے کیونکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل سیر میں سے کسی نے شرکاء عقبہ میں زید بن لبید کو نہیں بیان کیا بجز عروہ کی روایت میں اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہے اور ابونعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے ان میں سے ایک میں بیان کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی طرف سے حضرموت پر عامل مقرر تھے لیکن یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہے اس وجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب میں آخری بیان ہے اس کے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہے لہٰذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہیں ہوسکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۷۰۔ حضرت زید بن لُصیت

حضرت زید بن لُصیت۔ خاندان قینقاع کا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ چلے یہاں تک کہ جب تبوک کے راستہ میں آپ کی اونٹنی کھو گئی آپ کے صحابہ اس کو ڈھونڈھنے چلے اور آپ کے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوئے تھے اور عمارہ کے ساتھ میں زید بن لصیت منافق تھا اس نے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہیں کہتے اور آسمان کی باتیں نہیں بتاتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟ (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذرا سی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتیں جانتا ہو اس کے واسطے ایسی ایسی باتیں جان لینا کوئی مشکل ہے ادھر یہ منافق اس قسم کی باتیں کہہ رہا تھا ادھر فوراً آپ کو خبر ہوگئی اور آپ نے فرمایا (آپ کے پاس اس وقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ محمد تم کو اپنا نبی ہونا بتاتے ہیں اور آسمانی باتوں کی خبر دیتے ہیں حالانکہ ان کو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہیں کہ کہاں ہے۔ بخدا میں (کسی چیز کو) بغیر خدا کے بتائے نہیں جان سکتا اور اس نے مجھ کو بتا دیا ہے کہ وہ ایک وادی میں ہے اس کی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہے لوگ گئے اور وہاں سے اونٹنی آپ کے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کی طرف آئے اور لوگوں کو رسول اللہ کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی۔ عمارہ کے ہمراہیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمہارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ میں مصیبت ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں۔ اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ ہو۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہیں نہیں۔ منافق ہی مرا۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ بعض لوگ ''لصیت'' کو ''نصیب'' پڑھتے ہیں۔

۱۸۷۱۔ حضرت زید بن مالک ؓ

حضرت زید بن مالک ؓ۔ مالک کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابوعیسیٰ احمد نے ۵۱۹ھ میں خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالجبار رضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن اور ابوالفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوموسیٰ عیسیٰ بن ابراہیم فابزانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں مسجد کے ارادے سے نکلا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زید بن مالک مل گئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھ کر مجھ پر تکیہ لگا لیا اور میں اس وقت جوان تھا جوانوں کی طرح قدم بڑھا کر چلا۔ زید نے کہا پاس پاس قدم رکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ نام آدم کی کتاب ثواب الاعمال میں اس روایت سے واقع ہوا ہے اور بعض لوگوں نے اس کو ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے اور بجائے زید بن مالک کے زید بن ثابت بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۷۲۔ حضرت زید بن مربع رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مربع رضی اللہ عنہ بن قیظی۔ (خاندان) بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث یزید بن شیبان کے پاس ہے۔ صالح بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مربع کا نام زید ہے اور اسی کے مثل ابن معین نے بیان کیا ہے یزید بن شیبان ازدی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابن مربع انصاری ہمارے پاس آئے ہم (اس وقت) عرفہ میں امام سے دور جگہ میں تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا کا بھیجا ہوا ہوں آپ نے مجھ کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تم اپنے مشاعر پر رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث پر ہو۔ زید اور ان کے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور مرارہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۷۳۔ حضرت زید بن مرس رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مرس رضی اللہ عنہ۔ انصاری تھے۔ اس کو بعض راویوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس میں وہم کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن زیدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی ابن زیدہ اور ابونعیم نے کہا کہ ہمیں سلیمان طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بدر کے انصاری ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ خاندان بنی خدرہ بن عوف بن حارث سے زید بن مرس (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا کہ (بجائے ابن مرس کے) ابن مزین ہے۔

۱۸۷۴۔ حضرت زید بن مزین رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مزین رضی اللہ عنہ بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ خزرجی حارثی ہیں۔ ابن شہاب اور محمد بن اسحٰق نے شرکاء بدر میں زید بن مزین کو بیان کیا ہے اسی طرح بیان کیا ہے عبد بن محمد بن عمارہ انصاری نے جو ابن قداح کے نام سے مشہور ہیں اور واقدی نے یزید ابن مزین بیان کیا ہے اور ایسا ہی ابوسعید سکری نے بھی بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آ کر جب مہاجرین و انصار میں بھائی بندی قائم کی تھی تو زید بن مزین اور مسطح بن اثاثہ میں بھائی چارا کرایا تھا یہ عروہ بن زبیر سے مرس آخر میں سین کے ساتھ مروی ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اور یہ مزین زا اور اس کے بعد ی دونوں کے ساتھ ہے یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ سے مروی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم سے جدارہ جیم سے مروی ہے حالانکہ وہ خدرہ اور خدارہ انصار کے دو خاندان ہیں جو دونوں کے ساتھ ہیں۔ میں نے استیعاب کے حاشیہ پر فاضل اشیری کے (ہاتھ سے) لکھا ہوا دیکھا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ ابوعمر نے مزین میم کے ضمہ اور یا کو تشدید کے ساتھ قلمبند کیا ہے اور سیرت اصل ظاہر میں مزین میم کے کسرہ اور ی کے سکون کے ساتھ ہے اور دار قطنی نے مزین کے میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ی کو سکون لکھا ہے اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۵۔ حضرت زید بن معاویہ

حضرت زید بن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہیں۔ ان کا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث میں مذکور ہے جس کو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انہوں نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انہوں نے عباد بن زید سے انہوں نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور ان کے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نمیرہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو یونہی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۶۔ حضرت زید بن ملحانؓ

حضرت زید بن ملحانؓ بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے یہ ام سلیم کے بھائی ہیں۔ یہ عدوی کا کلام تھا۔ اشیری نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۱۸۷۷۔ حضرت زید بن مہلہلؓ

حضرت زید بن مہلہلؓ بن زید بن منہب بن عبدرضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نائل بن نبہان۔ ان کا نام سودان ہے جو عمر بن غوث کے بیٹے ہیں۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مؤلفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے پھر مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام خیر و خوبی سے رہا۔ ۹ ھ میں نبیؐ کے پاس وفد طے میں آئے تھے اور نبیؐ نے ان کا نام زید خیر رکھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی آدمی کی صفت جاہلیت میں نہیں بیان کی گئی مگر یہ کہ وہ اسلام میں اس سے کم ثابت ہوا اور تمہاری اور اپنی ان کو کچھ زمینیں جاگیر میں دی تھی۔ ان کی کنیت ابومکنف تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونوں مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہنچے اور قتال مرتدین میں خالد بن ولید کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نو دن کی مسافت سے آپ کے پاس آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتوں کو بیدار رہا اور نو دنوں تک پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتیں پوچھنے کی غرض سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے جواب دیا زید خیل آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زید خیر اس کے بعد فرمایا کہ پوچھو انہوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی کیا علامت ہے اور جس کو نہیں چاہتا اس کی کیا نشانی ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہے کہ میں خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اس کو دوست رکھتا ہوں اور اگر میں عمل خیر کرتا ہوں تو اس کے ثواب کا امیدوار رہتا ہوں اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھ سے رہ جاتی ہے تو اس پر غمگین ہوتا ہوں آپ نے فرمایا یہی علامت ہے اس شخص کی جس کو اللہ چاہتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا ہے اور اگر اللہ تم کو نامرادوں میں کرتا تو تم کو اس کے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی میں تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیر عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ ان کے اور کعب بن زہیر کے درمیان ہجوگوئی کا سلسلہ جاری تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے ان کو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا۔ جب یہ نبیؐ کے پاس سے لوٹے تو راستہ میں بخار آنے لگا اور گھر پہنچ کر وفات کر گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں انتقال کیا۔ انہوں نے جاہلیت میں عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور ان کی پیشانی کے بال تراش لئے تھے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۸۔ حضرت زید بن ودیعہؓ

حضرت زید بن ودیعہؓ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۹۔ حضرت زید بن وہبؓ

حضرت زید بن وہبؓ جہنی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے اور نبی ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابوسلیمان ان کی کنیت تھی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیوں میں تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی اور ابویاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی۔ وہ کہتے تھے' ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی' وہ کہتے تھے مجھ سے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس لشکر میں تھے جو خوارج کی طرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلے گا کہ وہ قرآن کو اس طرح پڑھے گا کہ تمہارا قرآن ان کے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہو گا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کوئی چیز ہو گی آخر حدیث تک ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے خود ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۱۸۸۰۔ حضرت زید ابو یسارؓ

حضرت زید ابو یسارؓ۔ ان کی کنیت ابو یسار ہے' رسول اللہؐ کے غلام تھے' مدینہ میں رہتے تھے ان کی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا' زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو وا توب الیہ کہے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولی کے بیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں گزر چکا ہے اس کو ابواحمد عسکری نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور زید بن بولی رسول اللہؐ کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہیں ہم نے اس کو اس وجہ سے بیان کر دیا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ دونوں الگ الگ ہیں۔

۱۸۸۱۔ حضرت زید بن یساف ؓ

حضرت زید بن یساف ؓ بن غزیہ بن عطیہ بن خنساء بن مبذول احد میں شریک ہوئے تھے ان کی والدہ شموس بنت عمرو بن زید تھیں اس کو اشیری نے عدوی کی روایت سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۸۲۔ حضرت زیید ؓ بن صلت

حضرت زیید ؓ بن صلت کندی تھے۔ واقدی نے ان کو ان لوگوں کے بیان میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا شمار بنی جمح میں تھا پھر عباس بن عبدالمطلب سے مل گئے انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان کو اشیری نے ابو عمر پر استدراک کے لیے بیان کیا ہے۔ زیید: زا کے بعد دو یا ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

باب السین مع الالف

۱۸۸۳۔ حضرت سابط بن ابی حمیضہ ؓ

حضرت سابط بن ابی حمیضہ ؓ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ یہ اور صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب وہب میں جا کر مل جاتے ہیں سابط سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سابط کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط (یعنی عبدالرحمٰن ثابت کے پوتے) ہیں۔ لیکن یحییٰ کے بیان میں اعتراض ہے۔

۱۸۸۴۔ حضرت سابق ؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت سابق ؓ۔ نبی ﷺ کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جس کے راوی کوفی ہیں جس میں شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے ابو عقیل سے انہوں نے ابو سلام سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے خادم ہیں پس میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے نبیؐ سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا (یعنی میں اللہ کی پروردگاری اور دین اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے راضی ہوا۔) کہہ لیا کرے اللہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے گا۔

اور اس حدیث کی اسناد میں مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالعزیز بن ابان نے مسعر سے انہوں نے ابو عقیل سے انہوں نے ابو سلام سے انہوں نے نبیؐ کے خادم سابق سے روایت کر کے باب الدعاء میں نقل کیا ہے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہم ہے اور مسعر کے ساتھیوں کی روایت ابوعقیل سالم بن بلال قاضی واسطہ سے اور ان کی روایت سابق بن ناجیہ سے اور ان کی روایت ابوسلام سے درست ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے' ابوعقیل قاضی واسطہ انہوں نے سابق بن ناجیہ سے' انہوں نے ابوسلام سے' روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ حمص کی مسجد میں ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے خادم ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے رسول اللہؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ مسلمان صبح و شام تین مرتبہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا آخر حدیث تک جیسا کہ اوپر گزر چکا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ سابق کا صحابہ میں ہونا صحیح نہیں ہے۔

۱۸۸۵۔ حضرت ساریہ بن اوفیؓ

حضرت ساریہ بن اوفیؓ۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے ان کو علم دے کر بنی مرہ کی طرف بھیجا تھا انہوں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا انہوں نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی ساریہ نے ان پر تلوار چھوڑ دی اور جب انہوں نے زیادہ قتل کیا تو سب مسلمان ہو گئے اور جو ان کے گردونواح میں قبیلہ قیس کے لوگ تھے وہ اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ولید بن ظفر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۸۶۔ حضرت ساریہ بن زنیمؓ

حضرت ساریہ بن زنیمؓ بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ بہت سخت دوڑنے والے تھے انہی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ میں چلے جاؤ کہہ کر آواز دی تھی۔ ہمیں احمد بن عثمان بن علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے اپنے گھر میں بمقام اصبہان' خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن مرسی بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہم سے عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں جعفر صائغ نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروزی نے بیان کیا' وہ کہتے تھے ہمیں فرات ابن سائب نے میمون بن مہران سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک بار اثنا خطبہ میں یا ساریۃ الجبل اوالجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی اے ساریہ پہاڑ میں پناہ لو جو شخص بھیڑیے کی رعایت کرتا ہے ظلم کرتا ہے) کہہ اٹھے اس پر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس کہنے کی وجہ سے الگ کر دیئے جائیں گے یعنی یہ کلام مجنوں کا سا ہے مجنوں خلافت کے لائق نہیں اس لیے ان کو خلافت سے دست بردار کر دینا چاہیے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کو خطبہ میں کیا ہو گیا تھا انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ وہ تمہارا قول یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم ہے حضرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا کہ کیا یہ میری زبان سے نکلا تھا حضرت علی نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ ...روں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا ہے اور ان کے قریب پہنچے جاتے ہیں اور مسلمان ایک پہاڑ کے پاس سے گزر رہے ہیں اور ...وہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو پھر جو ملے اس کو مار ڈالیں اور کامیاب ہوں اور اگر اس پہاڑ سے بڑھ جائیں تو ہلاک ہوں اسی ...میری زبان سے وہ کلمات نکلے جن کا سنا تم بیان کرتے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لے کر آدمی آیا اور ...نے بیان کیا کہ اس نے اسی دن آواز اسی وقت پہاڑ سے گزرتے وقت یا ساریہ! الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز ...مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کی طرف چلے گئے اور اللہ نے ہم کو کامیاب کیا ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸...۔ حضرت ساعدہ بن حرامؓ

حضرت ساعدہ بن حرامؓ بن محیصہ۔ بشیر بن یسار نے ان سے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور ان کی حدیث ...ب حجام کے بارے میں ہے۔ ابن اسحٰق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی ہے کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا ...محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جس کو ابوطیبہ کہتے تھے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اس کی کمائی اپنے پانی کے اونٹ پر خرچ کیا ...رو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ساعدہ بن محیصن ...ر میں نون کے ساتھ بیان کیا ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کی روایت سے ...کی حدیث نہیں بیان کی ہے۔

۱۸...۔ حضرت ساعدہ ہذلیؓ

حضرت ساعدہ ہذلیؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بت ...اع کے پاس دو سو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنے کے واسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی ...جو کہہ رہا ہے کہ نبی احمد نامی کی وجہ سے جنوں کا مکر جاتا رہا اور ہم پر شہابوں کی مار پڑی ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا ...گھر کی طرف پھیر دیا راستے میں ایک آدمی ملا جس نے رسول اللہؐ کے ظاہر ہونے کی مجھ کو خبر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ...اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۱۸...۔ حضرت ساعدہ بن ھلواثؓ

حضرت ساعدہ بن ھلواثؓ۔ ساعدہ یا ساعد ابن ہلواث مازنی ہیں۔ اسمر کے والد ہیں۔ یہ اور ان کے بیٹے اسمر دونوں صحابی ...ہے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۔ حضرت ساعدہؓ

حضرت ساعدہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو میدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے ...ان میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۱۔ حضرت سالف بن عثمانؓ

حضرت سالف بن عثمانؓ بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی روایت کیا ہے کہ جب ثقیف کا وفد نبیؐ کے پاس آیا انہوں نے خواہش کی کہ ان کو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپ نے اللہ اس سے انکار کرتا ہے پھر آپ نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہے۔ جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول اللہؐ نے احلاف سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے پر مقرر کیا۔ کلبی نے ان کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ یہ طائف ہوئے تھے اور انہی کی نجاشی نے مدح کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۲۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ ابوحذیفہ)

حضرت سالمؓ۔ ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں بن معقل بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ یہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے سالم اصطخر' ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی میں بہت بڑے فاضل تھے۔ اور ان کا شمار مہاجرین میں ہے سے کہ ابوحذیفہ کی بیوی ثبیتہ انصاریہ نے جب ان کو آزاد کر دیا تو ابوحذیفہ نے ان کو متبنیٰ کر لیا تھا اسی وجہ سے ان کا شمار میں ہوا اور ابوحذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنے کی وجہ سے انصار بنی عبید میں بھی ان کا شمار ہوا اور قریش میں بھی یہ منسوب ہیں وجہ گزر چکی کہ ابوحذیفہ نے ان کو اپنا متبنیٰ کیا تھا اور عجمیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں کیونکہ انہی میں سے تھے اور قراء میں سے وجہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن کو چار شخصوں سے حاصل کرو اور انہی چار میں ان کو بھی بیان کیا۔ انہوں نے پہلے مدینہ میں ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز پڑھاتے تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سے زیادہ جانتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی' وہ ہمیں ابوالحسن بن آبنوسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان مغار نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ میں نے ابن مبارک کو حنظلہ سفیان سے بروایت ابن سابط بیان کرتے سنا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہؐ کے پاس آنے ہوئی آپ نے پوچھا کہ تمہارے رکنے کا کیا سبب ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہے اور اس کی خوشت کو بیان کیا۔ آپ نے چادر لے لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس جیسے کو میری امت میں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر ان کی تعریف کرتے رہتے یہاں تک کہ وفات کے قریب جب خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں اس کو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر ان کی رائے خلیفہ مقرر کر دیتے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور معاذ بن ماعص کے درمیان میں مواخات قائم کی تھی اور ابوحذیفہ نے بھی ان متبنیٰ کر لیا تھا جس طرح کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ کیا تھا اور ابوحذیفہ ان کو بالکل اپنا بیٹا ہی خیال کرتے تھے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے ان کی شادی کر دی تھی فاطمہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے ہجرت کی تھی اور قریش کی بیڑیوں میں سب سے اول تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوھم لآبائھم (الاحزاب: ۵) نازل فرمائی تو سبھوں نے جن غلاموں کو متبنیٰ کیا تھا ان کو ان کے آباء کی طرف واپس کر دیا اور جن کے باپوں کا پتہ نہ چلا تو ان کے آقاؤں کو واپس کر دیا پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ بات بیان کی جس کی خبر ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ سالم ابوحذیفہ کے غلام اور ابوحذیفہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبیؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہو گیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ کے دل میں اس کے بارے میں (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے۔ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم ان کو دودھ پلا دو تم ان پر حرام ہو جاؤ گی اور ابوحذیفہ کے دل میں جو خیال ہے وہ جاتا رہے گا سہلہ نے ابوحذیفہ کے پاس آ کر کہا کہ میں نے ان کو دودھ پلایا ہے۔ اس سے ابوحذیفہ کے دل میں جو بات تھی وہ جاتی رہی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

سالم رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں یحییٰ بن اسعد بن بوش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن موسیٰ آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثان نے ابن مبارک سے انہوں نے ابراہیم بن حنظلہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ میں لوگوں نے ابوحذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم کو تم سے کچھ اندیشہ ہے اس لیے ہم کسی دوسرے کو علم دیں گے۔ سالم نے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو تو میں اس وقت قرآن کے حاملوں میں بہت برا ہوں گا۔ سالم کا داہنا ہاتھ لڑتے لڑتے کٹ گیا تب انہوں نے علم بائیں ہاتھ میں لے لیا جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن میں دبا لیا اور کہا وما محمد الا رسول ---- وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (آل عمران: ۱۴۴-۱۴۶) (یعنی محمد تو رسول ہی ہیں اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ ابوحذیفہ کیا ہوئے لوگوں نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے پھر ایک آدمی کا نام لے کر پوچھا وہ کیا ہوئے؟ لوگوں نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے بیچ میں لٹاؤ۔ جب یہ شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا بھیجی انہوں نے اس کو نہ لیا اور کہا کہ اس کو سائبہ نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو بیت المال میں داخل کر دیا۔

ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بیٹا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کر دیا یا یہ کہ شبیہ کے نسب میں جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا ہو اس کو سالم کا نسب خیال کر لیا کیونکہ ثبیتہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۹۳۔ حضرت سالمؓ بن حرملہ

حضرت سالمؓ بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی تھے نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ سلیمان بن عبدالعزیز بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد سالم بن حرملہ پاس وفد میں آئے یہ اس وقت کم سن قریب بہ بلوغ تھے اور ان کے گیسو تھے اور رسول اللہؐ کے طہارت سے بچے ہوئے طہارت کی رسول اللہؐ نے آپ کو دعائے خیر دی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کی کتاب میں حشر کے حیش دیکھا ہے اور امیر ابونصر نے "حشر" حاء مہملہ میم مفتوحہ اور شین معجمہ سے قلمبند کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حرملہ بن عبداللہ بن حشر عدوی صحابی ہیں۔ انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا ہے اور ابواحمد کا قول ہے کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

۱۸۹۴۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت سالمؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول کے غلام سالم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی ازواج مطہراتؓ اپنے سر کے بالوں کو چار چوٹیاں کر کے باندھتی تھیں اور جب کرتیں سب بالوں کو جمع کر لیتیں۔ اس کو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہے اور سالم کو سلمیٰ سے بدل دیا ہے۔ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ

حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ۔ ان کی کنیت ابوشداد تھی۔ عیصی حمصی ہیں۔ رسول اللہؐ کی وفات میں حاضر ہوئے اور حمص میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ معن بن عیسیٰ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوشداد سے روایت ہے کہ وہ نبیؐ کی وفات میں حاضر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۶۔ حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند

حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند۔ ان کی کنیت ابوہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوہند کا نام سالم سالم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ! میں خون کو پی لیا آپ نے فرمایا اے سالم! تم پر افسوس ہے کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ خون حرام ہے اب پھر ایسا نہ کرنا۔ ان کا تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۷۔ حضرت سالمؓ بن عبید

حضرت سالمؓ بن عبید اشجعی۔ اہل صفہ میں سے تھے کوفہ میں رہتے تھے۔ ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے روایت کی ہے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے سلمہ بن حبیط سے انہوں نے اپنے لد حبیط بن شریط اشجعی سے انہوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ب رسول اللہؐ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار برہنہ لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا بخدا میں جس شخص کو یہ کہتے سنوں اکہ رسول اللہؐ فوت ہو گئے تو میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا سالم نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے احب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا اور ان کو پا کر رونے لگا انہوں نے پوچھا کہ شاید رسول اللہؐ فوت ہو گئے یں۔میں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جو شخص آپ کی وفات کا نام لے گا میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کی نعش پر گر پڑے پھر پڑھا انک میت انھم میتون۔(الزمر:۳۰) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ لوگ (کفار) بھی مریں گے۔لوگوں نے پوچھا کہ کیا سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔انہوں نے جواب دیا ہاں۔اس سے سب لوگوں کو یقین ہو گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سالم بن عبید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمدللہ کہے اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا ویغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض روایتوں میں ہلال اور سالم کے درمیان میں ایک آدمی اور مذکور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۸۔حضرت سالم عدویؓ

حضرت سالم عدویؓ۔خاندان عدوی سے ہیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔سالم رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے یہ اسوقت جوان تھے۔رسول اللہؐ نے ان کو دعائے خیر دی تھی سالم نے رسول اللہؐ کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو عدی قریش سے نہیں خیال کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ یہ سالم عدوی وہی سالم بن حرملہ ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جو عدی بن عبد مناۃ بن اُدّ بن اوس سے تھے اور یہی عدی رباب ہیں۔اور ابوعلی بن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبش بن عدی بن مالک بن تیم بن دول بن حسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہیں۔ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دارقطنی نے خنبش کی جگہ پر حشر بیان کیا ہے۔واللہ اعلم

۱۸۹۹۔حضرت سالمؓ بن عمرو

حضرت سالمؓ بن عمرو۔عمری ہیں۔مجمع بن جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے سواری طلب کی تھی اس کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہیں پاتا اور وہ لوگ گھروں کو واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنم ساعدی اور عمرو ہرمی واقفی اور ابن لیلی مزنی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن کعب تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۹۰۰۔ حضرت سالمؓ بن عمیر

حضرت سالمؓ بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی عمری تھے عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفا یہ بھی رونے والوں میں سے ہیں۔ عطاء اور ضحاک نے ابن عباس سے آیت ولا علی الذین اذا ما اتوک الخ (الخ کی تفسیر میں روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے اور ثعلبہ بن زید خاندان بنی حا انہیں لوگوں میں سے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کو اس سے پہلے گزر چکا ہے اس میں ذکر کیا ہے اور یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۹۰۱۔ حضرت سالمؓ بن وابصہ

حضرت سالمؓ بن وابصہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔ بقیہ نے مبشر بن عبید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے فضیل بن عمرو سے انہو سالم بن وابصہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ان درندوں میں لومڑ سے زیادہ شریر ہوتی ہے اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے مبشر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے وابصہ سے انہوں نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۰۲۔ حضرت سائبؓ بن اقرع

حضرت سائبؓ بن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ان کی والدہ ملیکہ تھیں۔ سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا سائب اصبہان کے والی مقرر ہوئے تھے اور وہیں وفات پائی اور ان کی اولاد وہیں رہیں۔ سائب فتح نہاوند میں نعمان بن مقر ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نعمان کے پاس خط دے کر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ سائب عثمان بن ابی العاص کے بیٹے ہیں اور دونوں نے عثمان کا نسب بیان کیا ہے کہ عثمان بن ابی العاص بن بشیر بن عبید بن دھمان و برو ایتی عبد دھمان اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ) سائب عثمان کے قریبی چچا زاد بھائی نہیں ہیں) وہ ثقیف کے ایک گھرانے سے ہیں جو دونوں آٹھویں پشت یعنی مالک بن حطیط میں مل جاتے ہیں پس اگر ابن مندہ اور ابونعیم قریبی چچا زاد بھائی ہونا نہیں ارادہ کیا تو پھر اس کو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۳۔ حضرت سائبؓ بن حارث

حضرت سائبؓ بن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوئی قریشی سہمی ہیں۔ حارث کی کنیت ابو وداعہ تھی۔ جنگ بدر میں یہ کفار کے ساتھ تھے اور ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ان کو پکڑے رہو کیونکہ ان کا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ میں دے کر چھوڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جن کا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہے لیکن درست مطلب ہے اور ابو عمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہی کو اخو مطلب بھی کہتے ہیں ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ سائب کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کر دیئے تھے۔ انہوں نے اس کو امام بخاری سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی رد میں اگر (اپنے قول سے) یہ مراد لی ہے کہ مطلب قید ہوئے تھے (نہ سائب) تو دونوں صحیح نہیں ہیں کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور مطلب نے فدیہ دیا تھا اس کو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے خود ہی مطلب بن وداعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انہی دونوں کا قول اس مراد کو رد کرتا ہے اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سائب صحابی نہ تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے میں ایک جماعت نے موافقت کی ہے کیونکہ امام بخاری اور ابو عمر وغیرہما نے ان کو صحابی بیان کیا ہے اور انساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی وداعہ کے بابت لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مکہ میں نبیؐ کے شریک تھے اور ان کی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی اسعد بن منشو بن عبد سے تھیں۔

سعید: سین کے پیش اور عین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۴۔ حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس

حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی ہیں۔ طائف کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحق نے اس کو بیان کیا ہے۔ یہ سائب حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سائب طائف کے واقعہ میں گئے تھے اور اس کے بعد شام کے علاقہ میں بمقام اردن فحل کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذوالقعدہ ۱۳ھ اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ ۱۴ھ میں ہوا' حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہوگئی۔

فحل: فا کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۵۔ حضرت سائبؓ بن ابی حبیش

حضرت سائبؓ بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہیں۔ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے انہی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جن میں ہم کوئی عیب نہیں جانتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا عیب میں نہ بیان کر سکتا ہوں اور بعض لوگوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے بیٹے عبداللہ کے واسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ
صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق میں یہ فرمایا تھا۔سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۰۶۔حضرت سائبؓ بن حزن

حضرت سائبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا تھے۔انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ مسیب اور عبدالرحمٰن اور سائب اور ابو معبد حزن کے بیٹے ہیں
ان کی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل تھیں۔مصعب زبیری نے کہا ہے کہ مسیب
حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہیں ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

عایذ: نیچے دو نقطے والی یاء کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۷۔حضرت سائبؓ بن خباب

حضرت سائبؓ بن خباب۔ان کی کنیت ابو مسلم ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔صاحب
المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔یہ فاطمہ بنت عتبہ بنت بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے ان کی روایت سے صرف ایک حدیث
ہے کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ٹوٹتا خروج ریح خواہ آواز ہو یا بلا آواز۔محمد بن عمرو بن عطاء اور اسحٰق بن سالم اور سائب کے
مسلم نے سائب سے روایت کی ہے۔ان کی وفات ۷۷ھ میں ہوئی تھی اور ان کی عمر اس وقت ۹۲ برس کی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں
نے لکھا ہے۔

۱۹۰۸۔حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی

حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی۔ان کی کنیت ابو سہلہ تھی عطاء بن یسار اور صالح بن حیوان نے ان سے روایت کی ہے عطاء کی
روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا الخ مرفوع ہے اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کی طرف تھوکنے
کے بارے میں ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے خلاد نے
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے
اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہے اور دونوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرہ تک
اٹھاتے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے اس کو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ میں
(جس کو انہوں نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہے) بیان کیا ہے۔ہمیں ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے
روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے
عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انہوں نے صالح بن حیوان سے انہوں نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ
احمد بن صحابی نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور قبلہ کی طرف تھوک دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز سے فارغ ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے اس کے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑھانی چاہی لوگوں نے اس کو نبیؐ کے کہنے کی وجہ سے روکا رسول اللہؐ کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا ہاں (میں نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم نے اللہ اور اللہ کے رسول کو تکلیف دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں اس پر گفتگو ہوگی۔

۱۹۰۹۔ حضرت سائبؓ بن خلاد انصاری

حضرت سائبؓ بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سہلہ تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور دونوں نے (ابو سہلہ) ان کی کنیت بیان کی ہے اور ابو عمر نے اس کو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہے اور اس بیان میں لکھا ہے کہ سائب بن خلاد بن سوید۔ انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہیں ان کی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہیں اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہیں ہیں جن میں سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ کعب' خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس نسب میں ہے اور ساعدہ اور کعب کے والد خزرج دونوں چچازاد بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے' ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ' اور بہت سے لوگوں نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابو القاسم کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ سب کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دوں۔ تینوں نے یہاں اس کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جس کی ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے نہ اس کے فرائض مقبول ہوں گے اور نہ نوافل۔ ابو عمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویوں نے اس کو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو مالک اور ابن عیینہ اور ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابو عبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب بن خلاد بدر میں شریک ہوئے اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ ۹۱ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۰۔حضرت سائبؓ

حضرت سائبؓ۔خلاد جہنی کے والد ہیں۔ان کے بیٹے خلاد نے ان کی روایت سے نبی ﷺ سے تین پتھروں سے استنجا کی حدیث روایت کی ہے اس کو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انہوں نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابوعمر کا بیان تھا۔ ہوں ابوعمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابوخلاد کو تین تذکرے قرار دیئے ہیں۔ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا ابوخلاد جہنی اور ابوعمر نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور سائب ابوخلاد کا ایک بیان بڑھا دیا ہے۔اور استنجا کی حدیث جس نے اس بیان کے شروع میں لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے پس اس کی تحقیق چاہیے۔میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہیں اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہیں اور ان کا لڑکا خلاد ان روایت کرتا ہے۔ابوعمر کو اس وجہ سے شبہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ میں ان سے ان کے بیٹے کا روایت کرنا مذکور صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہے اسی لیے جب انہوں نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو ان کو دوسرا شخص واللہ اعلم۔

دونوں کے ایک ہونے کے گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے جو ان سے روایت کرتے ہیں اور قبیلہ متحد ہے۔اور ابوعمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری دونوں کی کنیت ابوسہلہ بیان کی ہے اور ابونعیم اور ابن مندہ نے سائب انصاری کی کنیت (ابوسہلہ) بتائی ہے۔اور بخاری نے بھی ابن مندہ اور ابونعیم کی طرح دو ہی شخص یعنی ابوسہلہ ا بیان کئے ہیں اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ابوسہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثوں کا عنوان قرار دے کر بلند سے لبیک کہنے اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے۔اور اسی ضمن میں لکھا ہے کہ یہ حدیثیں عطا سے مروی انہوں نے سائب بن خلاد برادر بنی حارث بن خزرج سے روایت کی ہے پس امام احمد نے دونوں کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن اور ابونعیم نے جن دو حدیثوں کو دو عنوانوں میں ذکر کیا ہے امام احمد نے ان دونوں کو ایک ہی میں بیان کر دیا۔واللہ اعلم

۱۹۱۱۔حضرت سائبؓ بن ابی سائب

حضرت سائبؓ بن ابی سائب۔ان کا نام صیفی ہے جو عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہیں' قریشی مخزومی تھے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے یہ بعثت سے پہلے مکہ میں شریک تھے لیکن اس میں اختلاف ہے بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہیں اور بعض ان کے والد کو اور بعض کہتے ہیں کہ قیس سائب شریک تھے اور بعض لوگ' اوروں کو بیان کرتے ہیں۔سائب کے اسلام میں اختلاف واقع ہوا ہے ابن اسحٰق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ سائب بدر میں بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اس کے خلاف ایک اور روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا ان کے ہمراہ ان کا لشکر بھی تھا اس نے سائب بن صیفی کو پتھر مارے وہ گر پڑے معاویہ اللہ عنہ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور کہا اے معاویہ تم ہم کو بیت اللہ کے گرد پچھاڑتے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم میں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماں کے ساتھ شادی کرنے کا قصد کیا تھا۔ حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تاکہ میں مثل ابو سائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا۔ اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابو سائب رسول اللہؐ کے ساتھ ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا۔ سائب بن ابی سائب مولفۃ القلوب میں سے تھے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور ان کے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب وہی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبر کے آقا تھے اور مجاہد نے اس شخص سے جو سائب کو پکڑ کر چلتا تھا اور اس نے سائب سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا صحابہ نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں آپ کا شریک تھا۔ پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دھوکا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہیں جن سے ایک حدیث مروی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے نصف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں متقدمین سے کسی کو نہیں جانتا جس نے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہیں ہے کہ دونوں ایک ہوں کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوالجواب سے انہوں نے عمار بن زریق سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن نمیلہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۲۔ حضرت سائبؓ بن سوید

حضرت سائبؓ بن سوید۔ مدنی تھے۔ محمد بن کعب قرظی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ تمہارے کھیت سے چڑیاں کچھ نہیں کھاتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ثواب لکھ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۳۔ حضرت سائبؓ بن عبداللہ

حضرت سائبؓ بن عبداللہ۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھ کو فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم مجھ سے ان کی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت میں میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہیں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ بہت اچھے ساتھی تھے۔ سائب کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا اے سائب تم اپنے ان اخلاقوں پر نظر کرو جن کو زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے ان کو اسلام میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی کرتے رہو یعنی مہمانوں کی ضیافت کرو اور یتیموں کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ فضل بن دکین
سفیان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سائب بن عبد اللہ
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آپ کو دیکھا ربنا اتنا فی
حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (البقرہ:۲۰۱) فرمارہے تھے۔ اسی طرح اس کو بہت لوگوں نے ابن دکین
نقل کیا ہے اور حسین بن حفص اور محمد بن کثیر نے سفیان سے روایت کیا ہے اور دونوں نے (بجائے سائب بن عبد اللہ کے
اللہ بن سائب بیان کیا ہے اور اسی کو ابو عاصم اور عبد الرزاق اور ہشام بن یوسف اور امیہ بن شبل اور محمد بن ثور صنعانیون نے
جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے عبد اللہ بن سائب سے نقل کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا
میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے
میں اسی حدیث کو جس کو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہے ذکر کیا ہے اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا
جس میں یہی مضمون ہے کہ سائب نے کہا میں نے نبیؐ کے حضور میں گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلاف
سائب بن ابی سائب کی بابت ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۴۔ حضرت سائبؓ بن عبد الرحمٰن

حضرت سائبؓ بن عبد الرحمٰن۔ محمود بن آدم نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے جعید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے سائب
عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ان کی خالہ ان کو نبیؐ کی خدمت میں لے گئیں آپ نے ان کو دعا دی اس کی برکت سے ان کی
۹۴ سال کی ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے
مندہ کا کلام نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں بعض ناقلین نے وہم کیا ہے اور سائب بن عبد الرحمٰن بیان کر دیا ہے حالانکہ وہ سائب
بن یزید ہیں ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۹۱۵۔ حضرت سائبؓ بن عبید

حضرت سائبؓ بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ان کی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
دادا ہیں اور ان کی والدہ شفاء بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ سائب نبیؐ سے بہت مشابہ تھے۔ خطیب ابوبکر احمد
علی بن ثابت بغدادیؒ نے قاضی ابو الطیب طبری سے روایت کی ہے کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے
بنو ہاشم کی طرف سے علم بردار تھے مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے اور فدیہ دے کر مسلمان ہو گئے لوگوں نے ان سے دریافت
کہ فدیہ دینے سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہو گئے انہوں نے جواب دیا کہ میں مسلمانوں کو ان کے کھانے سے محروم کرنا نہیں چاہتا
ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۱۶۔ حضرت سائبؓ بن عثمان

حضرت سائبؓ بن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ ابتدا اوا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں گئے تھے اور ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۷۔ حضرت سائبؓ بن عمیر

حضرت سائبؓ بن عمیر۔ قبیلہ ازد سے ہیں۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ان کو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علاء بن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے۔ ابن اسماعیل نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مر جائیں تو مکہ میں نہ دفن کیے جائیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر کے بیٹوں نے مکہ سے ان کے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے ان کو روک دیا اور کہا کہ لوگ ان کے پاس موجود ہو گئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انہوں نے علاء سے نقل کیا ہے۔

۱۹۱۸۔ حضرت سائبؓ بن عوام

حضرت سائبؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ قریشی اسدی ہیں زبیر بن عوام کے بھائی تھے ان کی والدہ صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ تھیں لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ صفیہ نے سائب کے بارے میں یہ شعر کہا ہے۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

یسبنی السائب من خلف الجدر لکن ابوالطاھر زبار امر

سائب مجھ کو دیوار کے پیچھے سے گالی دیتا ہے۔ لیکن ابوالطاہر (یعنی زبیر) باز رکھنے والا ہے"۔

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابوالطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے۔ (اس عبارت میں کچھ الفاظ گر گئے ہیں اس وجہ سے عبارت مسلسل نہیں ہے جیسا کہ اس کی بحث آگے آتی ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے جو کلام نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس میں انہوں نے غلطی کی ہے اور ابن اسحٰق سے جو مروی ہے کہ خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی سے سائب شریک احد ہوئے اور یہی درست ہے اور جنگ یمامہ میں بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔ اس نسخہ میں عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گر گیا ہے اور بنو اسد کا نام شروع کر دیا ہے کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ابن مندہ نے خیال کر لیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہیں اور ہم نے جس کلام کو ابن اسحٰق کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنو عبدالدار سے یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے اور بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہو گیا کہ ابن مندہ نے جو نسخہ سے نقل کیا ہے اس میں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے۔ سائب کی اولاد نہیں ہے۔

۱۹۱۹۔ حضرت سائبؓ غفاری

حضرت سائبؓ غفاری۔ ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بنو غفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے جواب دیا کہ سائب آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۰۔ حضرت سائبؓ (مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی)

حضرت سائبؓ۔ غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے نافع بن سائب سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان کے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا رسول اللہؐ نے ان کو آزاد کر دیا جب غیلان مسلمان ہوئے تو آپ نے اپنا حق آزاد کر کے غیلان کو دے دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۱۔ حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ

حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ہم ان کے والد اور ان کے نام میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو ذکر کر چکے ہیں ابراہیم بن منذر نے کہا ہے کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہؐ کے وقت میں پیدا ہوئے تھے ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ جب سائب ابن ابی لبابہ پیدا ہوئے تو نبیؐ کی خدمت میں حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب اللہ نے ابولبابہ کو توبہ کی توفیق دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں جہاں میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے تمام مال کو صدقہ کر دوں آپ نے جواب دیا ہے کہ اے ابولبابہ تم کو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ پس میں نے تہائی مال خیرات کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۲۔ حضرت سائبؓ بن مظعون

حضرت سائبؓ بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں۔ عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہے اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے ان کو اور ان کے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہے۔ ان کے اور ان کے بھائی عثمان کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۔ حضرت سائبؓ بن نمیلہ

حضرت سائبؓ بن نمیلہ۔ صحابی ہیں۔ مجاہد نے ان سے روایت کی ہے عمار بن رزیق نے محمد بن عبدالکریم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہے۔ ابو عمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس حدیث کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ یہ سائب ابن ابی سائب وہی ہیں جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد کا نام صیفی ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہے لیکن ابو عمر نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ذکر کیا ہے اسی وجہ سے انہوں نے ان کو دوسرا شخص خیال کیا ہے دونوں کے ایک ہونے کو اسے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ مجاہد ان دونوں سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس قول و دعویٰ کے ثبوت میں حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ہے اور دارقطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہے کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوٰۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہے اور بعض نے ابو عمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے کہ انہوں نے ان کو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۲۴۔ حضرت سائبؓ بن ہشام

حضرت سائبؓ بن ہشام بن عمرو بن ربیعہ۔ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے ان کے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبر گیری کرتے تھے۔ (یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب کفار نے ابو طالب سے کہا کہ یا تو تم محمد (ﷺ) کو ہدایت کرنے سے منع کر دو یا ان کو ہمارے سپرد کر دو یا تم لوگ مکہ سے نکل جاؤ چنانچہ ان لوگوں نے پہلی دونوں شرطوں کو نامنظور کیا اور بنو ہاشم مکہ سے نکل کر ایک گھاٹی میں جا رہے کفار نے سب لوگوں کو بنو ہاشم کی اعانت اور ہمدردی سے منع کر دیا تھا۔ کوئی سودا وغیرہ بنو ہاشم کے ہاتھ نہیں فروخت کر سکتا تھا کچھ لوگ خفیہ بنو ہاشم کی مدد کرتے تھے انہی لوگوں میں یہ بھی شامل تھے)

ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کی طرف سے وہاں کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوئے یہ قریش کے بزدل لوگوں میں سے تھے۔

مخلد: میم کے ضمہ اور لام مفتوحہ کی شد کے ساتھ ہے۔

۱۹۲۵۔ حضرت سائبؓ بن ابی وداعہ

حضرت سائبؓ بن ابی وداعہ۔ ابی وداعہ کا نام حارث تھا۔ قریشی سہمی تھے ان سے ان کے بھائی مطلب نے روایت کی ہے ان کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ہے کیونکہ ۵۷ھ میں انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کیے تھے۔ امام بخاری نے اس کو بیان کیا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سائب بن حارث کے بیان میں ان کا پورا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۶۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب سائب بن یزید بن سعید اسود بن عبداللہ بن حارث بیان کیا ہے۔ یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے ان کی کنیت ابو یزید ہے بعض لوگوں کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ ازد سے ہیں اور ان کا شمار ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہذلی تھے۔ یہ امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے روایت کے مطابق وہ ابن زبیر اور نعمان بن بشیر ہم عمر ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میرے والد مجھ کو لے کر رسول اللہؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اس سات برس کا تھا۔ یہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے۔ قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر اور ابوالمعالی محمد بن اسمٰعیل نے اجازۃً خبر دی وہ کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو ادیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر اسماعیلی نے کہتے تھے ہم سے ابواحمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے آئے آپ کے واسطے ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا میں اس وقت لڑکا تھا اور آپ سے ملا۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ جن کا ذکر ہو چکا ہے وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل بن جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی نے کہا کہ میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہؐ! میرے بھانجے کے درد نے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کے پانی سے تھوڑا سا آپ کے پس پشت کھڑا ہوا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا اس کی مشابہت پردہ کے گھنڈے ہے۔ ابونعیم نے ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلیٰ انہوں نے معتمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہؐ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپ کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے اور جب آپ منبر سے اترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ ان کا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ مروی ہے۔ اور ان کی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے۔ مگر قریش کے حلیف تھے۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید عطا کے آقا تھے۔ ان کی اولاد مروا اور حوران ملک شام کی سرزمین میں ہے۔ سائب کے غلام عطا نے
ن کیا جو کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے کھوپڑی یعنی چاند تک سیاہ تھے اور باقی بال اور داڑھی سفید تھی۔ میں نے پوچھا
ے آقا میں نے تمہارے بڑھاپے سے زیادہ تعجب خیز کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ نبیؐ میرے پاس سے گزرے
لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ سائب بن یزید پس آپ نے میرے سر پر
ھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر
یا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہیں۔ واللہ اعلم

باب السین والباء

۱۹۲۔ حضرت سباعؓ بن ثابت

حضرت سباعؓ بن ثابت۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے سباع بن
ابت سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان میں طواف کرتے پایا ہے۔

۱۹۳۔ حضرت سباعؓ بن زید

حضرت سباعؓ بن زید یا ابن یزید۔ ابوشعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی
ے جن میں سباع بن یزید بن قزعہ بن عبداللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس۔ عبسی اور ابوحصین بن لقمان
ندان بنی ربیعہ بنی معیط بن مخزوم سے تھے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے ان لوگوں کو دعائے خیر دی ان کو جھنڈا عطا کیا اور دس کو
ن کی نشانی ٹھہرایا اور فرمایا کہ مجھے دسواں بنالو اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انہوں نے سباع بن یزید عبسی
ے روایت کی کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ
یا نبی ہے جس نے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور بجائے زید کے یزید بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ
موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۴۔ حضرت سباعؓ بن عرفطہ

حضرت سباعؓ بن عرفطہ غفاری۔ نبی ﷺ نے خیبر اور دومۃ الجندل کی طرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ
شاہیر صحابہ میں سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی
رف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔ پس ہم آئے اور اس کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی اور انہوں نے پہلی رکعت میں
کھیعص پڑھی اور دوسری رکعت میں ویل للمطففین پڑھی۔ میں نے دل میں کہا ہلاکت ہو ابوفلاں کیلئے اس کے دو پیمانے ہیں
ڑا پیمانہ ہے ایک کے ساتھ اور کم کرتا ہے دوسرے کے ساتھ ہم سباع بن عرفہ کے پاس آئے اس نے ہمیں تیار کیا ہم آئے حضور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پاس فتح سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد۔ اس کے علاوہ کہ انہوں نے تقسیم کر دیا اس کو مسلمانوں کے ساتھ۔

۱۹۳۱۔ حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ

حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ جعفی۔ ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن سعد عشیرہ۔ یہ اُن کے والد ابوسبرہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی کے چچا عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن کے دادا تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ سبرہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا کہ تمہارے لڑکوں کے کیا نام انہوں نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبدالعزیٰ۔ آپ نے عبدالعزیٰ کا نام بدل دیا اور ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا (ہم ذکر کر چکے ہیں) اور ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۲۔ حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس

حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس۔ ان کی کنیت ابوسلیط ہے۔ ان کا نسب ان کی کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگا یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ عبداللہ بن ابوسلیط کے والد ہیں ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ سبرہ اور لوگ اُسریۃ بیان کرتے ہیں۔ یہ بدر و خیبر میں شریک ہوئے۔ پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق انہوں نے حدیث روایت کی جو اُسیر کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۳۔ حضرت سبرہؓ بن عمرو

حضرت سبرہؓ بن عمرو۔ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو قعقاع میں معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن وغیرہم کے ہمراہ بنوتمیم کے وفد میں آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۴۔ حضرت سبرہؓ بن فاتک

حضرت سبرہؓ بن فاتک اسدی۔ خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے ان کا نسب ان کے ایمن اور خریم کے بیان میں گزر چکا ہے۔ جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن یوسف ہے کہ سبرہ بن فاتک وہی ہیں جنہوں نے دمشق کو مسلمانوں کے درمیان میں بانٹ دیا تھا ان کا شمار شامیوں میں ہے ایمن نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑوں انہوں نے رسول سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ترازو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری پست کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۵۔ حضرت سبرہؓ بن فاکہ

حضرت سبرہؓ بن فاکہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن ابی الفاکہ۔ مخزومی ہیں۔ اور ابن ابوعاصم نے بیان کیا ہے کہ یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ندان اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ان سے سالم بن ابوالجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے نانا ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابراہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعقیل عبداللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے راستوں پر بہکانے کے واسطے بیٹھتا ہے جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اسلام کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے کہ کیا تم مسلمان ہوجاؤ گے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دو گے بندہ اس کی نافرمانی کرکے مسلمان ہوجاتا ہے تو ہجرت کے راستہ پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کرجاؤ گے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دو گے مہاجر مثل اس گھوڑے کے ہے جو اپنی رسی میں بندھا ہوا ہو اگر اب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کرتا ہے تو پھر جہاد کے راستہ میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم جہاد پر جاؤ گے حالانکہ اس میں نفس اور مال کی مشقت ہے اور تم لڑو گے اور شہید کئے جاؤ گے اور لوگ تمہاری بیوی سے شادی کرلیں گے اور مال بانٹ لیں گے بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس کو کیا اور مرگیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر ڈوب گیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کو جانور روند ڈالے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص مقتول ہوا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔اس کو ابن عجلان نے ابوجعفر موسیٰ بن مسیب سے انہوں نے سالم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مجھ کو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہے اور اس کو ابن ابی شیبہ نے ابن فضیل سے انہوں نے موسیٰ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۲۔حضرت سبرہؓ بن معبد

حضرت سبرہؓ بن معبد۔اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہیں قبیلہ جہینہ سے۔ان کا نسب عوسجہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ان کی کنیت ابوالربیع ہے اور بعض لوگوں نے ابوثریہ بیان کیا ہے ثا کے ضمہ سے اور بعض نے ثا کے فتحہ سے لیکن پہلا قول درست ہے ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے اور انہی کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کے حکم دینے کی حدیث مروی ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے پڑھ کر خبر دی اور میں موجود تھا اور سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ان کو ان کے والد نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ جب عسفان پہنچے آخر قصہ تک اور اس کے آخر میں ہے کہ میں نے تم لوگوں کو عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی مگر اللہ نے اس کو قیامت تک کے واسطے حرام کردیا پس جس شخص کے پاس ممتوعہ عورتوں میں سے ہوں تو ان کو چھوڑ دے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۷۔ حضرت سبیع رضی اللہ عنہ بن حاطب

حضرت سبیع رضی اللہ عنہ بن حاطب بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی بنی سالم انصاری کے حلیف تھے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔ ... نے کہا ہے کہ ہیشہ کی جگہ بعض آدمیوں نے عیشہ لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے اس کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی حاجت نہیں۔

۱۹۳۸۔ حضرت سبیع رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت سبیع رضی اللہ عنہ بن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے عامرہ کی جگہ ... کو ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے عامرہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب السین والجیم

۱۹۳۹۔ حضرت سجار سلیطی رضی اللہ عنہ

حضرت سجار سلیطی رضی اللہ عنہ۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے ان کا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابوزکریا کی مراد وہ ہے جس کو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ علاثہ بن شجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور ان کا نام حارث بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے جس طرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابوزکریا نے اس میں تصحیف کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۴۰۔ حضرت سجل رضی اللہ عنہ (نبیؐ کے کاتب)

حضرت سجل رضی اللہ عنہ۔ نبیؐ کے کاتب تھے۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب (الانبیاء:۱۰۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل نبیؐ کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے ایک کاتب سجل نامی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت میں حمدان بن سعید منفرد ہیں انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے اس کو روایت کیا ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب السین والحاء والخاء

۱۹... حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ ۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے
...ے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالزبیر سے روایت کر کے خبر
...انہوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس مقتول کی بابت دریافت کیا جس کے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی۔ جابر نے کہا کہ
...ل اللہ ﷺ نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا۔ جابر نے کہا ہے کہ میں
...ں جانتا کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹... حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے شخص ہی ہوں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے
...یت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آ کر رہے تھے ان میں سحیم بن خفاف صحابی بھی تھے۔ سہیل بن جزء سلمی نے ان سے روایت کی

۱۹... حضرت سخبرہ ازدیؓ

حضرت سخبرہ ازدیؓ ۔ اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہیں۔ صحابی ہیں' ان سے ان کے بیٹے
...یت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص مصیبت میں مبتلا کیا جائے صبر کرے اور نعمت ملنے پر شکر کرے اور دوسروں کی زیادتی کو
...ف کر دے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرے انہی لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ہمیں
...فر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد حمید
...ی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن خیثمہ نے ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن سخبرہ
...انہوں نے سخبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا' یہ اس کے لیے گزشتہ برائیوں
...فارہ ہو جائے گا۔ اس سند میں جو ابوداؤد ہیں ان کا نام نفیع ہے اور یہ نابینا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹... حضرت سخبرہ اسدیؓ

حضرت سخبرہ اسدیؓ ۔ خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو ابوعمر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے ان کے بھائی عمرو کے
...رہ میں بیان کیا ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے' انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر
...انہوں نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت میں ان کے مرد
...ں سب تھے۔ راوی نے ایک ایک کے نام گنوانا شروع کیے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے
...برہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۵۔ حضرت سحرورؓ بن مالک

حضرت سحرورؓ بن مالک۔ حضرمی صحابی تھے۔ مصر میں رہتے تھے اور مصر کی فتح میں شریک ہوئے اور وہاں ایک خطبہ اس میں ایک حدیث نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کی۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ سحرورؓ سین کے ضمہ کے ساتھ اور نقطہ والی خاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور دورا کے وزن عصفور کے وزن پر۔

باب السین والراء

۱۹۴۶۔ حضرت سراجؓ بن مجاعہ

حضرت سراجؓ بن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ ان کی حدیث کو رجیل بن ایاس نے اپنے چچا سراج بن مجاعہ بن انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن میں غورہ نامی ایک زمین دی اور پروانہ لکھ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا محمد رسول اللہ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ' خاندان بن سلیم کو' میں نے غورہ عطا کیا۔ جو شخص اس بارہ میں ان سے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کریں۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور لکھا ہے۔

۱۹۴۷۔ حضرت سراجؓ ابومجاہد

حضرت سراجؓ ابومجاہد۔ ان کی کنیت ابومجاہد تھی۔ اہل یمن میں سے تھے ان سے ان کے پوتے علی نے روایت کی نام فتح تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص' تمیم داری کے اور یہ لوگ شراب کی دکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی انہوں نے مجھ کو حکم دیا میں نے ان انہوں نے مسجد نبوی میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ اس میں کھجور کی شاخیں روشن کیا کرتے تھے آپ نے شخص نے میری مسجد میں چراغ روشن کیا۔ تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپ نے ان کا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا نے فرمایا نہیں بلکہ ان کا نام سراج ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

۱۹۴۸۔ حضرت سراقہؓ بن حارث

حضرت سراقہؓ بن حارث بن عدی۔ عجلانی ہیں جنگ حنین میں ۸ھ میں شہید ہوئے ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہی کے موافق روایت بیان کی ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہ روایت ہے جس کی خبر ہم کو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے' شہدا ناموں میں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ انصار میں سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین ہوئے) اور ایسا ہی اس کو دوسروں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ہم بعد کے بیان میں ذکر کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۹۔ حضرت سراقہؓ بن حباب

حضرت سراقہؓ بن حباب۔ انصاری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین میں ساتھ تھے شہید ہوئے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحٰق سے شہداء انصار کے بیان میں روایت کی ہے کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے حنین میں شہید ہوئے اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار میں سے سراقہ بن حباب شہید ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کیے ہیں اور دونوں کو شہداء حنین میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شہداء حنین کے بیان میں سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے۔ پس حق ابن مندہ اور ابو نعیم کے ساتھ ہے وہ دونوں ایک ہیں پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگوں نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہے تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہوں یہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

۱۹۵۰۔ حضرت سراقہؓ بن سراقہ

حضرت سراقہؓ بن سراقہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ عبدالواحد بن عوف نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت مقرر نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مقتول جس کی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

۱۹۵۱۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری

حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی بنی مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ یہ عروہ اور ابن اسحٰق کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۲۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو

حضرت سراقہؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے اور ان کا نسب نہیں مذکور ہوا۔ سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو مقام باب کی طرف روانہ کیا اور سردار عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہیں جنہوں نے اہل ارمینیہ اور ارمن سے مقام باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر لکھ کر روانہ کی تھی اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمٰن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ یہ پہلے سراقہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے غیر ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معرکہ موتہ میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

۱۹۵۳۔ حضرت سراقہؓ بن عمیر

حضرت سراقہؓ بن عمیر۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں سواری طلب کی آپ کے پاس سواری نہ تھی۔ جس پر ان کو سوار کرتے پس یہ روتے ہوئے واپس گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ولا على الذين اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه تولوا واعينهم تفيض من الدمع— (التوبه: ۹۲)

ابن عباس نے کہا ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی انہی میں سے سراقہ بن عمیر ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حضرت سراقہؓ بن کعب

حضرت سراقہؓ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر نے اسی طرح بیان کیا ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ عبدالعزیٰ عروہ کے بیٹے ہیں اور صحیح غزیہ ہے جو عمرو بن عبد عوف بن مالک بن نجار کے بیٹے ہیں۔ سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ کی خلافت میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ یمامہ میں شہید ہوئے اور کلبی نے ان کا مثل واقدی کے بیان کیا ہے۔

۱۹۵۵۔ حضرت سراقہؓ بن مالک

حضرت سراقہؓ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ مدلجی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سفیان تھی (مقام) قدید میں اترا کرتے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے ان صحابہ میں سے ابن عباس اور جابر نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور سراقہ کے بیٹے محمد بن سراقہ نے روایت کی ہے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن بن قاری جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن محمد ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک زین تیرہ درہم میں مول لی عازب سے کہا کہ براء سے کہو کہ میرے گھر پہنچا دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ کہوں گا یہاں تک کہ آپ مجھ سے اس وقت کے واقعات بیان نہ کریں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے چلے تھے اور آپ ان کے ہمراہ تھے۔ ابو بکر صدیق نے کہا کہ ہم نکلے رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہم کو ڈھونڈ رہی تھی اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ڈھونڈنے والا ہمارے پاس آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہ ہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ جب ہم سے نزدیک ہو گیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہو گیا ہے وہ کہتا ہے یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا یا انہوں نے کہا کہ دو یا تین نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا میں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ جاسوس آ پہنچا اور یہ کہہ کر میں رونے لگا آپ نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ میں نے جواب دیا بخدا میں اپنے خوف سے نہیں روتا ہوں بلکہ مجھ کو آپ کا خیال ہے آپ نے اس شخص پر بددعا کی اور فرمایا اے اللہ! تو مجھ کو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا اور وہ سوار اس پر سے کود پڑا اور اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میں نے جان لیا کہ یہ تمہارا ہی کام ہے اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے جستجو میں ہیں خبر کو گول مول کر دوں گا۔

رسول اللہؐ نے اس کو دعا دی وہ رہا ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس گیا الی آخرہ اور ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن مسلم نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم سے انہوں نے اپنے چچا سراقہ بن جعشم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے واسطے نکلے۔ قریش نے اس شخص کے واسطے جو ان کو پکڑ لائے سو اونٹ انعام مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کر کے کہا کہ جب میں نے ان سب باتوں کو دیکھ لیا تو مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ غالب رہیں گے اور میں نے آواز دی کہ میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں میری طرف نظر کیجئے میں آپ سے بات کروں گا خدا کی قسم میں آپ کو شک میں نہ ڈالوں گا اور میری طرف سے آپ کو کوئی ناگوار امر نہ پہنچے گا۔ رسول اللہؐ نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ سراقہ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ مجھ کو ایک تحریر لکھ دیجئے تاکہ میرے اور آپ کے درمیان میں نشانی رہے پس آپ نے ایک تحریر ہڈی یا جلی یا کھال پر لکھ کر ڈال دی میں نے اس کو اٹھا کر اپنے ترکش میں ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اس کا ذکر کبھی نہیں کیا یہاں تک کہ جب اللہ نے مکہ کو اپنے رسول کے واسطے فتح کر دیا اور آپ حنین اور طائف سے فارغ ہو گئے وہ تحریر لے کر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ مقام جعرانہ میں مقیم تھے میں انصار کے لشکر میں داخل ہوا وہ لوگ نیزوں سے مجھ کو کھڑکھڑانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہے؟ یہاں تک کہ میں رسول اللہؐ سے نزدیک ہو گیا آپ اسوقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا میں گویا آپ کی پنڈلی کو رکاب میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہے۔ پھر میں نے وہ تحریر دکھائی اور پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کی تحریر جو آپ نے مجھ کو عنایت کی تھی اور میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے پس آپ نے اس کو قریب کہا۔ پس میں آپ کے نزدیک ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمر بند اور تاج پہنو گے۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسروی کنگن اور کمر بند اور تاج آیا انہوں نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزوں کو پہنا دیا۔ سراقہ کے بال بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوؤں پر بہت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی اللہ کو ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے' جو خود کو لوگوں پروردگار کہتا تھا ان چیزوں کو لے کر بنی مدلج کے ایک بدو سراقہ کو پہنا دیا۔ حضرت عمر نے اس کو بآواز بلند کہا تھا' سراقہ شاعر تھے انہوں نے ہی ابوجہل سے خطاب کر کے یہ اشعار کہے تھے ۔

اباحکم واللہ لو کنت شاھدا	لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ
علمت ولم تشکک بان محمد	رسول ببرھان فمن ذایقاومہ
علیک بکف القوم عنہ فاننی	اری امرہ یوما ستبدو معالمہ
بامر یود الناس فیہ باسرھم	بان جمیع الناس طرایسالمہ

''اے ابوالحکم (کنیت ابوجہل) واللہ اگر تم اس وقت موجود ہوتے جب میرے گھوڑے کے پیر زمین میں دھنس گئے تھے تو تم کو معلوم ہو جاتا اور کچھ شک نہ رہتا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں معجزہ کے ساتھ آئے ہیں کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تم قوم کو مقابلے سے روکو کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب ان کے علوم شائع ہوں گے اور اس طرح شائع ہوں گے کہ تمام دنیا کے لوگ ان سے صلح کرنے کی خواہش کریں گے۔''

سراقہ بن مالک ۲۴ھ ابتدا خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوئے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۶۔ حضرت سراقہؓ بن معتمر

حضرت سراقہؓ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں۔ عمر کے والد تھے سراقہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۱۹۵۷۔ حضرت سرباتکؓ ہندی

حضرت سرباتکؓ ہندی۔ مکی بن احمد بردعی نے اسحق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے میں نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری کیا عمر ہوگی؟ اس نے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس صحابہؓ میرے پاس بھیجے تھے جن میں حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید اور ابوموسیٰ اشعری اور صہیب و سفینہ وغیرہم تھے۔ آپ نے اس کو دعوت اسلام دی تھی اس نے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور نبیؐ کے خط کو بوسہ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اس کے ترک کرنے میں حق کی جانب داری کی ہے کیونکہ اس کا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کسی بیان کو جن کو ان لوگوں نے یا ان میں سے کسی نے بیان کیا ہے نہ چھوڑیں گے تو ہم ضرور اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

۱۹۵۸۔ حضرت سرعؓ بن سوادہ

حضرت سرعؓ بن سوادہ۔ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبیداللہ بن اشکاب نے ان کو افراد میں لکھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اوران کا کچھ حال ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۵۹۔حضرت سرق ؓ بن اسد

حضرت سرق ؓ بن اسد جہنی۔اور بعض لوگ ان کو انصاری اور بعض الائل بیان کرتے ہیں۔شہر اسکندریہ علاقہ مصر میں رہتے تھے یہ صحابی تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کا نام سرق رکھا تھا کیونکہ انہوں نے ایک بدو کی سواری کے دو اونٹ جن کو وہ لے کر مدینہ میں آیا تھا خریدے اور لے کر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ ان کو تلاش کرو جب لوگ ان کو لے کر آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تم کو ایسے کام پر کس نے مجبور کیا' یہ کہتے تھے' میں نے جواب دیا کہ میں نے دونوں کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپ نے فرمایا کہ ان کا قرض ادا کرو میں نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا اے اعرابی ان کو لے جا کر اپنا حق وصول کرلے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تاکہ ان کا فدیہ اس کو دے دیں پھر اس نے ان کو آزاد کر دیا۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا' نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جویریہ بن اسماء نے عبداللہ بن یزید منبعث کے غلام سے' انہوں نے ایک مصری آدمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے ایک صحابی سے جو' ان لوگوں کے پاس رہتے تھے جن کو سرق کہتے تھے روایت کرکے بیان کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے سرق تخفیف راء کے ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہل حدیث سرق راء کو مشدد پڑھتے ہیں۔مگر تخفیف راء کے ساتھ پڑھنا صحیح ہے ابوعبدالرحمٰن قینی نے ان کو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۰۔حضرت سری ؓ (والد ربیع)

حضرت سری ؓ۔ربیع کے والد ہیں۔عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہم کو عورتوں سے تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی تھی پھر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ متعہ کرنے کو سختی کے ساتھ منع فرمارہے تھے ابوموسیٰ نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور شاید کہ بعض راویوں نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویوں سے تصحیف ہو گئی۔واللہ اعلم

۱۹۶۱۔حضرت سریع ؓ بن حکم

حضرت سریع ؓ بن حکم۔سعدی قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس تمیم کے وفد۔میں آئے تھے۔اور آپ نے ان کو ایک خط لکھ کر دیا تھا۔ان کے بیٹے وقاص نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بنوتمیم کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب السین والعین

۱۹۶۲۔ حضرت سعدؓ بن اخرم

حضرت سعدؓ بن اخرم۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ تھی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے۔ عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ ابن عیسیٰ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہا لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ عرفات میں ہیں میں آپ کے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اس سے لوگ میرے اوپر اٹھے۔ آپ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت ان کو لائی ہوگی۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو آپ ایسا کام بتائیے جو مجھ کو جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو (ایک جانکر) عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے ناپسند کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی اس کو نہ کرو اور راستہ چھوڑ دو۔ اس کو عمرو بن علی نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے اعمش سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے باپ سے روایت کی اور شک نہیں بیان کیا۔ اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۳۔ حضرت سعدؓ بن اسعد

حضرت سعدؓ بن اسعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے سہل روایت کرتے ہیں مقام روحاء میں بدر کی طرف جاتے ہوئے انتقال کر گئے۔ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سہل سے روایت کی ہے ان کے والد سعد نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جس وقت مقام روحاء میں تھے فوت ہو گئے اور نبی ﷺ کو اسباب اور سواری اور تین وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) جو کی وصیت کی آپ نے اس کو قبول کیا اور ان کے ورثہ کو واپس کر دیا اور غنیمت میں بھی ان کا حصہ لگایا۔ سہل بن سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبیؐ کے تین گھوڑے تھے جن کو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انہوں نے ان کے نام لزاز۔ لحاف۔ ظرب رکھے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مجھ کو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ ان کا نسب ان کے نام سعد بن مالک میں بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۹۶۴۔ حضرت سعدؓ اسلمی

حضرت سعدؓ اسلمی۔ ان سے ان کے بیٹے سعد بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۵۔ حضرت سعدؓ اسود

حضرت سعدؓ اسود سلمی ذکوانی۔ حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اس نے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا' جنت میں داخل ہونے سے باز رکھے گا آپ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! انہیں جب تک کہ اللہ سے ڈرتے اور رسول اللہؐ کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہو گے۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔ پس اب میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو سب مسلمانوں کے واسطے ہیں وہی تمہارے واسطے ہے اور جو ان پر ہے' وہی تم پر ہے اور تم ان کے بھائی ہو انہوں نے کہا کہ میں نے ان سب لوگوں کو جو آپ کے پاس موجود ہیں اور جو نہیں ہیں اپنی شادی کا پیغام دیا۔ سب نے میرے سیاہ اور بدمنظر ہونے کی وجہ سے مجھ کو رد کر دیا' حالانکہ میں اپنی قوم بنی سلیم کا ایک شریف النسب آدمی ہوں۔ آپ نے عمر یا عمرو بن وہب کے پاس جانے کو فرمایا۔ یہ شخص جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ثقیف کے ایک نو مسلم' سخت مزاج آدمی تھے اور فرمایا جا کر دروازہ کھٹکھٹاؤ اور سلام کرو اور جب اندر جاؤ تو کہو کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی شادی' میرے ساتھ کر دی ہے۔ جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ان کی لڑکی نوجوان صاحب عقل و جمال تھی' انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور جب ان لوگوں نے دروازہ کھولا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی میرے ساتھ شادی کر دی ہے۔ ان لوگوں نے سعد کو بُری طرح جواب دیا اور یہ نکل آئے مگر وہ لڑکی بھی اپنے پردے سے نکل آئی اور کہنے لگی اے بندۂ خدا لوٹ آؤ اگر رسول اللہؐ نے میری شادی تمہارے ساتھ کر دی ہے تو میں بھی اپنے نفس کے واسطے اسی کو پسند کرتی ہوں۔ جس کو اللہ اور رسول اللہؐ نے پسند کیا اور اس لڑکی نے اپنے والد سے کہا کہ قبل اس کے کہ تمہاری فضیحت بذریعہ وحی کے' کی جائے اپنی نجات کی فکر کرو چنانچہ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم ہی نے میرے قاصد سے ایسی سخت کلامی کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ میں نے ہی ایسا کیا تھا اور اب میں استغفار کرتا ہوں میں نے اس کو جھوٹا خیال کیا تھا اور اب میں نے اس کی شادی کر دی آپ نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے ہم بستر ہو۔ وہ آدمی ابھی بازار میں اپنی بیوی کے واسطے سامان ہی خرید رہا تھا کہ ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے اللہ کے سوارو' سوار ہو تم کو جنت کی خوشخبری ہو۔ انہوں نے تلوار' نیزہ اور گھوڑا خریدا' اور عمامہ باندھ کر سوار ہوئے اور مہاجرین سے جا ملے ان میں سے کسی نے ان کو نہ پہچانا اور رسول اللہؐ نے دیکھا آپ نے بھی نہ پہچانا یہ گھوڑے پر سوار' برابر لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انہوں نے پیدل لڑنا شروع کر دیا اور اپنی آستینیں چڑھالیں جب رسول اللہؐ نے ہاتھ کی سیاہی دیکھی ان کو پہچان لیا اور فرمایا' سعد ہیں یہ برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ سعد گر گئے فوراً رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور سعد کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور ان کے ہتھیار اور گھوڑا ان کی بیوی کے پاس بھیج دیا اور فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ نے اس کی شادی تمہاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کرا دی اور یہ ان کی میراث ہے۔ یہ قصہ جلیبیب کے قصہ سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۶۔ حضرت سعدؓ بن اطول

حضرت سعدؓ بن اطول۔ جہنی یہ سعد اطول بن عبداللہ بن خالد بن واہب بن غیاث بن عبداللہ بن سعیہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابومطر تھی بصرہ میں رہتے تھے ابونضرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبدالملک نے ابونضرہ سے انہوں نے سعد بن اطول سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر مرے میں نے چاہا کہ ان درہموں کو ان کے عیال پر خرچ کروں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی اپنے دین کے عوض میں قید ہے اس کی طرف سے ادا کر دو انہوں نے ادا کر دیا اور کہا کہ میں نے اس کی طرف سے ادا کر دیا ہے مگر ایک عورت نے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دے دو وہ سچی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۷۔ حضرت سعدؓ انصاری

حضرت سعدؓ انصاری۔ انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے آئے سعد انصاری آپ کا استقبال کرنے گئے آنحضرتؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمہارے ہاتھوں کو کس نے باندھ دیا یعنی جہاد میں کیوں نہ گئے۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہؐ! میں پھاوڑا چلاتا ہوں محنت مزدوری کرتا ہوں تب اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جس کو آگ نہ چھوئے گی ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار میں سعد نامی بہت ہیں مگر دوسری روایت میں ان کا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جس کو کبھی آگ نہ چھوئے گی اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہیں جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہیں کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے چند سال پیشتر ۵ ہجری میں فوت ہو چکے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ شاید وہ خزرجی کے سوا ہیں یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو ۵ھ میں فوت ہوئے تھے وہ اوسی خاندان بنی عبدالاشہل سے تھے اور غزوۂ خندق میں زخمی ہوئے تھے اور بنو قریظہ میں حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا ان کے اوسی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے ان کا قول ہے کہ ان کی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جس میں سعد بن معاذ کا ذکر ہے اس میں تبوک کا ذکر نہیں ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید ان کی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اس کے مجھے نہیں معلوم کہ سعد بن معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں بدر اور کوئی ہو پیچھے رہے ہوں بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ بدر میں شہید ہوئے تھے یا نہیں واللہ اعلم۔ علاوہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہ گئے تھے وہ لوگ مشہور ہیں ان میں سعد نہیں ہیں اور جو شخص پیچھے رہ گیا ہو وہ تو ڈانٹ اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر کیونکر آپ اس کا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۸۔ حضرت سعدؓ بن ایاس انصاری

حضرت سعدؓ بن ایاس۔ بدری انصاری تھے۔ اسحٰق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے نانا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھا آپ نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمہارے بیٹے دور نہ جاؤ۔ جب صبح ہوئی آپ سویرے ان لوگوں کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی' ان لوگوں نے جواب دیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' خیر خوبی سے ہم نے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ' جب قریب ہو گئے آپ نے اپنی چادر ان لوگوں پر پھیلا دی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں تو ان کو آگ سے اسی طرح چھپا لے جس طرح میں نے ان کو چھپالیا ہے اور در و دیوار نے (اس پر) آمین آمین کہی۔ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے چند وجوہات سے مروی ہے اس کو کریمی نے عبداللہ بن عثمان بن اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھ سے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی بدری نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۶۹۔ حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی

حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے۔ خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تھے اس لیے یہ بکری شیبانی ہیں۔ نبی ﷺ کو پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انہی کے شاگرد مشہور تھے اور ان سے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی میں (اس وقت) کاظمہ میں اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگوں نے بیان نے کیا کہ تہامہ میں ایک نبی نکلے ہیں۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں چالیس برس کی عمر میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ۹۵ھ میں ۱۲۰ کے ہو کر انتقال کیا کوفہ میں رہتے تھے' ان کے گھر والوں میں سے ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۰۔ سعد بن بجیرؓ بن بجیر

سعد بن بجیرؓ بن بجیر۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بجیر بن معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن محمہ بن سعد بن عبداللہ بن قذاذ بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے' بجلی ہیں' انصار کے حلیف ہیں' ابن حبتہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حبتہ ان کی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھیں۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے سعد بن حبتہ کی طرف غزوہ خندق کے دن دیکھا اور انہوں نے خوب سختی سے جہاد کیا اس وقت یہ کم سن تھے ان کو آپ نے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تم کو نیک بخت کرے' تم مجھ سے قریب ہو جاؤ۔ سعد آپ سے زیادہ قریب ہو گئے آپ نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ابوقتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' روایت کی ہے کہ ابوقتادہ نے کہا کہ جب میں نبیؐ کے جانور تلاش کرنے نکلا' مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی' میں نے اس کو ایسی مار ماری کہ وہ پست ہو گیا اور

www.KitaboSunnat.com

سعد بن حتبہ نے اس کو پایا انہوں نے اس کو مارا کہ وہ بری طرح گر گیا لوگوں نے سعد بن حبتہ کے بیٹے کی وجہ سے انہیں
سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہیں کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب ہے وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے
بیٹے ہیں اور خنیس ابو یوسف کے دادا وہی ہیں جو کوفہ میں صاحب جہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (جہار سوج چہار سو کا
معرب ہے یہ کوفہ میں ایک مقام کا نام تھا جو چوکور تھا اور چاروں طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے مالک ہیں اس وجہ سے ان کا
نام پڑ گیا) اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے ان کی والدہ حبتہ صحابیہ تھیں جوان کو لے کر نبیؐ کے پاس آئی تھیں آپ نے ان کو برکت کی
دعا دی اور ان کے سر پر مسح کیا۔ احد کے دن یہ خوردسال سمجھے گئے تھے (اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے) ان کا تذکرہ ابو
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ بجیر: ب کے فتحہ اور حاء کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ب کا ضمہ اور جیم پر فتحہ ہے یہ لفظ حاء کے
نہیں۔ حرام: ح اور راء کے فتحہ کے ساتھ۔ خنیس: نقطہ والی خ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ اور آخر میں سین نقطوں سے خالی

۱۹۷۱۔ حضرت سعدؓ (مولیٰ حضرت ابو بکر صدیقؓ)

حضرت سعدؓ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبیؐ کے خادم تھے بصرہ میں رہتے تھے ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی
طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر صالح بن رستم خزاز نے حسن سے انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام
سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے ابو بکر سے فرمایا کہ سعد جو ابو بکر کے غلام تھے ان کی خدمت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھی ان کو آزاد کر دو۔ ابو بکر نے کہا کہ ہمارے پاس اس جگہ اس کے سوا اور کوئی غلام نہیں
رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کر دو۔ آدمی تم سے انکار کریں گے (یعنی اگر تم آزاد نہ کرو گے تو لوگ تم کو برا کہیں گے اور خدمت سے
انکار کریں گے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت رسول اللہ
سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپ نے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خوش
زبان ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۲۔ حضرت سعدؓ بن تمیم

حضرت سعدؓ بن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں۔ ان کی کنیت ابو بلال تھی۔ دمشق کی مسجد کے امام اور وا
تھے ان کے بیٹے بلال نے ان سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی
تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انہوں نے بلال
سعد بن تمیم سکونی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپ کی امت میں کون
ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانے کے لوگ میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ
قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ پھر
آپ نے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہوں گے جو بے گواہی طلب کئے گواہی دیں گے اور بغیر قسم کے قسم کھائیں گے اور امانت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خیانت کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۳۔حضرت سعدؓ بن جماز

حضرت سعدؓ بن جماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن جماز کے بھائی تھے احد اور اس کے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے جماز جیم اور آخر میں زا کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حاء مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن راشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ حمار ''ح'' اور ''ر'' کے ساتھ ہے۔اور میم خفیفہ ہے۔واللہ اعلم۔

۱۹۷۴۔حضرت سعدؓ بن جنادہ

حضرت سعدؓ بن جنادہ۔عطیہ کے والد ہیں۔عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا' عطیہ سے انہوں نے اپنے والد' سعد بن جنادہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز اللہ کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کردے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آکر مسلمان ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۷۵۔حضرت سعد جہنیؓ

حضرت سعدؓ جہنی۔سنان بن سعد کے والد ہیں۔ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نہ کرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا میں شامل کر لے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا کہ ان کی سند حدیث مجروح ہے۔

۱۹۷۶۔حضرت سعدؓ بن حارث

حضرت سعدؓ بن حارث بن صمۃ۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے۔انصاری خزرجی ہیں' قبیلہ بنی نجار سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی تھے' یہ سعد جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔جہیم بن حارث بن صمۃ کے بھائی تھے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۷۷۔حضرت سعدؓ بن حارثہ

حضرت سعدؓ بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ۔ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد اور نیز اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے' جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے' ان مسلمانوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن جاریہ بن لوذان بن عبدود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان ناموں میں جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد بن جاریہ بن لوذان بن عبدود بن کا نام بھی روایت کیا علمائے نسب نے ان کے نسب بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابوعمر نے حارثہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونوں جگہ ایک ہے غالباً وہ بھول گئے ہوں ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہیں ہے کہ پوشیدہ رہ جاتی۔

۱۹۷۸۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حبان بلوی۔ انصار کے حلیف ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کے ذکر میں کہ سعد بن جماز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن جماز کے بھائی تھے اور غزوۂ احد میں شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے ابوموسیٰ نے اپنی سند کو عروہ تک پہنچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوئے ان میں سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے ہیں اور ابوموسیٰ طرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن جماز انصاری ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن بن جبان لکھا ہے کہ سعد کے نسب کو جس طرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے میں اس کو صحیح سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور اس امر میں شک نہیں ہے کہ ابوموسیٰ کے قول جبان میں ناقلوں کی غلطی ہے ہے جو سعد بن جماز کے بیان میں ذکر کیا گیا اور ہم نے اختلاف علماء کو اسی جگہ بیان کر دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ کسی کو جبان نہیں کہا۔ اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی جگہ (سعد بن جماز کے تذکرہ میں) لکھا ہے اور اگر ابوموسیٰ وہاں پر ان کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ہم اگر ان کے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگوں کو گمان ہوتا کہ ہم نے ایک تذکرہ بلا وجہ چھوڑ دیا یا اس سے ہم کو آگاہی نہ تھی لیکن عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام کے متعلق جو غزوؤں میں شریک ہوئے یا شہید ہو گئے تمام ان روایت کے سخت مخالف ہے میں نہیں جانتا یہ کیا بات ہے مگر جب یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہیں ہو سکتا اور ان روایا سے ایک روایت میں (سعد کے والد کا نام) حیان مروی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۷۹۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حبان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور وہ حرہ کے دن شہید ہو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔

۱۹۸۰۔ حضرت سعدؓ بن حرہ

حضرت سعدؓ بن حرہ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے ان کو افراد میں بیان کیا ہے عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے سعد بن حرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے کیونکہ وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جس کو وہ سعید سے وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں (اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان میں ایک اور واسطہ نکلتا ہے) اور بعض راویوں نے اس میں تصحیف کی اور اس کو حرہ سے مروی ہونا بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور چونکہ اس کی تصحیف معلوم ہوگئی اس لیے اس کا چھوڑنا مناسب ہے۔

۱۹۸۱۔ حضرت سعدؓ بن خارجہ

حضرت سعدؓ بن خارجہ۔ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے یہ زید وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کردہ حدیث زید بن خارجہ کی وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ ان کے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنے کی حدیث ان کے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۸۲۔ حضرت سعدؓ بن خلیفہ

حضرت سعدؓ بن خلیفہ۔ انصاری۔ یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ساعدی تھے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کی ایک لڑکی غزیہ نامی تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ حزیمہ: حا مہملہ کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۳۔ حضرت سعدؓ بن خولہ

حضرت سعدؓ بن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبدالعزیٰ عامری کے غلام تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے۔ سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے ان کو اہل بدر میں بیان کیا ہے۔ یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ حجۃ الوداع میں بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلیال پیدا ہوئے۔ نبیؐ نے ان کی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گزر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ میں حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بجز طبری کے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ سعد ۷ھ میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے۔ ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر کے بیٹے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے دن ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول اللہؐ میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپ نے فرمایا کہ تم میرے بعد پیچھے رہ کر جو عمل اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی خوشنودی کے واسطے کرو گے اس سے بلندی اور مرتبے میں بڑھتے رہو گے۔ یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر ان کو الٹے پیروں نہ پھیر۔ لیکن مفلس سعد بن خولہ پر شفقت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ زندگی کے دن پورے کریں۔ سعد نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۴۔ حضرت سعدؓ بن خولی عامری

حضرت سعدؓ بن خولی۔ عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و** (الانعام:۵۲) آخر تک یعنی ان لوگوں کو نہ نکالو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعد بن خولی مہاجرین میں سے ہیں اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحٰق سے بنو عامر بن لوی کے شر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سعد بن خولی یمنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ا لکھا ہے کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہیں جن کا بیان اوپر گزرا اور بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو الگ عنوان میں کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ سعد خولی کے غلام تھے اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عروہ سے بدر بیان میں روایت کی ہے کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوانوں میں بیان دونوں کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہے اور یہ بیانات مختلف اور ایک دوسرے سے خلط ملط ہو گئے ہیں۔ اللہ اس اختلا صحت کو خوب جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہے اور وہ دونوں ایک شخص ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے اس کو دو جگہ کیوں حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے واقعات یعنی نسب وغیرہ میں یہ ہے کہ اختلافات کو قیل کذا یعنی اس طرح بیان کیا گیا ہے کر دیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کر لیا تو ایک نادر بات ہے کیونکہ دونوں کا ایک ہونا ظاہر ابوموسیٰ کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط ہیں کچھ نہیں ہے اس وجہ سے کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہیں ہے بلکہ وہ سعد ہیں اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہے وہ اور سعد بن خولہ ایک ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ جو روایت عروہ سے منقول تمام اقوال کے مخالف ہے اور دوسروں کی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۸۵۔ حضرت سعدؓ بن خولی (حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام)

حضرت سعدؓ بن خولی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے۔ یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام میں گرفتار تھے اس کو ابومعشر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ فارسی تھے بدر میں شریک ہوئے ابن ہشام نے بیان کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسروں نے ان کی موافقت کی ہے اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ اور ان کے آقا بدر میں شریک ہوئے تھے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے شرکاء بدر کے بیان میں روایت کر کے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور ان کے غلام سعد شریک بدر ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعد غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبداللہ کے واسطے انصار میں حصہ مقرر کیا تھا۔ اسمٰعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہے پس اگر سعد احد میں شہید ہو گئے تو اسمٰعیل کی روایت مرسل ہو گی اور جابر بن عبداللہ نے بھی ان سے روایت کی ہے یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد کے نسب اور ولاء اور شرکت بدر کے متعلق اسی طرح بیان کیا ہے۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ سعد بدر میں شریک ہوئے تھے اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! حاطب دوزخ میں ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان میں شریک ہوا وہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا۔ ابو نعیم نے کہا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسمٰعیل نے سعد کو پایا ہے یا نہیں واللہ اعلم اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

۱۹۸۶۔ حضرت سعدؓ بن خیثمہ

حضرت سعدؓ بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء والقیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خیثمہ تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہے۔ ابن کلبی اور ابن ہشام اور ابو عمر اور ابن مندہ اور ابو نعیم وغیرہم نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحٰق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اب اور ابن اسحٰق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجود تھے میرے نزدیک بے وجہ ہے اس لیے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اس وجہ سے ان کو بنی عمرو سے کہہ دیا ہو کہ یہ ان کے سردار تھے واللہ اعلم۔ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں۔ بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے۔ ابن اسحٰق نے اس کو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے انہی میں سے یہ بھی تھے۔ طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمر بن عبدود نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب میں مار ڈالا انہوں نے جس وقت غزوۂ بدر میں جانے کا ارادہ کیا تو ان کے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کو یہاں (مکان پر) ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد میں جانے دو تم یہیں گھر میں رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو اجازت دے دیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں (اس امر میں طول ہوا' قرعہ پھینکنے کی نوبت پہنچی) دونوں نے قرعہ پھینکا تو سعد کے نام پر قرعہ آیا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں گئے اور وہیں شہید ہو گئے ان کے کوئی اولاد نہ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور ان کے والد خیثمہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب جہادوں میں شریک ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ سے پیچھے رہ گئے تھے مگر پھر جا کر مل گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جو رسول اللہؐ سے غزوۂ تبوک میں ابو خیثمہ جا کر مل گئے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں آپ نے قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہدم کے مکان میں قیام فرمایا۔ سعد کے مکان کو آدمیوں کے واسطے اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب سے موسوم تھا اسی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا پھر وہاں سے بنی نجار کے پاس آپ تشریف لائے اور ابوایوب انصاری کے مکان فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے اور سعد بن خیثمہ کا بدر میں شہید ہو جانا صحیح ہے اس کو عروہ ابن شہاب و سلیمان بن ابان نے بیان جنہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوۂ تبوک میں جو سعد گئے تھے وہ خزرجی ہیں اور یہ اوسی تھے۔ مالک بن قیس کے نام میں اور باب الکنیت میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۹۸۷۔ حضرت سعدؓ دوسی

حضرت سعدؓ۔ دوسی ہیں۔ انس بن مالک نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے ایک اعرابی نے قیا وقت پوچھا (تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ پھر مسجد میں تشریف لا کر بہت تخفیف کے ساتھ نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے؟) اس اثنا میں سعد دوسی کا گزر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہنچا یہاں تک کہ اپنی پوری عمر وہ اچھی طرح بسر کر سکے تو (قیامت کے قریب) کسی کو زندہ نہ پائے گا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۸۔ حضرت سعدؓ دولی

حضرت سعدؓ دولی۔ دولی ہیں ابن ابی علی نے ان کا ذکر کرتے وقت کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ان میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ وہ سعر ہے اور سعر کے ذکر میں اسی بیان کو دوبارہ لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر سعر: سین کے کسرہ اور آخر میں را کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی ذباب

حضرت سعدؓ بن ابی ذباب دوسی حجازی ہیں ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کو صفوان بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول پاس حاضر ہو کر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہؐ! میری قوم پر مجھ کو سردار کر دیجیے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو سردار کر دیا پھر ابوبکر رض نے مجھے اپنے وقت میں عامل بنایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آ کہ اے میری قوم! تم لوگ شہد کی زکوٰۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہیں ہے قوم نے پوچھا زکوٰۃ دی جائے تو سعد نے کہا دسواں حصہ۔ پھر دسواں حصہ قوم سے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا مسلمانوں کے صدقہ میں داخل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۰۔ حضرت سعدؓ بن ذؤیب

حضرت سعدؓ بن ذؤیب شذی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہؐ نے سب اہل مکہ کو امان دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہیں دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ میں لٹکتا ہوا دیکھ کر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اس کی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہنچ کر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں دیکھا اور وہیں مارڈالا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۹۱۔حضرت سعدؓ بن ابی رافع

حضرت سعدؓ بن ابی رافع۔حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونوں کے بعد والوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ میری عیادت کے واسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارا دل خراب ہو گیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیوں کے پیس کر تمہارے سینہ پر ملے۔یونس نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انہوں نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہیں بیان کیا۔اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار ہو گئے۔اور حدیث گزشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ میں بیمار ہو گئے آنحضرتؐ ان کی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی۔واللہ اعلم

۱۹۹۲۔حضرت سعدؓ بن ربیع

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بن نجحی (جحجبی) سے تھے یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعد بن ربیع ہے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ انشاء اللہ آئندہ آئے گا۔

۱۹۹۳۔حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔انصاری خزرجی۔عقبی بدری ہیں۔انصار کے نقیبوں میں سے تھے اس کو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبداللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے۔یہ سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ہمیں ابوالحرم مکی بن ریان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں رسول اللہؐ نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لا دے ایک آدمی نے کہا کہ میں خبر لاتا ہوں اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھومنے لگے۔ سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے تمہاری کے واسطے بھیجا ہے۔ سعد نے کہا کہ آپ کے پاس جا کر میرا اسلام کہو اور آپ کو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے میں نے اپنے مقابلہ کرنے والوں کو دوزخ میں پہنچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تم کو اللہ کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر رسول اللہ شہید ہو گئے اور تم میں سے کوئی شخص زندہ رہا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے کعب تھے۔ اس کو ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ سعد بن ربیع تم سے کہتے اللہ سے ڈرو اور اس عہد کو جو تم نے لیلۃ العقبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اس کو یاد کرو۔ اللہ کی قسم! اللہ کے تمہارا کوئی عذر مقبول نہ ہوگا (کفار) تمہارے نبیؐ تک پہنچ گئے اور تم میں کوئی آنکھ (یعنی کوئی شخص) دیکھتی باقی رہ گئی۔ ابی ہیں کہ میں الگ نہ ہوا تھا کہ سعد (انتقال) شہید ہو گئے اور میں لوٹ کر نبیؐ کے پاس آیا۔ اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا سعد پر رحم کرے انہوں نے زندگی اور موت میں اللہ اور رسول کی خیر خواہی کی۔ سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونوں ایک قبر میں مدفون ہوئے۔ سعد نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں آپ نے ان دونوں کو دو ثلث دیئے اور یہ آیت فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (النساء:11) (یعنی اگر میت کا ورثہ) عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لیے دو ثلث ترکہ ہیں) اور اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہوگئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ ارادہ کیا ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبدالرحمٰن کے سامنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لیں۔ کیونکہ سعد کے دو بیویاں تھیں عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہارے اہل اور مال برکت دے تم مجھ کو بازار بتا دو تا کہ میں اس میں تجارت کروں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۴۔ حضرت سعدؓ بن ربیع۔ ابن حنظلیہ

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد میں کم سن تھے۔ (اس وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے) یہ سعد سہل بن حنظلیہ بھائی بھائی تھے اور یہ دونوں انصار بنو حارثہ میں سے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد بن حنظلیہ کے والد عقیب تھے اور دونوں کے ایک (اور) بھائی عقبہ نامی تھے۔ حنظلیہ کو بعض لوگوں نے سعد کی پردادی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیوں کی والدہ تھیں۔ ان کا تذکرہ ابو نے لکھا ہے۔

۱۹۹۵۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انہوں نے ابوعثمان نہدی کے حلقہ درس کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام سعد سے روایت کی کہ مسلمانوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم گیا۔ ایک آدمی اسی روزے کے دن ایک وقت آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! فلاں فلاں عورتیں روزہ کی وجہ سے تخت حالت کو گئیں آپ نے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا اچھا ان دونوں عورتوں کو بلاؤ اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قے کر اس نے ہموار گوشت اور پیپ اور خون کی قے کی اور دوسری سے بھی اسی طرح آپ فرمایا۔اس نے بھی قے کی۔آپ نے فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۶۔حضرت سعدؓ بن زرارہ

حضرت سعدؓ بن زرارہ۔انصاری تھے۔ان کا نسب ان کے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان میں گزر چکا۔یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد کے دادا ہیں' یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنے کو اتنا دوست نہیں رکھتا ہے جتنا کہ ہدایت الٰہی یعنی اللہ پر اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے اور خیر وشر کی تقدیر پر ایمان لانے کو یاد کر کے اپنے ذکر کرنے کو پسند کرتا ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور انہوں نے اس بیان میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک الگ عنوان قرار دیا ہے اور ابونعیم نے اس کو عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے یزید ابن محمد ایلی سے انہوں نے حکم بن عبداللہ سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابوالرجال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ اسی طرح بیان کر کے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک علیحدہ عنوان قرار دیا ہے حالانکہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں اور سعد نہیں ہیں۔واللہ اعلم۔ابوعمر نے ان کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہیں۔پس اگر یہ ایسا ہے یعنی جیسا کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے تو وہ سعد ہیں ابوعمر نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔میرا گمان ہے کہ انہوں نے اسلام نہ پایا ہوگا کیونکہ اکثر اہل سیر نے ان کو نہیں ذکر کیا ہے ابوعمر کے سعد کو ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے وہم نہیں کیا۔

۱۹۹۷۔حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید بن سعد۔انصاری اشہلی تھے۔نبیؐ نے ان کو نجد کی طرف بھیجا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبیؐ نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کی طرف روانہ کیا تھا۔سلیمان بن محمود بن مسلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انہوں نے نجرانی تلوار نبیؐ کو ہدیہ کی آپ نے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا کہ اس سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو اور جب لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگیں اس کو پتھر پر دے مارو اور اپنے گھر میں گھس رہو۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ سعد بن زید بن سعد اشہلی کو نبیؐ نے نجد کی طرف بھیجا تھا۔اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا بیان علیحدہ کیا ہے (اور وہ سعد جن کا بیان علیحدہ ترجمہ میں لکھا ہے) میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہیں۔ان کا ذکر اب آئے گا۔واللہ اعلم

۱۹۹۸۔حضرت سعدؓ بن زید طائی

حضرت سعدؓ بن زید۔طائی ہیں اور بعض نے ان کا نام کعب بیان کیا ہے ان سے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہے ہم کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابی یحییٰ یعنی محمد بن عمر عطار سے انہوں نے جمیل طائی سے انہوں نے سعد بن زید طائی سے روایت کی ہے اور بعض ان کو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک عورت سے غفار کے قبیلہ سے تھی' نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لا کر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے آنحضرتؐ نے اس کے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہو گئی تو آپ نے تمام مہر ادا کر دیا اور فرمایا اپنے عزیزوں میں چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے انہوں نے کعب بن زید سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن یوسف ذمی نے ابی معاویہ سے انہوں نے جمیل سے انہوں نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ جمیل نے عبداللہ بن عمرو بن زید کعب سے روایت کی ہے اور کعب عجرہ کے بیٹے ہیں چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اس وجہ سے ان کی سند میں اضطراب ہے اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۹۔ حضرت سعدؓ بن زید زرقی

حضرت سعدؓ بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ ان کو ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ سعد بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن منده نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن یزید بن فاکہ ہیں اور ابونعیم نے ان کا ذکر کر کے کہا کہ سعد بن فاکہ بن زید ہیں اور بعض نے ان کا نام اسعد بیان کیا ہے اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہو چکا ہے۔

۲۰۰۰۔ حضرت سعدؓ بن زید بن مالک

حضرت سعدؓ بن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ اور عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان انصار کا نام جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ذکر کیا پھر بنو عبداشہل میں سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہے اور ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بیشک جس وقت نبی ﷺ کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو! اس قبیلہ کے متعلق میں میرا خیال رکھو بیشک یہ انصار ایسا گروہ ہیں کہ جن میں میں داخل ہوا اور یہ میرے راز دار ہیں۔ ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ صرف ابونعیم نے اس کو روایت کیا ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ یہ سعد بیعت عقبہ میں شریک تھے اس بیان میں واقدی تنہا ہیں اور واقدی کے علاوہ لوگوں نے کہا ہے کہ یہ سعد بدر اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ابوعمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ ان دونوں کو میں دو طرح شمار کرتا ہوں۔ سعد بن زید وہ شخص ہیں جن کو رسول اللہؐ نے قبیلہ قریظہ کے قیدیوں کے ساتھ نجد کی طرف اس واسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیوں کے عوض میں گھوڑے اور ہتھیار وہاں سے خرید کرلائیں اور یہ وہی سعد ہیں کہ جنہوں نے مشلل میں انصار کے منارے کو گرادیا تھا۔ سعد سے ایک حدیث فتنہ کے وقت بیٹھ رہنے میں مروی ہے۔ بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عمرو بن مرہ کے درمیان بھائی چارا کیا تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن زید طائی جنہوں نے قبیلہ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا وہ ان دونوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندہ میں علاوہ اس کے ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ہم نے ابونعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہیں اور ابوعمر نے ابونعیم کی موافقت کی ہے اور ان کو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جونجد کی طرف گئے تھے مگر ابوعمر نے ان کو دو شخص قرار دیے ہیں اور ہم نے ان کا قول اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ان سعد کو اور ان کو جنہوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انہوں نے ان سعد کو جن کو نبیؐ نے نجد کی طرف روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ سعد وہی ہیں جنہوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابواحمد عسکری نے ابونعیم اور ابوعمر کی موافقت کی ہے اور ان سعد کو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار ہدیہ دی تھی اور جنہوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے اور قرار دیا ہے اور گویا یہی درست ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۰۱۔ حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید انصاری خاندان بنو عمر بن عوف سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عبدالملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۰۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ زید کے والد ہیں۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (اللہ کی طرف سے ملی) تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ یہ لوگ میری گٹھڑی اور میرے صندوق (یعنی میرے محرم اسرار ہیں) ان کے اچھوں کو مقبول کرو اور بُروں سے درگزر کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بھی اس حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد بن زید بن مالک کے بیان میں نقل کیا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ پس میں نہیں جانتا کہ کیوں اس کے واسطے دوسرا بیان -------- کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۰۳۔ حضرت سعدؓ بن سعد

حضرت سعدؓ بن سعد۔ ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۰۴۔ حضرت سعدؓ بن ابی سعد

حضرت سعدؓ بن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے۔ قواقل انصار کا ایک خاندان ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہے جس کا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

۲۰۰۵۔ حضرت سعدؓ بن سلامہ

حضرت سعدؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد اشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ سلمہ بن سلامہ بن وقش کے تھے ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابو عبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں شہید ہوئے یہ جسر ملک عراق میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام صحیح اسعد ہے اور اس کا بیان اوپر ہو چکا ابو عمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ان کا نام سعد ہے۔ ان کا ذکر سلکان اور کنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۲۰۰۶۔ حضرت سعدؓ بن سوید

حضرت سعدؓ بن سوید بن قیس۔ انصار بنوخدرہ سے ہیں۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبہ بن عبد الابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہیں احد کے دن شہید ہوئے ان کا ذکر ابو ابوموسیٰ اور ابو عمر نے کیا ہے مگر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے صرف سوید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سوید انصاری ہیں اور عروہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنوعوف میں سے احد میں شہید ہوئے ان میں سعد بن سوید بھی تھے ابوموسیٰ نے کہا کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن سوید بنوحارث ابن خزرج سے ہیں اور سب کا مفاد ایک ہے۔ اور اس نسب کو جس کو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اسی پر دلالت کرتا ہے اور (جس نے عوف بن خزرج بیان کیا ہے اس نے) عوف کو ان کے خزرج کی طرف منسوب کر دیا ہے اور عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۰۷۔ حضرت سعدؓ بن سہیل

حضرت سعدؓ بن سہیل یا سہیل بن مالک بن کعب بن عبد اشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ قبیلہ خزرج کا ایک خاندان اور یہ عبد اشہل وہ نہیں ہیں جن کی طرف سعد ابن معاذ اشہلی منسوب ہیں بلکہ یہ دوسرے ہیں کیونکہ یہ عبد اشہل خزرج سے وہ اوس سے ہیں اور ان عبد اشہل کی طرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہے اور ان کی طرف نہیں منسوب ہوتا ہے اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنودینار بن نجار ہوتی ہے جس نے ان دونوں کے نسبوں کو دیکھا ہے اس کے نزدیک فرق ظاہر ہے میں شریک ہوئے تھے۔ اس کو ابن شہاب اور ابن اسحق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۸۔ حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری

حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری۔ خاندان بنودینار بن نجار سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بنوخنساء سے ہیں اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا سعد بن سہیل بنوخنساء سے ہیں اور انہی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان میں سے سعد بن سہیل بن عبد اشہل بن حارثہ انصاری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خاندان بنوخنساء بن مبذول سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابونعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عبد اشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سہیل بن عبد اشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں اور بدر میں شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ اس کو ان دونوں نے اس بیان میں اور اس سے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں عروہ کی اس روایت میں خبط ہے میں نہیں جانتا اس کا کیا حال ہے۔ کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اس کے مخالف ہے اور انہی مختلف مقاموں میں سے یہ بیان ہے کہ انہوں نے سعد بن سہیل کو بنوخنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب وغریب بات ہے کیونکہ بنوخنساء بن مازن بن نجار سے ہیں جن میں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انہوں نے خنساء بن مبذول کو اس جگہ بنو دینار سے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو اور اس کے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ عنوانوں میں کر دیا جو حالانکہ نسب اور بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہیں پس میں نہیں جانتا کہ کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اس کے ابن مندہ کی طرف سے کچھ عذر ہو سکتا ہے کیونکہ انہوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انہی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۰۹۔ حضرت سعدؓ بن ضمیرہ

حضرت سعدؓ بن ضمیرہ۔ ضمری ہیں۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابوسعد ہے اور بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوضمیرہ بیان کی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ہمیں جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ ان کے والد اور دادا حنین میں شریک ہوئے اور دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف تشریف لے گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپ کے پاس کھڑے ہو کر عامر بن ابن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جن کو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا' عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیس سے تھے اور اقرع بن حابس' محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع' خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ سعد اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔

۲۰۱۰۔ حضرت سعدؓ ظفری

حضرت سعدؓ ظفری' خاندان بنوظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے' ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں یا اور ہیں۔

۲۰۱۱۔ حضرت سعدؓ بن عائذ

حضرت سعدؓ بن عائذ موذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ جس سے دباغت کرتے ہیں) کی تجارت کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو برکت کی دعا دی تھی قبا کا موذن قرار دیا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے اللہ ﷺ کی مسجد میں ان کو اپنا قائم مقام کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں طرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت میں موذنی برابر چلی آئی۔ ان کی اولاد اذان سے حدیث روایت کرتی ہے عبدالرحمن بن عمار بن سعد قرظ رسول اللہؐ کے موذن نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے بلال کو حکم اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کر لیا کریں اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بلال اذان کے کلمات دو پکارتے تھے اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ سعد قرظ حجاج کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۱۲۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ

حضرت سعدؓ بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابوثابت یا ابوقیس تھی اور پہلا قول صحیح ساعدہ کے نقیب تھے اس پر سب کا اتفاق ہے اور بعض کے نزدیک یہ شریک بدر تھے ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر ذکر کیا ہے اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد میں انصار کا کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت و ریاست تھے ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔ نبیؐ کے پاس ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے جو ترتیب کے ساتھ برابر گھومتا رہتا تھا کہا جاتا ہے کہ اس روز خزرج کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے قیس بن زید بن عبادہ بن دلیم کے یہ اور ان کا گھرانا مشہور تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد و سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے انہوں نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ ہماری ملاقات کے واسطے ہمارے گھر میں آئے اور فرمایا السلام علیکم قیس نے کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی اجازت دیتے۔ سعد نے جواب دیا کہ اس کو رہنے دو آپ ہم پر زیادہ سلام کریں گے رسول اللہؐ سلام کر کے واپس ہو آپ کے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ! میں آپ کے سلام کو سنتا تھا اور آپ کو آہستہ سے جواب دیتا تھا تا کہ آپ ہم پر زیادہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کریں۔رسول اللہؐ سعد کے ہمراہ لوٹ آئے سعد نے آپ سے نہانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعدؓ نے آپ کو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپ نے اس کو اوڑھ لیا' پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر۔قیس بن سعد لوگوں میں بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے۔رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے کہ قیس بن سعدؓ بخشش کے گھرانے سے ہیں۔سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ کی بابت خبر مشہور ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابوقیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا

فان یسلم السعدان یصبح محمد   بمکة لا یخشی خلاف مخالف

پس اگر دو سعد مسلمان ہو گئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں ہو جائیں گے کہ کسی مخالف کی مخالفت سے نہ ڈریں گے۔

راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہیں پھر دوسری رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا

ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا   ویا سعد سعد الخزرج جین الغطارف

اجیبا الی داعی الھدی و تمنیا   علی اللہ فی الفردوس منیة عارف

و ان ثواب اللہ للطالب الھدی   جنان من الفردوس ذات زخارف

اے قبیلہ اوس کے سعد! تو مددگار ہو اور اے قبیلہ خزرج کے۔ہدایت کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور اللہ پر فردوس میں عارف کے مثل آرزو کرو۔

تب کہا کہ یہ دونوں سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہیں جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لے کر واپس ہو جائے اور آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے میں خاص کر مشورہ لیا اور ان دونوں نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کو ایسا کرنے کا حکم ہوا ہے تو آپ کیجئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بخدا ہم ان کو سوا' تلوار کے اور کچھ نہ دیں گے آپ نے فرمایا مجھ کو کچھ حکم نہیں ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔دونوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہؐ ان لوگوں نے جاہلیت میں کبھی ہم سے ایسی طمع نہیں کی پھر کیونکر آج ایسا ہو سکتا ہے باوجودیکہ اللہ نے ہم کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت کی ہے۔نبیؐ ان دونوں کے جواب سے بہت خوش ہوئے۔فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اس کو لیے ہوئے ابوسفیان کے پاس سے گزرے (ابوسفیان اس وقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائے گی آج کے دن اللہ نے قریش کو ذلیل کیا ہے۔جب رسول اللہؐ انصار کے لشکر میں ہو کر گزرے ابوسفیان نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہؐ آپ نے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قاتل ہیں۔عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا یا رسول اللہؐ ہم کو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ نہ کریں رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ اے ابوسفیان! آج رحم کرنے کا دن ہے آج اللہ نے قریش کو عزت دی اور سعد سے نشان لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ نے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ آپ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور اس کو لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ سعد بہت غیر
آدمی تھے اور رسول اللہ نے انہی کو اپنے اس قول میں ارادہ کیا ہے کہ سعد غیرت مند آدمی ہیں اور میں ان سے زیادہ غیر
ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت اس کے محرمات کے کرنے میں ہے اس حدیث میں قصہ ہے جب
اللہ کی وفات ہوگئی تو ان کو خلافت کی خواہش ہوئی اور ثقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی بیعت لینے کے واسطے بیٹھے اتنے میں ان کے
ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے اور لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی اور سعد کو چھوڑ دیا' سعد نے نہ ابوبکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور
طرف چلے گئے اور مقام حوران میں اقامت کی یہاں تک کہ ۱۵ھ یا ۱۴ھ اور ایک روایت کے مطابق ۱۱ھ میں انتقال کر گئے
سب مورخوں کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوئے پائے گئے ان کا بدن سبز ہوگیا مدینہ والوں کو ان کے موت
نہیں ہوئی یہاں تک کہ کسی کہنے والے کو کنویں کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے۔

نحن قتلنا سید الخزرج — سعد بن عباده
فرمینا مبهمین — فلم نخط فواده

''ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے ہم نے اس کو دو تیر مارے اور ہم اس کے دل پر مارنے میں نہ چوکے''۔

جب غلاموں نے یہ آواز سنی' ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اس کو بعینہٖ وہی دن پایا کہ جس میں سعد' شام میں انتقال کر
تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس کنویں سے آواز آتی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ بیر سکن تھا۔ ابن سی
نے کہا ہے کہ سعد کھڑے ہوئے پیشاب کر رہے تھے کہ یکا یک تکیہ لگا لیا اور مر گئے' ان کو جنوں نے قتل کر ڈالا تھا اور دونوں شعر
تھے (جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں) کہا گیا ہے کہ سعد کی قبر منیحہ میں ہے جو دمشق کا ایک گاؤں ہے' ان کا مزار مشہور ہے جس کی زیا
آج تک ہوتی ہے ابن عباس وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھ کر پھر اس کو بھلا دے
اللہ سے کوڑھی (برص کا مریض) ہو کر ملے گا اور جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئے گا حتیٰ کہ
کو عدل آ کر چھڑا دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حذیمہ: حا کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے بعد یا' پھر میم
پڑھا ہے۔

۲۰۱۴۔ حضرت سعدؓ بن عبداللہ

حضرت سعدؓ بن عبداللہ۔ مجہول شخص ہیں۔ ان سے یعلیٰ بن اشدق نے روایت کی ہے کہ آپ سے لوگوں نے آیت
الذین ینادونک من وراء الحجرات' سورہ حجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم میں سے ایک گروہ ہے اگر وہ
کانے دجال سے' سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہ ہوتے' تو میں ان کو بددعا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم
لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۰۱۴۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔یہ ایک مجہول شخص ہیں صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پہلے تذکرہ لکھنے کے بعد لکھا ہے۔واللہ اعلم

۲۰۱۵۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اطول کے بیٹے ہیں' جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں' ابونعیم نے کہا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ابن اطول ہیں۔بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ علیحدہ کیا ہے اور وہی جس کو ابن اطول نے نقل کیا ہے بعینہ ان کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ واصل بن عبداللہ بن بدر' ابوالحسین قشیری نے روایت کی' وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بدر بن واصل بن عبداللہ بن سعد نے' خالد قحطانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے جب تستر پہنچے تو وہاں تین دن ٹھہرتے' لوگ ان سے کہتے کاش اور ٹھہرتے عبداللہ جواب دیتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے غفلت سے منع کیا ہے اور جو شخص خراج کے شہروں میں تین دن ٹھہرتا ہے۔اس نے غفلت کی اس کو اسی طرح ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے واصل بن عبداللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن واصل بن عبداللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا۔پس ابونعیم نے واصل بن عبداللہ ابن اطول کا نسب جس طرح بیان کیا ہے اس سے انہی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے۔واللہ اعلم۔

۲۰۱۶۔ حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس

حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید ہے اور اس کا ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۱۷۔ حضرت سعدؓ بن عبید

حضرت سعدؓ بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے۔عمیر بن سعد کے والد ہیں' بدر میں شریک ہوئے اور ان کی نسل منقطع ہوگئی' اس کو عروہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ذکر سعید کے بیان میں آئے گا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے۔ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصاری کی طرف منسوب ہے۔جنگ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینوں تک زندہ رہ کر وفات پائی۔ابن نمیر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوزید تھی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے انصار میں سے قرآن کو رسول اللہؐ کے زمانے میں حفظ کیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے۔ان کا شمار کوفیوں میں ہے' سفیان نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی' انہوں نے کہا کہ نبیؐ کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم شہید ہوں گے پس تم ہم سے خون کو نہ دور کرنا اور ہم کو سوائے اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں نہ کفن دینا
اور مسعر نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ
طرح بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابو عمر اور ان کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
کے دن شہید ہو گئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور ملک مدائن کے بعد ہے لہٰذا ان کے کوفہ کی طرف منسوب ہونے کی کو
ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں' ان کا وہم ہے' سعد قارہ میں سے
ہیں حالانکہ وہ دیش محلم بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں' اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی
سعد قبیلہ انصار سے ہیں' پھر کیونکر دونوں جمع ہو سکتے ہیں بلکہ یہ سعد' قاری قرأت سے ہیں اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ یہ
سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو حفظ کیا' اور قبیلہ اوس میں ان کے سوا اور کسی نے قرآن کو نہیں حفظ کیا اس کو ابو احمد
بیان کیا ہے لیکن میں اس کو بعید از قیاس سمجھتا ہوں کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہوں کیونکہ اس حدیث کو
مالک روایت کرتے ہیں اور انہی انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابو زید میرے چچاؤں میں سے ہیں اور انس بنو عدی
قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہو سکتے ہیں اوسی ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی بعید از قیاس بات
اعلم

۲۰۱۸۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا' عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عطا اور ضحاک نے
سے آیہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ (الانعام:۵۲) کی تفسیر میں نقل کیا
آیت عتبہ اور ان کے غلام سعد اور حاطب اور ان کے غلام سعد کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

۲۰۱۹۔ حضرت سعدؓ بن عثمان

حضرت سعدؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبادہ تھی' احد میں شریک
اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے یہ ان لوگوں میں تھے' جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینوں نے ان کا تذکر
ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر وہیں آئے گا۔

۲۰۲۰۔ حضرت سعدؓ عرجی

حضرت سعدؓ عرجی۔ جب نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انہوں نے مقام عرج سے مدینہ تک راستہ بتایا تھا
بیان کیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعد قبیلہ بلعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن اسی طرح بعض لوگوں نے بیان کیا
نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہیں اور ان کو عرجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ سے مقام عرج
تھے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے۔ کہ میں' رسول اللہ ﷺ کا راہبر تھا' مقام عرج سے مدینہ تک' میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ئے ہوئے کھاتے دیکھا' عباد کے غلام 'فائد' نے ابن سعد سے' انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ اور آپ
ابوبکر تھے اور دونوں کے ساتھ اپنے مدینہ تک آنے کا واقعہ بیان کیا اور آپ سے بنو عمرو بن عوف ملے اور انہوں نے پوچھا
مہ کہاں ہیں؟ سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھ سے پہلے۔ یا رسول اللہؐ کیا میں ان کو خبر نہ کروں؟ ان کا تذکرہ تینوں
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے' سعد اسلمی کا ذکر کیا ہے اور ہم بھی اوپر ان کا ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ انہوں نے سعد عرجی
یا اور کہا کہ وہ اسلمیوں کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبیؐ کے راہبر تھے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ یہ وہی ہیں جو نبیؐ
اہ مدینہ تک آئے تھے اور ان سے بنو عمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ ملے تھے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا پس میں نہیں جانتا
ں ان دونوں کو الگ الگ کر دیا۔ واللہ اعلم

۔حضرت سعدؓ بن عقیب

تھے اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکے۔ اس کو
حضرت سعدؓ بن عقیب۔ ان کی کنیت ابوالحارث ہے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن
ہے۔
ابین نے محمد بن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا

۲۰۔حضرت سعدؓ بن عمار

حضرت سعدؓ بن عمار بن مالک بن خنساء ابن مبذول۔ غزوۂ احد اور خندق میں شریک ہوئے' یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔
کے عقب نہیں ہے۔

۲۰۔حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی

ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے' قبیلہ رزرق
حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمارہ' سعد کے بیٹے
ے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے' ان کے نام میں اختلاف ہے' اکثر لوگ ان کو سعد بن عمارہ کہتے ہیں ان سے عبداللہ بن مرہ
بداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے' ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی
اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابوالفیض سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے
عید زرقی سے روایت کر کے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عزل کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ رحم
ا جو مقدر ہے' وہ ہو کر رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور اس کو ہم کنی کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ
رکریں گے۔

۲۰۲۔حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری

ہے اور امام بخاری نے عمرو بن محمد
حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری۔ بنو سعد بن بکر سے ہیں۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا
ے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے' انہوں نے ابن اسحٰق سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت
ں اوہ کہتے تھے ہم سے بنو سعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے' جو صحابی تھے' سعد سے' انہوں نے عمارہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ
یک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم نماز کے واسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور حاجت سے زیادہ طلب کرنے کو چھوڑ دو کیونکہ وہ احتیاج ہے اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے نا امید ہو جاؤ کیونکہ یہی غنی ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنی پڑے اس سے پرہیز کرو' سلیمان بن حبیب سے مروی ہے کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور ان کو وصیت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۲۵۔ حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ صفین میں حاضر تھے۔ ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو صفین میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۲۶۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف

حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا' احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے یہ اور ان کے بیٹے طفیل' دونوں' احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں دونوں شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ میں ان کے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۲۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف قطان وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیوں نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونوں نبی ﷺ کے پاس اس کو لے کر گئے آپ نے فرمایا کہ اس میں مت جھگڑو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے تذکرہ کو لکھا ہے۔

۲۰۲۸۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید

حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے۔ احد اور اس کے بعد کے واقعات میں شریک ہوئے تھے۔ اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے کیا ہے۔

۲۰۲۹۔ حضرت سعدؓ بن عمیر

حضرت سعدؓ بن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس ملائی نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کی حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۳۰۔ حضرت سعدؓ بن عیاض

حضرت سعدؓ بن عیاض ثمالی۔ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے اوران کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ یہ تابعی ہیں یہ ابن سعود سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبیؐ لڑائی میں سب سے زیادہ سخت تھے ان سے ابواسحٰق ہمدانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۱۔ حضرت سعدؓ بن فاکہ

حضرت سعدؓ بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق: محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی میں سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر ہوئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کو اس مقام پر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہے اور سب ایک ہی ہیں۔ ہم نے سب کا ذکر کیا ہے اور ہم نے ہر ایک بیان میں اس کے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سعد' عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی وہی ہیں اور ابوموسیٰ نے ابن شہاب سے نقل کر کے خاندان بنو زریق کے شرکاء بدر میں سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ سعد' ان' سعد کے علاوہ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔ پس اگر دونوں ایک ہوتے تو دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونوں کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوعبداللہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اس کے بعد لکھا ہے کہ اسعد بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ اسعد' وہی سعد ہی ہیں' انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد' دو شخص ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں خلدہ کو دیکھ کر گمان کیا کہ سعد بن عثمان' انہی میں سے ایک ہیں حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہیں اور سعد بن عثمان الگ ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۳۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیوں نے ان کو ۴۱ھ میں عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا۔ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۳۔ حضرت سعدؓ بن قرجا

حضرت سعدؓ بن قرجا۔ صحابی ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے' انہوں نے سعد بن قرجا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بیوی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی' نکاح میں جمع کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۳۴۔ حضرت سعدؓ بن قیس

حضرت سعدؓ بن قیس عنزی۔ اور ایک روایت کے مطابق قریشی تھے۔ نبیؐ نے ان کا نام سعد خیر رکھا تھا۔ ان سے ان کے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ حسن نے سعد بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم! چار رکعت نماز اول دن میں پڑھا کر' میں تجھ کو اس دن کے اخیر تک محفوظ رکھوں گا۔ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول سے پوچھا کہ آپ مجھ کو خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جن کو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے بچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انہی کی روایت سے ایک حدیث سود کے بارے ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

۲۰۳۵۔ حضرت سعدؓ بن مالک ساعدی

حضرت سعدؓ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ سہل بن سعد کے تھے واقدی نے ابی عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں کہا کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کے لیے تیاری کی تھی مگر انتقال ہو گیا۔ ان کی قبر بنو قارظ کے مکان کے پاس ہے اور رسول ﷺ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی ان کی شرکت بیان فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۶۔ حضرت سعدؓ بن مالک خدری

حضرت سعدؓ بن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجر جن کا نام خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہے ان کی کنیت ابوسعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے بہت حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہ کے ہمراہ بارہ غزوؤں میں شریک رہے ان سے مجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور مجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عطاء بن یسار اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ان سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انہوں نے کہ میں نے ابوسعید خدری سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ بلند درجوں والوں کو نیچے والے اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارے میں طلوع ہوتے ہیں اور ابوبکر اور عمر انہی میں ہیں بلکہ اور بڑھ گئے حضرت ابوسعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوئے اور ہم کو بغیر مال کے چھوڑ گئے میں رسول ﷺ کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپ نے جب مجھ کو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے جو طالب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عفت ہوتا ہے اللہ اس کو عفت' عنایت کرتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ یہ باتیں مجھی کو کہہ رہے ہیں (پس میں بغیر مانگے واپس آ گیا) ۴۷ھ میں جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی اولاد باقی ہے۔ یہ اپنی مونچھوں کو مونڈواتے تھے اور داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۳۷۔ حضرت سعدؓ بن مالک عذری

حضرت سعدؓ بن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد میں جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۸۔ حضرت سعدؓ بن مالک قرشی

حضرت سعدؓ بن مالک اور یہی سعد بن ابی وقاص ہیں اور ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور ایک روایت کے مطابق اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ تھا۔ قریشی زہری تھے ان کی کنیت ابواسحٰق تھی۔ سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حمنہ ابوسفیان بن امیہ کی بیٹی تھیں۔ سعد چھ اور ایک قول کے مطابق' چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ مسلمان ہونے کے وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہے کہ میں نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا' یہ ان لوگوں میں سے ہیں' جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہؐ نے گواہی دی ہے اور صحابہ کے دس سرداروں میں سے ایک شخص ہیں اور اصحاب شوریٰ کے چھ صحابہ میں یہ بھی ہیں جن کی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے خوش گئے: بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں' رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا میں مبتلا ہوئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں (کافروں کا) خون بہایا اور تیر چلایا۔

ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء بن معد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اس طرح خبر دی کہ ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میں عرب میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور صحرائی خاردار درختوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ مثل بکریوں کی مینگنیوں کے خشک پاخانہ کرتے جس میں رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنواسد ہم کو دین کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں بخدا (اگر میں ابھی ان لوگوں سے کم رہا تو) میں ناکام ہوا اور میرا کیا' برباد ہو گیا (یہ سعد نے اس وجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے ان کی شکایت کرتے تھے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ سے معزول کر دیا تھا اور اہل کوفہ میں سب سے زیادہ' بنواسد کا ایک شخص' ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکر
اور ابوسعید اشج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابو امامہ نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے
انہوں نے کہا کہ سعدؓ سامنے سے آ رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص (ایسا) ماموں اپنا مجھے د
تو میں مانوں' آپ نے سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی
اور یہ آپ کی والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہری کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف میں مل
ہے اور عرب میں ماں کی طرف والوں کو ماموں کہتے ہیں اور ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر
انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے اصحاب جب نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں چلے
تھے اور اپنی نمازوں کو اپنی قوم سے' پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن سعد بن ابی وقاص' صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک
میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا اور ان کے دین کی بُرائی کی یہاں تک کہ لڑائی ہو
اور سعد نے اونٹ کا کلا' اٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا پس یہ پہلا خون تھا جو اسلام میں بہایا گیا۔ عمر بن
رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا جس کو فارسیوں کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا تھا یہی اس لشکر کے سردار تھے جن
فارسیوں کو قادسیہ اور جلولا میں شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کی طرف روانہ کر دیا تھا جس نے جا کر
شکست دی انہوں ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں' یہ عراق کے والی تھے۔ پھر حضرت
اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تھا۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا ان کو اصحاب شوریٰ میں شامل کیا اور کہا کہ اگر
مقرر ہوں تو خیر' ورنہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کو عامل مقرر کرے کیونکہ میں نے ان کو نالائقی یا خیا
وجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر ان کو معزول کر کے ولید بن عقبہ بن ا
کو ان کی جگہ پر مقرر کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ر
محمد عدوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عوف نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہو
سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کو قبول کر اور یہ د
کرتے تھے' مقبول ہوتی تھی اور لوگ اس کو جانتے تھے اور ان کی بددعا سے ڈرتے تھے۔ اسماعیل بن علی نے کہا ہے کہ ہمیں
عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن صباح بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ
سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول اللہؐ نے (فدا
وامی) ماں اور باپ دونوں کو ملا کر نہیں کہا۔ بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد کے دن ان سے فرمایا اے زور مند لڑکے! میر
اور باپ تجھ پر قربان: دل تیر چلا۔

مروی ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی آپ نے ماں اور باپ کو ملا کر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن
چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہے اور لڑنے والوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں
بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔ سعد کے بیٹے عمر اور ان کے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن وقاص نے چاہا کہ حضرت عثمان کی شہادت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی خلافت کی دعوت دیں سعد نے اس کو نہ منظور کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہو گئے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف رغبت کی اور ان لوگوں کو خط بھیج کر بلایا تا کہ حضرت عثمانؓ کے خون طلب کرنے میں ان کی مدد کریں اور کہا کہ تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں کر سکتے ان میں سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور ان کے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب میں چند اشعار کہے

معاوی و داؤک الداء العیاء — ولیس لما تجئی بہ دواء
ایدعونی ابوحسن علی — فلم اردد علیہ مایشاء
وقلت لہ اعطنی سیفا بصیرا — تمیز بہ العداوۃ والولاء
اتطمع فی الذی اعیا علیا — علی ماقد طمعت بہ العفاء
لیوم منہ خیر منک حیا — ومیتا انت للمرء لفداء

اے معاویہ تمہاری بیماری سخت ہے اور تمہارے مرض کی کوئی دوا نہیں۔ کیا (تم اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ) ابوالحسن یعنی حضرت علی مجھے لڑنے کے لیے کہتے تھے۔ مگر ان کی بات نہ مانی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ ایک چاقو مجھے دے دیجئے۔ میں خود اپنا گلہ کاٹ ڈالوں اس سے آپ کو میری محبت وعداوت کا حال معلوم ہو جائے گا۔ پس جس نے علی کی بات نہ مانی۔ اس سے تو اپنی بات ماننے کی امید رکھتے ہو۔ حالانکہ علی کا ایک دن تمہاری تمام زندگی سے بہتر ہے۔ تم ان پر قربان کرنے کے لیے کہتے ہو۔"

سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا میں تاریکی میں ہوں مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہو گیا اور میں اس کے پیچھے چلا جاتا ہوں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس چاند کی طرف مجھ پر کون سبقت لے گیا ہے اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابوبکر کو دیکھتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ اس جگہ کب پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ ابھی۔ پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ دعوت اسلام دیتے ہیں۔ پس میں اجیاد کی گھاٹی میں آپ سے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہو گیا اور سوا ان لوگوں کے جن کو خواب میں دیکھا تھا اسلام میں مجھ پر کوئی سبقت نہیں لے گیا تھا۔

داؤد بن ابی ہند نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیت و ان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما و صاحبھما فی الدنیا معروفا -(لقمان:۱۵) "اگر تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں تو میرے ساتھ شرک کرے تو تو ان کا کہنا نہ مان۔" میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ میں اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا۔ جب میں مسلمان ہو گیا والدہ نے کہا کہ اے سعد! یہ کیا دین ہے جس کو تو نے پیدا کیا ہے؟ قسم ہے کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی۔ یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تم کو بہت مطعون کریں گے سعد نے کہا اے والدہ (ایسا) نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہ چھوڑوں گا۔ سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن اور رات کھانا نہیں کھایا اور سخت بے چینی میں رہیں میں نے کہا کہ اگر تمہاری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل جاتی تو بھی میں اپنے اس دین کو کسی وجہ سے نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتا۔ جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگیں اور اللہ نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابومنہال کہتے ہیں عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہیں اپنے خیمہ میں عربی ہیں اپنے صوف کے لباس میں شیر ہیں اپنے بیشتر مقدمات میں عدل کرتے ہیں اور تقسیم برابر کرتے ہیں اور دور رہتے ہیں لشکر میں۔ اور ہم پر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہیں اور ہمارا حق ہم تک پہنچاتے ہیں مثل چھوٹی چیونٹی کے۔ سعد نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور ان کے (یعنی عامر اور مصعب اور محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ سعد کی اولاد ہیں) اور ابن مسیب اور ابوعثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیاض بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے پوچھا اے میرے والد میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ کچھ کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کیا تمہارے دل میں ان کی طرف سے کچھ ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن مجھ کو آپ کے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے۔ سعد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مومن ہی ان کو دوست رکھے گا اور منافق ہی ان سے بغض رکھے گا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ابونعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے ۵۴ھ میں سعد کا انتقال ہونا بیان کیا ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد کا گندمی رنگ دراز قد چوڑی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ سعد بہت پست قامت فربہ سبز ---- سخت انگلیوں والے تھے مدینہ سے سات میل کے فاصلہ پر مقام عقیق میں انتقال کیا اور مدینہ میں کندھوں پر لاد کر لائے گئے اور مسجد نبوی میں مروان اور ازواج مطہرات نے نماز پڑھی۔ عامر نے بیان کیا کہ مہاجروں میں سعد کا انتقال سب سے آخر میں ہوا جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالوں کا ایک پرانا جبہ منگا کر کہا کہ مجھ کو اسی میں کفنانا کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو پہنے ہوئے مشرکوں سے لڑا تھا اور اس کو اسی دن کے واسطے پوشیدہ کر رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حازم: ''حا'' اور ''زا'' کے ساتھ ہے۔ الحبلۃ: ببول کا پھل کہا گیا ہے یہ عضا (کانٹے دار جھاڑی) کا پھل ہے جو لوبیا کے مشابہ ہوتا ہے۔ التامور: شیر کی پناہ گاہ جہاں وہ آرام سے بیٹھتا ہے۔

۲۰۳۹۔ حضرت سعدؓ بن محمد

حضرت سعدؓ بن محمد بن مسلمہ صحابی تھے۔ فتح مکہ اور دیگر مشاہد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کو عبداللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۴۰۔ حضرت سعدؓ ابومحمد

حضرت سعدؓ ابومحمد۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ انصاری تھے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے حماد بن ابی حماد نے اسماعیل بن محمد بن سعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو مختصر وصیت فرمائیے پہلے آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ اور اپنے آپ کو لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی فقر حاضر ہے اور اپنی نماز کو رخصتی کی حالت میں ادا کرو (یعنی نماز پڑھتے وقت یہ خیال کرو کہ آخری نماز ہے اس کے بعد اب کوچ ہو جائے گا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے گا) اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے کو بچاتے رہو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اس بیان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن عمارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا اور دونوں نے ان کو وہاں (خاندان بنی سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو اس مقام پر انصاری بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے سعد کو اس جگہ قبیلہ سعد سے اور یہاں انصار سے دیکھا اور اس کی روایت بیان کرنے والے وہاں کے راویوں سے الگ تھے اس لیے انہوں نے سعد کو دو شخص قرار دے دیے اور شاید ابن مندہ نے دونوں کو ایک ہی شخص خیال کر کے ان کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جو اسماعیل بن محمد اس سند میں مذکور ہیں وہ محمد بن سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین میں سے ہیں۔ انصار سے نہیں ہیں اور یہی درست ہے۔

۲۰۴۱۔ حضرت سعدؓ بن محیصہ

حضرت سعدؓ بن محیصہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سعید اور ساعدہ بیان کیا ہے اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے حرام بن سعد بن محیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اس کو خراب کر ڈالا نبیؐ نے حکم دیا کہ مال والے اپنے مال کی نگرانی دن میں کیا کریں اور جانور والے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بعض تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن حرام کے والد کو سند میں ذکر نہیں کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ حرام: حا اور را کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۰۴۲۔ حضرت سعدؓ بن مدحاس

حضرت سعدؓ بن مدحاس۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے علقمہ نے اپنے بھائی محفوظ سے انہوں نے عبدالرحمن بن عائذ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سعد بن مدحاس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اس کو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھیں اللہ کے خوف سے آبدیدہ ہوئیں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۴۳۔ حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری

حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی اور ابو بکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابونعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عتبہ بن سنان دارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ ہمیں محمد ابن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب میں خندق کے دن نبیؐ کے پاس آئے اور کہا اے محمد (ﷺ)! مدینہ کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان میں آدھے کر آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو۔ یہاں تک کہ میں سعود (سعد کی جمع ہے جن کا ذکر آگے آتا ہے) سے مشورہ کرلوں اور سعد بن معاذ بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو یکساں رتبہ کا سمجھتے ہیں اور تم سے مدینہ کے پھلوں میں نصف کے خواستگار ہیں (تا کہ تم سے صلح کرلیں) پس اگر تم چاہو تو ان کو دے دو تا کہ اس کے بعد معاملہ میں غور کرو سعود نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے (اگر ایسا ہے) تو اللہ کا حکم واجب التسلیم یہ آپ کی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپ کی رائے کے تابع ہیں اور اگر آپ ہم پر چھوڑنا چاہتے ہیں تو قسم ہے اللہ کی جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انہوں نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ ایسا ان لوگوں سے جو پھل مانگنے آئے تھے فرمایا کہ) سنتے ہو جو کچھ یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد! تم نے غدر کیا اور آ ان لوگوں کو واپس کر دیا۔

اسی سند سے ابونعیم اور ابوبکر بن ربذہ نے کہا ہے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن قاسم بن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہیں گے کاش میرے اس تابوت میں چنگاریاں ہو جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگوں نے دیکھا تو اس میں ایک یا دو ہزار درہم نکلے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوم لکھا ہے کہ طبرانی نے اس خبر کو اس بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان اس میں اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ اس کے بعد ہوا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ غزوۂ تبوک تک باقی رہے اور نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپ سے مل گئے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس قائل نے بات خود ہی رد کی ہے کیونکہ پیچھے رہنے والے کا نام اس نے ابوخیثمہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ اس کے سوا ہیں اور اس کے متعلق بن خیثمہ اور مالک ابن قیس کے بیان میں گفتگو ہو چکی ہے۔ جس کو تلاش کرنا ہو وہاں تلاش کرے اور یہی حال سعد بن ربیع بن ہے کیونکہ یہ احد میں شہید ہو گئے تھے خندق کے واقعہ کو پایا ہی نہیں اور سعد بن ربیع بن عدی تو اس مقام پر موجود ہی نہ تھے سے مشورہ لیا جاتا واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے جو کہا ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں تو ان کو ابن من کسی اور کتاب کے علاوہ اس کتاب معرفت صحابہ کے ان کو ذکر کیا ہے تو میں نہیں جانتا ہوں لیکن معرفت صحابہ کی کتاب میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں ذکر کیا ہے اور میں کندی کے بیان میں ابن مندہ کے تمام اقوال کو ذکر کروں گا تا کہ معلوم ہو جا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس کی بابت کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔

۲۰۴۴۔ حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی

حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ صحابی تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوموسیٰ نے کہا کہ ہمیں ابوغالب اور نوشیروان نے خبر دی دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان لوین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے خبر دی سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور ابوبکر بن عیاش تینوں نے ابوحصین سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے سعد بن مسعود ثقفی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام جب کپڑے پہنتے اللہ کی تعریف کرتے اور کھاتے یا پیتے' اللہ کا شکر ادا کرتے اسی وجہ سے ان کا نام بندہ شکرگزار ہو گیا یہ ابوعلی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعمر اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۴۵۔ حضرت سعدؓ بن مسعود

حضرت سعدؓ بن مسعود کندی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں صحابہ میں ان کا ذکر ہے ان سے قیس بن ابی حازم اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی کہ سعد بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رنج کو ظاہر کیا اس نے صبر نہیں کیا پھر پڑھا: انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ۔ (یوسف:۸۶) یعنی میں اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ یعنی ابومحمد بن اسماء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون مومن زیادہ عقل مند ہے آپ نے جواب دیا کہ ان میں سے جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کی اچھی تیاری کرتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۴۶۔ حضرت سعدؓ بن معاذ

حضرت سعدؓ بن معاذ بن نعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عبیت۔ ان کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا۔ انصاری اوسی اشہلی تھے۔ ان کی کنیت ابو عمرو تھی اور ان کی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں۔ سعدؓ مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول اللہؐ نے مصعب کو مدینہ کی طرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کے واسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہو گئے انہوں نے عبدالاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے کلام مجھ پر حرام ہے جب تک کہ تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور سعدؓ اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ ثابت ہوئے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے اور احد اور خندق میں شریک ہوئے۔

ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابو لیلیٰ سہل نے عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ ان کے ساتھ اسی قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جب خندق کی طرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں روانہ کر دیا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سعد بن معاذ کو تاہ زرہ پہنے ہوئے نکلے جس سے ان کا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور ان کے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ

لبث قليلا يلحق الهيجا حمل لاباس بالموت اذا حان الاجل

"(اے حریف) تھوڑی دیر ٹھہر جا میدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہنچا چاہتا ہے۔ موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آ جائے۔"

سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے! مل جاؤ بخدا تم پیچھے رہ گئے ہو۔ عائشہ نے فرمایا اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھے) نے سعد کو تیر مارا اور ان کی رگ اکحل کو کاٹ دیا حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اس کو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں۔ سعد نے جواب دیا کہ اللہ تیرے چہرے کو دوزخ میں جلا دے۔ اے اللہ اگر تو نے قریش کی لڑائی میں سے کچھ باقی رکھا ہے تو مجھ کو اس کے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھ کو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنہوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور ان کی تکذیب کی اور ان کو نکال دیا اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہے تو اس کو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ حبان کسرۂ حاء اور باء موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اس کے سوا بیان کیا ہے اور یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اس کو ابن عرقہ اس وجہ سے کہتے تھے کہ عرقہ اس کی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک مشہور عورت تھی انہوں نے کہا کہ ہمیں یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جس کو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابو اسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انہوں نے کہا کہ جس وقت سعد کے تیر لگا رسول اللہ
حکم دیا کہ مسجد کے اندر عبیدہ' اسلم کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تا کہ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں جب رسول اللہ ﷺ قبیلہ
یظہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اس کی خبر اگلی حدیث میں ہے) ہمیں عبداللہ بن احمد
عبدالقاہر خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے خبر دی
کہتے تھے میں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا کہ جب
ول اللہ نے سعد بن معاذ کو بنو قریظہ کے بارے میں حکم دینے کے واسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ
م کے قریب آ گئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان
لوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والے لوگ قتل کئے
ئیں اور ان کی اولاد قید کی جائے۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے موافق حکم دیا۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن
حق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تا کہ تم ان کے بارے میں حکم دو۔ سعد نے کہا کہ تم اللہ کو گواہ رکھ کر عہد کرتے ہو کہ
برے حکم کو مانو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ سعد نے کہا اس عہد میں وہ لوگ شریک ہیں جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں
س میں رسول اللہ ہیں اور جو لوگ تھے ہمراہ ہیں (سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی طرف
سے منہ پھیرے ہوئے تھے) رسول اللہ نے فرمایا ہاں (جب دونوں طرف سے عہد ہو گیا) اب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں
کہ مرد قتل کئے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ نے
ص بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر
ی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں۔ سعد جب
ی ہوئے اور انہوں نے وہ دعا کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ان کا خون بند ہو گیا اور جب قبیلہ بنو قریظہ میں حکم دے چکے ان کی
لوں سے خون بہنے لگا۔ رسول اللہ اور ابوبکر و عمر اور تمام مسلمان ان کی عیادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ اللہ کی قسم! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی۔ عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ سعد بن معاذ کا
جب بہنے لگا رسول اللہ نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول اللہ ﷺ پر بہہ رہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
ئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ خاموش رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مروی
ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے اترے اور پوچھا اے اللہ کے نبی یہ کون شخص ہے جس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واسطے آسمان کے دروازے کھل گئے اور جس کی وجہ سے اللہ کا عرش اعظم ہل گیا رسول اللہ جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے کو بے جان پایا جب رسول اللہؐ نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ اور ہاتھ آپ کا آپ کی داڑھی میں تھا۔ سعد کی والدہ سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی تھیں

ویل ام سعد سعدا براعة و نجدا ویل ام سعد سعدا صرامة و جدا

''سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب نسب و بزرگی ہے۔ سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب شرف ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا کہ رونے والے جھوٹے ہیں سوا سعد کی رونے والی کے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد نے عبداللہ بن مطر نے اجازۃً (اگرچہ سماعاً نہیں ہے) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد ابوقلابہ رقاشی نے خبر دی وہ کہتے ابوربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل گیا بیان کیا کہ اور ہم سے ابوصالح نے جابر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں کہ براء بیان کرتے ہیں کہ (سعد کی وفات سے) تخت ہل گیا۔ جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج درمیان میں کینے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میں پارچہ حریر بھیجا گیا لوگ اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس کپڑے سے تعجب کرتے ہو۔ قسم رومال جنت میں اس سے عمدہ ہیں۔ اسمٰعیل نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ منافقوں نے کہا کہ ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے اور یہ بنو قریظہ کے بارے میں حکم کرنے کی وجہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے ان کو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اترے جنہوں نے زمین پر کبھی پر نہیں رکھا تھا اور اللہ نے ان مرتبہ عنایت کیا۔ ان کے مقامات اسلام میں بڑے اور مشہور ہیں اور اگر ان کی اور کوئی خدمت بجز خدمات بدر کے (تو واسطے کافی تھیں کیونکہ نبی ﷺ جب بدر کی طرف چلے اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر ہوئی آپ نے لوگوں سے کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسی طرح ابوبکر اور عمر نے بھی مشورہ دیا مگر رسول اللہؐ کی مراد انصار سے تھی کیونکہ زیادہ تھے۔ سعد بن معاذ نے کہا بخدا گویا کہ آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم اطاعت کرنے پر اپنے قول دیئے ہیں پس یا رسول اللہ آپ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو پورا کیجئے ہم آپ کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! اگر آپ ہم کو لے کر اس دریا میں گھسنا چاہئیں تو ہم آپ کے ساتھ اس میں گھس جائیں گے ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا پھر بھلا ہم اس بات کو کیوں ناپسند کریں گے کہ آپ ہم کو ساتھ لے کر دشمنوں سے مقابلہ کریں ہم لڑائی کے وقت صابر رہیں گے۔ مقابل پہنچنے میں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم لوگوں میں وہ بات دکھائے جس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہو پس آپ اللہ کا نام لے کر ہمیں اپنے ساتھ لے چلئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپ کو دشمنوں کے مقابلہ کے واسطے کشادہ کر دیا۔ اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور فخر کے لئے کافی ہے اس کے سوا جو کچھ واقعات ہوئے اس سے قطع نظر کرو تو بھی۔

۲۰۴۷۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر صحابی ہیں حبان بن واسع نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انہوں نے حبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابن منذر بن عمیر بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ کے بیٹے انصاری عقبی بدری احدی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تمام مشاہد میں شریک ہوئے انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان ابن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ قرآن کو تین دن میں پڑھا کروں آپ نے جواب دیا کہ اگر تم سے ہو سکے پھر یہ اسی طرح پڑھتے رہے اس کو ابونعیم نے نقل کیا ہے اور اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے مشاہد ذکر کیے ہیں اور کہا ہے کہ ان کا نسب بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کی نسبت عقبہ اور بدر کی طرف کی ہے اور میں نے ان کا ذکر زہری اور ابن اسحٰق کی کتاب میں عقبہ اور بدر میں نہیں دیکھا اور انہی ابونعیم نے قرأت قرآن کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے ہشام بن کلبی نے سعد کے دادا عمیر کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ قاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کی حالت میں مدد کی کہ ایک یہودیہ نے آپ کی ہجو کی تھی انہوں نے اس کو مار ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبان: حاء کے فتحہ سے ہے اور باموحدہ کے ساتھ۔

۲۰۴۸۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر۔ ابوحمید ساعدی کے والد ہیں۔ ان کا نسب ان کے صاحبزادے ابوحمید کے تذکرے میں انشاء اللہ کیا جائے گا اسی طرح ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے نہیں لکھا۔

۲۰۴۹۔ حضرت سعدؓ بن نعمان

حضرت سعدؓ بن نعمان بن زید بن اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی خاندان بن عمرو بن عوف سے ہیں۔ انہی کو ابوسفیان بن حرب نے گرفتار کر کے اپنے بیٹے عمر کے فدیہ میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا۔ زبیر نے بیان کیا کہ سعد بن نعمان عمرہ کرتے (مکہ میں) آئے جب عمرہ ادا کر کے لوٹے (ان کے ہمراہ منذر بن عمرو تھے) ابوسفیان نے دونوں کا تعاقب کیا مگر سعد کو گرفتار کر لیا اور منذر نکل گئے انہی کے بارے میں ضرار بن خطاب نے کہا ہے

تدارکت سعدًا عنوۃ فاخذتہ وکان شفاء لو تدارکت منذرًا

''سعد کو میں نے کوشش کر کے گرفتار کر لیا مگر منذر بھی پکڑ لیتا تو مجھے شفا مل جاتی۔''

ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمرو بن ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس بدر کے قیدیوں میں تھے کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ اپنے لڑکے عمرو کا فدیہ دو اس نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے حنظلہ کو قتل کر ڈالا اس حال میں اب فدیہ نہ دوں گا مجھ کو خون سے کیا واسطہ ہم کو انہی لوگوں کے پاس رہنے دو جو کچھ وہ چاہیں کریں اس حال میں کہ یہ لوگ (یعنی یہ قیدی) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سعد بن نعمان بن اکال خاندان بنو عمرو بن عوف سے عمرہ کی نیت سے نکلے اور ان کے چند سوار تھے اور یہ مسلمان تھے ان کو یہ ڈر نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا (جب یہ وہاں پہنچے ابوسفیان نے زیادتی کی اور ان کو اپنے لڑکے عمرو کے عوض میں قید کیا اور کہا

ارھط ابن اکال اجیبوا ادعاءہ تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

فان بنی عمرو لئام اذلۃ لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

''اے ابن اکال کے گروہ سعد کے پکارنے کا جواب دو۔ تم لوگ گم ہو جاؤ بوڑھے مرد کو نہ چھوڑو۔ یقیناً قبیلہ بنو عمرو ذلیل خوار ہوں گے مگر انہوں نے رہائی نہ دلائی اپنے قیدی کو قید سے۔''

قبیلہ بنو عمرو بن عوف والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے اپنا حال بیان کیا اور عمرو بن ابی سفیان کی درخواست کی تاکہ اس کو دے کر اپنے قیدی کو چھڑا لیں۔ آپ نے منظور کر لیا اور ان لوگوں نے عمرو کو ابوسفیان کے پاس بھیجا اس نے سعد کو رہا کر دیا حسان نے کہا ہے کہ

لو کان سعد یوم مکرز مطلقًا لاکثر فیکم قبل ان یوسر القتلا

بعضب حسام او بصفراء نبعۃ تحن اذا ما انبضت تحقر النبلا

''اگر مکرز کے دن سعد آزاد ہوتا تو قیدی ہونے سے پہلے بہت قتل کرتا نیز حسام (تلوار) سے یا صفرا کمان سے (اس وقت) باز رکھتے تھے جب تیروں کی آواز پیدا ہوتی عقلمندوں کے دفاع کی طرح۔

لیکن ہشام بن کلبی نے اس واقعہ کو سعد کے والد نعمان کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۰۔ حضرت سعدؓ بن نعمان ظفری

حضرت سعدؓ بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے تھے روایت کر کے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بھی تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۰۵۱۔ حضرت سعدؓ بن ہذیل

حضرت سعدؓ بن ہذیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ہذیم۔ حارث کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے تعویذ جن کو ہم کرتے ہیں تقدیر الٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں اس کو لیث بن سعد اور سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہم نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہیں) انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے (دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی سند سعد تک پہنچتی ہے اور دوسری سعد کے بیٹے حارث ہی تک پہنچتی ہے) اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۲۔ حضرت سعدؓ بن ہلال

حضرت سعدؓ بن ہلال۔ ہلال کے بیٹے ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھ کر کچھ حالات نہیں ذکر کئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۵۳۔ حضرت سعدؓ بن وائل

حضرت سعدؓ بن وائل بن عمرو عبدی جذامی اہل فلسطین سے ہیں۔ رملہ میں رہتے تھے۔ ابومعاویہ حکم بن سفیان عیذی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اس کے واسطے جنت ہے حکم عیدی نے قبیلہ قریظہ کے ایک شیخ سے انہوں نے سعد ابن وائل سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۵۴۔ حضرت سعدؓ بن وہب جہنی

حضرت سعدؓ بن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا اور ان کے گھر والے (جس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے واسطے آئے تھے) جہینہ کے ایک شہر غواء نامی میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والوں کو کہاں چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا نام غیان (جس کے معنی گمراہ ہیں) ہے اور گھر والوں کو مقام غواء میں چھوڑا ہے آپ نے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی ہدایت یافتہ) ہو اور تمہارے گھر والے رشاد میں ہیں راوی کہتا ہے وہ شہر آج تک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنوغیان جاہلیت میں رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بنوغیان ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام ان پر غالب ہو گیا اور ان کی وادی جو غویا کے نام سے موسوم تھی رشد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے موسوم ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۵۔ حضرت سعدؓ بن وہب

حضرت سعدؓ بن وہب خاندان بنو نضیر سے ہیں ابن عباس نے ان کو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بنو نضیر میں سے دو آدمیوں کے اور کوئی اسلام نہیں لایا۔ ان میں سے ایک سفیان بن عمیر ہیں اور دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کی وجہ سے فرمانبردار ہوگئے تھے اور ان کو بچا لیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۵۶۔ حضرت سعدؓ بن یزید

حضرت سعدؓ بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن زید اور سعد بن فاکہ کے بیان میں پورے حالات گزر چکے ہیں جن کے دوبارہ ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۲۰۵۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو جس کا نام سعد تھا زکوۃ لینے کے لیے بھیجا۔ حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ عبدالسلام بن حرب نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ نے عورتوں سے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے خاوندوں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا کھجور کہ جس کو تم خرچ کردیا ہدیہ دو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انہوں نے کہا کہ یحییٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اس کو ثوری نے یونس سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۸۔ حضرت سعدیؓ

حضرت سعدیؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو ابن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد اس سے سعدی یا ابن سعدی ہوں۔ سعدی آخری میں ی کی زیادتی کے ساتھ ہے اگر یہ عورت کا نام ہے تو سعدی ضمہ کے ساتھ اگر مرد کا نام ہے تو پھر فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۹۔ حضرت سعرؓ کنانی

حضرت سعرؓ۔ سعر را کے ساتھ ہے یہ کنانی دولی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے۔ روح بن عبادہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زکریا بن اسحٰق نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے ان کے والد کو ان کی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو میری قوم کے ایک گروہ کی زکوۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا چنانچہ میں ایک بوڑھے کے پاس آیا جس کو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ تم اپنے مویشیوں کی زکوۃ مجھ کو دو اس نے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے! کون سا حق لوگے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لیں گے۔ بوڑھے نے کہا خدا کی قسم میں گھاٹی میں اپنے مویشیوں کے ساتھ تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں تا کہ تمہارے مویشیوں کی زکوۃ لیں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ایک بکری میں نے ایک بکری کو جو گوشت اور چربی سے پر تھی دینا چاہا۔ تو پھر آپ نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منافع کے لینے سے منع کیا ہے میں نے پوچھا کہ تم کیا چیز لوگے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نر بکری لیں گے یکسالہ ہو یا دو سالہ ہو۔ چنانچہ اسی قسم کی ایک دوسری بکری نکل آئی۔ وہ دونوں اس کو اپنے ساتھ لیے چلے گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے قبیلہ دؤلی سے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی ﷺ سے یہ ہے کہ زکوۃ میں یکسالہ یا دو سالہ بکری دینی چاہیے ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے اور بشر بن سری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہیں اور (یہ لوگ ان کے لڑکے ہیں اس جگہ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں چند غلطیاں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثغنہ کے بیٹے ہیں اسی طرح اس کو ابو داؤد سجستانی نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے زکریا بن اسحٰق مکی سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن ثغنہ یشکری سے روایت کرکے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ روح کہتے ہیں کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو ان کی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور ان کو حکم دیا کہ ان سے زکوۃ وصول کریں مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو ایک جماعت میں بھیجا میں ایک بوڑھے کے پاس جن کا نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھ کو میرے والد نے تمہارے پاس زکوۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انہوں نے پوچھا اے برادر زادے کس قسم کا مال لوگے؟ میں نے جواب دیا کہ پسند کر لیں گے یہاں تک کہ ہم جانوروں کے تھنوں کو آزمائیں گے۔ سعر نے کہا کہ اے برادر زادے میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں ان گھاٹیوں میں سے

ایک گھاٹی میں رسول اللہ کے زمانے میں مویشیوں میں تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تا کہ تم اپنے جانوروں کی زکوۃ ادا کرو تو میں نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانوروں میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بکری۔ میں نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پر تھی اور اس کو دونوں کے پاس نکال لایا انہوں نے کہا یہ شافع ہے اور ہم کو رسول اللہ نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے۔ میں نے پوچھا پھر کون سی چیز تم لوگے انہوں نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دو سالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دی گئی معتاط اس بکری کو کہتے ہیں جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہو گئی ہو پس انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ ہاں یہ بکری زکوٰۃ میں لینے کے قابل ہے اور اس کو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث انہوں نے مسلم کے والد کا نام ثفنہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن علقمہ نے عامل مقرر کیا تھا اور ابوعمر کا بیان کہ بشر بن سری کہ وہ سعر ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر نے وکیع پر رد کرنے کے واسطے کہا ہے کیونکہ انہوں نے شعبہ کی جگہ ثغنہ بیان کیا اور یہ بشر کا تو شعبہ ہیں مسلم کے نسب میں ہے نہ کہ سعر کے نسب میں (جیسا کہ ابوعمر کو وہم ہو گیا) پھر ابوعمر نے شعبہ بن کنانہ بیان حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں۔ اور انہوں نے من کو ابن سے بدل دیا ہے (جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کے پسر کنانہ ہو گیا) ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعر نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا حق جذعہ اور ثنیہ میں ہے حالانکہ اس کو سعر سے نہیں سنا تھا بلکہ انہوں نے اس کی روایت نبیؐ کے قاصدوں سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی میں رہا ہے یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے ان کے والد کو عامل مقرر کیا صحیح نافع بن علقمہ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۶۰۔ حضرت سعیدؓ بن ایاس

حضرت سعیدؓ بن ایاس۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ شیبانی۔ مخضرم تھے۔ مخضرم اس کو کہتے ہیں جس نے حضرت کا زمانہ پایا آپ کو دیکھا نہ ہو۔ طبرانی نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور ان کا سعد کے باب میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا

۲۰۶۱۔ حضرت سعیدؓ بن بجیر

حضرت سعیدؓ بن بجیر جشمی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابوحبیب جشمی نے اپنے والد سے انہوں نے کے دادا سے روایت کی اور عطیہ سے بھی بروایت سلیم مروی ہے (ان دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ سعید تک پہنچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کا نام سلیم ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۲۔ حضرت سعیدؓ بن بختری

حضرت سعیدؓ بن بختری۔ ان کا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ میں کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ اور سلمہ بن کہیل نے اپنے والد انہوں نے بکیر طائی سے انہوں نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا کہ اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور اس غلام نے کہا کہ میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں۔ انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔ اللہؐ نے دریافت کیا کہ اس غلام نے اللہ کی پناہ مانگی تم نے اس کو نہ چھوڑا اور اس نے میری پناہ مانگی تم نے اس کو چھوڑ دیا۔ حا اللہ اپنی پناہ مانگنے والوں کی حمایت کرنے والا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے آپ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۳۔ حضرت سعیدؓ بن حارث انصاری

حضرت سعیدؓ بن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ اس میں وہم ہے اور حدیث صحیح روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں گئے اور ابوعمر نے ان لوگوں کی جنہوں نے اس میں وہم کیا ہے پیروی کی ہے اور وہم اس میں ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اس کو ایک جماعت نے جن میں سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہیں زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۰۶۴۔ حضرت سعیدؓ بن حارث قرشی

حضرت سعیدؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہیں۔ ان کی والدہ خاندان بنو سواءہ سے تھیں۔ ابو نعیم اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروۃ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھیں۔ انہوں نے اور ان کے تمام بھائیوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور میں نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے باب میں ذکر کیا ہے انہیں میں سے تمیم بن حارث ہیں یرموک کے معرکہ میں رجب ۱۵ھ میں شہید ہوئے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور ان کی اولاد منقطع ہوگئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں میں یرموک اور جو اجنادین اور صفر میں شہید ہوئے ان میں اکثر اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مقامات ملک شام میں ہیں اور اسی طرح مورخوں میں اختلاف ہے کہ ان واقعات میں سے کون سا واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۵۔ حضرت سعیدؓ بن حاطب

حضرت سعیدؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انہوں نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے۔ حسن بن صالح نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۶۔ حضرت سعیدؓ بن حریث

حضرت سعیدؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ میں اقامت گزین ہوئے اور خراسان میں جہاد کیا اور مقام حیرہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ایک غلام نے ان کو شہید کیا تھا ابن مندہ کا بیان ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس سے اس کے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور انکی قبر کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قیس ابن ربیع نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائیداد یا مکان فروخت کیا اور اس کی قیمت کو اسی کی مثل میں نہ صرف کیا تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۷۔ حضرت سعیدؓ بن حصین

حضرت سعیدؓ بن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ فرماتی تھیں ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہم کو انصار کے لڑکے ملے اور انہوں نے سعید بن حصین کو ان کی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونے لگے۔ عائشہ فرماتی ہیں میں نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے صحابی اور سابقین میں سے ہو تم کو کیا ہوا کہ ایک عورت کے واسطے رو رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے سچ کہا میں سعد بن معاذ کے مرنے کے بعد اب کسی پر نہ روؤں گا کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۰۶۸۔ حضرت سعیدؓ بن حیدہ

حضرت سعیدؓ بن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت میں حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا

یا رب ردّ راکبی محمدا ردّه الی واتخذ عندی یدا

"اے رب میرے کندے پر سوار ہونے والے یعنی محمدؐ کو لوٹا دے میری طرف کو لوٹا دے اور میرے ساتھ احسان کر۔"

(یہ شعر عبدالمطلب پڑھ رہے تھے جب آنحضرتؐ گم ہو گئے تھے۔)

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیوہ کے بیٹے ہیں اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابوکندیر سے ایک حدیث عبدالمطلب کے قصہ میں مروی ہے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی میں گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۲۰۶۹۔ حضرت سعیدؓ بن خالد

حضرت سعیدؓ بن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ سرزمین حبش میں جب ان کے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ میں اقامت کی تھی یہاں تک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں آئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابواحمد عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۷۰۔ حضرت سعیدؓ بن ابی راشد

حضرت سعیدؓ بن ابی راشد۔ جمحی۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ ان سے عبدالرحمن بن سابط اور ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہوگا (خسف کے معنی زمین میں دھنسا مسخ کے معنی صورت بدل جانا قذف کے معنی تہمت لگانا مراد اس سے مجاز ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۱۔ حضرت سعیدؓ بن ربیع

حضرت سعیدؓ بن ربیع۔ انصاری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگوں کے ناموں کے بیان میں جو جنگ یمامہ میں انصار میں سے خاندان بنوجحجبی (جحجبی) سے شہید ہوئے تھے۔ سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی انہی میں سے) ہیں۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔

۲۰۷۲۔ حضرت سعیدؓ بن ربیعہ

حضرت سعیدؓ بن ربیعہ۔ ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان لوگوں کو باقی روزوں کے رکھنے کا حکم دیا اور گزشتہ کے قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح وہ ہے جس کو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم مسلمان ہوگئے تو بلال ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے۔ رسول اللہؐ کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

۲۰۷۳۔ حضرت سعیدؓ بن رقیش

حضرت سعیدؓ بن رقیش بن ثابت بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنوجحش یعمر میں مل جاتے ہیں۔ یہ یزید بن رقیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجروں میں ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا کہ پھر مہاجر پے در پے مل کر آنے لگے بنوغنم بن دودان مسلمان تھے ان کے مرد اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن رقیش تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے ان کو سعید بن وقش انصاری خاندان بنوغنم بن دودان سے بتایا ہے اور ان سے وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنوغنم قبیلہ بنواسد ابن خزیمہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں نہ انصار سے۔

۲۰۷۴۔ حضرت سعیدؓ بن زیاد

حضرت سعیدؓ بن زیاد طائی۔ ان کا ذکر خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انہوں نے سعید بن زیاد طائی سے روایت کر کے کیا ہے۔ یہ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنو غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اس کے پاس گئے اور اس کو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اس نے اتارا آپ نے اس کے سفید (داغ) دیکھے حدیث تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے۔ اور ان صحابی کے نام میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے۔

۲۰۷۵۔ حضرت سعیدؓ بن زید انصاری

حضرت سعیدؓ بن زید بن سعد۔ انصاری۔ اشہلی ہیں اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عبدالوہاب الحجبی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے حدیث نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی جن کا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نجرانی تلوار ہدیہ کی جوان کو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے صحیح سعد ہے۔

۲۰۷۶۔ حضرت سعیدؓ بن زید قرشی

حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قرشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں نفیل میں مل جاتے ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے اور ان سے فاطمہ بنت خطاب بیاہی تھیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور ایک روایت کے مطابق ابوثور تھی لیکن پہلی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیشتر مسلمان ہوئے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں رسول اللہؐ نے ان کے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگوں نے نہ حاضر ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا۔ اس کو موسیٰ بن عقبی اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبیداللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنے کے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں پہنچے اور رسول اللہؐ نے دونوں کا حصہ و اجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے مثل بیان کیا ہے۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے تھے لیکن پہلا قول صحیح اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری دمشقی اور قاضی ابونصر عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ وغیر ہمانے خبردی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ الدمشقی شافعی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالحسن بن علی البیہکی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعلی محمد بن اسمٰعیل بن محمد عراقی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن بن عباس مخلص نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن عبدالحمید حمانی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے خبردی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اس کے مثل مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک روایت کر کے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کر کے خبردی کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوت تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروای بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھے ان کی شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے ان کے پاس آدمی بھیجا انہوں نے جواب دیا کیا تم مجھ کو خیال کرتے ہو کہ میں اس پر ظلم کروں گا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات زمینوں کا طوق قیامت کے دن اس کی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو تو اس کو اندھا کر کے موت دے اور اس کی قبر اس کے کنویں میں بنا۔ پس وہ نہیں مری یہاں تک کہ اس کی آنکھ جاتی رہی اور ایک دن اپنے مکان میں چل رہی تھی کہ اپنے کنویں میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اہل مدینہ میں یہ مثل پڑ گئی تھی کہ یعنی خدا تم کو اندھا کرے جیسا کہ (اس عورت) اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے کہ اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا آپ کو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو پہاڑ میں ہوتی ہے اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے) اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ یہ یرموک اور دمشق کے محاصرے میں شریک ہوئے تھے۔ ان سے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابوعثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیر ہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبردی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عبداللہ ابن ظالم تمیمی سے انہوں نے سعید بن زید ابن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبردی انہوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاہوں تو لے سکتا ہوں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حراء نامی پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ
نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ سعید نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور
عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور میں تھا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور
عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول اللہؐ کے آگے اور نماز میں آپ کے پیچھے رہتا تھا۔ سعید کی وفات
یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۸ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام
انتقال ہوا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمر سعید کے جنا
اور ان کو غسل دیا اور خوشبو ملی اور ان کی نماز پڑھائی۔ اس کو نافع نے بیان کیا ہے۔ اور عائشہ بن سعد نے بیان کیا کہ سعد
وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور ان کے خوشبو ملی پھر گھر میں آکر غسل کیا۔ جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلا
وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور
نے نماز پڑھائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۷۔ حضرت سعیدؓ بن سعد

حضرت سعیدؓ بن سعد بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہ اور ان کے
ان کے بھائی قیس صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے شرحبیل اور ابوامامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحٰق نے یعقو
عبداللہ بن اشج سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے۔ انہوں
کہ ہمارے مردوں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا اس نے نہیں چونکایا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ ان کی لونڈیوں میں
کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبیؐ نے اس کو فرمایا کہ اس کو حد لگاؤ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر ہم اس کو حد لگا
تو وہ مر جائے گا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کی گودہ جس میں سو شاخیں ہوں اس کو لے کر ایک مرتبہ
مارو۔ اس کی روایت ابوزناد اور زہری نے ابوامامہ سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور ابوعیینہ نے ابوزناد سے اس
ہے اور یحییٰ بن سعید سے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے اس کی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور ابوامامہ سے مرسل
ابومعشر نے عبدالوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعید بن
اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابومندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۷۸۔ حضرت سعیدؓ بن سعید

حضرت سعیدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس۔ قریشی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن
خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کی پھوپھی تھیں یہ طائف میں شہید ہوئے۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔
نے فتح مکہ کے دن ان کو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف گئے یہ آپ کے ہمراہ گئے اور اسی
میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۷۹۔ حضرت سعیدؓ بن سفیان

حضرت سعیدؓ بن سفیان۔ رعینی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انہوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سعید بن سفیان کو سوارقیہ کے باغ اور محل بلاشرکت غیرے عنایت کیے اور جو شخص ان کے حق میں مزاحمت کرے اس کا حق نہیں ہے اور حق انہی کا ہے اور خالد بن سعید نے (اس حکم کو) لکھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۰۔ حضرت سعیدؓ بن سوید

حضرت سعیدؓ بن سوید بن قیس بن عامر بن عباد (اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے) ابن الابجر یعنی خدرہ انصاری خدری سمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبدالملک نے روایت کی ہے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اوزاعی نے ناب بن عمیر سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبیؐ سے لقطہ (یعنی گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اس اس کا اعلان کرو اور پھر اس کی گرہ اور بندکی حفاظت کرو اس کے بعد اس سے نفع اٹھاؤ۔ لیکن صحیح وہ ہے جس کی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبیؐ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اس کو ایک سال تک نہ پہنچو۔ آخر حدیث تک۔ منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۱۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابو معشر اور ابن اسحٰق نے سعد بن سہیل سے بیان کیا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ہم ان کو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو معشر نے لکھا ہے۔

۲۰۸۲۔ حضرت سعیدؓ بن شراحیل

حضرت سعیدؓ بن شراحیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ۔ اکرمین کندی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ وفد میں ان کے بھتیجے معروف بن قیس ابن شراحیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے۔ اور ارتداد ہی کی حالت میں یوم نجیر میں قتل کیے گئے۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۳۔ حضرت سعیدؓ بن عاص

حضرت سعیدؓ بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی اموی۔ ان کے دادا ابو احیحہ کی کنیت سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے۔ سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر
مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عامر یہ تھیں۔ سعید ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ہجرت کے پہلے
پیدا ہوئے۔ ان کے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے۔ علی بن ابی طالب نے ان کو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے
میں نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مٹی شیروں کی طرح کھرچ رہے تھے حضرت علی نے ان کو قید کیا اور ان کو قتل کر ڈالا
رضی اللہ عنہ نے ایک دن سعید بن عاص سے کہا میں نے تمہارے والد کو نہیں قتل کیا بلکہ میں نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا
تھا اور میں مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہیں کرتا ہوں۔ سعید بن عاص نے کہا اگر تم ان کو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل
پر تھے۔ عمر نے ان کے جواب سے تعجب کیا۔

سعید کے دادا ابواحیحہ جب عمامہ باندھتے تھے ان کی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا۔ اور یہ ذوالتاج
لقب سے مشہور تھے۔ اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحاء میں سے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے لکھا تھا۔ ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل
کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کر کے اس کو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اس کو بھی فتح کر لیا۔ یہ واقعہ ۲۹ھ یا ۳۰ھ میں ہوا۔ آذربائیجان
نے عہد توڑ دیا تھا ایک روایت میں ہے اس کو بھی لڑ کر فتح کیا۔ جب عثمان شہید ہوئے یہ خانہ نشین ہو گئے اور فتنوں سے کنارہ کشی کی
نہ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور نہ صفین میں اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہو گئی ان کے پاس آئے ان کی حضرت
معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی۔ حضرت معاویہ نے ان کو ان کے جنگوں میں نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انہوں
نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے ان کے عذر کو قبول کر لیا پھر ان کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔ اور جب مروان کو مدینہ سے معزول
کرتے تو ان کو والی کر دیتے اور جب ان کو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے۔ یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے جب ان سے کوئی
سائل سوال کرتا اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آسانی کے وقت تک کے لیے قرضہ کی دستاویز لکھ دیتے۔ اور اپنے بھائیوں کو ہر ہفتہ
میں ایک مرتبہ جمع کر کے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور ان کے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے تھے اور ان کے بال بچوں کے
ساتھ بہت احسان کرتے۔ اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد میں اپنے غلام کو اشرفیوں کے توڑے دے کر بھیجا کرتے تھے کہ ان
نمازیوں کے آگے رکھ آئے کوفہ کی مسجد میں جمعہ کی رات کو نمازیوں کی بہت کثرت ہوتی تھی۔

الغرض یہ بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے۔ اور ان سے ان
کے دونوں بیٹوں یحییٰ اور عمر اشدق اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے یحییٰ بن سعید بن عاص
سے انہوں نے اپنے والد سعید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی
آپ حضرت عائشہ کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے آپ نے ان کو اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے اور وہ اپنی
ضرورت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی اور اسی حالت میں
لیٹے رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے۔ عثمان کہتے ہیں پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے
اور اپنے کپڑوں کو درست کر لیا اور میں اپنی حاجت پوری کر کے واپس چلا آیا۔ عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہے ابوبکر اور عمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے آپ نہیں سنبھلے جیسا کہ عثمان کے لیے سنبھل کر بیٹھے۔ نبیؐ نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہیں اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں اپنی اسی حالت پر رہوں تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کریں۔ سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ میں ہوا۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میری وصیت کو قبول کرے گا۔ ان کے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد میں (قبول کرتا ہوں) سعید نے کہا اس میں میرے قرضہ کا ادا کرنا ہے انہوں نے پوچھا آپ کا قرضہ کتنا ہے انہوں نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیاں ان کے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام میں اس کو لیا تھا سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے میں اور اس شخص کی حاجت روائی میں جو صاحب ضرورت تھا مگر سوال کرتے ہوئے مارے شرم کے اس کا خون خشک ہوتا تھا تو میں نے اس کی حاجت اس کے مانگنے سے پہلے پوری کر دی۔ ابواحیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب سے منقطع ہوگئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۴۔ حضرت سعیدؓ بن عامر

حضرت سعیدؓ بن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح۔ قریشی جمحی۔ یہ نسب بیان کرنے والوں کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان میں عریج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہ کلبی کی اور نیز اس شخص کی جس نے اس کو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ عریج کے لڑکیوں کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہیں۔ سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ یہ زاہد اور بزرگ صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دن نصیحت کی انہوں نے ان سے پوچھا کہ کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہیں کیونکہ آپ بیان کریں گے اور لوگ آپ کی پیروی کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حمص کا والی مقرر کیا تھا ان کو خبر پہنچی کہ سعید کو جنون ہو جاتا ہے عمر نے ان کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا جب وہ آئے تو ان کے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔

سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہوں اور پیالہ میں کھاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ کو جنون ہے سعید نے جواب دیا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جس کی خبر مجھ کو پہنچی کہ تم کو ہو جاتی ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو بددعا دی اور میں بھی انہی میں تھا تو کبھی میں اس کو یاد کرتا ہوں تو میرے حواس جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر چلے جاؤ انہوں نے انکار کیا اور ان کو قسم دی کہ مجھ کو معاف کر دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو معاف کر دیا اور بعض کا قول ہے کہ جب ابوعبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک وہاں کے والی رہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے ان کو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے ان کو برقرار رکھا۔ مروی ہے کہ جب یرموک میں رومیوں کا مجمع زیادہ ہوا ابوعبیدہ نے عمرؓ سے کمک طلب کی حضرت عمرؓ نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واسطے روانہ کیا۔ زہد میں ان کی عجیب وغریب خبریں ہیں۔ جن کو ہم طوالت دینا نہیں چاہتے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن ح
نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے
عبد العزیز کتانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسن بن حبیب نے خبر د
تھے ہمیں ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن دینار شہر بن حوشب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب عمر حمص میں پہنچے ت
حکم دیا کہ اپنے یہاں کے فقیروں کے نام لکھ کر پیش کریں کاتبوں نے لکھ کر پیش کیا اس میں سعید بن عامر کا بھی نام تھا۔ ح
نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہیں ان لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ ہمارے سردار ہیں۔ حضرت عمر نے
تمہارے سردار فقیر ہیں ان لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمہارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہاں
تنخواہ اور کہاں گیا ان کا وظیفہ لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے ہیں۔ راوی کہتا
پڑے پھر ایک ہزار دینار تھیلی میں کر کے سعید کے پاس روانہ کئے اور فرمایا ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیر المو
اس کو تمہارے پاس بھیجا ہے اس سے اپنی حاجت میں مدد لو۔ راوی کہتا ہے کہ قاصد ان تھیلیوں کو لے کر ان کے پاس آیا ا
اس کی طرف دیکھا تو وہ اشرفیاں تھیں یہ دیکھ کر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے ان سے ان کی بیوی نے پوچھا تمہارا کیا
کیا امیر المومنین کو کوئی مصیبت پہنچی انہوں نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے ان کی بیوی نے کہا کہ کیا ک
ظاہر ہوئی انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ ان کی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی۔ انہوں نے جواب د
بھی بڑھ کر ان کی بیوی نے پوچھا پھر تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہے فتنہ میرے پاس آ
اس نے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا تم جو چاہو کرو۔ سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمہارے پاس
ان کی بیوی نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے دیناروں کو تھیلی میں بھر کر ایک جھولے میں ڈال دیا پھر رات بھر نماز پڑھتے ر
تک کہ صبح ہوگئی پھر اس کو لے کر مسلمانوں کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دیناروں کو بانٹ دیا۔ سعید سے ان کی بیوی
کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورت میں) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا میں نے رسول اللہ
سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر
میں خدا کی قسم (ان پر کسی کو اختیار نہ کروں گا) ان کی وفات قیساریہ ملک شام میں ۱۹ھ میں ہوئی اس وقت یہ وہاں کے
اس کو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے ابو نعیم نے بیان کیا ہے مقام رقہ میں ان کی وفات ہوئی اور یہیں ان کی قبر ہے اور بعض
نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات حمص میں عیاض بن غنم کے بعد والی ہونے کی حالت میں ہوئی۔ بعض لوگوں نے کہا
وفات ۲۰ھ میں اور بعض نے کہا کہ ۲۱ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی
عبد الرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگوں سے ستر برس پہلے جنت
ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۸۵۔ حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔ ان کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ان پانچ شخصوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سفر میں تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر ان کو نماز پڑھائی آپ نے اس فعل کو ان پر نہیں بدلا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۶۔ حضرت سعیدؓ بن عبد

حضرت سعیدؓ بن عبد بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کی دوسری بار ہجرت کرنے والوں میں ہیں اس میں سب کا اتفاق ہے اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اسی طرح ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب میں بیان کیا ہے یعنی انہوں نے کہا کہ نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا جاتا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور ضبہ اور ظرب ہیں اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہیں اور امیہ سے عامر پیدا ہوئے اور عامر بن امیہ سے عبداللہ اور لقیط پیدا ہوئے۔ پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہے کہ لکھنے والوں نے اس میں غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوئے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہیں ہبار بن اسود کے ساتھ ان کا نام بھی زینب بنت رسول اللہؐ کے ساتھ نکاح کرنے کے واسطے لیا گیا تھا کلبی نے ان کے نسب میں اس بات پر موافقت کی ہے کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہیں اور ہم نے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کر دیں۔ عائش: یا اور شین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۸۷۔ حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی

حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی طائفی۔ طائف کے دن ان کو تیر مارا گیا اور ان کی ناک پر لگا۔ ان سے ان کے بیٹے اسمٰعیل نے روایت کی کہ ابوسفیان نے ان کے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور ان کی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری اس آنکھ کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں اور اللہ تمہاری آنکھ کو واپس کر دے اور اگر چاہو تو (اس کے عوض میں تمہارے واسطے) آنکھ جنت میں ہو۔ سعید نے جواب دیا کہ جنت میں آنکھ ہونے میں اختیار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۸۔ حضرت سعیدؓ بن عبید قاری

حضرت سعیدؓ بن عبید قاری۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سعد ہے اور اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ عبدالرزاق نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سعید بن عبید سے روایت کی۔ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کرنے میں بھاگ گئے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کیا تمہاری خواہش

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شام کے جانے کی ہے۔ شاید اللہ تم کو شہادت عنایت کرے انہوں نے جواب دیا نہیں مگر اس دشمن (مقابلہ میں) جس سے بھاگا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے قادسیہ میں مسلمانوں سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں گے اور شہید ہوں گے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہم کو سوائے ان کپڑوں کے جو ہم پہنے ہوں کفن نہ دینا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے نے ان کا تذکرہ سعد کے بیان میں لکھا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد وسعید دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ان کا تذکرہ دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ اور بعض علماء یعنی عبدالغنی ابن سرور مقدسی نے ابونعیم پر اس تذکرہ کے مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے بیان کیا کہ یہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہیں۔ اور سعد بن عبید کے تذکرہ میں جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی ان کا بدر میں شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہے پھر عبدالغنی نے کہا ابونعیم نے بہت سے تذکروں کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر میں شریک ہوئے۔ عبدالغنی کہا کہ ابونعیم نے اپنی سند سے غزوۂ بدر کے لوگوں کے بیان میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے روایت کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری شریک ہوئے تھے۔ ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ میں سعید کے باب میں ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انہوں نے دشمن سے مقابلہ کیا اور ان سے بھاگ گئے پھر حضرت عمر نے ان سے دریافت کیا کہ تمہاری رغبت شام میں (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اس کو اسی تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہیں جن کا ذکر پہلے تذکرہ میں چکا ہے اور وہ تذکرہ جس میں انہوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اس کا کوئی قائل نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہیں اور ابوموسیٰ نے بیان کیا جیسا کہ ہم ان سے شروع تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے ان کے تذکرہ کو سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد اور سعید دونوں بابوں میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا اور لوگوں نے بھی سعد وسعید دونوں کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے اور عبدالغنی کا کہنا کہ اس کا کوئی قائل نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اس کا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جس جگہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ سعید ہیں پس (عبدالغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے اور عبد الغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہیں۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور ان کا نسب ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے اور انہوں نے اس کو اس روایت میں جس کو انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے

“محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ”

www.KitaboSunnat.com

عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اوران کے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔
عبدالغنی نے دوسروں کی موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد عروہ تک غیر معتبر ہے اور نا قابل وثوق ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں ایک ہیں اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کے ایک ہونے پر تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہیں اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔لیکن عبدالغنی نے جو سعد بن عبید کو سعد بن نعمان بتایا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو ان کے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ ان کے دادا نعمان کی طرف منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہوسکتا ہے۔حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہیں کیا ہے انہوں نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔دونوں سعد چند پشتوں کے بعد مالک بن اوس میں ملتے ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ عبدالغنی نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ میں ابونعیم کی کتاب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کی کہ سعید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ شریک بدر تھے اور بے موقع طعن کر دی کہ یہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہٰذا اس پر کیونکر اس وقت اعتماد ہوسکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع میں بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہیں۔اور ابونعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنوامیہ بن زید یعنی خاندان بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔واللہ اعلم

۲۰۸۹۔حضرت سعیدؓ بن عثمان

حضرت سعیدؓ بن عثمان۔انصاری زرقی۔عقبہ کے بھائی ہیں۔محمد بن اسحٰق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں معتب بن قشیر بنوعمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال میں کہ غنودگی ہم پر چھائی تھی میں اس کی بات نہیں سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اس نے کہا کہ لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ھھنا پھر کہا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھما الشیطن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم۔
جن لوگوں کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر ان سے اللہ نے درگزر کر دیا عثمان بن عفان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہیں۔طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ سعد بن عثمان کے بیان میں کیا ہے۔معتب: میم کے ضمہ اور عین کے فتحہ اور تا مشدد کے کسرہ کے ساتھ ہے اور آخر میں با ہے۔

۲۰۹۰۔حضرت سعیدؓ عکی

حضرت سعیدؓ عکی۔آملی۔ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ آحاد اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثانی میں کیا ہے حالانکہ وہ سوید آملی ہیں بعض لوگوں نے اس کو بدل دیا ہے اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان میں ان کا ذکر کے موافق کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۲۰۹۱۔حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی

حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی۔بعض لوگوں نے معبد بن عمرو بیان کیا ہے۔تمیمی۔بنو سہم کے حلیف ہیں۔بعض لوگ بیان ہیں کہ یہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہیں۔اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہے اور اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ معبد بن عمرو ہیں اور دونوں (یعنی واقدی اور ابو حشر نے ان کو حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت والوں میں بیان کیا ہے۔زبیر کا بیان ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۹۲۔حضرت سعیدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعیدؓ بن عمرو بن غزیہ۔انصاری ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن میں کیا ہے تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۰۹۳۔حضرت سعیدؓ بن عمرو کندی

حضرت سعیدؓ بن عمرو۔کندی۔ان کی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انہوں نے حریث کندی سے انہوں نے صلت ابن حبیب شنی سے انہوں نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں ر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے۔الشنی: شین مفتوحہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۰۹۴۔حضرت سعیدؓ بن قشب

حضرت سعیدؓ بن قشب ازدی۔بنو امیہ کے حلیف تھے۔رسول اللہؐ نے ان کو جرش کا والی مقرر کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابو مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۵۔حضرت سعیدؓ بن قیس

حضرت سعیدؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔انصاری سلمی ہیں۔عروہ بن زبیر نے کے شرکاء بدر کے ناموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس بن صخر شریک بدر ہوئے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا جس طرح اس کو ذکر کیا۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۹۶۔حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے میری مالکہ کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا میں نے پوچھا اے رسول اللہ ﷺ میں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی چار لڑکیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انہوں نے کہا میں نے تمہارے باپ سعید بن مہران کے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۹۷۔ حضرت سعیدؓ بن مینا

حضرت سعیدؓ بن مینا۔ نبیؐ کے غلام تھے ان کا ذکر حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن مینا دو ہیں۔ ان میں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں ان سے عطاء ابن ابی رباح نے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ ان کا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

۲۰۹۸۔ حضرت سعیدؓ بن نمران

حضرت سعیدؓ بن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علیؓ کے کاتب تھے اور نبی ﷺ کی زندگی کے چند سال انہوں نے پائے تھے یرموک کے معرکہ میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے ان کو مع حجر کے شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے ان کو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے ان کو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آ گیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انہوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر ان کو معزول کر کے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابو بکر سے روایت کی ہے اور ان سے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۹۔ حضرت سعیدؓ بن نوفل

حضرت سعیدؓ بن نوفل۔ انہوں نے نبیؐ سے اجازت طلب کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے سعید سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

۲۱۰۰۔ حضرت سعیدؓ بن وقش

حضرت سعیدؓ بن وقش۔ اسدی۔ بنو غنم بن دودان سے ہیں اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے ابی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے در پے آنے لگے اور بنو غنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے۔ ان لوگوں کے مرد اور عورتیں مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن وقش تھے۔ ان کا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر سعید بن رقیش کے بیان میں کیا ہے اور یہ اوپر گزر چکا اور اس پر گفتگو اس جگہ ہو چکی۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس جگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہیں قبیلہ بنو غنم بن دودان سے۔ پھر ابن اسحق سے نقل کرتے ہیں کہ بنو غنم بن دودان اہل اسلام تھے انہی میں سے سعید بن وقش ہیں یہ کیونکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاری ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ بنو غنم بن دودان سے ہیں جو قبیلہ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انہوں نے دیکھ کر غلط خیال کر لیا اور وقش انصار بنو عبد الاشہل کے ناموں سے ان کو انصاری قرار دے دیا اور اس کا خیال نہ کیا کہ یہ حلیف تھے۔ واللہ اعلم

۲۱۰۱۔ حضرت سعیدؓ بن وہب

حضرت سعیدؓ بن وہب خیوانی۔ ہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا کوفی ہیں۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۰۲۔ حضرت سعیدؓ بن یربوع

حضرت سعیدؓ بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوہود۔ اور ایک قول کے مطابق ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن رئاب قبیلہ سہم سے تھیں۔ زبیر نے بیان کیا کہ ان کی والدہ ہند بنت ابی عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور حنین میں شریک ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ فتح کے دن مسلمان ہونے والوں میں ہیں۔ ان کا نام صرم تھا رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ان کا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا نام صرم تھا پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ پھر رسول اللہؐ نے ان سے دریافت کیا ہم میں کون بڑا ہے میں یا تم؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ سے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدائش میں آپ سے پرانا ہوں۔ اور ان کو مؤلفۃ القلوب میں شمار کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے۔ انہوں نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن صبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا۔ اور ابو سرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوئے۔ سعید ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۴ اور ایک قول کے مطابق ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا۔ ان کا گھر مدینہ میں تھا۔ یہ عمر بن خطاب ؓ کے زمانہ میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے حضرت عمرؓ ان کو آنکھوں کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہ چھوڑنا۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی ساتھ لے جانے والا نہیں ہے حضرت عمرؓ نے قیدیوں میں سے ایک شخص کو ساتھ لے جانے کے لیے بھیج دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۳۔ حضرت سعیدؓ بن یزید

حضرت سعیدؓ بن یزید۔ ازدی۔ قبیلہ ازد بن غوث سے ہیں ان کا شمار مصریوں میں ہے۔ ان سے ابوالخیر یزنی نے روایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہؐ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ تو اللہ سے شرم کر جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی قوم کے ایک نیک مرد سے کرتا ہے۔ابوعمر نے بیان کیا کہ ہم نے ان کی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۴۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل۔انصاری اشہلی۔ان کا ذکر شرکائے بدر میں ہے۔ابن اسحٰق نے ان کو ذکر نہیں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے ان پر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمر اس کو سعید بن سہیل میں ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ ان کا ذکر دوہرا دیا۔لیکن ابوعمر پر اس میں کچھ طعن کا موقع نہیں کیونکہ وہ بنو عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں اور ان کی طرف اشہلی کی نسبت نہیں ہوتی اور جب اشہلی مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے عبدالاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہیں۔اور انہی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے اور ابوعمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابوعمر نے اس کو بیان کر کے کہا کہ ابن اسحٰق نے ان کو شرکاء بدر میں ذکر نہیں کیا۔ممکن ہے کہ ابوعمر نے ان کی تصغیر میں خطا کی ہو اور چونکہ انہوں نے اس کی تصغیر بنائی۔اسی لیے ابن اسحٰق کا ذکر کرتا ان کو نہ معلوم ہوا۔لیکن اس فاضل امام سے بعید ہے کہ ان پر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کریں۔سعید: سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ سعید کی تصغیر ہے۔

۲۱۰۵۔ حضرت سعیرؓ بن سوادہ

حضرت سعیرؓ بن سوادہ عامری۔یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے عتوارہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ وہ سفیان بن سوادہ ہیں حالانکہ ابن مندہ نے ان کو اس تذکرہ میں نہیں ذکر کیا ہے۔سعیر: سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ اور را کے بعد با ہے۔واللہ اعلم

۲۱۰۶۔ حضرت سعیرؓ بن عداء

حضرت سعیرؓ بن عداء قریشی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔عبداللہ بن یحیٰی بن سلیمان نے روایت کی وہ کہتے ہیں میرے پاس سعید کے بیٹے آئے انکے پاس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط تھا بنام سعید بن عداء کہ میں نے زجیج نامی زمین آپ کو دی (انی احضر تک الزجیج) الی اخرہ ان کا تذکرہ ابن داؤد ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والفاء

۲۱۰۷۔ حضرت سفیانؓ بن اسد

حضرت سفیانؓ بن اسد۔اور بعض لوگ ابن اسید کہتے ہیں۔اسید حضرمی شامی ہیں۔جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے انہوں نے ابی بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حوطی نے عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس جھوٹ بیان کرتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۸۔ حضرت سفیانؓ بن ثابت

حضرت سفیانؓ بن ثابت انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۰۹۔ حضرت سفیانؓ بن حاطب

حضرت سفیانؓ بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ احد شریک ہوئے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۱۰۔ حضرت سفیانؓ بن حکم

حضرت سفیانؓ بن حکم بن سفیان ثقفی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمٰن نسائی خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔ شعبہ اور وہب نے منصور سے انہوں نے حکم ابن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۱۔ حضرت سفیانؓ بن خولی

حضرت سفیانؓ بن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن فاتک بن جابر بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۱۱۲۔ حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر

حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر ازدی شنوی۔ از دشنوءہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اس کو ابن مدینی اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہیں لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور ان کے از دشنوءہ سے ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہٰذا ان کے اجداد میں کوئی شخص نمیر یا نمیر نامی ہوں گے انہی کی طرف ان کی نسبت کی گئی ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہیں اس کے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہیں اس میں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے۔ ان کا شمار اہل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی اور مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی پھر وہ مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے ہمیں ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا جو اس کو کھیتی اور جانور (کی حفاظت سے) کچھ بے پروا نہ کرے اس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہو جاتا ہے راوی نے پوچھا تم نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں اس مسجد کے رب کی قسم! ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان ابوالعوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابوالعوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے ان کو ثقفی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۳۔ حضرت سفیانؓ بن زید

حضرت سفیانؓ بن زید۔ ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں ان کا ذکر محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان بن یزید کے بیٹے ہیں ان سے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارہ میں روایت کی ہے۔

۲۱۱۴۔ حضرت سفیانؓ بن سہل

حضرت سفیانؓ بن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل شریک نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے قبیصہ بن جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہبند کو پکڑے ہوئے تھے۔ سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرما رہے تھے ٹخنوں سے نیچے تہبند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۵۔ حضرت سفیانؓ بن صہابہ

حضرت سفیانؓ بن صہابہ مہری۔ یہی خریق شاعر ہیں اس کو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۶۔ حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد

حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد۔ ان کا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہے۔ اس میں اعتراض ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۱۷۔ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔ ثقفی طائفی ہیں اسی طرح نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان ابی العاص کو وہاں سے معزول کر کے ان کو عامل مقرر کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ سفیان سے ان کے اللہ بن سفیان اور ایک قول کے مطابق ابو الحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبداللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت کی شہاب نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز عامری سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں پوچھا یا رسول اللہؐ! مجھ سے ایسی بات بیان کیجیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑے رہوں آپ نے جواب دیا کہ کہو میرا رب اللہ جمے رہو اور اس کی روایت شعبہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کی اسی کو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر بن عبداللہ بن احمد بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز بیان کیا ہے اور یہی زیادہ درست ہے ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن بطر نے اجازۃً (اگرچہ انہوں نے نہیں) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن یحییٰ بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روا کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جنہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجیے کہ آپ کے بعد اس کے با میں کسی سے نہ دریافت کروں آپ نے جواب دیا کہ کہو میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا

۲۱۱۸۔ حضرت سفیانؓ بن عطیہ

حضرت سفیانؓ بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہیں۔ قبیلہ ثقیف کے وفد ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے آپ نے ان لوگوں کے وا خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان کو بقیہ رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور جو روز فوت ہو گئے تھے ان کی قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۹۔ حضرت سفیانؓ بن عمیر

حضرت سفیانؓ بن عمیر بن وہب قبیلہ بنو نضیر سے ہیں ہم ان کا ذکر سعید بن وہب کے تذکرہ میں کر چکے ہیں ان کا ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۱۲۰۔ حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء

حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء۔ ان کی کنیت ابو لیلیٰ ہے انصاری ہیں طبرانی وغیرہ نے ان کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔ انتہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر کنیت کے باب میں وارد ہوگا کیونکہ یہ اس کے ساتھ مشہور ہیں ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بیان کیا ہے اور کنیت وغیرہ میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے بیان کیا ہے کہ سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہیں صحابی نہیں ہیں ان کی کنیت ابولیلی بھی ہے لہٰذا ان دونوں کا ابولیلی کے نام میں سفیان کا ذکر کرنا وہم ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابو العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور ابواحمد نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی سے روایت کی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہیں انھی کا بیان ہے دونوں ایک ہیں یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور شاید ابوالعوجاء ان کا لقب ہو۔ واللہ اعلم

۲۱۲۱۔ حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان

حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان۔ ثقفی طائفی ہیں یہ اور ان کے بھائی وہب بن قیس صحابی ہیں۔ امیمہ بنت رقیقہ نے ان دونوں سے انھوں نے رقیقہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے میں نے آپ کو ستو پلائے آپ نے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتوں کی پرستش نہ کرو اور نہ ان کے لیے نماز پڑھو میں نے کہا اس وقت یہ لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس آئیں تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہے اور نماز پڑھتے وقت اس کی طرف پیٹھ کر لیا کرو بنت رقیہ کہتی کہتے ہیں مجھ سے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹوں نے بیان کیا انہوں نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہو گیا آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ کا کیا حال ہے ہم نے جواب دیا کہ اسی حال پر جس پر آپ نے چھوڑا تھا مر گئیں۔ آپ نے فرمایا تمہاری والدہ اس وقت مسلمان مریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۲۲۔ حضرت سفیانؓ بن قیس کندی

حضرت سفیانؓ بن قیس۔ کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے وقت تک برابر موذن رہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں انھی سفیان کو بعض لوگوں نے سیف بھی بیان کیا ہے جو اشعث کے بھائی ہیں۔ اور ہم ان کو سیف کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔

۲۱۲۳۔ حضرت سفیانؓ بن مجیب

حضرت سفیانؓ بن مجیب۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں ان سے حجاج بن عبید ثمالی نے جہنم کی صفت میں روایت کی ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابوعمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب (نون کے ساتھ ہے) کے بیان میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے اس کا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئے گا۔ مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو سفیان میں ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں والله اعلم

۲۱۲۴۔ حضرت سفیانؓ بن معمر

حضرت سفیانؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ جمیل بن معمر کے بھائی ہیں ان کی کنیت ابوجابر یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان ان کو سرزمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحٰق نے بیان کیا سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹوں یعنی جابر اور جنادہ اور ان کی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنوزریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد ہیں تھے مکہ میں آئے اور یہیں اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑ لیا اور انہوں نے ان کو اپنا متبنی کیا اور حسنہ ساتھ شادی کر دی اور انہی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر سفیان اور ان کے بیٹوں کے نسب غالب ہو گئے اور یہ لوگ انہی کی طرف منسوب ہونے لگے۔ انہی ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سفیان اور ان کے بیٹے جابر و جنادہ خطابؓ کی خلافت میں انتقال کر گئے۔ زبیر ابن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ان کی والدہ لونڈی تھیں یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں اور ان کی زوجیت میں حسنہ تھیں جن کی طرف شرحبیل بن عبداللہ مطاع منسوب ہیں اور انہوں نے ان کو اپنا متبنی کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے نہ تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی انہی زبیر نے بیان کیا کہ سفیان اور ان کے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہوگئی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں ناموں میں جو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ بنو جمح میں سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ ان کا تذکرہ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۵۔ حضرت سفیانؓ بن نسر

حضرت سفیانؓ بن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلہ بنو جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہیں اور اس کے مثل ابن اور ابوموسیٰ اور عبدالملک بن ہشام اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا جس شخص نے بجائے نسر کے بشر بیان کیا اس نے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے۔ بکائی نے محمد بن اسحٰق سے کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر اور انہی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہیں ہیں بلکہ وہ انصار کے حلیف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۲۱۲۶۔ حضرت سفیان ابونضرؓ

حضرت سفیان ابونضرؓ۔ ان کی کنیت ابونضر ہے۔ ہذلی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نضر نے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم قافلہ میں شام کی طرف گئے جس وقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان میں تھے اخیر شب کو سونے کے واسطے ٹھہر گئے کہ ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آسمان اور زمین کے بیچ میں کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔ احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کی طرف واپس آئے کہ وہ مکہ میں قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ان میں عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے ان کا نام احمد ہے (ﷺ) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نصر بن سفیان دؤلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ ان سے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۷۔ حضرت سفیانؓ بن ہانی

حضرت سفیانؓ بن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن شرحبیل بن عمرو بن یعفر بن عریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثویب کہتے ہیں ان کی کنیت ابو سالم ہے یہ جیشانی تھے ان کا شمار مصریوں میں ہے علی بن ابی طالبؓ کے پاس وفد میں آئے تھے انہوں نے علی اور عقبہ ابن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی یہ علوی المذہب تھے۔ (یعنی حضرت علی کے اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اس کو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرے۔) ان سے حارث بن یزید اور وہب بن عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ الفوی: فا کی فتحہ اور "و" کی شد کے ساتھ۔

۲۱۲۸۔ حضرت سفیانؓ بن ہمام

حضرت سفیانؓ بن ہمام۔ محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبدالقیس سے ہیں۔ یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کرو کہ وہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حرام ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان کو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے ان کو قبیلہ عبدالقیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبیؐ نے عبد القیس کو کر رنبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبدالقیس میں محارب تھے جن کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ابان المحاربی کے ذکر میں کر چکے ہیں۔ اور اس پر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

۲۱۲۹۔ حضرت سفیانؓ بن وہب

حضرت سفیانؓ بن وہب خولانی ان کی کنیت ابو ایمن تھی نبی ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی ان سے ابو الخیر مرثد بن عبداللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن وہب نے عبدالرحمٰن ابن شریح سے انہوں نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہے گا اور ان سے غیاث ابن ابی شبیب نے جو بیت جبرین والوں میں سے تھے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو وہ ہم کو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جس کا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے ان کو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے اس کو ان سے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان کی مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۰۔حضرت سفیانؓ بن یزید

حضرت سفیانؓ بن یزید ازدی قبیلہ از دشنوءہ سے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عمر کے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔ابن مندہ نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابونعیم نے ان کا ایک تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابوعمر نے ان کا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۱۔حضرت سفینہؓ

حضرت سفینہؓ۔رسول اللہؐ کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے۔بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں۔ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور ایک قول کے مطابق ابوالبختری تھی۔اور پہلی زیادہ مشہور ہے ان سے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے۔محمد بن منکدر نے ان سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو لیا اس نے مجھ کو ایک کنارے پر ڈال دیا ایک شیر مجھ سے ملا میں نے کہا اے ابوالحارث (ابوالحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول ﷺ کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھ کو اپنے پہلو یا مونڈھے سے دھکیلنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو راستے پر کھڑا کر دیا جب مجھ کو راستے پر کھڑا کر چکا تو کچھ گنگنانے لگا میں نے خیال کیا کہ وہ مجھ کو رخصت کرتا ہے۔رسول اللہؐ نے ان کا نام سفینہ رکھا تھا اس وجہ سے کہ یہ کہتے تھے ایک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔جب قوم میں کوئی تھک جاتا تھا تو اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر مجھ پر لاد دیتا یہاں تک کہ میں نے بہت کچھ اٹھا لیا۔نبیؐ نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام ان کا باقی رہا۔یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور ان کا نام سقیہ بن مارفنہ تھا اور جب ان سے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تم کو اپنا نام نہ بتاؤں گا رسول اللہؐ نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اس کے سوا اور نہیں چاہتا۔یہ کہتے تھے مجھ کو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی ﷺ کی خدمت کو کرنا مجھ پر لازم کر دی۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سفینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اس کے بعد بادشاہت ہے (راوی کہتا ہے) کہ پھر مجھ سے سفینہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کو لو پھر کہا علی کی خلافت کو لو تو ہم نے ان سب کو تیس برس پائے سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت ان میں ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقاء جھوٹے ہیں بلکہ وہ بُرے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

۲۱۳۲۔ حضرت سکبہ بن حارثؓ

حضرت سکبہ بن حارثؓ۔ اسلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انہوں نے کہا مجن (محجن) نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہاں تک کہ بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ میں مذاق کی عادت تھی انہوں نے کہا اے مجن تم کیوں نہیں سکبہ کی طرح نماز پڑھتے ہو مجن نے ان کو جواب نہ دیا اس کی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے رجاء سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۳۔ حضرت سکرانؓ بن عمرو

حضرت سکرانؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں۔ انہوں نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ ان کے ہمراہ تھیں انہوں نے وہیں وفات پائی اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر اور زبیر نے بیان کیا ہے۔ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کی طرف لوٹ آئے تھے اور یہیں ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول اللہؐ نے ان کے بعد ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۴۔ حضرت سکنؓ ضمری

حضرت سکنؓ ضمری۔ بعض لوگ ان کا نام سکین بیان کرتے ہیں عطاء بن نیار نے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۵۔ حضرت سکینہؓ

حضرت سکینہؓ۔ حسن بن عبید اللہ بن عبداللہ نے زیاد یا ابن زیاد بن سکینہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا اگر دین ثریا (ثریا نام چند ستاروں کا ہے مطلب ہے کہ اگر علم دین کا حاصل کرنا ایسا دشوار ہو جائے۔ اہل فارس اس کو حاصل کر لیں گے علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں امام ابوحنیفہ اور امام بخاری کی بشارت ہے۔) میں لٹکا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تو اس کو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے۔سکینہ کہتے ہیں مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے وصیت کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح ابن عبید بن اسود بن سوید بن زیاد بن سفینہ (رسول اللہ کے غلام) اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفینہ سے اسی کے ہم کی ہے اور یہی درست ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب السین واللام

۲۱۳۶۔حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام

حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام۔عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور ان کے ہمراہیوں کے بارے یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ-- (آل عمران:۱۳۶) نازل ہوئی تھی۔ان کا ذکر عبداللہ بن سلام کے ساتھ ہوا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۷۔حضرت سلامؓ بن عمرو

حضرت سلامؓ بن عمرو۔صحابی ہیں۔ابوعوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو صحابی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کتے نجس ہیں۔

لیکن صحیح وہ ہے جس کو شعبہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمان تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آ جائے اس پر ان سے مدد طلب کرو اور جو ان پر غالب آ جائے تم ان کی مدد کرو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۸۔حضرت سلامہ ابوعمروؓ

حضرت سلامہ ابوعمروؓ۔آپ کی کنیت ابوعمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے۔ان کا صحابی ہونا درست نہیں•ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے جنت فردوس کے صحن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اس کو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اس میں عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کی طرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ میں کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہو گا۔ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۹۔حضرت سلامہؓ بن عمیر

حضرت سلامہؓ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث ابن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ان کی کنیت ابو... اسلمی ہیں۔اس کو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔یہ صحابی ہیں۔احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابوحدرد کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اوران کا ذکر عبد کے نام میں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا انہوں نے ۷۱ھ میں انتقال کیا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۰۔حضرت سلامہؓ بن قیصر

حضرت سلامہؓ بن قیصر حضرمی۔بعض لوگوں نے (ان کا نام) سلمہ بیان کیا ہے ان کا شمار مصریوں میں ہے۔بیت المقدس کے والی تھے۔ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی اور ابوالشعثاء عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے انہوں نے عمرو بن ربیعہ سے انہوں نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ نہ ان کا رسول اللہؐ سے حدیث کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ ملنا ثابت ہے سوائے اس سند کے اور ابوزرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی روایت ابوہریرہ سے ہے۔

۲۱۴۱۔حضرت سلامہ بلبؓ

حضرت سلامہ بلبؓ۔اور یہی بلب ہیں۔ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ بلب کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور باب الہاء میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۲۔حضرت سلکان بن سلامہؓ

حضرت سلکان بن سلامہؓ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل۔سلکان ان کا لقب ہے۔اور بعض کے نزدیک ان کا نام سعد ہے اور ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور ہم ان کا ذکر سعد اور اسعد کے بیان میں کر چکے ہیں۔کنیتوں کے باب میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۳۔حضرت سلکانؓ بن مالک

حضرت سلکانؓ بن مالک۔واقدی نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے۔

۲۱۴۴۔حضرت سلمؓ بن نذیر

حضرت سلمؓ بن نذیر۔بصری۔انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

۲۱۴۵۔ حضرت سلمانؓ بن ثمامہ

حضرت سلمانؓ بن ثمامہ بن شراحیل بن اصہب۔ جعفی۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش ہوئے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ اور ان کی ایک مسجد رقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۶۔ حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی

حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سلمان بن خالد سے روایت کی۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلہ خزاعہ سے ہیں۔ انہوں نے (ایک دن) کہا اس وقت جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھ لیتے اور آرام کرتے۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز میں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال! نماز قائم کرو اور مجھ کو آرام دو۔ اسی طرح طبرانی نے معجم میں لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اس کی روایت مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جس کا نام نہیں بیان کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اس کو مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے نقل کیا ابوحمزہ ثمالی نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد حنیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے سسر اسلمی صحابی سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۷۔ حضرت سلمانؓ بن ربیعہ

حضرت سلمانؓ بن ربیعہ باہلی۔ انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے پھر مدائن کے قاضی ہوئے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یہ سلمان ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں ابوعمر نے بیان کیا کہ ان کو عقیلی اور ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابوعمر نے کہا یہ میرے نزدیک بھی یہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوامامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا ابووائل نے بیان کیا میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے ان کے پاس مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے گھوڑوں کے کام پر مقرر تھے۔ اسی وجہ سے ان کو سلمان الخیل کہتے تھے حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کے واسطے تیار کیے تھے انہی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑوں پر سوار ہو کر ان سے لڑنے کے لئے پہنچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑوں کے والی تھے۔ سلمان بن ربیعہ نے آذربائیجان میں جہاد کیا تھا پھر اران اور خزر کے کناروں پر مقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہیں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے ۲۷ھ اور بعض نے ۳۰ھ اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے ان کا

www.KitaboSunnat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن عدی اور ضبی بن معبد اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۸۔ حضرت سلمانؓ بن صخر

حضرت سلمانؓ بن صخر بیاضی ہیں انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ ان کو سلمہ بیان کرتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان میں ان کا ذکر پورے طور پر آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۹۔ حضرت سلمانؓ بن عامر

حضرت سلمانؓ بن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے اور یہیں انتقال کیا۔ مسلم ابن حجاج نے بیان کیا کہ صحابہ میں ان کے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا۔ سیرین کے دولڑکے محمد و حفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل ابن علی بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عاصم احول سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرکے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اور اگر نہ پائے تو پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اس کو روح نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء اور عاصم احول سے انہوں نے حفصہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے نبیؐ سے اس کو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۰۔ حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت سلمانؓ۔ فارسی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہیں رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے لوگوں نے ان سے ان کا نسب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ ان کی اصل فارس رام ہرمز سے ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جی سے ہیں جو اصفہان کا ایک شہر ہے۔ ان کا نام اسلام سے پہلے مابہ بن ابوذخشان بن مورسلان بن بہوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہیں یہ فارس میں مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور ان کے مسلمان ہونے کا سبب وہ تھا جس کی خبر ہمیں ابوالمکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن محمد بن صفوان معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے بیان کیا نیز ابوزکریا نے کہا اور ہمیں عمران بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن عبداللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی نیز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوزکریا نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن غنام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور ہمیں نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود ابن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی نے کہا مجھ سے سلمان نے بیان کیا کہ میں اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی ر میں ہے اور میرا باپ زمیندار تھا اور میں ان کو تمام خلق میں سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث میں ہے کہ تمام بندو زیادہ محبوب تھا انہوں نے مجھ کو گھر میں مثل لڑکیوں کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے میں کوشش کرتا تھا اور علی بن حدیث میں ہے کہ میں مجوسیہ میں کوشش کرتا تھا اور میں اس آگ میں تھا جو روشن کی جاتی ہے اور نہیں گل ہوتی تھی اور میر صاحب جائداد اور مکان والے تھے جس کا انتظام کیا کرتے تھے۔

ابن ادریس نے اپنی حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اپنے گھر میں (یعنی اپنے یہاں مکان بنواتے تھے) انہوں نے ایک دن کہا اے میرے لڑکے تم دیکھتے ہو میں یہاں مشغول ہوں تم باہر کھیتوں پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ میں جائیداد چھوڑ کر تمہاری فکر میں پڑ جاؤں میں جائیداد دیکھنے کے واسطے نکلا اور نصرانیوں کے گرجا کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ نماز پڑ میں ان کی طرف جھکا اور مجھ کو ان کا یہ کام اچھا معلوم ہوا اور میں نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہے اور میں ان کے کھڑا ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ میں کھیت پر گیا اور نہ میں گھر باپ کی طرف لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے ہونے سے قاصدوں کو میرے بلانے کو بھیجا اور میں نے نصاریٰ سے جب مجھ کو ان کا فعل پسند آیا پوچھا کہ اس دین کی اص ہے ان

لوگوں نے جواب دیا کہ شام میں۔ میں اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے پوچھا اے صاحبزادے میں نے تمہارے کو قاصد روانہ کئے تھے میں نے جواب دیا میں ایسی قوم کے پاس ہو کر گزرا جو گرجا میں نماز پڑھ رہے تھے مجھ کو ان کا دین پس میں نے جان لیا کہ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میرے والد نے کہا تمہارا اور تمہارے اجداد کا دین ان کے دین ہے میں نے کہا بخدا ہرگز نہیں ان کو میرا اندیشہ ہوا اور انہوں نے مجھ کو مقید کر دیا میں نے نصاریٰ کی طرف کہلا بھیجا اور ان نے ان کے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور ان سے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانے کا ارادہ رکھتا ہو مجھ کو آگاہ کرو انہوں کیا میں نے بیڑیوں کو اپنے پیر سے اتارا اور ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ شام میں پہنچا اور ان سے ان کے عالم کے بار دریافت کیا انہوں نے اسقف کو بتایا میں اس کے پاس آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ میں تمہارے ساتھ میں تمہاری خدمت کیا کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا اس نے کہا رہو میں اس کے ساتھ رہا وہ اپنے دین میں لو لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اس کو کچھ دیتے اس کو اپنے واسطے روک رکھتا یہاں تک کہ اس نے سات مٹکے چاندی سے بھر کر جمع کئے اور مر گیا میں نے لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کر دیا وہ لوگ مجھ کو پھیر کر لے آئے میں نے ان مال بتا دیا ان لوگوں نے اس کو لٹکا دیا اور دفن نہیں کیا اور اس کو سنگسار کیا اور اس کی جگہ پر ایک بڑا دین دار زاہد آخرت کرنے والے نیک مرد کو بٹھایا خدا نے اس کی محبت میرے دل میں ڈال دی یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں کہا مجھے وصیت کر اس نے موصل میں ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موصل میں چلا آیا اور میں اس شخص سے جس کا ذکر اس نے کیا تھا ملا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلاں شخص نے مجھ کو تمہارے پاس آنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا ٹھہرو میں نے اس کو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے اس سے کہا مجھ کو وصیت کر اس نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوائے ایک شخص کے جو عموریہ میں رہتا ہے میں اس کے پاس عموریہ میں آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اس نے مجھ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہو گیا اور میں نے کچھ بکریاں اور گائیں لے لیں جب اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے کہا مجھ کو کس کے پاس جانے کی وصیت کرتا ہے اس نے جواب دیا میں اس وقت کسی کو نہیں جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اس نبی کا زمانہ تم سے قریب ہے جو دین حنیفیہ ابراہیمؑ پر مبعوث ہوگا اس کی ہجرت کی جگہ کھجوروں والی زمین ہے اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور علامتیں ہیں اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہیں کھاتا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس کے پاس پہنچ جاؤ وہ یہ کہہ کر مر گیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہو کر گزرا میں نے ان سے کہا میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور تم کو اپنی یہ بکریاں اور گائیں دے دوں گا تم مجھ کو اپنے شہر کی طرف لے چلو۔

وہ مجھ کو وادی القریٰ کی طرف لے گئے اور مجھ کو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا میں نے کھجور کے درختوں کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جس کی صفت مجھ سے بیان کی گئی تھی اور میں اپنے آقا کے پاس رہا اور اس کے پاس بنو قریظہ کا ایک شخص آیا اس نے مجھے اس سے خرید لیا اور مجھے مدینہ لے آیا میں نے مدینہ کو اس کے حال کی وجہ سے پہچان لیا میں وہاں ٹھہرا اور اس کے پاس اس کی کھجوروں کا کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کر دیا لیکن میں اس سے غافل رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں اترے۔ میں کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اس نے کہا اے فلاں خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے میں ابھی ان کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے اکٹھے ہوئے ہیں بخدا میں اس کو سن کر خوش ہو گیا اور مارے خوشی کے درخت پر کانپنے لگا یہاں تک کہ میں گرنے کے قریب ہو گیا اور جلدی سے اتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے مجھ کو ایک گھونسا مارا اور کہا تم کو ان سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کرنے لگا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور ان کو لے کر آپ کے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا میں تھے میں نے کہا میرے پاس کچھ جمع ہو گیا میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر دوں اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب محتاج ہیں میں آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق جانتا ہوں اور اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے میں نے اپنے دل میں کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور میں مدینے میں واپس آ گیا میں نے کچھ اور جمع کیا اور اس کو آپ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے آپ کی بزرگی کو دوست رکھا اور آپ کے واسطے ہدیہ لایا ہوں اور یہ صدقہ نہیں ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ نے اور آپ کے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں اور واپس آیا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد میں تشریف لئے جاتے تھے آپ کے گرد و پیش آپ کے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کر آپ کی پشت میں مہر نبوت دیکھنے لگا آپ نے میرا ارادہ معلوم کر کے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور اس کو بوسہ دے کر رونے لگا آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھایا میں نے آپ سے اپنا کل

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حال بیان کیا جس طرح اے ابن عباس میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ نے اس کو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو سنائیں۔ اور بدر اور احد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کی وجہ سے مجبور ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے مکاتب بن جاؤ میں ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس اوقیہ پر کتابت کر لی۔

نبیؐ نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے مدد کرو ان لوگوں نے پانچ پانچ دس دس سے مدد کی یہاں تک کہ درخت میرے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ان کے واسطے کھالے کھودو اور ان کو بٹھاؤ نہیں یہاں تک کہ میں ہاتھ سے ان کو بٹھالوں میں نے کھالوں کو کھودا اور صحابہ نے میری اعانت کی یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا اور آپ کے پاس آپ کو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اس کو بٹھاتے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے۔ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان میں سے ایک بھی نہیں ضائع ہوا اور سونا باقی رہ گیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے برابر سونا لایا جو اس کو کسی کان میں ملا تھا آپ نے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اس کو ادا کر دے میں نے کہا اللہؐ جو کچھ مجھ پر ادا کرنا ہے اس کو یہ کہاں پورا کر سکتا ہے۔ اور ابو الطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اس کو پہاڑ احد سے وزن کرتا تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں بعض حوارین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے لیکن یہ کچھ نہیں ہے اور سب سے پہلے کے ہمراہ خندق میں شریک ہوئے اور خندق کے بعد کسی مشہد میں پیچھے نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور ابوالدرداء کے میں بھائی چارا کیا تھا ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابو ذئب نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے بن ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں ہو سکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالے اور جب امام نکلے خاموش اللہ اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو آدم بن ابی ایاس نے ابن ابی ذئب سے انہوں سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے ابوذر سے اس کی روایت کی ہے۔

اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبداللہ اور ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندوں سے عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حسن بن صالح سے انہوں ابو ربیعہ ایادی سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فر جنت تین شخصوں یعنی علی اور عمار اور سلمان کی مشتاق ہے۔ سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے تھے اور رسول اللہ مقربین سے تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ سلمان رسول اللہؐ کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے رسول اللہ کے بارے میں سبقت لے جائیں۔ حضرت علیؓ سے سلمانؓ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ان کو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسا دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا وہ ہم میں سے یعنی اہل بیت ہیں۔ رسول اللہؐ نے سلمان اور ابوالدرداء میں بھائی چارا کیا تھا۔

ابوالدرداء شام میں ٹھہرے اور سلمان عراق میں۔ ابوالدرداء نے سلمان کو خط لکھا کہ تم پر سلام ہو امابعد! خدا نے مجھ کو تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور میں پاک زمین پر فروکش ہوا۔ سلمان نے ان کو جواب لکھا تم پر سلام ہو۔ امابعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تم کو مال وفرزند عنایت کیے سوتم جانو کہ مال وفرزند کی زیادتی خیر نہیں ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہارا علم تم کو نفع دے۔ اور تم نے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ میں وارد ہوئے ہو حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہیں کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے کہا ہم تم کو گھر نہ بنوا دیں۔ سلمان نے پوچھا کیوں کیا اس واسطے کہ مجھ کو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر بنا دو جیسا کہ تمہارا گھر مدائن میں ہے انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ پھوس سے اور اس کی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمہارے سر پر گرنے کے اور جب تم سونے لگو تو تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دل میں تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا) ان کا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اس کو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیاں بناتے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احزاب میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا مہاجرین وانصار میں سلمان کے بارے میں گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں اور انصار کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا سلمان ہم میں سے ہیں یعنی اہل بیت ہیں۔

ان سے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور سعید اور کعب بن عجرہ اور ابوعثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابومنصور بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے قرثع ضبی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے میں نے کہا خدا اور رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہی دن ہے جس میں خدائے عزوجل نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن پاک صاف ہو پھر جمعہ میں آئے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک بات نہ کرے اللہ اس کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ کر دے گا ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ۳۵ھ میں ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ۳۶ھ کے اوائل میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خلافت میں وفات ہوئی۔ لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہیں کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو میں کسی کو شک نہیں ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ سلمان بڑی عمر والوں میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم کو پایا تھا اور دونوں کتابیں پڑھیں تھیں اور ان کی تین لڑکیاں تھیں ایک لڑکی اصبہان میں اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصبہان انہیں کی اولاد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور دو لڑکیاں مصر میں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۱۔ حضرت سلمہؓ بن ادرع

حضرت سلمہؓ بن ادرع۔ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں نبیؐ نے فرمایا تھا میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں (جب کہ آپ اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں۔ ان کے والد کا نام ذکوان تھا ہمیں ابو بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن ادرع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نبی کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھ کو دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گزر ایک آدمی پر ہوا جو نماز میں قرآن با آواز بلند پڑھ رہا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ نماز پڑھتے ہیں اور قرآن با آواز بلند پڑھتے ہیں آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اس کو مغالبہ سے نہیں پا سکتے سلمہ کہتے ہیں ایک رات کو آپ کسی حاجت کے واسطے نکلے میں پہرا دے رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گزرے جو نماز میں قرآن با آواز بلند پڑھ رہا تھا میں نے کہا شاید یہ ریاکار ہو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں یقیناً وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ سلمہ کہتے ہیں میں نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذوالبجادین تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۵۲۔ حضرت سلمہؓ بن اسلم

حضرت سلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سعد ہے بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ میں سال کے ہو کر شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔ یہ سب ابو حاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو عبدالاشہل اور قبیلہ اوس کے بدر میں شریک ہوئے سلمہ ابن اسلم بن حریش بن عدی مجدعہ بن حارثہ بن حارث کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے اس کی پسندیدگی اپنے قول سے کہ وہ ان حلیف تھے کی لیکن ابن مندہ نے ان کا حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اوپر دال ہے کیونکہ ان کے نسب میں عبدالاشہل نہیں ہیں بلکہ وہ حارثہ بن حارث بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبدالاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم الاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے واللہ اعلم اور ابن اسحٰق نے ان کو عبدالاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن اللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ وہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس روایت نقل کی ہے اسی وجہ سے ان کا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۵۳۔ حضرت سلمہؓ بن اسود

حضرت سلمہؓ بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ ان کی مسجد کوفہ میں تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۵۴۔ حضرت سلمہؓ

حضرت سلمہؓ۔ اصید کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان کے بیٹے اصید کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۵۵۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن اکوع۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سلمہ بن عمرو بن اکوع' اکوع کا نام سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی ہے ان کی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو ایاس اور بعض ابو عامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ' ابو ایاس ان کے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے دو مرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے یہ شجاع تیر انداز' احسان کرنے والے بزرگ تھے ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں۔ آپ نے اس کو غزوہ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چھڑایا تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن معنی ایک ہی ہیں کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یا یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اس کی شجاعت کے بیعت لی ہو۔ ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ بھی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے یہ رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزووں میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمانؓ شہید ہو گئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور ان کی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آ گئے ان سے ان کے بیٹے ایاس اور ان کے غلام یزید بن ابی عبید وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابو الفضل عبداللہ بن طوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سنیک قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عباس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن عمرو رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جس کو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بناتا ہے۔ سلمہ ۷۴ھ میں مدینہ میں بعمر ۸۰ سال وفات کر گئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں ۶۴ھ میں انتقال کیا یہ اپنی داڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۵۶۔ حضرت سلمہؓ بن امیہ

حضرت سلمہؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تیمی۔ یعلی بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انہوں نے مع اپنے بھائی یعلی کے ہجرت کی ان کا شمار مکیوں میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول اللہ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے ان سے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور ان کے بازو پر کاٹا انہوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا ان کے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول اللہ کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اس کو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس کی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۷۔ حضرت سلمہ انصاریؓ

حضرت سلمہ انصاریؓ۔ انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبدالحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ ان کی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیئے جانے کے بارے میں جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبدالحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ان کی روایت کردہ حدیث کو عثمان البتی نے عبدالحمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۸۔ حضرت سلمہؓ بن بدیل

حضرت سلمہؓ بن بدیل بن ورقاء۔ خزاعی۔ ابن ابی حاتم ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ ہی سے پائی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۹۔ حضرت سلمہؓ بن ثابت

حضرت سلمہؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ سلکان وسلامہ (جو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) کے چچا کے بیٹے ہیں بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی اور ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بھی اسی دن شہید ہوئے۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سلامہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کو ابو سفیان نے شہید کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۶۰۔ حضرت سلمہؓ بن جاریہ

حضرت سلمہؓ بن جاریہ۔ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ دراوردی نے سعد ابن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی ﷺ سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ بُرا ہے اور اس کی روایت ابوضمرہ سعد بن سہل بن جاریہ سے کی ہے۔ اس کا ذکر سہل کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جاریہ: جیم کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۱۔ حضرت سلمہؓ بن حارثہ

حضرت سلمہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم ان کا مع ان کے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ حارثہ حا اور ثا کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۲۔ حضرت سلمہؓ بن حاطب

حضرت سلمہؓ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۳۔ حضرت سلمہؓ بن حبیش

حضرت سلمہؓ بن حبیش۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن مدینی نے اپنی سند سے روایت کی انہوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازور کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھے

انی وناقتی لخوصاء مختلف منا	الھوی اذ بلغنا منزل التین
حنت لارجعھا خلفی فقلت لھا	انک ان تبلغنی تنعشی دینی
تذکرت مرتعا منھا بناصفة	الی اثال وقلبی مبتغی الدین

"میں اور میری گڑی ہوئی آنکھ والی اونٹنی مختلف خواہش والے ہیں جبکہ ہم زنجیر کی جگہ (شام) میں پہنچ جائیں وہ مشتاق ہے کہ میں اس کو پیچھے واپس کر دوں۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ تو اگر مجھ کو پہنچا دے گی میرے دین کو زندہ کر دے گی اس اونٹنی نے ایک چراگاہ کو وہاں کے آب رواں میں جو پہاڑ اثال تک ہے یاد کیا اور میرا دل دین کو چاہتا ہے۔"

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۴۔ حضرت سلمہ خزاعیؓ

حضرت سلمہ خزاعیؓ۔ خزاعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں ذکر کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۶۵۔ حضرت سلمہؓ بن خطل

حضرت سلمہؓ بن خطل کنانی۔ خاندان بنوعریج بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہیں۔ حجاز میں رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوئے اور ان سے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انہوں نے کہا تم سے کیا گویا میں تمہارا خراب گھر مقام مہیعہ میں دیکھ رہا ہوں اس کے ایک خیمہ میں مینڈھے ہیں اور ایک خیمہ میں گلہ ہے اس صحن میں تھوڑی سی بکریاں ہیں سلمہ نے جواب دیا کہ تم نے یہ اس وقت میں دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت کرتا تھا بخدا آج اس کے اندر خوبی ہے بغیر کثافت کے تو کیا تم نے دیکھا کہ میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حرام مال کھایا معاویہ نے کہا تم کہاں ہو تا کہ میں تم کو دیکھوں اور کون مسلمان ہے جس پر تم قابو پاؤ تا کہ اس کو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جس کو قدرت ہو تا کہ تم اس کو حاصل کر و بیٹھو۔ تم کو بیٹھنے کی توفیق نہ ہو سلمہ نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن میں اس جگہ چلا جاؤں گا کہ تمہاری آواز نہ سن سکوں اور چلے گئے معاویہ نے کہا ان کو واپس لاؤ لوگ ان کو واپس لے آئے معاویہ نے کہا میں اللہ تمہارے بارے میں بخشش چاہتا ہوں میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انہوں نے تم کو جواب سلام دیا اور تم نے آنحضرت کو ہدیہ دیا انہوں نے تمہارا ہدیہ قبول کر لیا اور تم مسلمان ہوئے اور تم اپنی قوم میں تھے اور بیشک تم اپنی قوم میں شریف ہو اور تم میرے ماموں ہو اور تمہارے والد نے طرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تم بیٹھو یہاں تک کہ میں فارغ ہو جاؤں جب وہ فارغ ہوئے ان سے ملے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

۲۱۶۶۔ حضرت سلمہؓ بن ربیعہ

حضرت سلمہؓ بن ربیعہ عنزی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا کچھ حال بیان کیا۔

۲۱۶۷۔ حضرت سلمہؓ بن زہیر

حضرت سلمہؓ بن زہیر۔ سمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ ہجرت کے واسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہوں نے قتل کر ڈالا ام البنین بنت شراحیل عبدیہ نے عائذ بن سعد خیبری سے روایت کی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوئے سمیر بن زہیر نے کہا رسول اللہ میرا بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کے واسطے نکلا تھا اس کو حرمت والے مہینے میں قتل کر ڈالا نے پچاس اونٹ ان کو دیت میں دے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا ہونا بیان کیا ہے اور ان کا ذکر سوید میں نہیں کیا بلکہ سمیر میں کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ انہوں نے وہم کیا ہے واللہ

۲۱۶۸۔ حضرت سلمہؓ بن تحیم

حضرت سلمہؓ بن تحیم۔ محمد بن نضلہ بن سکن بن سلمہ بن تحیم اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سلمہ بن تحیم روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار تھا بنو تحیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ تھی اس پر سے گر کر مر گیا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اس پر نماز پڑھو مگر آپ نے نہ پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۶۹۔ حضرت سلمہؓ بن سعد

حضرت سلمہؓ بن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن صریم عنزی بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے۔ ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور ان کے گھر والوں کی ایک جماعت رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے۔ انکے ذریعہ منصورین دشمن سے خلاصی پاتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۰۔ حضرت سلمہؓ بن سلام

حضرت سلمہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے کہا یہ آیت یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ۔ (النساء:۱۳۶) عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے اور سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح یعنی سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جائیں گے اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے۔ واللہ اعلم

۲۱۷۱۔ حضرت سلمہؓ بن سلامہ

حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں۔ ان کی والدہ سلمٰی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں ان کی کنیت ابوعوف تھی عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک ہوئے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کو اور ان کے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا ان سے محمود بن لبید اور جبیرہ زید کے والد نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انہوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں بیٹھ گیا سلمہ کہتے ہیں میں اس وقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خواب گاہ تھا اور اس نے بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اس نے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا تیرا بُرا ہوا ے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے یعنی لوگ مرنے کے بعد ایک مکان کی طرف اٹھائے جائیں گے جس میں جنت اور دوزخ ہے جس میں اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ اس نے جواب دیا قسم ہے خدا کی انہوں نے کہا اس کی کیا نشانی ہے اس نے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہروں کی طرف سے مبعوث ہوں گے اور انہوں نے مکہ کی طرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے محمود بن جبیرہ سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ولیمہ میں داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انہوں نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہم نے پوچھا کیا تم کو وضو نہ تھا انہوں نے جواب دیا ہاں لیکن امور حادث ہوا کرتے ہیں اور یہ محدثات میں سے ہے اور ابن نے ابن محمود جبیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور ان کی وفات میں عمر ستر سال ہوئی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ ان کا انتقال ۴۵ھ میں ہوا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۲۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن عبداللہ بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (پروردہ) تھے ان کی والدہ ام سلمہ تھیں ان کو لے کر ان کے والد ابوسلمہ اور ان کی والدہ ام سلمہ نے مدینہ میں ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انہی کے نام سے دونوں کی کنیتیں ہیں۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ میں نے ان کی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمرو بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور نہ ان کے اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۳۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی۔ عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبیؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع ہیں۔ اور سلمہ بن نفیع کے ذکر میں اس سے زیادہ ان کا حال بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ کے بیان میں لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔ لام کے فتحہ کے ساتھ اور معروف کسرہ کے ساتھ ہے۔

۲۱۷۴۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جس کی ابتدا لفظ: امابعد --- سے تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷۵۔ حضرت سلمہ ابوسنانؓ

حضرت سلمہ ابوسنانؓ۔ ان کی کنیت ابوسنان ہے ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں اس کی روایت ابوقلابہ نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبدالصمد بن حبیب سے انہوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

۲۱۷۶۔ حضرت سلمہؓ بن صخر خزرجی

حضرت سلمہؓ بن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور یہ اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن عضب میں مل جاتے ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ سلمی بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے اور جب نصف رمضان گزر گیا ایک رات ان سے ہم بستر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر اس کو بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو انہوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا پے در پے دو مہینے روزے رکھو انہوں نے جواب دیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انہوں نے جواب دیا۔ میرے پاس نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا ان کو ایک عرق دے دو عرق ایک پیمانہ ہے جس میں ۱۵ اصاع (یا ۱۶ اصاع) بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۷۔ حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ

حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ بن صخر بن خضیر بن حارث بن عبدالعزیٰ بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل۔ ہذلی ہیں۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں۔ محبق ہی کا نام صخر ہے۔ اسی طرح ان کا نسب ابن کلبی اور امیر ابونصر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوسنان ان کے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین میں شریک ہوئے اور سعد بن ابی وقاص کے ساتھ مدائن کی فتح میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگوں نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپ نے فرمایا اس کی طہارت اس کی دباغت سے ہو جاتی ہے اس کی روایت عفان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسی طرح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ سے اس کی روایت کی ہے اور جون

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن قتادہ کو ذکر نہیں کیا۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب ابن علی امین نے جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہیں اپنی سند سے ابوداؤد بجستانی خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو قتیبہ نے بیان کیا نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہم سے بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ ازدی نے خبر کہتے تھے مجھ سے حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا وہ اپنے والد سے رو کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ آسودگی بھر کھانا رکھ چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جس جگہ کہ اس کو پائے ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ اصحاب حدیث محبق بفتح باء پڑھتے ہیں میں نے اس کو ابوبکر جوہری کے سامنے پڑھا انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا محبق بکسر باء ہے۔ میں نے کہا اصحاب حدیث تو پڑھتے ہیں انہوں نے کہا محبق معنی میں مضرط (یعنی گوز کردہ شدہ) کے ہیں کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے او بالکسر کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے۔ اور ابن کلبی نے اس کو محبق بالفتح نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۸۔ حضرت سلمہ بن عرادہ

حضرت سلمہ بن عرادہ ضبی۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبیؐ کے پاس بنو ضبہ کی طرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنو ضبہ اخبار میں بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب عتیق جس نے قبیلہ بنو ضبہ اور ان کے شاعروں کے حالات میں کتاب لکھی ہے بیان کیا انہی میں سے سلمہ بن عرادہ بن مالک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے احوذی یعنی ابوصفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبیؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر جھگڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کر انہوں نے وضو کیا اور جو بچ رہا اس کو پی گئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۲۱۷۹۔ حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع اسلمی۔ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

۲۱۸۰۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس۔ اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں ان سے ہلال بن یساف ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جب وضو کرو تو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو (یعنی استنجاء کے لیے) طاق لیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے ہے۔

۲۱۸۱۔ حضرت سلمہؓ بن قیصر

حضرت سلمہؓ بن قیصر۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابوزکریا بن مندہ نے ابویعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا وغیرہ نے ان کا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونوں یعنی سلامہ اور سلمہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں ابوالفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کر کے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے ان سے عمرو بن ربیعہ نے انہوں نے سلمہ بن قیصر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک دن اللہ کی رضا جوئی کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

۲۱۸۲۔ حضرت سلمہؓ بن مالک

حضرت سلمہؓ بن مالک سلمی۔ ان کا ذکر عمار بن یاسر کی حدیث میں ہے۔ عمار نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مالک سلمی کو جاگیر دی اور ان کو ایک تحریر لکھ دی کہ **بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمه بن مالک: اقطعه مابين الحباطی الی ذات الاوساد' فمن حاقه فهو مبطل' وحقه حق۔** ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک کو عنایت کی انہوں نے ان کو زمین جو حباطی کے درمیان میں ذات الاوساد تک ہے عنایت کی اور جو شخص ان کا مقابلہ کرے وہ باطل ہے اور حق انہی کا حق ہے۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۳۔ حضرت سلمہؓ بن مجبر

حضرت سلمہؓ بن مجبر۔ ان کی مسجد کوفہ میں ہے ان کو مجبر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نیزہ لگا تھا اور بدن ہی میں ٹوٹ کر رہ گیا (اور اجبار ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے کو کہتے ہیں) ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۱۸۴۔ حضرت سلمہؓ بن مسعود

حضرت سلمہؓ بن مسعود بن سنان۔ انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہیں۔ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۸۵۔ حضرت سلمہؓ بن ملیاء

حضرت سلمہؓ بن ملیاء جہنی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے میں نے اس کو دو صحیح نسخوں سے نقل کیا ہے جن کی سماعت ہو چکی ہے اور میرا گمان ہے کہ ابوموسیٰ نے جس کتاب سے نقل کیا ہے وہ غلط ہو گی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ میلاء بتقدیم الیاء ہے فتح مکہ کے دن شہید ہوئے خالد بن ولید کے سواروں میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۸۶۔ حضرت سلمہؓ بن میلاء

حضرت سلمہؓ بن میلاء جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے۔ خالد بن ولید کے سواروں میں تھے راہ میں چوک گئے اور شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۱۸۷۔حضرت سلمہؓ بن نعیم

حضرت سلمہؓ بن نعیم بن مسعود اشجعی ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں وارد ہوگا کوفہ میں فروکش ہوئے ان سے سالم ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منصور سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سلمہ بن نعیم سے روایت کر کے خبر دی یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے چوری کرے اور اس کی روایت منصور نے سالم سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے کی ہے اور یہ وہم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۸۔حضرت سلمہؓ بن نفیع

حضرت سلمہؓ بن نفیع جرمی۔صحابی ہیں ان سے جابر جرمی نے روایت کی ہے اس کو ابوعمر نے اسی طرح مختصر بیان کیا ہے مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہیں اور یہی ابن نفیع جرمی ہیں ان دونوں نے مسعر حبیب سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور ان کی قوم کے چند آدمی نبی ﷺ خدمت میں اس وقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور قرآنی تعلیم حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون ہم کو نماز پڑھائے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جس نے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو تو جب یہ لوگ مکان پر آ کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن کا حاصل کرنے والا یا جمع کرنے والا نہیں پایا اور میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا اور میں جرم کے کسی میں نہیں حاضر ہوا مگر میں ان کا امام رہا ہوں اس وقت تک۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور وہ حدیث جس کی روایت ان دونوں نے ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہے اور سبھوں نے ان کو سلمہ بفتح اللام کے درمیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے سوا غیر کا ذکر نہیں کیا لیکن ابوعمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہیں۔طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ہے۔

۲۱۸۹۔حضرت سلمہؓ بن نفیل

حضرت سلمہؓ بن نفیل سکونی۔اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تراغمی اہل حمص سے ہیں صحابی تھے ان سے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحییٰ بن جابر نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی کہتے تھے ہمیں زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے ارطاہ بن منذر حمصی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے روایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سنا وہ کہتے تھے ہم نبی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس آسمان سے بھی کھانا آتا ہے آپ نے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اس نے پوچھا کیا اس میں سے کچھ بچ رہتا تھا آپ نے جواب دیا ہاں اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپ نے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر آتی ہے دیکھو میں تم میں ہمیشہ ٹھہرنے والا نہیں ہوں بجز تھوڑے دن کے اور تم میرے بعد نہیں رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم الگ الگ ہو جاؤ گے اور تم ایک دوسرے کو موت کی خبر دو گے۔ قیامت سے پیشتر سخت موتیں ہوں گی پھر زلزلوں کے سال ہوں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والوں کو بھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کی طرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلہ کندہ سے ہیں اور ابن ابی عاصم نے ان کو حضرمی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۲۱۹۰۔ حضرت سلمہ بن ہشام

حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہیں۔ ان کی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر تھیں یہ ابوجہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں بہترین اور بزرگ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کرنے پائے اور خدائے عزوجل کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے اور رسول اللہ ﷺ قنوت نماز میں ان کے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانوں کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر میں نہ شریک ہو سکے اور رسول اللہؐ جب صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں ان کو نجات دے یہ تینوں بنی مخزوم سے ہیں ولید بن ولید خالد کے بھائی ہیں اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہیں۔ سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو ان کی والدہ نے کہا:

اللھم رب الکعبۃ المحرمہ — اظھر علی کل عدو سلمہ

لہ یدان فی الامور المبھمہ — کف بھا یعطی و کف منعمہ

"اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر۔ اس کے دو ہاتھ ہیں ہر مشکل امر میں ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے۔"

سلمہ موتہ میں شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے نماز میں نہیں شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ ان کو اور ان لوگوں کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے) تم اللہ کی راہ میں بھاگے ہو کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی تب یہ شام کی طرف جہاد کے واسطے نکلے جب حضرت ابوبکر صدیق نے لشکروں کو شام کی طرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر ۱۴ھ حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں بلکہ اجنادین کے واقعہ میں بماہ جمادی الاولی حضرت ابوبکر صدیق سے ۲۴ راتیں قبل شہید ہوئے ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۹۱۔حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ

حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی۔ جعفی ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان سے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے۔داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اور میرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانوں کو کھانا کھلاتی تھی اور نیکی کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت میں مرگئی تو اس کو یہ کچھ نفع دے گا آپ نے جواب دیا نہیں۔وہ کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس نے ہماری بہن کو جاہلیت میں زندہ درگور کردیا آپ نے جواب دیا زندہ درگور کرنے والی اور جس کو زندہ درگور (مطلب اس کا یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی زندہ درگور کیے جانے کے سبب سے دوزخ میں جائے گی کیونکہ اس فعل میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ اس لڑکی کا دوزخی ہونا صرف اس سبب سے ہے کہ وہ مشرک کی لڑکی ہے اولاد مشرکین کے دوزخی ہونے میں اختلاف ہے اور حنیفہ کا سکوت ہے) کیا ہے دونوں دوزخ میں ہیں۔مگر یہ کہ زندہ درگور کرنے والی اسلام کو پائے اور اللہ اس سے درگزر کرے۔اس کی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے۔ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جابر سے انہوں نے زید بن مرہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ اللہ تعالیٰ کے قول (انا انشانا هن انشاء فجعلناهن ابكارًا عربًا اترابًا۔ الواقعه: ۳۷، ۳۵) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیب اور غیر ثیب ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ سلمہ بن یزید ہیں اور بعض کہتے ہیں وہ یزید بن سلمہ ہیں۔حریم۔خا کے فتحہ اور رے کے کسرہ کے ساتھ ہے۔واللہ اعلم

۲۱۹۲۔حضرت سلمہؓ بن یزید

حضرت سلمہؓ بن یزید۔ان کی کنیت ابویزید ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے بعض لوگ کہتے ہیں وہ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ ضمری قبیلہ بنو کنانہ سے ہیں۔عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونوں کے درمیان میں ایک چھوٹا لڑکا تھا دونوں اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونوں کے درمیان میں اختیار دے دو جس کو چاہے پسند کرلے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی ﷺ نے دعا کی اے اللہ تو اس کو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کی طرف لوٹ آیا۔عثان بتی سے مروی ہے کہ انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے شاید انہوں نے دونوں کو ایک شخص خیال کرلیا ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۹۳۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس جرمی۔عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم کے مسلمان ہونے کی خبر لے کر آئے تھے۔یہ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی۔اور ان کے بیٹے عمرو بھی صحابی ہیں۔یہ وہی ہیں جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور ان کے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے ان کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو ہم سے چھپالو۔اس کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

۲۱۹۴۔ حضرت سلمیؓ بن حنظلہ

حضرت سلمیؓ بن حنظلہ۔تیمی بنو تمیم بن مرہ بن دوئل بن حنیفہ سے ہیں۔ہوذہ بن علی تیمی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں تیم میں مل جاتے ہیں۔ان کی کنیت ابوسالم ہے عبداللہ بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابوسالم سلمی بن حنظلہ تیمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکت ہے بنوامیہ کو فلاں شخص سے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی روایت سے ایک حدیث ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

۲۱۹۵۔ حضرت سلمیؓ (خادم رسول اللہؐ)

حضرت سلمیؓ (خادم رسول اللہؐ)۔رسول اللہؐ کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی ﷺ کی اپنے بالوں کی چار لٹیں کر کے گوندھتی تھیں اور جب نہاتی تھیں ان کو چندیا پر جمع کر لیتی تھیں اور اس پر پانی ڈالتی تھیں اور ان کو کھولتی نہ تھیں اور جعفر سے دوسری روایت میں سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۶۔ حضرت سلمیؓ بن قین

حضرت سلمیؓ بن قین۔ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی ابن قین صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔تمیمی۔حنظلی صحابی ہیں مہاجری ہیں عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے۔انہوں نے ان کو ایک لشکر میں اہواز کی طرف روانہ کیا انہوں نے فارسیوں کے مقابلہ میں خوب نیک نامی حاصل کی۔ہم ان کا ذکر حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ میں کر چکے ہیں۔

۲۱۹۷۔ حضرت سلیط تمیمیؓ

حضرت سلیط تمیمیؓ۔صحابی۔ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ابن سیرین کی روایت سے ہے کہ انہوں نے کہا یوم الدار میں (یعنی جب حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کو باغیوں نے گھیر لیا تھا) حضرت عثمانؓ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم لوگوں کو باغیوں کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دے دیتے تو ہم ان کو مار کر مدینہ سے نکال دیتے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۹۸۔حضرت سلیطؓ بن ثابت

حضرت سلیطؓ بن ثابت بن وقش۔انصاری ہیں۔ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔احد میں شہید ہوئے اس کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۹۔حضرت سلیطؓ بن حارث

حضرت سلیطؓ بن حارث۔حضرت میمونہ کے رضائی بھائی ہیں۔ان کی روایت کردہ حدیث ابوالملیح ہذلی کے پاس ہے۔ابن مطیب نے روایت کی ہے کہ ابوالملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے جب تخت رکھ دیا گیا لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا صفوں کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابوالملیح نے کہا مجھ سے سلیط حضرت میمونہ کے رضائی بھائی نے بیان کیا کہ نبی نے فرمایا جس شخص پر آدمیوں کی ایک امت نماز پڑھتی ہے ان کی شفاعت مقبول ہو جاتی ہے امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہے اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہے اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہے اور دوسروں نے اس کی روایت یوں کی ہے کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (اس میں سلیط اور آنحضرت کے درمیان ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند میں نہ تھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۰۰۔حضرت سلیطؓ بن سفیان

حضرت سلیطؓ بن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہیں۔یہ ان تینوں شخصوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مشرکوں کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۰۱۔حضرت سلیطؓ بن سلیط

حضرت سلیطؓ بن سلیط بن عمرو۔عامری ہیں۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے ناموں میں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی ام یقظہ بنت علقمہ بھی ہجرت کر گئی تھیں ان سے وہاں سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ وہ وہیں شہید ہوئے اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ وہاں شہید نہیں ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ زبیر نے ان کی خبر میں بیان کیا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلے پہنائے ایک حلہ ان کے پاس بچ رہا انہوں نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اس کے والد دونوں نے ہجرت کی ہو لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو بیان کیا انہوں نے کہا نہیں بلکہ سلیط ابن سلیط ہیں اور ان کو وہ حلہ پہنایا۔ان کا ذکر اس حدیث میں جس کی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہے آتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیط وہی ابن سلیط ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے اور ان کے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں اور ان کے والد یمامہ میں شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحٰق کو شبہ ہو گیا کہ انہوں نے دیکھا کہ سلیط یمامہ میں شہید ہوئے انہوں نے ان کو خیال کر لیا حالانکہ وہ ان کے والد ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۲۔ حضرت سلیطؓ ابو سلیمان

حضرت سلیطؓ ابو سلیمان۔ ان کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ انصاری بدری ہیں محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے نکلے آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابوبکر صدیق کے غلام اور ابن ارقیط تھے (جوان کو راستہ بتاتے تھے) آپ کا گزر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپ کو پہچانتی نہ تھیں) آپ نے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ خدا کی قسم بکریوں کے تھن خشک ہو گئے اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اس کو آخر تک بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ ابو نعیم نے ان کے اور سلیط بن قیس کے درمیان میں فرق کیا ہے اور یحییٰ نے ان کی پیروی کی ہے اور طبرانی نے دونوں کو جمع کیا ہے اور دونوں کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۰۳۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو عامری

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور دونوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے بیان میں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہے کہ بنو عمر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں اور ان سے وہاں سلیط بن سلیط پیدا ہوئے ابو عمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہیں اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اول میں بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہیں جنہوں نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے ناموں میں ان کا نام نہیں بیان کیا انہی کو نبی ﷺ نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا۔ اور یہ بعثت ۶ھ یا ۷ھ میں ہوئی تھی اور ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ میں ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔

۲۲۰۴۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک بن حسل۔ ان کو نبی ﷺ نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کی طرف بھیجا تھا اس کو ابن اسحٰق نے جعفی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہلت ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کی طرف روانہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جس طرح شروع تذکرہ میں اس کو ہم نے بیان کیا میں کہتا ہوں یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں میں تفرقہ کر دیا اور ان کو شبہ اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ابن مندہ اور ابونعیم) نے پہلے شخص کے نسب میں عمرو بن عبد شمس اور دوسرے میں عمرو بن مالک دیکھا اور اسی وجہ انہوں نے پہلے تذکرہ میں ہوذہ کی طرف بھیجے جانے کو نہیں ذکر کیا اور دوسرے میں ذکر کیا ہے اور نیز انہوں نے پہلے تذکرہ پورا نسب دیکھا جس سے کوئی نام حذف نہیں ہوا اور دوسرے میں عمرو کو مالک ابن حسل کی طرف منسوب دیکھ کر اس کو بھی خیال کر لیا اس لیے ان کو دو شخص قرار دے دیئے حالانکہ یقیناً دوسرے نسب میں عمرو اور مالک کے درمیانی نام حذف ہو گئے اور ابوعمر نے اس کو خوب بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب اور ان کا ہجرت کرنا اور ان کا ہوذہ کی طرف بھیجا جانا ذکر ہے۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے انہوں نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہیں اور ان دونوں کے بھائی سلیط بن عمرو ہیں۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے میں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف بھیجا بیان کیا ہے کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپ نے ہوذہ بن علی ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ میرا گمان ہے کہ ابن مندہ سے اس میں ہوئی اور ابونعیم نے ان کی اتباع کی ہے واللہ اعلم

۲۲۰۵۔ حضرت سلیطؓ بن قیس

حضرت سلیطؓ بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں بدر اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابی عبید کے معرکہ میں بمقام عراق شہید ہوئے ابونعیم نے بیان کیا انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی اور ابوعمر نے بیان کیا کہ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے نسائی نے اپنی سند سے عبد بن سلیط بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کا ایک احاطہ تھا جس میں ایک دوسرے شخص کھجور کے درخت لگے تھے وہ اس میں صبح و شام آتا تھا۔ نبیؐ نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کے باغ کی دیوار سے جو درخت ہوئے ہیں اس کے خرمے ان کو دیا کرے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی وہی ان کے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کی نسل منقطع ہو گئی اور ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا انہوں نے اولاد چھوڑی ہی نہیں۔

۲۲۰۶۔ حضرت سلیطؓ

حضرت سلیطؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ حسن بن سفیان نے ان کو وحدان میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ اپنے ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے (گویا کہ میں آپ کی مہر نبوت کی سفیدی رات کی تاریکی میں دیکھ رہا ہوں) اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو مدد کے وقت چھوڑتا ہے۔ پرہیز اس جگہ اور اپنے دست مبارک سے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۰۷۔ حضرت سلیکؓ بن عمرو

حضرت سلیکؓ بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہیں ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور عبداللہ بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتیں پڑھو پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے میں آئے تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے اور دونوں میں جلدی کرے اس کو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید اور ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور حفص بن غیاث نے کہا ہے کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور اس کی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہے انہی میں سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابوزبیر اور حسن اور ابوسفیان وغیرہم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۰۸۔ حضرت سلیکؓ

حضرت سلیکؓ۔ یہ دوسرے ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے سلیک سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان کے گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اس سند سے مروی ہے اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی روایت کی ہے اور اختلاف ذی الغرہ میں گزر چکا ہے کیونکہ ان لوگوں نے انہی میں اختلاف کیا ہے اور بعض نے ان میں سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے اور بعض اس کو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۹۔ حضرت سلیل اشجعیؓ

حضرت سلیل اشجعیؓ۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن نہ پایا اور ہم نے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ کو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان میں اختیار دیا میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اس میں خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوالمليح سے انہوں نے اشجعی یعنی عوف بن مالک سے نقل کیا ہے اور قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے عوف بن مالک سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر کر دیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ سلیل اشجعی ہیں۔ ان سے ابوالملیح نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ اور انہوں نے وہم کو نہیں بیان کیا۔

۲۲۱۰۔ حضرت سلیمؓ بن احمر

حضرت سلیمؓ بن احمر۔ اور بعض لوگ ان کو احمر بن سلیم بتاتے ہیں ان کا ذکر باب الہمزہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۱۱۔ حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔ لیثی مجہول شخص ہیں محمد بن اسحٰق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں اس کو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا جس طرح آپ سے سنتا ہوں کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہوں اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہیں۔ اس کی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۲۔ حضرت سلیم انصاریؓ

حضرت سلیم انصاری سلمی ہیں۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہیں حارث بن ثعلبہ سلمی کے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد اور دن میں ہمارے کاموں میں مشغولی کے وقت آتے ہیں اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہیں ہم نکل کر ان کے پاس آتے ہیں نماز میں بہت طویل قرأت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قرأت کیا کرو۔ پھر آپ نے پوچھا اے سلیم تمہارے پاس قرآن سے کیا ہے؟ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قرآن سے (صرف) اتنا ہے کہ میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ اور معاذ کی طرح قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور معاذ بھی اللہ سے جنت ہی طلب کرتے ہیں اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں سلیم نے کہا جب ہم کل کافروں سے مقابلہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دیکھ لو گے۔ لوگ اس وقت احد کی تیاریاں کر رہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہداء میں ہو گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ نے ابونعیم اور ابوعمر پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی تذکرہ میں روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبدالاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انہوں نے اسی تذکرہ میں ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو قبیلہ بنی نجار سے احد میں شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے کہ وہ سلیم بن حارث جنہوں نے نبی ﷺ سے معاذ کی نماز کے بارے میں شکایت کی تھی وہ وہی ہیں جن کو انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کیا اسی وجہ سے انہوں نے دو تذکرے لکھے ہیں دونوں میں سے ایک یہ ہے اور دوسرا اس کے بعد بیان ہوگا۔ اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف سلیمان انصاری لکھا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آئندہ دیکھیں گے اور ابو عمر نے اس تذکرہ میں معاذ کا قصہ بیان کیا ہے اور دوسرے میں بیان کیا ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اس وجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انہوں نے معاذ کی نماز کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی آیا اور اس شخص کو کہ جو احد میں شہید اور بدر میں شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہیں ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر میں ملتے ہیں کیونکہ بنی سلمہ خشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہیں اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھانے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے مراد ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قبیلہ میں اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہیں اور انہی کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انہی میں سے ایک شخص ہے اور اس کے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد ہوگی جن کو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۱۳۔ حضرت سلیمؓ بن ثابت

حضرت سلیمؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر میں شریک ہوئے۔ اور خیبر کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۱۴۔ حضرت سلیمؓ بن جابر

حضرت سلیمؓ بن جابر۔ ان کی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو جابر بن سلیم بتاتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ہمیں ابو یاسر ابن ابی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد دھاص سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جس کے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انہوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھ کو سکھائیے جس سے خدا مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈال دو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔

۲۲۱۵۔ حضرت سلیمؓ بن حارث

حضرت سلیمؓ بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری۔ خزرجی۔ خاندان بنی دینار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ غلام ہیں بنی دینار کے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابوعمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا سلیم کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھ کر اس میں ابن اسحق کا قول ان کی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو ساتھ نہیں شامل کیا جو اس کے مناقض ہو۔ اور ابوموسیٰ نے اس کا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۲۲۱۶۔ حضرت سلیمؓ عذری

حضرت سلیمؓ عذری۔ ان کی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہیں۔ ان کا شمار مدنیین میں ہے ان سے ان کے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے غلاموں میں باپ بیٹے میں جدائی کی۔ آپ نے جواب دیا کہ جس شخص نے ان میں جدائی کی خدا قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفرقہ کر دے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے۔

۲۲۱۷۔ حضرت سلیمؓ بن سعید

حضرت سلیمؓ بن سعید جشمی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے ابوجیب یعنی علیہ بن سعید جشمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام بھول گیا آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۸۔ حضرت سلیمؓ بن عامر

حضرت سلیمؓ بن عامر۔ ان کی کنیت ابوعامر ہے۔ یہ خبائری نہیں ہیں۔ ابوزرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انہوں نے ہجرت کی یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی اور عمار بن یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۱۹۔ حضرت سلیمؓ سلمی

حضرت سلیمؓ سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں ان سے ابوالعلاء بن شخیر نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۲۰۔ حضرت سلیمؓ بن عش

حضرت سلیمؓ بن عش۔ عذری۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں نماز پڑھی جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اس کا مصلی پتھروں سے پہچانا یہ وہی مسجد ہے جس میں وادی القریٰ کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

۲۲۲۱۔ حضرت سلیمؓ بن عقرب

حضرت سلیمؓ بن عقرب۔ بعض لوگوں نے ان کو بدریوں میں بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

۲۲۲۲۔ حضرت سلیمؓ

حضرت سلیمؓ۔ عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن رحمۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے ان کے پیر میں لنگ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بدر کو گئے بسبب ان کے لنگ کے ان کو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھ کو باہر نکالو۔ ان کے لڑکوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم کو اجازت دے دی انہوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھ کو جنت سے روک لیا اور تم مجھ کو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہہ کر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجیے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگڑے ہونے کے جنت میں داخل ہوں گا آپ نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے اس غلام سے جو ان کے ساتھ تھا جس کا نام سلیم تھا۔ اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر میں تمہارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں اور آگے آ کر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۳۔ حضرت سلیمؓ بن عمرو

حضرت سلیمؓ بن عمرو۔ یہ عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے۔ انصاری سلمی ہیں اور آپ نے عقبہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور بدر میں شریک ہوئے اور احد کے غزوہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ ان کو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان میں ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ وارد ہوگا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۲۴۔حضرت سلیمؓ بن قیس انصاری

حضرت سلیمؓ بن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔انصاری ہیں۔بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔یہ حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۵۔حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان

حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ۔قیظی بن قیس کے بھائی ہیں۔احد میں اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوئے۔ان کی نسل کوفہ میں ہے۔اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۲۲۲۶۔حضرت سلیمؓ بن کیشہ

حضرت سلیمؓ بن کیشہ۔ان کی کنیت ابوکبشہ ہے۔رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے غلاموں کی اولاد سے ہیں۔ان کا نام شاہین اور واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور حضرت عمر کی خلافت کے دن انتقال کیا۔ان سے ازہر بن سعد حرازی اور ابوالبختری طائی (انہوں نے ان سے سماعت نہیں کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابونعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر و ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۷۔حضرت سلیمؓ بن ملحان

حضرت سلیمؓ بن ملحان۔ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہیں بدر اور احد میں اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوئے اور بیر معونہ کے معرکہ میں دونوں بھائی شہید ہوئے۔سلیم کی نسل نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۸۔حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔لیثی۔یعقوب بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں لیکن جس طرح ہم سنتے ہیں اس طرح ادا نہیں کر سکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی پہنچا دو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۲۹۔ حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ

حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ۔ انصاری۔ صحابہ میں ان کا ذکر ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر کا بیان ہے کہ سلیمان بیٹے ہیں ابی حثمہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عریج بن عدی بن کعب۔ قریشی عدوی ہیں۔ انہوں نے صغرسنی میں اپنی والدہ شفاء بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں میں تھیں ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانوں میں سے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے مدینہ کے بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان میں ان کو اور ابی بن کعب کو لوگوں کی نماز (تراویح پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو عدوی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم ان کو انصاری بتاتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ عدوی ہیں ان کا نسب ظاہر ہے۔ یہ معلوم نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو انصاری کیونکر بنا دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہیں دونوں کے خیال کے موافق تو ان دونوں سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر وہ عدوی ہیں تو ان دونوں کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونوں سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے ان کا نسب عدوی تک بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اس کو بیان کیا۔

۲۲۳۰۔ حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان

حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان۔ شام میں سکونت پذیر ہوئے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لشکر ہو گے اور تمہارے لیے ذمہ خراج اور زمین ہو گی جس میں بڑے بڑے شہر اور محل ہوں گے تو جو شخص تم میں سے اس کو پائے اور وہ اپنے آپ کو ان شہروں کے کسی محل میں موت تک روک سکے تو وہ ایسا کرے اس کو ابوزرعہ نے شامیوں کی مسند میں اور ابوحاتم نے کتاب الوحدان میں بیان کیا ہے اور دونوں نے اس میں کہا ہے کہ سلیمان صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۱۔ حضرت سلیمانؓ بن صرد

حضرت سلیمانؓ بن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہے۔ سلیمان کا نام جاہلیت میں یسار تھا آپ نے سلیمان رکھا۔ ان کی کنیت ابوالمطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دین دار عابد تھے۔ کوفہ میں پہلی مرتبہ جب مسلمان وہاں مقیم ہوئے انہوں نے بھی وہاں سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم میں صاحب مرتبہ وشرافت تھے۔ یہ حضرت علیؓ کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہی نے حوشب ذوالظلیم الہانی کو معرکہ صفین میں قتل کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حسین بن علیؓ کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ میں بلایا تھا اور جب وہ کوفہ میں آئے تو ان کے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگوں نے ان کی مدد نہ کی تھی اور لڑائی میں نہ شریک ہوئے تھے نادم ہوئے اور کہا ہماری توبہ نہیں ہو سکتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر یہ کہ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لیں اور ربیع الآخر کی چاند رات ۶۵ھ میں کوفہ سے نکلے اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور ان کا نام امیر التوابین رکھا۔ اور عبیداللہ بن زیاد کی طرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جارہا تھا دونوں لشکروں میں بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین میں ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہو گیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام میں گیا قتل کے وقت ان کی عمر ۹۳ برس کی تھی ان سے ابواسحٰق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن غیاث نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کر کے خبر دی کہ دو آدمیوں نے آپس میں سخت کلامی کی اور ان میں سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہہ لے غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہے: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ نجبہ: نون اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۲۔ حضرت سلیمانؓ بن عمرو

حضرت سلیمانؓ بن عمرو بن حدیدہ۔ ان کا نسب سلیم بن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے۔ انصاری خزرجی ہیں یہ اور ان کے غلام عنترہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اکثر لوگ ان کا نام سلیم بیان کرتے ہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان کا نام سلیم ہی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۳۔ حضرت سلیمانؓ بن مسہر

حضرت سلیمانؓ بن مسہر۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابومعاذ سے انہوں نے ابوحریز سے انہوں نے رفاعہ فتیانی سے انہوں نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دے کر قتل کرے الخ اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں۔ حریز: ''حا'' کے فتحہ اور ''را'' کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے آخر میں ''زا'' ہے۔

الفتیانی: ''فا'' اور ''تا'' کے بعد ''یا'' کے ساتھ ہے اور ''الف'' کے بعد ''نون'' ہے یہ فتیان کی طرف نسبت ہے جو بجیلہ کا بطن ہے۔

۲۲۳۴۔ حضرت سلیمانؓ بن ہاشم

حضرت سلیمانؓ بن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ قریشی اموی ہیں۔ نبیؐ کے پاس لا کر آپ کی گود میں رکھے گئے محمد بن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لا کر آپ کی گود میں دیئے گئے انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی ﷺ ایک پیالہ میں پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہاں انہوں نے پیشاب کیا تھا ڈال دیا اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اور کچھ نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والمیم

۲۲۳۵۔ حضرت سماکؓ بن ثابت

حضرت سماکؓ بن ثابت بن سفیان۔ ان کا ذکر ہم ان کے والد اور ان کے بھائی حارث کے تذکرہ میں کر چکے ہیں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۶۔ حضرت سماکؓ بن خرشہ

حضرت سماکؓ بن خرشہ۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں کہ سماک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہؐ نے احد کے دن ان کو اپنی تلوار دی تھی آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اس کے حق سے لے گا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا میں اس کو اس کے حق سے لوں گا۔ رسول اللہؐ نے ان کو دے دیا اور انہوں نے اس سے مشرکوں کی کھوپڑیاں پھاڑیں اور اسی کے بارے میں انہوں نے کہا ؎

انا الذی عاھدنی خلیلی ونحن بالسفح لدی النخیل

ان لااقوم الدھر فی الکیول اضرب بسیف اللہ و الرسول

''میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے۔ اس حال میں کہ ہم مقام سفح میں کھجوروں کے پاس تھے۔ کہ کبھی پچھلی صفوں میں نہ کھڑا ہوں۔ اور اللہ اور رسول کی تلوار سے کفار کے گلوں کو کاٹوں''۔

ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی! اس سے خون کو دھو ڈالو اور حضرت علیؓ نے ان کو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھو ڈالو۔ خدا کی قسم اس نے آج میرا سچا ساتھ دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اگر تم لڑائی میں سچے نکلے تو یقیناً سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی میں سچے نکلے ہیں۔ یہ مشہور بہادروں میں تھے ان کے پاس ایک سرخ پٹی تھی جس سے وہ لڑائی میں پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہوں نے اس کو نشان کے طور پر لگایا اور دونوں صفوں کے بیچ اکڑ کر چلے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس چال کو اللہ ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے۔ ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن تلوار لے کر فرمایا اس کو مجھ سے کون شخص لے گا؟ سبھوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہنے لگے ہم لیں گے ہم لیں گے۔ آپ نے فرمایا کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟ اس پر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے سماک یعنی ابودجانہ نے عرض

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ اور اس کو لے لیا اور اس سے مشرکوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑ ڈالا۔ یہ بزرگ اور اکابر صحابہ میں سے ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں سخت معرکہ کے بعد شہید ہوئے۔ بنی حنیفہ کا یمامہ میں ایک باغ تھا جس کی آڑ سے لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگوں تک پہنچنے پر قابو نہ پاتے تھے۔ ابو دجانہ نے مسلمانوں سے کہا کہ مجھ کو اس باغ کے اندر پھینک دو۔ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا پیر ٹوٹ گیا انہوں نے اس کے دروازے پر مقابلہ کر کے مشرکوں کو دروازے سے ہٹا دیا اور مسلمان اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اور یہ اسی دن شہید ہو گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے لیکن وہ خط جو ان کی طرف منسوب ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے کنیتوں کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا۔

۲۲۳۷۔ حضرت سماک ؓ بن سعد

حضرت سماک ؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان بن بشیر کے والد تھے۔ بدر میں اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ خلاس: خا کے فتحہ اور لام کی شد سے ہے۔

۲۲۳۸۔ حضرت سماک ؓ بن مخرمہ

حضرت سماک ؓ بن مخرمہ بن حمین بن ثلاث بن ہالک۔ صحابی ہیں۔ انہی کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے۔ یہ سماک بن حرب کے ماموں تھے۔ اور ان کے نام پر عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے ہالکی اسدی کا نام رکھا گیا۔ اور سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی۔ اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینوں ابو دجانہ نہیں ہیں) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسالح دستی اور ارض ویلم کے والی ہوئے۔ اور یہ تینوں شخص حضرت عمرؓ کے پاس اہل کوفہ کے وفد میں خمس لے کر آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کا نسب پوچھا ان لوگوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہم لوگ سماک اور سماک اور سماک ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا خدا تم میں برکت دے۔ اے خدا ان لوگوں سے اسلام کو بلند کر اور ان کے ذریعہ سے اس کی مدد کر۔ حمزہ سہمی نے ان کو جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان میں آئے تھے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا ہے۔ سماک کوفہ میں رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ میں آئے یہ وہاں سے جزیرہ کی طرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ مقام رقہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۹۔ حضرت سمالی ؓ بن ہزال

حضرت سمالی ؓ بن ہزال۔ زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پھر رجم کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کے قرابت مند تھے۔ اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اس کو بدل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔

۲۲۴۰۔ حضرت سمیج ؓ

حضرت سمیج ؓ جنی۔ بعض لوگ ان کا نام سمیح بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کا تذکرہ امام الصنعت ابوالحسن دارقطنی کی اتباع میں لکھا ہے اور اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جن اور انس دونوں کی طرف مبعوث تھے۔ ان سے ان کی بیوی منوس نے سورہ یٰس کی فضیلت میں حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۱۔ حضرت سمرہ ؓ بن جنادۃ

حضرت سمرہ ؓ بن جنادۃ بن جندب بن حجیر بن زباب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ سوائی ہیں۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ سمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب اوپر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا کہ سمرہ بن جنادہ بن حجیر بن زیاد سوائی ہیں اور اس میں یقیناً کاتبوں کی غلطی ہے کیونکہ وہ ابوجابر بن سمرہ سوائی ہیں ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ میں بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب نہ سمجھا اور اپنے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان جھوٹوں سے ڈرتے رہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۲۔ حضرت سمرہ ؓ بن جندب

حضرت سمرہ ؓ بن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین یعنی ذوالراسین بن لای بن عصیم ابن سمج بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث ابن غطفان۔ فزاری ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اور ابوسلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان کو ان کی والدہ ان کے والد کے انتقال کے بعد مدینہ میں لے کر آئیں اور ان سے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری نے شادی کر لی اور یہ انہیں کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہوئے۔ نبی ﷺ ہر سال انصار کے نوجوانوں کو (جنگ کے واسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے آپ کے سامنے سے ایک نوجوان لڑکا نکلا آپ نے اس کو جنگ پر جانے کی اجازت دے دی اس کے بعد سمرہ پیش ہوئے آپ نے ان کو واپس کر دیا سمرہ نے عرض کیا کہ آپ نے اس کو تو اجازت دے دی اور مجھ کو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اس کو پچھاڑ دوں آپ نے فرمایا کہ تم سے لڑو سمرہ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ لیا آپ نے ان کو لڑائی پر جانے کی اجازت دے دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں آپ نے ان کو احد کے دن اجازت دے دی تھی واللہ اعلم۔

واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبداللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھ کو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر اس جگہ مجھ سے زیادہ عمر والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ اس عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مرگئی تھی آپ نماز میں اس کے وسط پر کھڑے ہوئے تھے یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو ان کو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے بصرہ میں آتے تھے تو ان کو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب ان میں سے کوئی لایا جاتا تھا اس کو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں یہ سب میں بدتر ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور خون ریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو ان کے ہم مذہب ہیں ان پر طعن کرتے ہیں اور ان کی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل ان کی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلی اور علی بن ربیعہ اور عبداللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابوالعلاء اور ابوالرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ محمد ابن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبیؐ سے یاد کیے عمران بن حصین نے ان کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو یہ اختلاف لکھا۔ ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد کیا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں [ہم] نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرأت سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا اور جب ولا الضالین پڑھیں یہ سمرہ ۵۹ھ یا ۵۸ھ میں بمقام بصرہ انتقال کیا چونکہ ان کو سخت سردی لگ گئی تھی جس کے علاج کے لئے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے اسی میں گر کر مر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۳۔ حضرت سمرہؓ بن حبیب

حضرت سمرہؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ عبدالرحمن بن سمرہ کے والد تھے۔ ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہی حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بجستان کے والی مقرر ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۲۴۴۔ حضرت سمرہؓ بن ربیعہ

حضرت سمرہؓ بن ربیعہ۔ عدوانی ہیں بعض لوگ ان کو سمرہ۔ عدوی کہتے ہیں۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر [سے] انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہہ دو وہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھ کر آرام کرنے لگے ابوالیسر نے یہ خیال کر کے کہ وہ چلے گئے ہوں گے اپنا سر نکالا سمرہ نے ان کو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والوں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں۔ ابوالیسر نے جواب دیا میرے حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس نہ تھا کہ میں تم کو ادا کر دیتا پھر ابوالیسر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کی تنگی کو دور کر دے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ عمرو نے جواب دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدوی قریش ہیں یا اور کوئی اس کے سوا اور انہوں نے ان کا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو عدوانی بیان کیا ہے۔

۲۲۴۵۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو سوائی

حضرت سمرہؓ بن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۲۴۶۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری

حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی ﷺ نے ان کی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارے میں جائز رکھی تھی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت ان کو وہاں اپنا قائم مقام کیا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۷۔ حضرت سمرہؓ بن فاتک

حضرت سمرہؓ بن فاتک۔ اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے۔ بعض لوگ ان کو سبرہ کہتے ہیں اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعمر بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے داؤد بن عمرو سے انہوں نے بشر بن عبداللہ سے انہوں نے سمرہ بن فاتک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہیں اگر وہ اپنے بال کم کرا دیتے اور اپنا تہبند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرا دیے اور اپنا تہبند چڑھا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۸۔ حضرت سمرہؓ بن معاویہ

حضرت سمرہؓ بن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام قبول کیا ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۴۹۔ حضرت سمرہؓ بن معیر

حضرت سمرہؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح۔ قریشی ہیں جمحی ہیں ان کی کنیت ابو محذورہ تھی موذن تھے ان کی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہیں ان سے ابن عبدالملک اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونوں نے ابی محذورہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ان کو بٹھایا اور ان کو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہیں مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ مجھ پر اذان کو دہراؤ انہوں نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابومحذورہ نے مکہ میں ۷۹ھ کو انتقال کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۰۔ حضرت سمعانؓ بن خالد

حضرت سمعانؓ بن خالد۔ کلابی ہیں بنی قریط سے جب یہ نبیؐ کے پاس آئے آپ نے ان کو دعا دی اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا اے سمعان تم کو کون چیز سی زیادہ پسند ہے کہ تمہاری روزی وبر (یعنی اونٹوں کی روؤں) میں ہو یا مدر (یعنی دیہاتوں) میں انہوں نے جواب دیا کہ بلکہ وبر میں۔ اور آپ نے ان کی گردن کی بائیں طرف مٹی سے نشانی کر دی اور آپ نے ان کی بہن سے شادی کی تھی ان کی مرویات ان کی اولاد کے پاس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۱۔ حضرت سمعانؓ بن عمرو

حضرت سمعانؓ بن عمرو بن حجر۔ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپ کے پاس صدقہ میں پیش کیا آپ نے ان کو سلیٰن اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا ان کی روایت کردہ حدیث کی روایت ان کے بیٹے خیار نے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ خیار: خ کے کسرہ کیساتھ۔ اس کے بعد یاء۔ آخر میں راء ہے۔

۲۲۵۲۔ حضرت سمیحہؓ

حضرت سمیحہؓ یا سمیحہ۔ ان کے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکر ابن شریح سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ابولبابہ انصاری کے ہمسایہ میں سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابولبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الی آخرہ۔ اور اسی قصہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوش دلی سے تم اپنی کھجور ابولبابہ کو دے دو میں اس کے عوض میں جنت میں ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہوں سمیحہ نے انکار کیا آپ نے دس درختوں کی ضمانت کی۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپ نے سو کی ضمانت کی انہوں نے انکار کیا۔ پھر ابوالدحداحہ نے ہزار درخت اس دین کے جوان کا سمیحہ پر تھا دے دیا اور انہوں نے کھجور کو ابولبابہ کے سپرد کر دیا ان کا تذکرہ اشیر نے لکھا ہے۔

۲۲۵۳۔ حضرت سمیرؓ بن حصین

حضرت سمیرؓ بن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف۔ خزرجی ہیں۔ ساعدی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے حضرت عمرؓ کے عامل تھے اور ان کو حضرت عمرؓ سے قرابت بھی تھی انہی کی خلافت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کو عدوی اور ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۵۴۔ حضرت سمیرؓ بن زہیر

حضرت سمیرؓ بن زہیر۔ ان کا ذکر ان کے بھائی سلمہ بن زہیر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۵۔ حضرت سمیرؓ ابو سلیمانؓ

حضرت سمیر ابو سلیمانؓ۔ ان کی کنیت ابو سلیمان تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماعت حدیث کرتے تھے اس کی روایت حریز بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۶۔ حضرت سمیطؓ

حضرت سمیطؓ بجلی۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے محمد بن ابی منصور سے انہوں نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایک دن خدا کی راہ میں مرابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینہ کے روزہ اور نماز کے برابر ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۷۔ حضرت سمیفعؓ بن ناکور

حضرت سمیفعؓ بن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید۔ یہ ذوالکلاع حمیری ہیں۔ ان کا ذکر ذوالکلاع میں ہو چکا ہے۔

باب السین والنون

۲۲۵۸۔ حضرت سنانؓ بن تیم

حضرت سنانؓ بن تیم۔ جہنی ہیں۔ بنو عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق میں شریک ہوئے ہیں ان لوگوں کی علامت اس دن یا منصور امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائیں گے تو وہاں کا عزت دار ذلیل کو نکال دے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے سنان وہی ہیں جنہوں نے اس دن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطابؓ کے گھوڑے کو لے کر چلتے تھے اور ان کے نوکر تھے دونوں میں لڑائی ہو گئی جہنی نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اس بات کو کہا۔ ان کا تذکرہ اس جگہ نہ تھا۔ ابو عمر نے کیا ہے۔

۲۲۵۹۔ حضرت سنانؓ بن ثعلبہ

حضرت سنانؓ بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۰۔ حضرت سنانؓ بن روح

حضرت سنانؓ بن روح۔ انکا ذکر ان صحابہ میں ہے جو حمص میں مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دار قطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہیں اور ہم نے ان کو سیار کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۶۱۔ حضرت سنانؓ بن سلمہ

حضرت سنانؓ بن سلمہ بن محبق۔ ہذلی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور بعض لوگ ابوجبتر اور ابو بسر بھی بیان کرتے ہیں ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے جہاد کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اس لیے آپ نے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے میں خدا کے راستہ میں جہاد کروں وہ مجھ کو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھ دیا۔ اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوئے تھے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابویقظان نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن سوار قتل ہوئے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اس کو بھیجو۔ زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ یہ واقعہ ۵۰ھ میں ہوا تھا ان سے سلم ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور حبیب یعنی ابوعبدالصمد نے روایت کی ہے اور انہی کی روایت سے ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب میں کیا کروں آپ نے جواب دیا کہ خدا نے تم کو تمہارا مال واپس کر دیا اور تمہارے صدقہ کو قبول کر لیا حجاج کے آخری زمانہ میں سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۲۔ حضرت سنانؓ بن ابی سنان

حضرت سنانؓ بن ابی سنان بن محصن۔ اسدی ہیں اسد بن خزیمہ سے یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبدشمس کے حلیف سے بدر میں شریک ہوئے تھے بیان کیا ہے کہ ابوسنان عکاشہ کے بھائی اور ان کے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بیعت الرضوان میں درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ بلکہ ان کے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۳۔ حضرت سنانؓ بن سنہ

حضرت سنانؓ بن سنہ اسلمی ہیں۔ حجازی ہیں ان سے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحییٰ بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمٰن بن حرملہ کے والد کے چچا ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور میں نے اس کو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انہوں نے سنان بن سنہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سنہ: سین اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۴۔ حضرت سنانؓ بن شفعلہ

حضرت سنانؓ بن شفعلہ اوسی ہیں۔ عباد بن راشد یمامی نے سنان بن شفعلہ اوسی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہؓ کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (داروغہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو حکم دے دو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتوں کا حامل ہو جائے) درخت طوبیٰ نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ان پتوں کے ساتھ اتارے گا اور محبان اہل بیت میں سے ہر ایک کو ایک پتہ دے گا جس میں آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور انہوں نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اس میں شمعلہ میم کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۶۵۔ حضرت سنانؓ بن صیفی

حضرت سنانؓ بن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۶۶۔ حضرت سنانؓ ضمری

حضرت سنانؓ ضمری۔ ضمری ہیں۔ ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے قتال کے لیے جاتے وقت مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۷۔ حضرت سنانؓ بن ظہیر

حضرت سنانؓ بن ظہیر اسدی ہیں۔ صحابی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی آپ نے فرمایا دودھ کی طرف بلانے والی کو رہنے دو اس کی روایت خرجی نے عصبہ بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۶۸۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی

حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی ہیں۔ صحابی ہیں ابوالتیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنان بن عبداللہ کی بیوی سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ ان کی والدہ بغیر حج کیے مرگئیں کیا اب ان کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کردیتیں تو کیا ان کی طرف سے کافی نہ ہوتا اس کی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہے۔ اس کو ابوخالد احمر نے محمد بن کریب سے انہوں نے کریب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں وہم سے کہہ دیا ہے کہ سفیان ابن عبداللہ (یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کردیا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۹۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر

حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہیں۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہیں قدیم الاسلام ہیں یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۷۰۔ حضرت سنانؓ بن عرفہ

حضرت سنانؓ بن عرفہ۔ عطیہ بن قیس نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آدمی کی بابت جو عورتوں کی ہمراہی میں مرجائے اور اس عورت کے بارے میں جو آدمیوں کی ہمراہی میں مرجائے اور کسی کا کوئی محرم نہ ہو فرمایا ہے کہ زمین میں دفن کردیں اور غسل نہ دیں۔ اسی طرح اس کی روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ عرفہ عین معجمہ کے ساتھ ہے یا مہملہ کے ساتھ۔ واللہ اعلم

۲۲۷۱۔ حضرت سنانؓ بن عمرو

حضرت سنانؓ بن عمرو بن طلق قبیلہ قاعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۲۔ حضرت سنانؓ بن مقرن

حضرت سنانؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر مغازی میں آتا ہے یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۷۳۔ حضرت سنانؓ بن وبر

حضرت سنانؓ بن وبر۔ جہنی ہیں۔ ان کا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہیں۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی یحییٰ بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہضم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن نے خارجہ بن حارث ابن رافع صحابی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی بنی مصطلق میں تھے۔ ان لوگوں کی علامت یامنصور امت امت تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ابوعمر نے سنان ابن تیم میں لکھا ہے۔ اور ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں۔

۲۲۷۴۔ حضرت سنانؓ ابوہند الحجام

حضرت سنانؓ ابوہند الحجام۔ ان کی کنیت ابوہند ہے۔ حجام ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نام سالم بتایا ہے۔ انہوں نے نبیؐ کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم ان کو سالم کے نام میں ذکر کر چکے ہیں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۵۔ حضرت سنانؓ اراشی

حضرت سنانؓ اراشی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۶۔ حضرت سنبرؓ اراشی

حضرت سنبرؓ اراشی۔ اراشی ہیں۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا عمرو بن حسان آپ کے پاس وادی القریٰ سے آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ اراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے حلیف تھے۔ انہوں نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کے پاس جا کر ان سے بیعت لیتا ہوں پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑا جس سے بیعت لے لی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا ہو سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیفہ یعنی میری والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دوں؟ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونوں جنگل کیر اور ذات افداک کے عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سنبر: سین کا فتحہ نون کا سکون اور باء کے فتحہ کے ساتھ ہے آخر میں راء ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۷۷۔ حضرت سندرؓ ابوالاسود

حضرت سندرؓ ابوالاسود۔ان کی کنیت ابوالاسود ہے۔ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اس کو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اس کو بخش دے اور قبیلہ تجیب انہوں نے خدا کو قبول کیا۔میں نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تم نے آپ سے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ابوالاسود نے جواب دیا ہاں میں نے پوچھا کیا لوگوں نے اس کو نقل کر کے بیان کیا ہے۔انہوں نے جواب دیا۔ہاں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۸۔ حضرت سندرؓ ابوعبداللہ

حضرت سندرؓ ابوعبداللہ۔ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔زنباع جذامی کے غلام ہیں صحابی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے ان کو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انہوں نے ان کو خصی کر ڈالا اور ان کی ناک کاٹ لی سندر نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے خبر بیان کی۔آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جس کے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہے اور وہ خدا اور رسول کا غلام ہے اور تم سندر کو آزاد کر دو۔سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے بارے میں وصیت فرمادیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے بارے میں ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھو۔انہوں نے سندر کی کفالت کر لی یہاں تک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہو گے تو میں تم کو خرچ دوں گا ورنہ تم کو جو جگہ پسند ہو میں تمہارے واسطے وہاں لکھ دوں۔انہوں نے مصر میں رہنا اختیار کیا حضرت عمرؓ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔جب یہ عمرو کے پاس پہنچے انہوں نے ان کو بہت وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو ان کا گھر اور زمین خدا کے مال میں لے لیا گیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے سندر یعنی ابوالاسود کو اس تذکرہ سے پیشتر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان کو دو شخص قرار دیئے ہیں لیکن میرا غالب گمان یہ ہے کہ دونوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں۔اس کی دلیل یہ ہے کہ دونوں شخص اہل مصر سے ہیں اور میں نے بعض علماء کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو جس میں قبیلہ اسلم کا سلامتی کا ذکر ہے اور سندر جذامی کے قصہ کو اسی تذکرہ میں ذکر کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان بعض نے ان کو ایک ہی شخص خیال کیا ہے واللہ اعلم

۲۲۷۹۔ حضرت سنینؓ ابوجمیلہ

حضرت سنینؓ ابوجمیلہ۔ان کی کنیت ابوجمیلہ ہے۔ضمری ہیں۔اور بعض لوگ ان کو سلمی بتاتے ہیں۔ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے ہشام سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوجمیلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور آپ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوا تھا اور میں نے پھینکی ہوئی چیز اٹھائی تھی پھر حضرت عمرؓ نے پاس آ کر اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر نے اس کو اچھا بتایا اور بیت المال سے ان کو خرچ دیا اور ان کی ولاء اپنے واسطے کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۰۔ حضرت سنینؓ بن واقد

حضرت سنینؓ بن واقد۔ انصاری ہیں۔ ظفری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے کوئی سند حدیث مروی نہیں ہے۔ یزید بن ابی خالد نے عثمان بن عبدالملک سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عباس کو دیکھا اور عبداللہ بن جعفر اور سنین بن واقد رسول اللہؐ کے صحابی کو (دیکھا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کی سند مستند نہیں ہے۔

باب السین والهاء

۲۲۸۱۔ حضرت سہل انصاریؓ

حضرت سہل انصاریؓ۔ انصاری ہیں۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے گھر ہیں۔ پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں پھر بنی ساعدہ کے گھر ہیں اور انصار کے ہر ایک گھر میں خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہم کو پیچھے کر دیا اور ہم چاروں سے سب سے اخیر میں ہوئے۔ ہمارے
گدھے کو تیار کرو میں رسول اللہؐ کے پاس جاتا ہوں۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جا کر رسول اللہؐ کی بات کو لوٹا لو گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

۲۲۸۲۔ حضرت سہلؓ ابوایاس

حضرت سہلؓ ابوایاس۔ ان کی کنیت ابوایاس ہے۔ انصاری ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری ساعدی کے پہلو میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا کیا میں تم سے اپنے والد کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہ بیان کروں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرنے کو میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۸۳۔حضرت سہلؓ بن بیضاء

حضرت سہلؓ بن بیضاء۔یہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔قریشی ہیں۔فہری ہیں۔ان کی والدہ کا نام بیضاء یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔یہ بیضاء کے بیٹوں یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔اور ابونعیم نے اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے۔لیکن انہوں نے ان کی والدہ کے نسب میں ضبہ کو نہیں ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث نے بیان کیا ہے۔یہ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو ان لوگوں کے پاس گئے تھے جنہوں نے اس عہد نامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جس کو مکہ کے مشرکوں نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔یہ لوگ ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور مطعم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود ابن مطلب بن اسد۔اور ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں۔سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبیؐ کی زندگی میں وفات پا گئے اور آپ نے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول اللہؐ کے بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد زرارہ کی پرورش میں تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے بیضاء کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ دعد بنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر۔لیکن دوسروں نے ان کی موافقت نہیں کی ہے بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ان کا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ دعد بیٹی ہیں جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر کی۔اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں۔اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابوعمر پر نسب مشتبہ ہو گیا انہوں نے اس کو یہاں اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اور ان کے بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ میں اس کے برعکس بیان کیا ہے۔اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے اور اگر وہ اس کے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا۔اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ان پر مشتبہ ہو گیا اور انہوں نے اس کی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اس کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انہوں نے خیال کر لیا کہ یہی دونوں (یعنی جو مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مقام پر کریں گے لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہم نے ان کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی انہوں نے ان کو کسی قبیلہ یا خاندان ان کی طرف نہیں منسوب کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کر لیتے۔

۲۲۸۴۔حضرت سہلؓ بن حارثہ

حضرت سہلؓ بن حارثہ۔انصاری ہیں۔ان کا نسب ان کے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ان کی روایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ سے کہ کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا اس حال میں کہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو وہ برا مکان ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمہ ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعلی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عدوی نے حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی ابن قداح کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے اور امیر ابونصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن عامر بن لوذان اور ان کے بیٹے سہل دونوں احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں ہے۔ اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی العاصم کا ان کو صحابہ میں ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اور ان کا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد پر اتفاق کی نہایت ہی عجیب وغریب بات ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۸۵۔ حضرت سہلؓ بن حارث

حضرت سہلؓ بن حارث بن عمرو بن عبد رزاح۔ احد میں شریک ہوئے تھے ان کی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے لکھا ہے۔

۲۲۸۶۔ حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ

حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عبداللہ اور بعض عبیداللہ بیان کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو یعنی عیب ابن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انہوں نے نبیؐ سے حدیثیں یاد رکھی ہیں ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کی اولاد میں سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی ﷺ کو احد کے سفر میں راستہ بتاتے تھے اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے ان کی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی ابن مجدعہ تھیں۔ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں وفات پائی۔ ان سے نافع بن جبیر اور عبدالرحمٰن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اور صلاۃ خوف کے متعلق ان کی روایت صحیح اور مشہور ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انہوں نے سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے صلوٰۃ خوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہوں اور ان کے چہرے دشمنوں کی طرف ہوں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۲۸۷۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ انصاری

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہیں اوسی ہیں قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دادا کی والدہ تھیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی یہ بزرگ شخص تھے لوگوں سے علیحدہ رہتے تھے۔ کثرت سے نماز اور خدا کے یاد کرنے والے تھے۔ جب تک کہ مسجد میں رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہتے یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جاتے۔ انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں حضرت معاویہ کی اوائل خلافت میں انتقال کیا ان کی اولاد نہیں رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک ناتمام لڑکا اسلام کی حالت میں ہوتا وہ مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے انکے بھائی کا نام عقبہ ہے صحابی ہیں ان سے قیس بن بشر ثعلبی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا میرے والد ابوالدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گزرے ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ابودرداء کو سلام کیا اور ابوالدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ پہنچائے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کو پھیلائے اور اس کو نہ بند کرے۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنے والد انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا حضرت معاویہ کے سامنے گھوڑے پیش ہوئے انہوں نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں کی بابت کیا فرماتے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی معلق ہے اور اس کا مالک اس پر مشقت ڈالتا ہے اور اس پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو صدقہ دینے کے لیے اپنے ہاتھ کو پھیلائے اور پھر اس کو نہ سمیٹے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۸۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ عبشمی

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ عبشمی ہیں ان سے ابو عالیہ نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص کے ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سہیل بیان کرتے ہیں۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں اٹھتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیے گئے تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۸۹۔ حضرت سہلؓ بن حنیف

حضرت سہلؓ بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس اور بعض لوگ ان کو ابن خنساء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور بعض حنش کہتے ہیں بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ اس کو ابو عمر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے مگر انہوں نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہیں۔ یہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگ ابو سعید بیان کرتے ہیں۔ اور بعض ابو عبداللہ اور ابوالولید اور ابو ثابت کہتے ہیں۔ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد میں جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اور انہوں نے اس دن رسول اللہؐ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تیر اندازی کرتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن تجیب دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن موسیٰ حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسلمہ بن خالد نے ابو دجانہ ساعدی سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مجاہدوں میں تھے ان کا گزر ایک نہر پر ہوا انہوں نے اس میں غسل کیا ان کا بدن بہت خوبصورت تھا اچانک ان کے پاس سے انصار کا ایک شخص گزرا اور اس نے کہا میں نے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہیں دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوئے چمڑے کو ایسا دیکھا۔ اور ان کی خلقت کو دیکھ کر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے۔ اور بخار کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لائے گئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا پس آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اس کی کوئی چیز دیکھ کر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔

یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے بیعت کے وقت اور جب وہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے اور ان کو حضرت علی نے بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے ان کو نکال دیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیوں نے ان سے صلح کر لی اور خراج ادا کر دیا سہل نے ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کیا اور ان کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیریں کہیں۔ اور بیان کیا کہ وہ بدری ہیں ان سے ان کے دو بیٹوں یعنی ابوامامہ اور عبدالملک اور عبید بن سباق اور ابو وائل اور عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۰۔ حضرت سہلؓ بن رافع خدیج

حضرت سہلؓ بن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف۔ بلوی ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں صاحب صاع اور ایک روایت کے مطابق صاحب صاعین ہیں۔ جن کو منافقوں نے دو صاعوں کے صدقہ پر ملامت کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات. (التوبۃ: ۷۹) الیٰ آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ سہل بن رافع بن ابی عمرو ہیں یا نہیں۔

سری: س کے ضمہ اور ر کے فتحہ اور ی کی شد کے ساتھ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۹۱-حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو

حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے۔ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں انتقال کیا انہی کو منافقوں نے ملامت کی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکوۃ اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے اور ان کھجوروں کو رکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے ایک حاجت ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکی کے واسطے دعا کریں کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ عمیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا۔ میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔ لیکن ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونوں وہی یتیم ہیں جن کی ملکیت میں وہ زمین تھی جس پر رسول اللہؐ نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونوں ابوامامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جس میں رسول اللہؐ نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء کو قرار دیا ہے۔ اور ابونعیم نے اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جن کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحٰق نے انہیں کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابوعمر نے انہی سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علماء نے ان کی موافقت کی ہے انہی موافقت کرنے والوں میں سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہیں لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابونعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو کو انصاری۔ نجاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد۔ (مربد اس زمین کو کہتے ہیں جہاں اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہیں اسی زمین پر مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہیں اور اس تذکرہ میں ان کا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہیں کیا ہے اور انہوں نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور ان کے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۹۲-حضرت سہلؓ بن ربیع

حضرت سہلؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۳-حضرت سہلؓ بن رومی

حضرت سہلؓ بن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے ان کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۴-حضرت سہلؓ بن سعد

حضرت سہلؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساعدی ہیں۔ عدوی نے ان کے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابوعمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انہوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابویحییٰ بتاتے ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کے فیصلہ متلاعنین میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تھا۔ ان کا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے ان کا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور سہل طویل العمر ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ کو پایا ہے اور اس کے امتحان میں مبتلا ہوئے حجاج نے ۷۴ھ میں سہل رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم کو امیرالمومنین حضرت عثمانؓ کی مدد کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ آن کی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم ان کے بارے میں حجاج کے پاس آ گیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔

مقصد اس مہر لگانے کا یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تا کہ لوگ اور ان سے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نہ کریں۔ سہل سے ابوہریرہؓ اور سعید بن میسب اور زہری اور ابوحازم اور سہل کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک دن اللہ کے راستہ میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ سہل ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہ گئے تھے ابوحازم کہتے ہیں میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسی کو یہ کہتے نہ سنو گے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۵- حضرت سہلؓ بن ابی سہل

حضرت سہلؓ بن ابی سہل۔ ان سے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۶- حضرت سہلؓ بن صخر

حضرت سہلؓ بن صخر۔ لیثی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام سہیل بتاتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبدمناہ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناہ کے۔ قبیلہ کنانہ سے۔ یہ ابوواقد لیثی سے عبدمناہ بن شجع میں مل جاتے ہیں۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سہل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام خرید لے کیونکہ نصیبہ آدمیوں کی پیشانی میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۷۔ حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ

حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابوکلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۹۸۔ حضرت سہلؓ بنوظفر کے غلام

حضرت سہلؓ (بنوظفر کے غلام)۔ بنوظفر کے غلام ہیں۔ نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۹۔ حضرت سہلؓ بن عامر

حضرت سہلؓ بن عامر بن سعد۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔ انصاری ہیں نجاری ہیں۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بیر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۰۔ حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ جمہور اہل سیر نے ان کا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے اور ابومعشر ان کا نام عبید بتاتے ہیں۔ لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک یہ یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۱۔ حضرت سہلؓ بن عتیک

حضرت سہلؓ بن عتیک۔ انصاری ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے اور آپ ہی کے زمانہ میں انتقال کر گئے تھے۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیر کہی اور سورہ فاتحہ سے قرأت شروع کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ اس کی روایت بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے۔

۲۳۰۲۔ حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک

حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک۔ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس کو ابونعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ ثابت اور عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا ذکر ان کے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۳۰۳۔ حضرت سہلؓ بن عدی بن زید

حضرت سہلؓ بن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۰۴۔ حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی

حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اس کو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوئے اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۰۵۔ حضرت سہلؓ بن عمرو انصاری

حضرت سہلؓ بن عمرو۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں۔ یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبیؐ نے مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ ان کی وفات رسول اللہؐ کے زمانہ میں ہوئی۔ ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اس وقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ نے اس وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس زمین کے مالک بیضاء کے لڑکے تھے۔ اور ابوعمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی تذکرہ میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۰۶۔ حضرت سہلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عبدشمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ ان کی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروقؓ کی شروع خلافت میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۰۷-حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔انصاری ہیں۔حارثی ہیں۔احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۰۸۔حضرت سہلؓ بن قرظہ

حضرت سہلؓ بن قرظہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس۔نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔اور کچھ بعید نہیں ہے کہ ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہوں۔کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہیں ہیں۔بلکہ امیہ بیٹے ہیں زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم۔اور امیر ابونصر کی کتاب میں عنترہ کی جگہ پر عبدہ ہے۔

عبدہ: عین کے فتحہ اور ب کے ساتھ ہے۔

۲۳۰۹-حضرت سہلؓ بن قیس انصاری

حضرت سہلؓ بن قیس۔انصاری ہیں۔ابواحمد عسکری نے اپنی سند سے موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی۔انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ میں نکلا۔اور ان کے پتھر لگا انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہؐ کو پریشان کیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اس نے میرے دل کو پریشان کیا۔

۲۳۱۰-حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب

حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب۔یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ۔انصاری ہیں خزرجی ہیں۔سلمی ہیں۔بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ان کو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوائد ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے۔اور اسی طرح سے ان کو شروع تذکرہ میں سواد کے قبیلوں سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے۔واللہ اعلم

۲۳۱۱-حضرت سہلؓ بن قیس مزنی

حضرت سہلؓ بن قیس مزنی۔مزنی ہیں۔قبیلہ مزینہ سے۔ان کی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے مال بیع سلم میں دیا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۱۲-حضرت سہلؓ بن مالک

حضرت سہلؓ بن مالک بن عبید بن قیس۔ بعض لوگ ان کو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہیں۔ لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے اور دونوں میں سے کسی کا صحابی ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا دیکھنا ثابت نہیں ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ ان کو حجازی بتاتے ہیں۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ اور بعض لوگ ان کو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہیں ان سے سوائے ان کے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہیں روایت کرتا ہے۔ ان کی حدیث خالد بن عمرو قریشی پر دائر ہے اور وہ منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیثیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت میں ہیں اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ ان کو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! میں ابوبکر صدیق سے راضی ہوں اور ابوبکر نے مجھ کو کبھی غمگین نہیں کیا سو تم ان کی اس بزرگی کو پہچانو (پھر آپ نے فرمایا) اے لوگو! میں عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم ان کی بزرگی کو جان لو پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہے اے لوگو! میرے اصحاب اور میرے رشتہ داروں کے بارے میں میرا خیال رکھنا۔ اور جب مسلمانوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کے حق میں کلمات خیر کہا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۳-حضرت سہلؓ بن منجاب

حضرت سہلؓ بن منجاب۔ تمیمی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے بنی تمیم کے خاندانوں پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہو گئے تبیؐ نے ان لوگوں میں اپنے عاملوں کو بھیج دیا انہی عاملوں میں سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہیں۔ ان لوگوں کو طبری نے ذکر کیا ہے۔

۲۳۱۴-حضرت سہلؓ

حضرت سہلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے مہیمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حزن نامی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام سہل رکھا۔ یہ ابن مندہ کے الفاظ ہیں اور ابو نعیم نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۵-حضرت سہمؓ بن مازن

حضرت سہمؓ بن مازن۔ بعض لوگ ان کو ابن مدرک کہتے ہیں۔ زید دیلی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہیں۔ ان کا ذکر حرف الراء میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ سہم کے آخر میم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۱۶۔حضرت سہیلؓ بن بیضاء

حضرت سہیلؓ بن بیضاء۔ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن بیضاء کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔یہ قریشی ہیں فہری ہیں۔قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونوں ہجرتوں کے جامع ہو گئے پھر بدر وغیرہا میں شریک ہوئے اور نبی ﷺ کی حیات میں ۹ھ میں انتقال کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی۔انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ فرماتی تھیں رسول اللہؐ نے سہیل بن بیضاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھائی تھی۔انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضاء تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سہیل سہل کی تصغیر ہے۔

۲۳۱۷۔حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ

حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ۔بعض لوگ ان کو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہیں ان کی حدیث مسلم بن ابراہیم نے ابان بن یزید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں جمع ہوتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔اس کی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ سے کی ہے اور ان دونوں نے سہل کا نام بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۸۔حضرت سہیلؓ بن خلیفہ

حضرت سہیلؓ بن خلیفہ۔ان کی کنیت ابوسویہ ہے۔مصری ہیں۔قیس ابن عاصم کے رشتہ دار ہیں۔ان کا شمار مہاجرین میں ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۲۳۱۹۔حضرت سہیلؓ بن رافع

حضرت سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ۔ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ عائذ بیٹے ہیں ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔انصاری ہیں۔نجاری ہیں۔بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے اور ان کے بھائی سہل کے قبضہ میں وہ زمین تھی جہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ان کی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس مسجد کی زمین کا مالک ہونا نہیں بیان کیا ہے۔کیونکہ ان کے خیال میں مسجد کی زمین کے مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء ہیں۔واللہ اعلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۲۰۔ حضرت سہیلؓ بن سعد

حضرت سہیلؓ بن سعد۔ سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے بیان میں گزر چکا ہے۔ عمر بن قیس نے سعد بن سعید یحییٰ بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے میں مسجد نبوی میں داخل ہوا نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بھی نماز پڑھی جب نبیؐ نے رخ پھیرا مجھ کو دیکھا کہ میں دو رکعتیں پڑھ رہا ہوں آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ میں اس حال میں آیا کہ اقامت ہو چکی تھی میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ لوں پھر (سنتیں) پڑھوں۔ آپ چپ ہو رہے اور آپ کا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ اس کو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جس کی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انہوں نے محمد ابن ابراہیم سے انہوں نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوٹے اس حال میں کہ میں نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا۔

۲۳۲۱۔ حضرت سہیلؓ بن عامر

حضرت سہیلؓ بن عامر بن سعد۔ انصاری ہیں۔ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے۔

۲۳۲۲۔ حضرت سہیلؓ بن عبید

حضرت سہیلؓ بن عبید بن نعمان۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوئے۔ ان کے اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۲۳۔ حضرت سہیلؓ بن عتیک

حضرت سہیلؓ بن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بتایا ہے۔ قبیلہ بنی نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اور ہم ان کا ذکر سہل کے نام میں کر چکے ہیں اور یہی نام ان کا زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۲۴۔ حضرت سہیل بن عدی

حضرت سہیل بن عدی ازدی۔ ازد شنوءہ خاندان سے ہیں۔ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۳۲۵۔ حضرت سہیلؓ بن عمرو

حضرت سہیلؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بیان کیا ہے مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے۔ ان کا ذکر ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع ابی عمرو کے اور ان کا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان کے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۲۶۔حضرت سہیلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہیلؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ان کی والدہ حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔خزاعیہ تھیں۔ان کی کنیت ابویزید تھی۔یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے۔بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوئے تھے انہوں نے اپنے لبوں پر نشان بنایا تھا۔حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان کے سامنے کے دانت اکھڑوا لیے تاکہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں۔آپ نے جواب دیا کہ اے عمر! ان کو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔اور یہ مقام اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھ کر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول اللہ کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔اس وقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش! سب سے پیچھے مسلمان ہونے والے اور سب سے پہلے مرتد ہونے والے نہ بنو۔ خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلے گا جس طرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔اور جس طرح ابوبکر صدیقؓ نے نبی کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انہوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اس کو بیان کیا۔اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔بدر کے دن ان کو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطابؓ کے دروازے پر حاضر ہوئے ان لوگوں میں سہیل بن عمرو اور ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے دن شیوخ مسلمین سے تھے۔حضرت عمر کی طرف سے بلانے والا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال عمار وغیرہم کو اندر جانے کی اجازت دی اور حضرت عمرؓ ان لوگوں کو دوست رکھتے تھے۔

ابوسفیان نے کہا میں نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہیں دیکھا ہے کہ ان غلاموں کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہیں ہماری طرف کچھ التفات بھی نہیں ہوتا۔سہیل بن عمرو حسن کہتے ہیں وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کس قدر عقلمند تھے نے بیان کیا کہ اے لوگو! جو کچھ غصہ کے آثار تمہارے چہروں پر ہیں ان کو میں دیکھتا ہوں پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو۔لوگوں کو اور تم کو دعوت اسلام ایک ساتھ دی گئی لوگوں نے قبول کرنے میں جلدی کی اور تم نے دیر کی۔آگاہ رہو خدا کی قسم وہ بزرگی جس میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا چھوٹنا تم پر زیادہ سخت ہے۔بسبب اس دروازے کے جس پر تم رغبت کر رہے ہو۔ پھر انہوں نے کہا اے لوگو! یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو۔خدا کی قسم! جس بات میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اس کو لازم پکڑو شاید تم کو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انہوں نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جا ملے۔حسن کہتے ہیں انہوں نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو اس کی فرمانبرداری میں جلدی کرتا ہے مثل اس بندے کے نہ کرے گا جو دیر کرتا ہے۔سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والوں کو

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لے کر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے بہت لوگ وہیں مر گئے۔ اور سوائے ان کی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نہ رہا لوگ ان دونوں کو لے کر حضرت عمر کے پاس آئے۔ اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور ان کے گھر والوں میں سے بجز عبدالرحمٰن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا۔ اور جب فاختہ اور عبدالرحمٰن واپس ہو کر آئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جدا کیے ہوئے کا بھاگی ہوئی سے نکاح کر دو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہیل طاعون عمواس میں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

یہ سہیل وہی ہیں جن کے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ہوا تھا۔ محمد بن سعد نے واقدی سے انہوں نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قریش کے بڑے لوگوں میں جنہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی ان سے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور زکوٰۃ دینے والا نہ تھا۔ اور نہ کوئی آخرت پر ان سے زیادہ توجہ کرنے والا تھا۔ یہاں تک کہ یہ دبلے ہو گئے تھے اور ان کا رنگ بدل گیا تھا۔ یہ بہت رونے والے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے۔ یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے۔ اور وہ ان کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہاں تک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے۔ ضرار بن ازور نے ان سے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ انہوں نے جواب دیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لے گئے۔ خدا کی قسم میں برابر جاتا رہوں گا۔ بے شک اسلام نے جاہلیت کی باتوں کو دور کر دیا۔ اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قوموں کو بلند کر دیا جن کا ذکر بھی زمانہ جاہلیت میں نہیں ہوتا تھا۔ اور کاش میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا۔ اور میں خدا کی قسمت کو اپنے حق میں یاد کرتا ہوں کہ میرے گھر کے مرد اور عورتیں اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام میں آگے بڑھ گیا اور اس سے میں خوش ہوتا ہوں اور اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو ان لوگوں کی دعا کی برکت سے فائدہ پہنچایا کہ میں اس حالت میں کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہیں ہلاک ہوا باوجود اس کے کہ میں تمام مشاہد یعنی بدر اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا اے ضرار میں اس دن رسول اللہؐ سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول اللہؐ سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اس وقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جس کی شفاعت کریں گے وہ میں ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے یہ گھوڑوں پر مقرر ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت ہوئے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۲۷۔ حضرت سہیلؓ بن قیس

حضرت سہیلؓ بن قیس بن ابی کعب۔ ابی کعب کا نام عمرو بن قین ہے۔ یہ سہیل انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ مشہور صحابی کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب السین والواو

۲۳۲۸۔ حضرت سواءؓ بن حارث

حضرت سواءؓ بن حارث نجاری ہیں۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی سواء بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے ہی باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع سے انکار کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ تم ان کے حق میں خیر کے سوا اور کچھ نہ کہو کیونکہ آپ نے ان کو اونٹنی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تم کو اس میں برکت دے اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہیں غنیمت کے چرنے والے باہر رہنے والے گھر رہنے والے سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

اور یہ سواء وہی ہیں جنہوں نے گھوڑے کو آپ کے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اس کی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواء بن قیس ہیں اور ہم ان کو اس کے بعد انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اسی طرح ان کو نجاری بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس میں تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچاننے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ آپ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اس کا انکار کردیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم ان کو سواء بن قیس کے تذکرہ میں بیان کریں گے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت سواءؓ بن خالد

حضرت سواءؓ بن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں حبہ بن خالد کے بھائی ہیں۔ اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ ویسا ہی کہتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور ان کا ذکر ان کے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور اسی طرح ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں بھی گزر چکی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونوں کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہم نے آپ کی اعانت کی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہ ہو جب تک کہ تمہارے سر ہلتے رہیں (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اس کی ماں جنتی ہے اس کے اوپر کوئی غلاف نہیں ہوتا پھر اللہ عزوجل اس کو روزی دیتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۰۔ حضرت سواءؓ بن قیس

حضرت سواءؓ بن قیس۔ محاربی ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسول اللہ ؐ کے موافق گواہی دی آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیوں گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی اور اس چیز کی جس کو آپ لے کر آئے ہیں تصدیق کی ہے اور میں نے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دیں بس وہ کافی ہے بعض لوگوں نے ان کو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے اور دونوں کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ میں گفتگو ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۳۱۔ حضرت سوادؓ بن زید

حضرت سوادؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبید انصاری خزرجی ہیں بدری ہیں۔ یہ ابن کلبی کا بیان ہے۔

۲۳۳۲۔ حضرت سوادؓ بن عمرو

حضرت سوادؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں۔ مازنی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام زیادہ بیان کیا ہے۔ بصرہ میں رہنا اختیار کیا تھا۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہیں اسحق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبی ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے ان کے پیٹ میں مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی۔ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجئے یا اس کی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو جب انہوں نے رسول اللہ ؐ کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اس کو بوسہ دینے لگے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ہمیں ابومنصور بن مکارم موءب نے اپنی سند سے ابوزکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علی ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی نے ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ نے مجھے حسن عنایت کیا ہے اور مجھے وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے مثل کسی اور کو ملے تو یارسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگوں کو حقیر جانے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۳۔ حضرت سوادؓ بن غزیہ

حضرت سوادؓ بن غزیہ۔ انصاری ہیں' قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کے حلیف ہیں اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہیں نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر میں قید کیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیبر کے عامل تھے اور یہ آپ کے پاس ایک صاع عمدہ کھجوریں دو صاع روی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھجوریں سے خرید کرلائے تھے ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن صفوں کو برابر کرتے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپ کا گزر سواد بن غزیہ بنی عدی بن نجار کے حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے آپ نے ان کی پیٹھ پر چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے مجھ کو درد پہنچایا اور چونکہ آپ کو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہٰذا آپ مجھے بدلہ دیجئے۔ آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو وہ آپ کی گردن میں لپٹ گئے اور آپ کے شکم مبارک کو بوسہ دیا آپ نے پوچھا اے سواد تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اس کو آپ جانتے ہیں اور میں قتل سے بے خوف نہیں ہوں اس وجہ سے میں دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور میرا بدن آپ کے بدن سے ہی چھوا ہو۔ رسول اللہؐ نے ان کو دعاء خیر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصہ کو سواد بن عمرو کے تذکرہ میں نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ میں۔

۲۳۳۱۔ حضرت سوادؓ بن قارب

حضرت سوادؓ بن قارب۔ ازدی دوسی ہیں۔ اس کو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ دوسی ہیں قبیلہ بنی سدوس سے یہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھے۔ یہ صحابی ہیں۔ شاعر بھی تھے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ سواد بن قارب سدوسی حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اب بھی تم کو کچھ کہانت یاد ہے انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا آپ نے میرا استقبال کیا ویسا میرے ہم نشینوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ حضرت عمر نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمہاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم اے سواد مجھ کو تمہارا ایک قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہٰذا تم اس کو مجھ سے بیان کرو انہوں نے بیان کیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں کہانت کرتا تھا ایک رات میں سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس کو سنو میں نے کہا بیان کر اس نے کہا

عجبت للجن و انجاسها ورحلها العيس باحلاسها

تهوى الى مكة تبغى الهدى ما مومنوها مثل ارجاسها

فارحل الى الصفوة من هاشم واسم بعينيك الى راسها

"میں نے جن اور ان کے بدبخت لوگوں پر تعجب کیا۔ اور ان کے بھورے اونٹوں کے بمعہ پالانوں کے جانے پر۔ ہدایت کی تلاش میں مکہ کی طرف جارہے ہیں۔ ان کے اہل ایمان ناپاک جنوں کی طرح نہیں ہیں۔

تم خاندان ہاشم میں سے برگزیدہ شخص کے پاس جاؤ۔

اور اپنی آنکھوں سے اس کے چہرۂ (مبارک) کو دیکھو۔

اس کے بعد انہوں نے قصہ کو آخر تک بیان کیا کہ میں نے جان لیا کہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ اور خوش ہوا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۵۔حضرت سوادؓ بن قطبہ

حضرت سوادؓ بن قطبہ۔ان کا تذکرہ حمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ ۱۸ھ میں وہاں داخل ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۳۶۔حضرت سوادؓ بن مالک

حضرت سوادؓ بن مالک بن سواد۔رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۳۷۔حضرت سوادؓ بن یزید

حضرت سوادؓ بن یزید۔اور بعض لوگ ان کو رزن اور بعض ابن رزین کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعلبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں انصاری ہیں۔سلمی ہیں۔بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہی نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہ نہیں بیان کیا۔

۲۳۳۸۔حضرت سوادہؓ بن ربیع

حضرت سوادہؓ بن ربیع۔جرمی ہیں ان سے سلم بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سریع سے روایت کی اور انہوں نے سوادہ سے روایت کی۔ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے مجھ کو چند اونٹ عنایت کیے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر آؤ تو ان کو حکم دو کہ اپنے گھر والوں کو اچھی غذا دیا کریں اور ان کو حکم دیا کہ اپنے ناخن کاٹ ڈالیں اور ان سے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو نہ زخمی کریں۔اس کی روایت ابومعشر نے سلم بن عبدالرحمٰن نے سوادہ کے غلام سریع سے انہوں نے سوادہ سے کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۳۹۔حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری

حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری۔قاری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم ان کو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۴۰۔ حضرت سوادہؓ بن عمرو

حضرت سوادہؓ بن عمرو۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں جن کا تذکرہ ابھی گزر چکا اور ان دونوں تذکروں کو ابوعمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سواد ابن عمرو بن عطیہ ایک ہی شخص ہیں بعض لوگوں نے اس پر ایک (ہا) زیادہ کردی ہے اور بعض لوگوں نے زیادہ نہیں کی اور اسی وجہ سے ان دونوں تذکروں کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۴۱۔ حضرت سویبطؓ بن حرملہ

حضرت سویبطؓ بن حرملہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی ہیں۔ عبدری ہیں ان کی والدہ ہنیدہ خزاعیہ تھیں یہ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کو موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں نہیں ذکر کیا ہے اور دوسروں نے ذکر کیا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جو ابوبکر اور نعیمان کے ساتھ شام کی طرف گئے تھے اور نعیمان نے ان کو بیچ کردیا تھا اور ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے اس جگہ ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے۔

۲۳۴۲۔ حضرت سویقؓ بن حاطب

حضرت سویقؓ بن حاطب بن حارث بن ہیشہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شہید ہوئے ان کو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۴۳۔ حضرت سویدؓ بن جبلہ

حضرت سویدؓ بن جبلہ۔ فزاری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اسے لقمان بن عامر اور راشد بن سعد نے روایت کی ہے ابوزرعہ دمشقی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوحاتم نے ان کی صحابیت سے انکار کیا ہے اور ان کی روایت مرسل ہے جراح بن ملیح نے زبیدی سے انہوں نے لقمان سے انہوں نے سوید بن جبلہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ امت حوض پر اس طرح وارد ہوگی جس طرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہیں اور انہیں کی روایت سے ہے کہ عاریت واپس کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۴۴۔ حضرت سویدؓ بن حارث

حضرت سویدؓ بن حارث ازدی ہیں ابونعیم نے ان کو کتاب المعرفہ کے علاوہ بھی بیان کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلیمان دارانی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ایک شیخ نے جن کا نام علقمہ بن یزید ابن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس سات آدمیوں کے ساتھ وفد میں آیا آپ کو ہماری علامت اور پوشاک بھلی معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم مومن ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے سو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ پندرہ خصلتیں ہیں پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں وہ ہیں جن کے ہم جاہلیت سے عادی ہیں اور ہم اس پر قائم ہیں مگر یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم چھوڑ دیں) آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جن پر ایمان لانے کا میرے قاصدوں نے تم کو حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور رسولوں اور قیامت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن پر میرے قاصدوں نے عمل کرنے کا حکم دیا ہے ہم نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں۔ آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن سے تم جاہلیت میں متصف تھے۔ ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں ثابت قدم رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کے برا بھلا کہنے پر صبر کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۵۔ حضرت سویدؓ بن حنظلہ

حضرت سویدؓ بن حنظلہ۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو ناقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم ابن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور ان کو ان کے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کیا اور میں نے قسم اٹھائی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیئے گئے پھر ہم نبیؐ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قوم نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھ کر قسم اٹھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی روایت احمد بن حنبل نے یزید سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابراہیم سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۳۴۶۔ حضرت سویدؓ بن زید

حضرت سویدؓ بن زید جذامی ہیں۔ رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان کو موسیٰ بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۴۷۔ حضرت سویدؓ (مولیٰ سلمان فارسی)

حضرت سویدؓ۔ سلمان فارسی کے غلام تھے ان کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کو صحابی بتایا ہے۔ اس کو انہوں نے ابن قہزاذ سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۴۸۔ حضرت سویدؓ بن صامت

حضرت سویدؓ بن صامت بن خالد بن عقبہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ سوید بن صامت بنی عمرو بن عوف کے بھائی مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے۔ رسول اللہؐ نے ان کا قصد کیا اور ان کو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس ویسی ہی کوئی کتاب ہو جیسے میرے پاس ہے۔ رسول اللہؐ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجلہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے سامنے پیش کرو انہوں نے آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور یہ جو میرے پاس ہے اور اس سے بھی افضل ہے یعنی وہ قرآن جس کو خدا نے مجھ پر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپ نے ان کے سامنے قرآن شریف پڑھا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس آئے اور کچھ ٹھہرنے نہیں پائے تھے کہ ان کو خزاعہ نے قتل کر ڈالا اور ان کی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں مسلمان مرے ہیں۔ ان کا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھ کو ان کے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگوں کو جنہوں نے اسی بارے میں کتابیں لکھی ہیں یہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے ان کی حکیمانہ شاعری اور ظرافت کی وجہ سے ان کی قوم کے لوگ ان کو کامل کے لقب سے پکارتے تھے اور انہیں کے یہ اشعار ہیں ۔

الارب من تدعو صديقا ولوترى	مقالته بالغيب ساءك مايفرى
مقالته كالشهد ماكان شاهدا	وبالغيب ماثور على ثغرة النحر
يسرك باديه و تحت اديمه	نمية غش تبترى عقب الظهر
تبين لك العينان ماهو كاتم	من الغل و البغضاء و النظر الشزر
فرشنى بخير طالما قد بريتنى	وخير الموالى من يريش ولا يبرى

”آگاہ رہو! اکثر وہ لوگ جن کو تو دوست سمجھتا ہے۔ اگر تو ان کی غائبانہ گفتگو سنے تو اس کی افتراپردازی تجھ کو بری

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو۔ سامنے تو اس کی باتیں مثل شہد کے ہوتی ہیں۔ مگر پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں۔------حلم کی حالت سے تو خوش ہوتا ہے مگر کینہ دنیا میں تجھے کمزور کر دے گا۔ اس کی آنکھوں سے تو پوشیدہ بغض اور بدنظری کا اندازہ معلوم ہوتا ہے۔

وہ بھلائی کی باتیں کرتا ہے مگر میرے نزدیک اچھا دوست وہ ہے جو دل میں محبت رکھے ظاہر نہ کرے۔"

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۹۔ حضرت سویدؓ بن صخر

حضرت سویدؓ بن صخر۔ جہنی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے اور بیعۃ الرضوان میں بیعت کی۔ اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنھوں نے قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھایا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے۔

۲۳۵۰۔ حضرت سویدؓ بن طارق

حضرت سویدؓ بن طارق۔ اور بعض لوگ ان کو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے۔ اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا آپ نے ان کو منع کیا انہوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اس کی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن سوید سے کی ہے اور انہوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انہوں نے سند میں عن ابیہ ذکر کیا ہے۔ اور ابوالنضر نے ابوعامر عقدی اور عبید اللہ بن عبد المجید نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سوید ابن طارق سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۱۔ حضرت سویدؓ بن عامر

حضرت سویدؓ بن عامر بن زید بن حارثہ۔ انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے مجمع بن یحییٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحییٰ سے انہوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو اس کی روایت وکیع اور عبد الواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۲۔ حضرت سویدؓ ابو عبد اللہ

حضرت سویدؓ ابو عبد اللہ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے باہلی ہیں اور بعض لوگ الہانی عکی کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اس کو ابونعیم بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی عکی قبیلہ اشعریین کا ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بداللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل ن کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے واسطے معین کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن ـدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۵۔ حضرت سویدؓ ابو عقبہ

حضرت سویدؓ ابو عقبہ۔ ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے ان بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عید دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عقبہ سوید سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی ہیں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس ہے تھے کہ آپ نے احد کو دیکھ کر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے کے متعلق روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۔ حضرت سویدؓ بن علقمہ

حضرت سویدؓ بن علقمہ بن معاذ۔ انصاری ہیں یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انہیں کی اولاد سے ہم بن حیان ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت سویدؓ بن عمرو

حضرت سویدؓ بن عمرو معرکہ موتہ میں شہید ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان ھائی چارا کرا دیا تھا ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۴۔ حضرت سویدؓ بن عیاش

حضرت سویدؓ بن عیاش انصاری ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہؐ نے مسجد ضرار کے گرانے کے لئے بھیجا تھا ـنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ عامر بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کے بھیجا تھا جو نفاق کی وجہ سے بنائی گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۔ حضرت سویدؓ بن غفلہ

حضرت سویدؓ بن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف بن سعد بن حریم بن ن سعد عشیرہ جعفی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گزاری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان ئے تھے اور آپ کو دیکھا نہیں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اس کو انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبیؐ کے دفن کے دن مدینہ میں پہنچے ان کی پیدائش عام الفیل کی ہے کوفہ میں رہتے تھے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے عثمان بن ابوزرعہ سے انہوں نے ابولیلیٰ کندی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہمارے پاس نبی ﷺ کی طرف سے صدقہ لینے والا آیا اور میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سیکھا تھا کہ متفرق اشیاء یکجا نہ کی جائیں اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لے کر آیا انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا پھر اس سے کم درجہ کی لایا انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھ کو اٹھائے گی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ ڈالے گا جب کہ میں رسول اللہؐ کے پاس مسلمانوں کا بہترین مال لے کر جاؤں گا اور یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ لوگوں نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اس کے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اور حجاج کے زمانہ میں ۸۰ھ اور ایک روایت کے مطابق ۸۲ھ یا ۸۱ھ میں بمقام کوفہ انتقال کیا ان کی عمر ایک سو اٹھائیس یا ستائیس سال کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۸۔ حضرت سویدؓ بن قیس

حضرت سویدؓ بن قیس۔ عبدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مرحب یا ابوصفوان ہے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر یعنی زید بن عبدالعزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لے کر مکہ میں آئے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ اینٹ سے تولنے کا رواج تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے ابن مبارک اور ابوالاحوص اور حمانی اور ابو عبدالرحمٰن مقری نے ثوری سے انہوں نے سماک سے انہوں نے سوید سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اور غندر نے اس کی روایت شعبہ سے انہوں نے سماک سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مالک یعنی ابوصفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۹۔ حضرت سویدؓ بن مخشی

حضرت سویدؓ بن مخشی۔ ان کی کنیت ابو مخشی ہے۔ طائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو ارید بن مخشی بیان کیا ہے ابو معشر وغیرہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۶۰۔ حضرت سویدؓ بن مقرن

حضرت سویدؓ بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہیں۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہیں عثمان بن عمرو اور ان کے بھائی اس کی اولاد اپنی ماں مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مزنیہ کہلاتے ہیں ان کی کنیت ابو عدی ہے اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محاربی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سوید بن مقرن سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کے لیے سوائے ایک لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اس کو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا۔ نبیؐ نے حکم دیا کہ ہم لوگ اس کو آزاد کر دیں اور انہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۱۔ حضرت سویدؓ بن نعمان

حضرت سویدؓ بن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں اوسی حارثی ہیں۔ احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس یعنی ابو بکر اور ابو عبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں سے ابو عبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء میں پہنچے آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپ نے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے واسطے اٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۲۔ حضرت سویدؓ بن ہبیرہ

حضرت سویدؓ بن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہیں۔ بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے ان سے ایاس بن زہیر نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اس کو اسی طرح روح بن عبادہ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس بن زہیر سے انہوں نے سوید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبدالوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے سوید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی ہیں اور ایک روایت کے مطابق عبدی ہیں وہ دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبدالقیس کا اور دیل کا نسب اس طرح ہے کہ دیل بن عمرو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی ابن عبدالقیس اور ابواحمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبد مناہ بن اد۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۳۔ حضرت سویدؓ

حضرت سویدؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان کو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحییٰ یعنی ابونباتہ نے ہشام بن سعد سے انہوں نے حاتم بن ابی نصر سے انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے سوید رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے سحری کھانے والوں کو دعا دی ہے اور اس کو ابن وہب نے ہشام سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے اور ابوسوید نے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والیاء

۲۳۶۴۔ حضرت سیابہؓ بن عاصم

حضرت سیابہؓ بن عاصم۔ سلمی ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور ان سے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ یہ اور ان کے بھائی حجاف ابن حکیم کوفہ سے آئے تھے سروج اور ''رہا'' میں ان کی بہت اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۵۔ حضرت سیارؓ بن بلز

حضرت سیارؓ بن بلز۔ ابوالعشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو مالک اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوالعشراء دارمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہوتا؟ آپ نے جواب دیا کہ اگر تم اس کے ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۶۔ حضرت سیارؓ بن روح

حضرت سیارؓ بن روح یا روح بن سیار۔ اسی طرح سے شامیوں کی حدیث اس بارے میں شک کے ساتھ وارد ہوئی ہے اس کی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابی یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۷۔ حضرت سیدانؓ

حضرت سیدانؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن غسیل نے عبداللہ بن سیدان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اہل قلیب کے پاس آئے اور فرمایا اے اہل قلیب کیا جو کچھ تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے سچ پایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جس طرح تم سنتے ہو اسی طرح یہ لوگ بھی سن سکتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۸۔ حضرت سیفؓ بن ذی یزن

حضرت سیفؓ بن ذی یزن۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے دادا عبدالمطلب کو آپ کی نبوت اور آپ کے حالات سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ملک ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جس کی قیمت "۳۳" اونٹوں کے برابر تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۶۹۔ حضرت سیفؓ بن قیس

حضرت سیفؓ بن قیس بن معدی کرب۔ کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے آپ نے ان کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی ابن ابت سے انہوں نے حارث بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بنی جبلہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری قوم کی موذنی عنایت کر دیجئے آپ نے ئے عنایت کر دی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ن کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے تک برابر موذن رہے۔ اور انہیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔ اور ہوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی۔ واللہ اعلم

۲۳۷۰۔ حضرت سیفؓ بن مالک

حضرت سیفؓ بن مالک بن اتحم بن عمن بن حیال بن نمران بن حارث ابن حمران بن وائل بن رعین۔ رعینی ہیں۔ جیشانی ابوتمیم جیشانی کے بھائی ہیں۔ یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اسلام لائے اور معاذ ابن جبل سے قرآن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شریف پڑھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے۔

۲۳۷۱۔ حضرت سیمویہ ؓ

حضرت سیمویہ ؓ۔ بلقاوی ہیں۔ ان سے منصور بن صبیح یعنی ربیع بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کی زبان مبارک سے سماعت کی ہے اور ہم بلقاء سے مدینہ کو گیہوں لاد کر لائے اور اسکو فروخت کر کے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہم کو اس کی خریداری سے منع کیا ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے منع کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تم کو اس اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جس کو وہ لاد کر لے جاتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ لے جائیں سیمویہ بلقاء کے رہنے والے نصرانی تندمزاج شخص تھے پھر مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام اچھا رہا اور یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والالف والیاء

۲۳۷۲۔ حضرت شافع ؓ بن سائب

حضرت شافع ؓ بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی ہیں۔ مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابوبکر بغدادی نے روایت کی ہے جس کی خبر ہمیں ابوموسیٰ مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور عبدالرحمٰن بن عبدالواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابوالطیب یعنی طاہر بن عبداللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جن کی طرف شافعی منسوب ہیں نبیؐ سے بچپن کی حالت میں ملے اور ان کے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۳۔ حضرت شاہ ؓ یمانی

حضرت شاہ ؓ یمانی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ابوسلمہ کی حدیث میں ہے جس کی روایت انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے کی ہے کہ جس وقت آپ حرمت مکہ کو بیان فرما رہے تھے کہا کہ اس کی تر گھاس نہ اکھاڑی جائے اور اس کا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے واسطے اس کو لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا کہ اس کو ابوشاہ کو لکھ دو اسی طرح اس کو اسمٰعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے نقل کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے روایت کی ہے اس میں ابوشاہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۴۔ حضرت شباث ؓ بن خدیج

حضرت شباث ؓ بن خدیج بن سلمہ بن اوس بن عمرو بن کعب بن قرا قرا بن ضحیان۔ بلوی ہیں۔ بنی حرام بن کعب انصاری کے حلیف ہیں ان کے والد عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور ستر آدمیوں میں سے ہیں اور ان کے بیٹے شباث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لی والدہ منیع کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن عدی بن سنان بن نابی کی بیٹی انصاریہ سلمیہ تھیں' یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے
بر میں شریک ہوئیں اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
بات: شین کے ضمہ اور "با" کے فتحہ کے ساتھ ہے اور الف کے بعد "ثا" ہے۔
مدیج: "خا" کے فتحہ اور "دال" کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے آخر میں جیم ہے۔
رام: "حا" کے فتحہ اور "را" کے ساتھ ہے۔

۲۱۔ حضرت شبث ؓ بن سعد

حضرت شبث ؓ بن سعد۔ بلوی ہیں فتح مصر میں شریک ہوئے صحابی ہیں ان کا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اس کو ابو سعید بن
نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انہوں نے ابان سے انہوں نے شبث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ
ایا کہ بندہ کو قیامت کے دن کتاب نکال کر دی جائے گی جس میں اس کی نیکیاں لکھی ہوں گی الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابن
ر ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۔ حضرت شبر ؓ بن صعفوق

حضرت شبر ؓ بن صعفوق بن عمرو بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم۔ تمیمی ہیں' دارمی ہیں۔ حاکم یعنی ابو احمد
ی نے بیان کیا کہ شبر نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ان کو ان کی قوم پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا۔ ان کا
ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا میں نے ابو احمد کے نسخہ میں شبر کو شین اور با کے فتحہ کے ساتھ پایا ہے۔ صعفوق کو بعض
صفوق بھی پڑھتے ہیں اور ابن ماکولا نے شین کے فتحہ اور با کے سکون کے ساتھ شبر بتایا ہے اور صفوق "قا" کے ساتھ ہے اس
ر میں "قاف" ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۔ حضرت شبرمہ ؓ

حضرت شبرمہ ؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے عطاء نے ابن عباس
ایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم نے حج کیا ہے اس شخص
اب دیا نہیں آپ نے فرمایا یہ تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے
نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہے پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم
پہلی روایت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت شبل ؓ

حضرت شبل ؓ۔ عبدالرحمٰن بن شبل کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ یہ اور ان کے بیٹے
غیر معروف ہیں۔ اور ان کی روایت نبی ﷺ سے کہ آپ نے نماز میں کوے کی طرح چونچ مارنے سے منع کیا ہے صحیح نہیں ہے
رکی روایت سے ایک اور حدیث ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ گھوڑے کی نعل لی جائے گی اور کہا کہ یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے کی نسل ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۹۔ حضرت شبلؓ بن معبد

حضرت شبلؓ بن معبد۔ مزنی ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن خلید اور بعض ابن خالد کہتے ہیں۔ طبری نے ان کا نسب اس بیان کیا ہے کہ شبل بن معبد بن عبید بن حارث بن عمرو بن علی ابن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔ بجلی ہیں اور اسی کے مثل نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوبکر کے مادری بھائی ہیں اور یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے ان کی ماں کا نام سمیہ ہے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمیں یحییٰ ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن اور شبل بن خلید سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ لوگوں نے دریافت کی لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہے آپ نے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اس کو فروخت کر ڈالو اگر چہ بالوں کی ایک رسی ہی بدلہ میں ملے۔ ابن عیینہ نے حدیث میں شبل پر کوئی تخرج نہیں ذکر کیا ہے اور اس کی روایت زہری کے علاوہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں عبداللہ بن مالک اوسی سے کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقہ شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انہوں نے ان کو اس طرح دیکھا جس طرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں دیکھتے ہیں اتنے میں آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہے جو سچی گواہی دے گا انہوں نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور یہ اٹھ گئے اور حضرت نے ان کے کوڑے لگوائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور انہوں نے مغیرہ پر گو دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونوں کو ایک بیان کرنے میں ابونعیم کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۸۰۔ حضرت شبیبؓ بن حرام

حضرت شبیبؓ بن حرام بن عیان بن وہب بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منا کنانی ہیں لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۸۱۔ حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع

حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپ نے میں سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۲۔ حضرت شبیبؓ بن غالب

حضرت شبیبؓ بن غالب۔ کندی ہیں صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اس کی روایا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شعیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شعیب بن غالب بن اسید سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۸۳۔ حضرت شبیبؓ بن قرہ

حضرت شبیبؓ بن قرہ یا ابن ابی مرثد غسانی ہیں ان کا ذکر اس تحریر میں ہے جو رسول اللہؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۲۳۸۴۔ حضرت شبیبؓ بن نعیم

حضرت شبیبؓ بن نعیم۔ بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابی مریم سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا بخار گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اس کی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔ اس کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۸۵۔ حضرت شبیلؓ بن عوف

حضرت شبیلؓ بن عوف بن ابی حیہ۔ ان کی کنیت ابو الطفیل ہے۔ بجلی ہیں احمسی ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نہیں سنی تھی۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ ان کی روایت حضرت عمرؓ اور ان کے بعد کے لوگوں سے ہے یہ اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء و مع الجیم

۲۳۸۶۔ حضرت شتیرؓ بن شکل

حضرت شتیرؓ بن شکل بن حمید۔ عبسی ہیں کوفی ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انہوں نے اپنے والد اور دوسرے صحابیوں سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۸۷۔ حضرت شجارؓ سلفی

حضرت شجارؓ سلفی۔ سلفی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ اور ان کو ابو احمد عسکری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۸۔ حضرت شجاعؓ بن ابی وہب

حضرت شجاعؓ بن ابی وہب۔ اور بعض لوگ ان کو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ۔ اسدی کہتے ہیں بنی عبد الشمس کے حلیف ہیں۔ ان کی کنیت ابو وہب ہے۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب ان کو خبر پہنچی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر میں شریک ہوئے اور یہ تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اورابن خولی کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا۔اور رسول اللہؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ ابن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا۔اس کو ابوعمر نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے مسور اور ابن اسحٰق تک روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا۔اور دونوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا۔شجاع یمامہ کی جنگ میں کچھ اوپر چالیس برس کی عمر میں شہید ہوئے۔یہ لاغر اور جھکے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۸۹۔حضرت شجرہؓ کندی

حضرت شجرہؓ کندی۔کندی ہیں۔ان کا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ میں کیا ہے۔ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہے۔اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہیں جنہوں نے انس وغیرہ سے روایت کی ہے۔احواص بن خوات سے خالد بن طہمان سے انہوں نے شجرہ کندی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ پر حاضر ہوئے لوگوں نے اس کی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے تھے اور انہیں دفن کیا جا رہا تھا کہ اتنے میں جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (ﷺ) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتوں کو جن کو وہ نہیں جانتے تھے بخش دیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الشین والدال

۲۳۹۰۔حضرت شدادؓ بن ازمع

حضرت شدادؓ بن ازمع۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہیں۔کوفی ہیں۔ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۱۔حضرت شدادؓ بن اسید

حضرت شدادؓ بن اسید۔سلمی ہیں۔مدنی ہیں عمر بن قیظی بن عامر ابن شداد ابن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور بیمار ہو گیا۔آپ نے پوچھا اے شداد تم کو کیا ہوا انہوں نے جواب دیا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہو جاتا آپ نے پوچھا تم کو اس کے پینے سے کون چیز منع کرتی ہے میں نے جواب دیا کہ ہجرت۔آپ نے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اسید ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ سے لکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اُسید ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے میں کہتا ہوں امیر ابونصر نے صرف فتحہ کو لکھا ہے اور اسی طرح ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے۔

۲۳۹۲۔حضرت شدادؓ بن امیہ

حضرت شدادؓ بن امیہ۔جہنی ہیں۔ان کی کنیت ابوعقبہ ہے۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔صحابی ہیں۔ان سے ان کے بیٹے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقبہ نے روایت کی ہے کہ یہ نبی کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیہ میں دیا آپ نے ان سے پوچھا کہ تم اس کو کہاں سے لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مقام ذی الظلال سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ذی الہدیٰ سے۔ (یہ یمامہ کے مقابلہ میں ایک وادی ہے جس کا نام الہدیٰ ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۳۔ حضرت شداد بن اوس

حضرت شداد بن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد اور چچا کے تذکروں میں ہو چکا ہے ان کی کنیت ابو یعلی تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس میں فروکش ہوئے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم میں سے ہیں ان سے شام والوں نے روایت کی ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ ان کے بھتیجے ہیں ان سے ان کے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید ور ابواشعث صنعانی اور ابوادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہے۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خداترس تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی ہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر زید بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر ابن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے بدالرحمن بن عثمان بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے شریر لوگ گلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلیں گے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہیں کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹیں ا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان میں حائل ہے پھر اٹھ کھڑے ہوتے اور صبح تک برابر نماز ھتے رہتے ابوالاشعث نے شداد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھائیس رمضان کو جا رہا تھا آ پ نے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھ کر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۵۸ھ میں بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۶۴ھ میں ان کا انتقال ۔ ابن مندہ نے موسیٰ ابن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت موسیٰ ابن عقبہ سے شداد بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں وہم ہے کیونکہ موسیٰ نے بیان کیا ہے شداد کے والد اوس بن ثابت بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے لیکن ابن مندہ وغیرہ نے بی کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۔ حضرت شداد بن ثمامہ

حضرت شداد بن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا شداد بن ثمامہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھ دیں آپ نے ان کو تحریر لکھ دی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واسطے روانہ کیا۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۳۹۵۔ حضرت شدادؓ بن شرحبیل

حضرت شدادؓ بن شرحبیل۔انصاری ہیں۔اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ابو عمران کو جہنی بتاتے ہیں۔اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہوں۔ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ان سے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جو کچھ چاہے بھول جاؤں مگر میں اس کو نہ بھولوں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس حال کہ آپ اپنے بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۹۶۔ حضرت شدادؓ بن عارض

حضرت شدادؓ بن عارض۔جشمی ہیں۔انہیں نے رسول اللہ ﷺ کے طائف جانے کی بابت کہا ہے

لاتنصروا اللات ان اللہ مهلکها — وكيف ينصر من هو ليس ينتصر

ان التی حرقت بالنار فاشتعلت — ولم يقاتل لدی احجارها هدر

ان الرسول متی ينزل بدراكم — يرحل وليس بها من اهلها بشر

''تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرنے والا ہے۔اور کیونکر مدد کرے گا وہ جو بدلہ نہیں لے سکتا ہے۔بے شک جو آگ میں جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اس کے قریب کوئی لڑائی بھی نہ ہوئی اس کا جلانا وحشت ہے۔بے شک رسول جب تمہارے میں آئیں گے (تو برکت ہوگی) اور جب جائیں گے تو بے برکتی ہو جائے گی''۔

ان کا تذکرہ ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔

۲۳۹۷۔ حضرت شدادؓ بن عبداللہ

حضرت شدادؓ بن عبداللہ۔قنانی ہیں۔بنی حارث ابن کعب کے وفد میں ۱۰ھ میں خالد بن ولید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۹۸۔ حضرت شدادؓ بن عمرو

حضرت شدادؓ بن عمرو بن حسل بن احب بن حبیب بن عمرو ابن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں۔فہری ہیں۔یہ کرز بن جابر کے چچا زاد بھائی ہیں۔ان کی کنیت ابو المستورد ان کے بیٹے کے نام سے ہے۔اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مستورد بن شداد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۹۔ حضرت شدادؓ بن عوف

حضرت شدادؓ بن عوف۔عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے زمانہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۲۴۰۰۔ حضرت شدادؓ بن الہاد

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ ان کو ہادی اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانوں کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ شداد رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہم زلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابوبکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی مادرزاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے آگے بڑھ کر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھا کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا آپ کی پیٹھ پر ہے۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک سجدہ اس قدر دراز کیا کہ ہم کو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہو گئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھ پر سوار ہو گیا اس وجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

۲۴۰۱۔ حضرت شراحیلؓ جعفی

حضرت شراحیلؓ جعفی۔ جعفی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام شرحبیل بیان کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر شرحبیل کے نام میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۴۰۲۔ حضرت شراحیلؓ بن زرعہ

حضرت شراحیلؓ بن زرعہ۔ حرمی ہیں۔ حضرموت کے وفد میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور سبھوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۳۔ حضرت شراحیلؓ کندی

حضرت شراحیلؓ۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کو تین صفوں میں کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہیں۔ اور ابو نعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۰۴۔ حضرت شراحیلؓ بن مرہ

حضرت شراحیلؓ بن مرہ۔ ہمدانی ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہیں۔ ان سے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ حضرت علیؓ سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ان کو ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۴۰۵۔ حضرت شراحیلؓ منقری

حضرت شراحیلؓ۔ منقری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابو یزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو یزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس کی اولاد اللہ کی راہ میں لگی ہو تو وہ ان کے اعمال کے فضل سے جنت میں داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۶۔ حضرت شراحبیلؓ بن اوس

حضرت شراحبیلؓ بن اوس۔ اور بعض لوگ ان کو اوس بن شرحبیل کہتے ہیں۔ ملک شام کے شہر حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نمران ابن محمد نے بیان کیا عصام کہتے ہیں کہ وہ شرحبیل ابن اوس صحابی سے روایت کر کے خبر دیتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پئے اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پئے اس کے کوڑے لگاؤ اور پھر پئے تو اس کو مار ڈالو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شراحیل اور شرحبیل دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی ہیں۔ اور مقام "رہا" میں دونوں کا حصہ ہے اور وہ کہتے تھے مجھ سے اس کی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے۔

۲۴۰۷۔ حضرت شرحبیلؓ جعفی

حضرت شرحبیلؓ جعفی۔ جعفی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام شراحیل بتایا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت میں ہے جس میں سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے اس پر دم کر دیا اور اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا پھر اس کا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۰۸۔حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن

حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن۔ان کا لقب ذوالجوشن ہے۔صحابی ہیں۔ان کا ذکر باب الھمزہ والدال میں گزر چکا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۹۔حضرت شرحبیلؓ بن حبیب

حضرت شرحبیلؓ بن حبیب۔شفاء بنت عبداللہ کے شوہر ہیں ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کی روایت اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شفاء بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس گئی۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے نقل کیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت میں تھیں اور میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا الی آخرہ۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ابونعیم کہتے ہیں کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اس میں دوجگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ پر حبیب بیان کیا اور ابنتی کو ابنی سے بدل دیا اور دونوں تصحیفیں کھلی ہوئی ہیں اور یہ ایک عجیب و غریب غفلت ہے۔

۲۴۱۰۔حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ

حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ۔یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔اور ان کے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبد العزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مرغوث تمیم بن مر کے بھائی ہیں تھا۔ بعض لوگ ان کو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہیں۔ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ان کی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھیں۔شرحبیل بنو زہرہ کے حلیف تھے۔انہوں نے بنو زہرہ سے اپنے مادرزاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو ان کی والدہ حسنہ نے انصار میں سے قبیلہ بن زریق کے ایک آدمی سفیان سے شادی کر لی جن کو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے ان کو متبنی کیا تھا اور ان کی شادی حسنہ کے ساتھ کرادی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دولڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوئے۔شرحبیل اور ان کے بھائی قدیم الاسلام ہیں اور انہوں نے مع اپنے بھائیوں کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانوں میں فروکش ہوئے اور شرحبیل بھی اپنے مادری بھائیوں کے ساتھ رہے۔پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت میں سفیان اور ان کے دونوں صاحبزادوں کا انتقال ہو گیا اور ان لوگوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور ان سے حلف کر کے انہیں میں رہ پڑے۔

ابوسعید معلی زرقی نے حضرت عمرؓ کے پاس دعویٰ کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہیں (ب) ان کو دوسروں کی طرف جانے کا اختیار نہیں ہے۔شرحبیل نے کہا میں ان کا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا جب ان کا انتقال ہو گیا تو جن لوگوں سے میرا دل چاہا میں نے حلف کر لیا۔حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوسعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ ان کو اپنا اختیار ہے اور وہ گواہ نہ پیش کر سکے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس وجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے۔ زبیر بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن معمر کی بیوی حسنہ نے شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ ان کے بیٹے نہیں ہیں لیکن متبنی کرنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہیں اور یہ مقام عدول کے باشندے ہیں جو بحرین کا ایک گوشہ ہے اسی کی طرف عدولی کشتیاں منسوب ہوتی ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیوں میں سے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر نے ان کو شام کی طرف سردار لشکر بنا کر روانہ کیا تھا اور علاقہ شام میں یہ برابر حضرت عمر کے طرف سے حاکم رہے یہاں تک کہ طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں بعمر ۶۷ سال انتقال کیا یہ اور ابوعبیدہ بن جراح دونوں ایک ہی دن طاعون میں فوت ہوئے۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب شام میں طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے بھاگ کر گھاٹیوں اور نالوں میں چلے جاؤ۔ اس کی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ میں لٹکائے ہوئے آئے اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت رہا ہوں کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۱۱۔ حضرت شرحبیلؓ بن سمط

حضرت شرحبیلؓ بن سمط بن اسود بن جبلہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں سمط بیٹے ہیں اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ ان کا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور ان کی جنگ میں ان کا بہت کچھ اثر تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انہوں نے مہینوں ان کو روک رکھا لوگوں نے حضرت معاویہ سے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہیں ان کو بلاؤ تاکہ جریر سے مناظرہ کریں۔ حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور ان کے راستے میں ان لوگوں کو مقرر کر دیا جو لوگ حضرت علی کے' حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انہیں لوگوں میں سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابوالاعور (سلمی) وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے مل کر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جا کر اس کی خبر دی اور حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگوں کو بلایا اس کے متعلق بہت سے اشعار ہیں جن کو لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے لہٰذا ہم ان کو لکھ کر طول دینا نہیں چاہتے ہیں اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اس کے متعلق ہے ؎

شرحبیل ما للدین فارقت امرنا ولکن لبغض المالکی جریر

اے شرحبیل! تم نے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہیں کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے۔ (اس میں شاعر نے جریر کو مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار کی طرف منسوب کیا ہے جو قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔)

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں اور بعض ان کے صحابی ہونے میں انکار کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان سے جبیر بن نفیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ رہے گا۔ جو حکم خدا پر قائم رہے گا اس کو مخالف کی مخالفت ضرر نہ دے گی انہوں نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۴۰ھ میں ہوئی اور حبیب بن مسلمۃ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ ۴۲ھ میں انتقال کر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ جریر کے متعلق نجاشی کا کہنا کہ وہ مالکی دس بن مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن بجیلہ کی طرف نسبت ہے۔

۲۴۱۲۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بعض لوگ ابوعقبہ کہتے ہیں۔ جعفی ہیں۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو مخلد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جس شخص پر تجارت دشوار ہو جائے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے ان کی روایت سے بہت حدیثیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص کو بخار آیا اس نے نبیؐ سے شکایت کی کہ بوڑھے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہے۔ انؓ کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ شرحبیل بن اوس جعفی ہیں اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہے۔ میرا گمان ہے کہ یہ شرحبیل وہی ہیں جن کے تذکرہ میں ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ جعفی ہیں اور ان کی روایت سے (سر) پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۱۳۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال

حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری کے ساتھ روانہ کیا۔ **بسم اللہ الرحمن من محمد النبی الی شرحبیل بن عبد کلال و الحارث بن عبد کلال و نعیم عبد کلال قیل ذی رعین و معافر و ھمدان** الی آخرہ۔ یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۴۔ حضرت شرحبیلؓ ابوعمرو

حضرت شرحبیلؓ ابوعمرو۔ ان کی کنیت ابوعمرو۔ ان کو ابن قانع نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدالوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی نے اپنی عورت کے پیٹ پر ایک شخص کو پایا اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ آپ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ میں تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۱۵۔ حضرت شرحبیلؓ بن غیلان

حضرت شرحبیلؓ بن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی ہیں۔ طائف میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فروکش ہوئے۔انہوں نے نبی ﷺ سے ہر دو سجدوں کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن ان کی روایت کی سند قابل حجت نہیں ہے یہ ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جن کو قبیلہ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونے کی خبر بھیجی تھی۔ یہ اوران کے والد صحابی تھے۔ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۶۔حضرت شرحبیل ؓ ابو مصعب

حضرت شرحبیل ؓ ابو مصعب ۔ان کی کنیت ابو مصعب ہے۔قاضی ابواحمد عسال نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان بوجھ کر خریدا وہ اس عیب اور اس گناہ میں شریک ہوا اور ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۷۔حضرت شرحبیل ؓ بن معدی کرب

حضرت شرحبیل ؓ بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں۔عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی روایت کردہ حدیث کو اسمٰعیل بن ایاس بن عفیف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔

۲۴۱۸۔حضرت شرحبیل ؓ

حضرت شرحبیل ؓ۔مجہول شخص ہیں۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ان کا ذکر صحابہ میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبی ﷺ مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بے شک آپ نے اپنے اللہ کے پیغام کو پہنچا دیا اور جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔یہ بہت طویل حدیث میں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۹۔حضرت شریح ؓ بن ابرہہ

حضرت شریح ؓ بن ابرہہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے اس کو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔عمرو بن قیس ملائی نے مخلم بن وداعہ یمانی سے انہوں نے شریح حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا جس وقت آپ کو لے کر اونٹ برابر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا لبیک اللھم لبیک آخر حدیث تک۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق میں تکبیر کہنے کی حدیث بھی ان سے مروی ہے اور ان کی نسبت یافعی اور حمیری جو مذکور ہوا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے لیکن ان کے والد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۴۴۰۔ حضرت شریحؓ بن حارث

حضرت شریحؓ بن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ان کی کنیت ابوامیہ ہے اور بعض لوگ ان کو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہیں اور بعض کا بیان اس کے خلاف ہے اور بعض لوگ ان کو کندہ کا حلیف بتاتے ہیں۔انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات میں اختلاف ہے۔عمر بن خطابؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کے زمانہ میں قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدے پر قائم رہے اور ان کی مدت قضائت ساٹھ سال رہی۔

یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ان کو شعر گوئی میں اچھا ملکہ تھا۔ان کے اشعار اکثر لوگوں کی نوک زبان رہتے تھے۔یہ کوسج تھے یعنی ان کے چہرے پر بال نہ تھے۔علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معاویہ سے انہوں نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یمن میں میرا بڑا کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم ان کو لے آؤ جب یہ لے کر آئے اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔اور جب یہ ۲۲ھ میں قاضی ہوئے تو آپ نے خواب میں بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو۔اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لے گیا اور انہوں نے وہاں ایک سال قضائت کی۔

اور زیاد نے شریح کے واپس لوٹنے تک مسروق ابن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔بصرہ میں ان کا قیام سال بھر تک رہا۔اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انہوں نے استعفیٰ دے دیا اس نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور ان کی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسیٰ کو قاضی مقرر کیا۔امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں کہ شریح حضرت عمرؓ کی طرف سے قاضی نہ تھے لوگوں نے ان سے پوچھا آیا وہ کسی کی طرف سے حاکم تھے انہوں نے جواب دیا ہاں زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔لیکن امام شافعی کی اس روایت میں اعتراض ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ان کے احکام اور علم وحلم اور دینداری کے متعلق خبریں ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے ہیں۔یہ ۸۷ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ابونعیم کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۷۶ھ میں ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے ۹۷ھ میں انتقال کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ۱۲۰ برس کی عمر میں رحلت کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۱۔ حضرت شریحؓ حضرمی

حضرت شریحؓ حضرمی۔حضرمی ہیں۔افاضل صحابہ میں سے ہیں۔سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے کہا کہ ان کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔اس کی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہے کہ انہوں نے کہا آپ کے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔اور یہ ان کا وہم ہے اور ہم اس کو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نے لکھا ہے۔

۲۴۲۲۔حضرت شریح ؓ بن ابی شریح

حضرت شریح ؓ بن ابی شریح حجازی ہیں۔صحابی ہیں۔ان سے ابوالزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے ملاقات کی ہے اور کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہے وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو عطاء سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پرند (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا استدراک اپنے دادا پر کیا ہے حالانکہ انہوں نے لکھا ہے کہ شریح ابوشریح کے بیٹے ہیں اور ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے شریح کو صحابی لکھا ہے اسی وجہ سے ابوزکریا پر ان کا حال پوشیدہ ہوگیا۔واللہ اعلم

۲۴۲۳۔حضرت شریح ؓ بن ضمرہ

حضرت شریح ؓ بن ضمرہ۔مزنی ہیں یہ یحیی بن جرش بن لاطم بن عثمان بن مزینہ کی اولاد سے ہیں۔یہ ان کا نسب والدہ کی طرف سے ہے۔اوران کے والد عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ان کی اولاد کی نسبت مزینہ کی طرف ہوتی ہے اس وجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت ان کی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہے یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلہ مزینہ کا صدقہ نبی ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۴۔حضرت شریح ؓ بن عامر

حضرت شریح ؓ بن عامر۔سعدی ہیں قبیلہ سعد بن ابی بکر سے۔صحابی ہیں ان کو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا۔پھر عمر بن خطاب ؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۵۔حضرت شریح ؓ کلابی

حضرت شریح ؓ کلابی۔کلابی ہیں۔ذوالحلیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ان کو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۶۔حضرت شریح ؓ بن عمرو

حضرت شریح ؓ بن عمرو۔خزاعی ہیں۔ان کا ذکر ابن شاہین نے حرف شین میں اسی طرح کیا ہے۔اوران کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔اور تحریم مکہ کی بھی حدیث نقل کی ہے اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہے حالانکہ وہ ابوشریح ہے اور دونوں حدیثیں انہی کی روایت سے مشہور ہیں اور انہوں نے دونوں میں وہم کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۴۲۷۔ حضرت شرحؓ بن ملکدو

حضرت شرحؓ بن ملکدو۔ طبری کہتے ہیں کہ وہ شرح بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ ان کو ملکدان کے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں

سلونی فکدونی و انی لباذل لکم ماحوت کفای فی العسر و الیسر

''مجھ سے مانگو اور خوب مانگو میں تم کو دوں گا جب تک میرے ہاتھ میں کچھ بھی رہے گا خواہ عسر کی حالت میں ہو یا یسر کی۔''

اشعث بن قیس نے ان کو آذربائیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ بھی نبیؐ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے اور اسی طرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۲۸۔ حضرت شرحؓ بن ہانی

حضرت شرحؓ بن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شرح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن یان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے اور آپ نے ان کو دعا ہے اور انہیں کے نام پر آپ نے ان کے والد کی کنیت ابوشرح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ شرح کی کنیت ابوالمقداد تھی۔ وں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور اداور شعبی اور یونس بن ابی اسحٰق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص ہمراہیوں میں سے تھے اور ان کی لڑائیوں میں ان ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور بحستان میں جہاد کے واسطے تھے وہیں ۷۸ھ میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام شہید ہو گیا۔ شرح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے

اصبحت ذابث اقاسی الکبرا قد عشت بین المشرکین اعصرا

ثمت ادرکت النبی المنذرا وبعده صدیقه و عمرا

ویوم مهران ویوم تسترا والجمع فی صفینهم و النهرا

وبا جمیرات مع المشقرا هیهات ما اطول هذا عمرا

''میں نے اپنی اتنی عمر مشرکوں ہی کے درمیان میں خرچ کی ہے۔ اور وہیں میں نے ڈرانے والے نبی کو پایا اور ان کے بعد ان کے صدیق اور عمر کو دیکھا پھر مہران اور سوستر کی لڑائی دیکھی۔ اور جنگ صفین و نہروان میں شریک ہوا۔ اور جمیرات مشقر کی لڑائی بھی دیکھی افسوس میری عمر کس قدر بڑھ گئی ہے۔''

وگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۔ حضرت شرحؓ

حضرت شرحؓ۔ یہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ان سے ابووائل نے روایت کی ہے ابوعمر کہتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نہیں جانتا کہ وہ انہیں میں سے ہیں یا نہیں۔ واصل احدب نے ابووائل سے انہوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔ آخر حدیث تک۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۰۔ حضرت شریدؓ بن سوید

حضرت شریدؓ بن سوید۔ ثقفی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور ان کا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف ان کا ننہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی قشعم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ نے بیعت الرضوان کی اور آپ نے ان کا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن یعلی طائفی سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے میں نے آپ کو سو شعر سنائے میں جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو شعر پورے کئے جب میں سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بے شک قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شغلہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۱۔ حضرت شریطؓ بن انس

حضرت شریطؓ بن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہیں۔ سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہیں۔ حجۃ الوداع میں نبیؐ کے ساتھ تھے اور آپ کا خطبہ سنا تھا اور ان کے صاحبزادے نبیط ان کے پیچھے سوار تھے دونوں صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۲۔ حضرت شریقؓ

حضرت شریقؓ۔ حبیبہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار میں ان کا نام لکھا ہے لیکن کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن کیسان بن عیسیٰ بن مسعود نے حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ ناگاہ بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے ناقہ عضباء پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں اس کی روایت عبداللہ بن رجاء نے سعید بن صالح سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجماء کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے اس سند میں حکم اور غلام عمر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابن شاہین کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۳۔ حضرت شریکؓ بن حنبل

حضرت شریکؓ بن حنبل۔ عبسی ہیں۔ یونس بن ابی اسحٰق نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اس کی روایت قیس اور ابووکیع وغیرہما نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۴۔ حضرت شریکؓ بن ابی حیسر

حضرت شریکؓ بن ابی حیسر۔ ان کا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہیں رافع بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہیں، اوسی ہیں، اشہلی ہیں۔ حارث بن یونس بدری کے بھائی ہیں۔ شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۵۔ حضرت شریکؓ بن سحماء

حضرت شریکؓ بن سحماء۔ سحماء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا۔ بلوی تھے ان کا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہے یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہیں اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب رمان ہیں۔ انہوں نے اپنی داڑھی کی طرف اس کے متعلق قصہ منسوب کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ براء بن مالک کے مادرزاد بھائی ہیں۔ انہیں کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا جرم لگایا تھا۔ ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے انس سے نقل کیا ہے کہ یہ مسلمانوں میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے لعان کیا۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں کہ نہ ان کی والدہ کا نام سحماء تھا اور نہ ان کا نام شریک تھا۔ ان کے اور ابن سحماء کے درمیان میں شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے ہمیں ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن حسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی رسول اللہؐ نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے کہا خدا کی قسم میں سچا ہوں اور خدا ضرور میرے بارے میں حکم نازل کرے گا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائے گی اور خدا نے والذین یرملون ازوجھم. (النور: ۶) یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۴۳۶۔حضرت شریکؓ بن طارق

حضرت شریکؓ بن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہیں حنظلی ہیں۔اور بعض لوگ ان کو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسید بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہیں انہوں نے نبیؐ اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہے زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ کے واسطے آپ نے جواب دیا میرے واسطے بھی۔لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کے مقابلہ میں میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہو گیا ہے۔ابو عمر بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے اور یہ فروہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (نبی ﷺ کی حدیث نہیں ہے جس سے ان کا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو ہاں خلیفہ بن خیاط نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں نازل ہوئے اور ان کو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہے اور محمد بن سعد نے بھی ان کو انہی صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں فروکش ہوئے۔لیکن انہوں نے ان کو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۷۔حضرت شریکؓ بن عبد عمرو

حضرت شریکؓ بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور ان کے بھائی ابو ثابت رسول اللہؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے (بجائے عبد عمر کے) عبد اللہ بن عمرو بیان کیا ہے اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

۲۴۳۸۔حضرت شریکؓ بن وائلہ

حضرت شریکؓ بن وائلہ۔ہذلی ہیں۔ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کر کے بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہیں ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین! میں ان خصماء کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس دادی/نانی کے بارے میں آئے تھے اور آپ نے ان کو وارث قرار دیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو دیت میں سے دادی/نانی کو کوئی حصہ دلاتے نہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونوں کا مقدمہ نبیؐ کے سامنے پیش ہوا آپ نے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثوں کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامی عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونوں بیبیوں کا قصہ بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔واللہ اعلم

۲۴۳۹۔حضرت شریکؓ

حضرت شریکؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔یعقوب قمی نے عنبسہ سے انہوں نے عیسیٰ بن حارثہ سے انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شریک صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

۲۴۴۰۔حضرت شطبؓ

حضرت شطبؓ۔لقب ممدود۔کنیت ابوطویل۔کندی ہیں شام میں رہتے تھے۔ان سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ابوطویل یعنی شطب ممدود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے اس قدر گناہ کیے ہیں کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہیں رہا تمام سیاہ سفید اس نے کر ڈالے ہیں پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہوسکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہاں نیکیوں کو کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو خدا تمہارے واسطے ان سب کو نیکیاں کردے گا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے۔یہاں تک کہ نظروں سے پوشیدہ ہوگئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۱۔حضرت شعیلؓ بن احمر

حضرت شعیلؓ بن احمر۔ابن مندہ نے ان کو ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو تحریر لکھ دی تھی لیکن انہوں نے ان کو یہاں نہیں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۲۔حضرت شعبہؓ بن توام

حضرت شعبہؓ بن توام۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان نے ان کو بنی ضبہ کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں۔انہی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شمیر بن توام کے چچا ہیں۔سعید قریشی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں ان کا ذکر مسندوں میں دیکھتا ہوں لیکن ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبیؐ سے حلف کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام میں حلف نہیں ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔اس حدیث کے اکثر راویوں نے اس کو شعبہ سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا ذکر ابواحمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی روایت نبیؐ سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔انہیں ابواحمد عسکری کا بیان ہے کہ میں نے ان کو جریر بن عبدالحمید کی سند میں دیکھا ہے کہ انہوں نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴۴۳۔ حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو

حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو۔ حضرمی ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں۔ ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سلمہ بن رجاء نے حائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپ کو حنا کا خضاب لگاتے دیکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ان کی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۴۴۔ حضرت شفیؓ بن مانع

حضرت شفیؓ بن مانع اصحی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے ان کو صحابی میں ذکر کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان برد عی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابوایوب بن بشیر عجلی سے انہوں نے شفی بن مانع سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیوں کو تکلیف دیں گے باوجود اس کے دوزخی گرم پانی اور آگ میں دوڑتے ہوں گے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہوں گے۔ ایک وہ آدمی جس کے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہیں گے کہ اس کمبخت کا کیا حال ہے کہ جو ہماری تکلیف کو بڑھا رہا ہے پھر وہ جواب دے گا کہ میں ہر بری خبیث بات کو دیکھ کر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن مانع اصحی سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان میں چار فرشتے ہیں جو اس کے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہیں کہ اے نیکی کرنے والے! خوش ہو اور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۵۔ حضرت شفیؓ ہذلی

حضرت شفیؓ ہذلی۔ ہذلی ہیں۔ نضر بن شفی کے والد ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

چوتھی جلد ختم

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15708

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الميزان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الميزان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ہماری دیگر مطبوعات

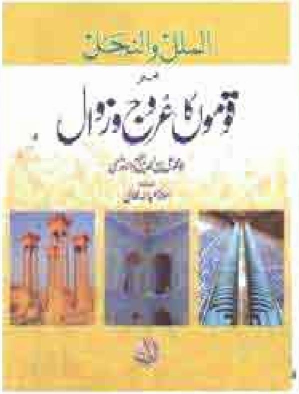

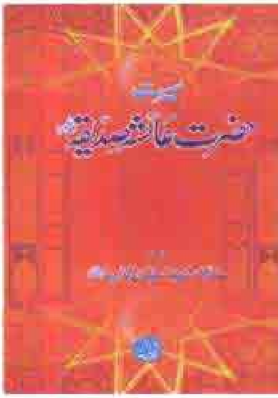

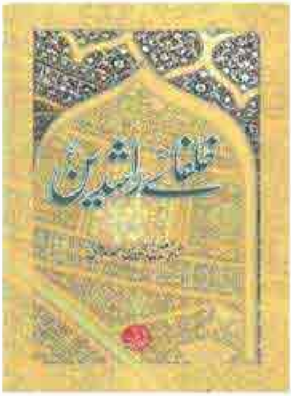

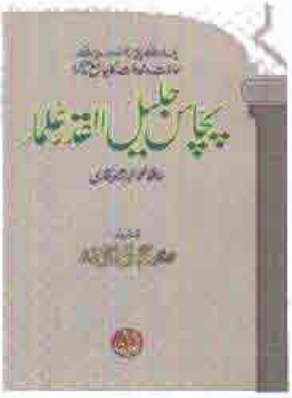

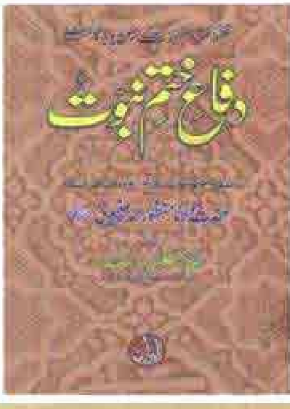

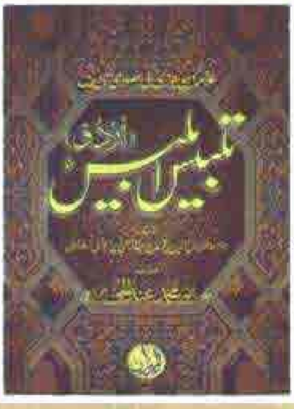

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph.:042-7122981, 7212762
E-mail: al.mezaan@gmail.com